نصیر الدین

عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف:

نصیر الدین حیدر

مکتبہ القریش چوک اردو بازار لاہور
فون: ۷۲۲۴۶۶۵

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

98246

ناشر	عبدالحفیظ قریشی
باہتمام	محمد علی قریشی
طبع	ایف اے ایس پرنٹرز لاہور
تعداد	1000
سن اشاعت	1994ء
قیمت	روپے

مکتبہ القریش اردو بازار لاہور

Rs 600

Marfat.com

فہرستِ ابواب

۱۔ پہلا باب ——— قرآن پاک، ازواج مطہرات، صحابۂ کرام، دیگر طبقات اور کفار کی جانب سے اور اشعار کے ذریعے اسوۂ رسولؐ کے حقائق پر مبنی ارشادات اور واقعات ۱۶

۲۔ دوسرا باب ——— رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر کفارِ قریش کے ظلم و ستم ——— ۷۴

۳۔ تیسرا باب ——— سیدہ فاطمۃ الزہراؓ اور ازواج مطہرات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ ——— ۸۸

۴۔ چوتھا باب ——— دعوتِ حق۔ آیات قرآنی اور آپؐ کے کردار کی یکسانیت سے متاثر ہو کر مسلمان ہونے والے کفار ——— ۱۱۱

۵۔ پانچواں باب ——— سیرۃ طیبہ کی باتیں۔ اخلاق و کردار راست گوئی و بیباکی، حق گوئی، صداقت اور شگفتہ مزاجی ——— ۱۴۳

Marfat.com

۶۔ چھٹا باب ——— ناصر و منصور، فخرِ موجودات، سرورِ دو جہاں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابۂ کرامؓ
سے محبت و شفقت اور
صحابہ کرامؓ کی
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت
و عقیدت کے ایمان فروز واقعات ——— ۱۸۷

۷۔ ساتواں باب ——— یتیموں، بچوں، غلاموں، لونڈیوں
غریبوں، مسکینوں اور بے زبان
جانوروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت و شفقت ——— ۲۳۶

۸۔ آٹھواں باب ——— عبادتِ خدا، خوفِ خدا، حبِ خدا
اور شکرِ خدا ——— ۲۵۵

۹۔ نواں باب ——— شجاعت، تحمل و بردباری، مدح
غمخواری، ایفائے عہد اور
حقوقِ ہمسایہ ——— ۲۶۸

۱۰۔ دسواں باب ——— فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
پسند و ناپسند کا معیار اور حضورِ پاکؐ
کا اثاثہ ——— ۲۹۴

۱۱۔ گیارہواں باب ——— عدل و انصاف اور تجارت
امانت، دیانت ——— ۳۱۴

۱۲۔ بارہواں باب ——— زہد و قناعت، شرم و حیا
افلاس و غریبی، تقویٰ، توکل
اور پرہیز گاری ——— ۳۳۹

Marfat.com

۱۳۔ تیرھواں باب ـــــ سیّد الدنیاء والمرسلینؐ کے
معجزات و پیش گوئیاں ـــــ ۳۵۸

۱۴۔ چودھواں باب ـــــ صدقہ ، زکوٰۃ (خیرات)
ہدایہ و قرض ـــــ ۳۸۵

۱۵۔ پندرھواں باب ـــــ ماں باپ سے
حُسنِ سلوک ـــــ ۳۹۲

۱۶۔ سولھواں باب ـــــ عفو و دَرگزر ـــــ ۳۹۸

۱۷۔ سترھواں باب ـــــ جُود و سخا اور
مہمان نوازی ـــــ ۴۲۳

۱۸۔ اٹھارھواں باب ـــــ پیغمبرِ اسلام ، شاہِ کونین
حضرت مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم کا
منافقین و مُشرکین سے برتاؤ ـــــ ۴۴۰

۱۹۔ انیسواں باب ـــــ خُطوط و خُطبات
خُطوطِ نبویؐ میں ذیل کا جملہ خاص
طور پر لکھوایا جاتا تھا۔
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اِسلام لاؤ ، سلامتی پاؤ ـــــ ۴۴۸

۲۰۔ بیسواں باب ـــــ فخرِ کائنات و فخرِ موجودات ،
شاہِ کونین ، شفیع المذنبین ،
سیّد المرسلین والانبیاء رحمۃ اللعالمین
شاہِ لولاک
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ارشادات و اقوال ـــــ ۴۸۷

Marfat.com

۲۱۔ اکیسواں باب ——— متفرقات
وہ واقعات
جو
اپنے عنوان کے تحت
تحریر ہونے سے رہ گئے ——— ۵۳۶

Marfat.com

انتساب

اس نیک خواہش کے نام جس کی تحریک پر میں اپنی زندگی کی اس
بہترین کتاب کی تالیف و تسلسل میں کامیاب ہوا۔

نصیرالدین حیدر

Marfat.com

Marfat.com

عرض مولف

میں بندہ ناچیز اس پروردگار عالم کا جس کے قبضہ قدرت میں کائنات کے ایک معمولی ذرہ سے لے کر بلند و بالا پہاڑوں کی رفعتوں اور افلاک کے عجائبات کے علاوہ ہر جاندار کی جان بھی ہے۔ جتنا بھی تہہ دل سے عجز و انکسار کے ساتھ شکر ادا کروں کم ہے۔

اس ربّ کائنات نے مجھے ہمت دی مستحکم ارادہ اور طاقت دی کہ میں اس کے پیارے محبوب شاہ کونین، سید الاولین، شفیع المذنبین، رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ہم سب کے ہادی و برحق اور محسن عالم کے بارے میں محبت و عقیدت کے بھرپور جذبات کے ساتھ قلم کو حرکت میں لایا۔ اور حبیب خدا کی عظمت و بزرگی، حسن خلق، عدل و انصاف، جودو سخا ایثار و مہمان نوازی اور لا تعداد خوبیوں اور اچھائیوں کو صفحہ قرطاس پر حسن ترتیب سے لکھنے میں کامیاب ہوا۔

اے قادر مطلق! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے!

اے رب کریم! اس کرم کا میں کس زبان سے تیرا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ بندہ حقیر پُر تقصیر پر کیا ہے۔

آہ میں تو گناہوں کی پوٹ، بندہ بے نوا ہوں۔ اپنوں اور بیگانوں کی نظروں میں ایک تہی دست تہی داماں اور انتہائی گنہ گار انسان ہوں۔ تو نے مجھے یہ سعادت بخش کر میرے گناہوں کو میرے کمزور کاندھوں سے اتار پھینکا ہے۔ اب زمانہ کچھ کہے کچھ سمجھے مجھے پرواہ نہیں۔ میں اپنے آپ میں مطمئن اور پرسکون ہوں۔ تیرا ثنا خواں اور شاہ لولاک کا حقیر غلام ہوں۔

مجھے توقع نہیں تھی کہ بے چینی اور افراتفری کی اس بھرپُور زندگی میں خرافات سے ہٹ کر ایک ایسی کتاب بھی ترتیب دے لوں گا جس پر میں جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔

میں کوئی بہت بڑا عالم، وقائع نگار، سیرت نگار، مورخ یا محقق نہیں ہوں۔ لہٰذا میرے لیے اس سعادت پر فخر کرنا بے جا نہیں۔

عرصہ سے اپنے ناتواں دل میں لگن تھی کہ اپنے پیارے ہادی اور قائد انسانیتؐ کے بارے میں ایک ایسی کتاب ترتیب دوں جو عام فہم اور معمولی پڑھے لکھے انسانوں کے لیے نہ صرف مشعل راہ بلکہ جلد سمجھ میں آ جانے والی ہو۔ اس

Marfat.com

کتاب میں کسی قسم کا الجھاؤ نہ ہو۔ بات کو سمجھنے یا سلجھانے کے لیے وقیق روایات یامسائل کا سہارا نہ لیا جائے۔ حوالہ کے لیے قرآن مجید کی آیات مبارکہ بھی لی جائیں تو سلیس ترجمہ کی صورت میں' تاکہ عام قاری کو احکام خداوندی کے سمجھنے میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

یہی چند باتیں کتاب کو ترتیب دینے سے قبل میرے ذہن میں تھیں۔ چنانچہ میں نے انہی باتوں کے مدِ نظر ان تمام حالات و واقعات اور حادثات کو تاریخ اور سیرت کی مستند کتب سے لے کر اس کتاب کا حصہ بنا دیا۔ ان واقعات کو سمجھنے کے لیے کسی بھی قاری کو کوئی مشکل پیش نہیں آ سکتی۔ میں اپنے اس عظیم مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس بات کا فیصلہ اس کتاب کے قاری نے کرنا ہے میں نہیں چاہتا کہ کوئی اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اپنے آپ میں کسی قسم کی تشنگی یا کمی محسوس کرے۔

آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو کامیاب کرے۔ اگر قاری حضرات میری اس تالیف میں کوئی غلطی یا خامی پائیں تو اس سے مجھے ضرور آگاہ کریں' تاکہ اگلے ایڈیشن میں وہ خامی یا غلطی پڑھنے کو نہ ملے۔

اپنی بات مکمل کرنے سے پہلے میں ان اصحاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو مکمل کروانے میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔

میرے پاس اس کتاب کی ترتیب دینے کے لیے نہ ہونے کے برابر کتابیں تھیں جس پر الحاج عبدالحفیظ صاحب قریشی (پبلشرو پرنٹر مکتبہ القریش) نے مجھے بہت سی کتابیں خرید کر اس معاملہ میں میری حوصلہ افزائی فرمائی۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ حفیظ صاحب کو اسلامی کتب سے خاص کر اسوہ رسولؐ پر زیادہ سے زیادہ کتب شائع کرنے کی لگن ہے' اور ان کے مستقبل کے ارادے بھی یہی ہیں کہ وہ اسلامی کتب شائع کرکے قوم و ملک کی خدمت سرانجام دیں۔ میری دعا ہے کہ وہ اپنے ان نیک ارادوں میں کامیاب ہوں۔

احمد جاوید میرا سب سے بڑا بیٹا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اسے ایک درد مند دل دیا ہے۔ جب اسے پتہ چلا کہ میں عظمت رسولؐ پر ایک کتاب ترتیب دینا چاہتا ہوں تو اس موضوع پر اس نے مجھے وہ کتابیں خرید کر دیں جنہیں خریدنے کی استطاعت مجھ میں نہیں تھی۔ اس نے بیش بہا سیرت اور تاریخ کی کتب لا کر میری

Marfat.com

کمی کو پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیک ارادوں میں کامیاب کرے۔

آخر میں اپنے مہربان اور نیک دل دوست خواجہ نسیم احمد کا بھی شکریہ ادا کرنا اپنا فرض تصور کرتا ہوں۔ میرا یہ حلیم الطبع اور جمیل المناقب دوست سونے کا کاروبار کرتا ہے قدرت نے اسے دل بھی خالص سونے کا دیا ہوا ہے' جس میں نہ کھوٹ ہے نہ مکرو ریا - وہ صاحب دل اور صوم و صلوۃ کا پابند انسان ہے۔ زندگی کے گھمبیر اور تکلیف دہ اندھیروں میں اس نے جس خلوص اور محبت کو بروئے کار لاتے ہوئے میرا ساتھ دیا ہے اس کے لیے میں جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ اس کا تعاون بھی اس کتاب کے مکمل کرنے میں ممدو معاون ثابت ہوا ہے۔

اگر اس کتاب کے کاتب سرفراز صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں تو بات نا مکمل رہ جائے گی سرفراز صاحب نے موضوع کے مد نظر انتہائی خلوص اور لگن سے کتابت کا فریضہ سرانجام دیا ہے آپ نے بہتر سے بہتر کتابت کر کے اپنی اس عقیدت اور محبت کا اظہار کر دیا ہے جو آپ کو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اللہ آپ کو اجر عظیم دے۔

دعا گو:

نصیر الدین حیدر
49 واسا کالونی' گلشن راوی سکیم۔ لاہور

Marfat.com

نعت

اے روحِ روانِ دلربائی!
اے روئے جمالِ کبریائی!
اے نورِ جبینِ صبحِ تخلیق!
اے وہم رسائے اہلِ تحقیق!
اے ظلمتِ جہل را چراغے!
اے منزلِ عشق را سراغے!
اے صدرِ مدینۂ محبت!
ملاّحِ سفینۂ محبت!
در شانِ تو اے پیمبرِ پاکؐ!
"لولاک لما خلقت الافلاک"
اے مصدر و محورِ وفائے!
اے رہروِ جادہ رضائے!
اے مسلکِ عشق را امامے!
اے ذوقِ سلیم را دوائے!
من نالہ نارسائے مظلوم
من بندۂ دل فگار و محروم
من سطوتِ سروری ندارم
من خاک نشین و خاکسارم
توؐ معنئ رحمتِ تمامے
من فطرتِ چاکر و غلامے
توؐ عظمت و شانِ دلپذیرے
من بیکس و بے نور فقیرے
اے مذہبِ عشق را دلیلے!
تفسیرِ پیامِ جبرائیلؑ
در ظلمتِ شب مہِ تمامے
توؐ در صفِ انبیاءؑ امامے

Marfat.com

من بندۂ عامی و خطا کار
تو سیّد عیب پوش و ستّار
من جوہر قادر الکلامی!
در حلقۂ عاشقاں نظامی
فریادم و نالۂ خموشم
از ہوش شدم مگر بہ ہوشم
ایں مدح کہ سوز نا تمام است
نذرانہ و ہدیہ غلام است!

ممتاز الشعرا جناب جوہر نظامی

Marfat.com

باب نمبر۱

- قرآنِ پاکؑ
- ازواجِ مطہراتؓ
- صحابۂ کرامؓ
- دیگر طبقات اور کفار کی جانب سے

اور اشعار کے ذریعے

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کے

حقائق پر مبنی ارشادات اور واقعات

Marfat.com

وما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین☆

اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے!

☆

یا	صاحب	الجمال	یا سید البشر
من	وجھک	المنیر	لقد نور القمر
لا	یمکن	الثناء	کما کان حقہ
بعد	از	خدا	بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ:

اے صاحب جمال اور انسانوں کے سردار! آپ کے نورانی چہرے سے تو چاند کو روشنی بخشی گئی ہے۔
جیسا کہ آپ کی تعریف کا حق ہے ایسی تعریف ممکن نہیں ______ خدائے ذوالجلال کے بعد آپ ہی سب سے بڑے ہیں، مختصر بات یہی ہے!

☆

فرمان خداوندی!

ترجمہ ______ خدا کی عنایت سے تم ان سے بہ نرمی پیش آتے ہو ______
اگر تم کہیں کج خلق اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمہارے آس پاس سے ہٹ جاتے۔

آل عمران:

اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں، تو مسلمانو تم بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہو۔

الاحزاب:

Marfat.com

حضرت آمنہؓ (والدہ محترمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے چند اشعار کا ترجمہ:

"میں اپنے اس بچے کو خدائے ذوالجلال کی پناہ میں دیتی ہوں۔ اس شر سے جو پہاڑوں پہ چلتی ہے۔
یہاں تک
کہ میں اسے' اونٹ پر سوار دیکھوں اور یہ بھی دیکھ لوں کہ وہ' درندہ صفت لوگوں اور غلاموں کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔"

☆

حضرت ابو طالب کے مشہور قصیدہ کے چند اشعار کا ترجمہ:

"بیت اللہ کی قسم! تم نے غلط خیال کیا کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے متعلق مغلوب ہو جائیں گے۔ حالانکہ ابھی تک ہم نے ان کے بچاؤ کے لئے نہ نیزہ زنی کی ہے نہ تیراندازی۔"

"تم نے غلط خیال کیا ہم انہیں' تمہارے حوالے کر دیں گے۔ ہرگز نہیں حتیٰ کہ ہم ان' کے اطراف میں پھیل جائیں گے اور اپنے بیوی بچوں کو بھول جائیں گے۔"

"تیرا باپ مرجائے۔ ایسے سردار (رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو چھوڑ دینا کیسی (بدترین) بات ہے۔ جو حمایت کے قابل چیزوں کی نگرانی کرتا ہے۔ وہ نہ فسادی ہے اور نہ اپنا کام دوسروں پر چھوڑنے والا ہے۔"

"جو ایسے روشن چہرے والا ہے کہ اس' کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے یتیموں کی سرپرستی کرنے والا اور بیواؤں کی پناہ۔"

"بنی ہاشم کے مفلس اس' کے ہاں پناہ لیتے ہیں اور وہ اس' کے ہاں نازونعم میں اور اعلیٰ مراتب پر ہیں۔

"اپنی عمر کی قسم! جس طرح دائمی محبت کرنے والوں کی حالت ہوتی ہے میں بھی احمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور ان کے بھائیوں کے عشق میں مبتلا کیا گیا ہوں۔"

"ایک دوسرے سے مشابہ شکلیں بنانے والا پروردگار! احمد (صلی اللہ علیہ و آلہ

Marfat.com

وسلم) اور ان کے بھائیوں سے تعلقات رکھنے والوں کے لئے جمال دنیوی ہمیشہ رکھے اور جن لوگوں کی اس نے سرپرستی کی ہے ان کی زینت کو دوام عطا فرمائے۔"

"احمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا سا لوگوں میں ہے کون؟ فیصلہ کرنے والوں نے جب فضائل کا مقابلہ کرنے کے لئے اس (کے مرتبہ) کا اندازہ کیا تو اس کے لئے ان لوگوں میں' جن سے امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں' عجیب قسم کی برتری پائی۔"

"وہ بردبار سیدھی راہ پر چلنے والا منصف ہے۔ جلد باز نہیں۔ ایسے معبود سے تعلقات رکھنے والا ہے جو اس سے غافل نہیں۔"

"واللہ! اگر میری وجہ سے ہمارے بزرگوں پر مجمعوں میں (میرے اسلام اختیار کرنے کی وجہ سے) گالیاں پڑنے کا خوف نہ ہوتا (گمراہی کا الزام) ----- تو ہم اس کی پیروی ضرور کرتے۔ خواہ زمانے کی حالت کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بات میں نے حقیقت کے لحاظ سے کہی ہے' دل لگی یا مذاق کے طور پر نہیں کہی۔"

"احمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ایسی جڑوں سے ظہور کیا ہے (ایسے ماں باپ سے پیدا ہوئے) کہ دست درازی کرنے والوں کی سختیاں اسے ضرر پہنچانے اس کا رتبہ اور منزلت حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔"

"اس کی مدافعت کی خاطر میں نے اپنی جان خطرے میں ڈال دی۔ اپنی پیٹھ کی انتہائی بلندی اور سینے کے بڑے حصے سے اس کی حفاظت کی (اپنے تمام اعضاء و جوارح سے)۔"

"پس بندوں کو پالنے والی ذات نے اس کی امداد کی اور اپنے سچے دین کو' جو جھوٹا نہیں' غلبہ دیا۔"

☆

حضرت جعفر بن ابی طالب' ذوالجناحین الطیار فی الجنہ (جنت میں اڑنے والے پرندے) نے نجاشی کے دربار میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"شاہا! ------ ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے۔ بتوں کو پوجتے تھے۔ مردار کھاتے تھے بدکاریاں کرتے تھے۔ اپنوں سے دشمنیاں رکھتے تھے۔ پڑوسیوں سے برا سلوک کرتے تھے۔ قوی لوگ کمزوروں کو کھا جاتے تھے۔ ہم اس حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہماری طرف بھیجا جس کے حسب و نسب' صدق و امانت اور پرہیزگاری سے ہم لوگ پہلے سے واقف تھے اس نے

Marfat.com

ہم کو یہ دعوت دی کہ ہم خدا کو ایک جانیں۔ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ بتوں کی پوجا جو ہم اور ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے، چھوڑ دیں، سچ بولا کریں ۔ امانت ادا کریں۔ اپنوں سے محبت و سلوک رکھیں۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کریں ۔ محارم اور خونریزی سے باز آئیں۔ یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ عفیف عورتوں پر تہمت نہ لگائیں۔ نماز پڑھیں۔ صدقہ دیں۔ روزہ رکھیں ---- پس ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اللہ کی عبادت کرنے لگے۔ شرک اور بت پرستی چھوڑ دی۔ حرام کو حرام اور حلال کو حلال جاننے لگے۔ اس جرم پر ہماری قوم ہم پر ٹوٹ پڑی اور اذیت دے کر مجبور کرنے لگی کہ ہم اللہ تعالٰی کی عبادت چھوڑ کر پھر بتوں کو پوجنے لگ جائیں اور خبائث کو بدستور سابق حلال سمجھیں۔ جب انہوں نے ہم پر قہرو ظلم کیا اور ہمارے فرائض مذہبی کی بجا آوری میں سد راہ ہو گئے تو ہم آپ کے ملک میں آپ کی پناہ میں آ گئے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے ہاں ہم پر ظلم نہ ہو گا۔"

نجاشی آپ کی تقریر سے بے حد متاثر ہوا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے بارے میں جان کر اسے بہت خوشی ہوئی۔

☆

واقعہ ء معراج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جب میں سوار ہونے کے لیے اس (براق) کے پاس گیا تو وہ شوخی کرنے لگا۔ اس پر جبرئیلؑ نے اپنا ہاتھ اس کی ایال پر رکھا اور کہا:

" اے براق: تو جو کچھ کر رہا ہے اس پر تجھے شرم نہیں آتی ۔ اللہ کی قسم! محمدؐ سے پہلے تجھ پر کوئی اللہ کا ایسا بندہ سوار نہیں ہوا جو اللہ کے ہاں آپؐ سے زیادہ عزت والا ہو۔"

اس پر براق ایسا شرمندہ ہوا کہ پسینے میں ڈوب گیا۔ اور چپ چاپ ٹھہر گیا یہاں تک کہ میںؐ اس پر سوار ہو گیا۔"

☆

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے قبل یہود بنی قریظہ و نضیر پر فتح کی دعا مانگا کرتے تھے اور دعا میں یوں کہا کرتے تھے:

"خدایا! ہم تجھ سے بحق نبی امی دعا مانگتے ہیں کہ تو ہم کو ان پر فتح دے۔"

☆

ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ قریش نے اپنے سردار عتبہ بن ربیعہ کو آپؐ کی خدمت میں بھیجا اور اس نے آپؐ پر کئی باتیں پیش کر کے کہا کہ ان میں سے کوئی ایک پسند کر لیجیے۔

آپؐ نے اس کے جواب میں سورہ ء حٰم السجدہ کی شروع کی آیتیں تلاوت فرمائیں۔ اس پر عتبہ نے قریش سے جا کر کہا:

"اللہ کی قسم! میں نے ایسا کلام سنا کہ اس کی مثل کبھی نہیں سنا۔ اللہ کی قسم! وہ شعر نہیں نہ جادو ہے نہ کہانت۔ اے گروہ قریش! میرا کہا مانو۔ اس شخص کو کرنے دو جو کرتا ہے اور اس سے الگ ہو جاؤ۔ اگر عرب اس کو مغلوب کر لیں تو تم غیر کے ذریعے سے اس سے بچ گئے۔ اگر وہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کا ملک تمہارا ملک ہے اور اس کی عزت تمہاری عزت ہے اور تم اس کے سبب سے خوش نصیب ہو جاؤ گے!"

☆

عتبہ بن ربیعہ حضرت معاویہؓ کی والدہ ہند کا باپ تھا جو جنگ بدر میں کفر پر مرا۔ ایک روز قریش نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر امور پیش کیے کہ ان میں سے جو چاہیں اختیار کر لیں مگر نئے مذہب سے باز آ جائیں۔

اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سورہ حم السجدہ پڑھنی شروع کی۔ جب آپؐ آیہ فان اعرضوا پر پہنچے تو عتبہ نے آپؐ کے منہ مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور قرابت کی قسم دے کر کہا آپؐ آگے نہ پڑھیں۔

اس کے بعد عتبہ نے واپس جا کر قریش سے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا کہ اسؐ نے مجھے قرآن سنایا اور جب وہ اس آیت پر پہنچا:

ترجمہ: "اگر وہ منہ پھیریں تو کہہ دیجیے کہ میں نے تمہیں ایک کڑاکے سے ڈرایا ہے

Marfat.com

جیسا کہ عاد و ثمود پر آیا تھا۔۔۔۔"

تو میں نے اسؑ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور قرابت قریبہ کی قسم دے کر کہا کہ بس آگے نہ پڑھے تمہیں معلوم ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جو کچھ کہہ دیتا ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔ اس لئے میں ڈر گیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہو جائے جس سے اسؑ نے ڈرایا تھا۔

☆

مکہ کے کفار نے غور و فکر کے بعد اس امر کا فیصلہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسے قبیح نام سے پکارا جائے کہ جس سے لوگوں کے دلوں میں آپؐ کے خلاف نفرت پیدا ہو جائے اور آپؐ کی شہرت کو بھی بٹہ لگ جائے۔

اس کے بعد ولید بن مغیرہ کے پاس قریش کے کچھ لوگ جمع ہوئے جو ان سب میں معمر تھا۔ حج کا زمانہ تھا۔ اس نے ان سے کہا:

" اے جماعت قریش! حج کا زمانہ آ پہنچا۔ اس زمانہ میں عنقریب عربی وفود تمہارے پاس آئیں گے اور یہ سب تمہارے اس شخص (یعنی محمدؐ) کی دعوت کا چرچا سن چکے ہوں گے۔ پس! اس موقع کے لئے محمدؐ کے حق میں کسی ایک بات پر متفق ہو جاؤ۔ تم میں اختلاف نہیں ہونا چاہئے ایسا نہ ہو کہ تم ہی ایک دوسرے کو جھٹلانے لگو۔"

سب نے کہا۔ "اے ابو عبد شمس! تم ہی کچھ کہو اور ہمیں ایک ایسی بات بتا دو جسے ہم متفقہ طور پر کہیں۔"

اس نے کہا۔ "نہیں۔ تم ہی کہو۔ میں سنتا ہوں۔"

حاضرین نے کہا۔ "ہم اسے کاہن بتائیں گے۔"

ولید بن مغیرہ نے کہا۔ "واللہ کاہن نہیں ہے۔ ہم نے کاہنوں کو دیکھا ہے۔ نہ اس میں کاہنوں جیسا ترنم ہے نہ ان جیسی مسجع عبارت ہے۔"

تب سب نے کہا۔ "تو پھر ہم اس کو مجنون کہیں گے۔"

اس نے کہا۔ "وہ مجنون بھی نہیں ہے۔ ہم نے مجنونوں کی کیفیت دیکھی ہے اور اسے پہچانتے ہیں۔ نہ اس میں تشنجی کیفیت ہے نہ اختلاجی نہ وسوسہ کی۔"

اس پر انہوں نے کہا۔ "تو پھر اسے شاعر کہیں گے۔"

اس نے کہا۔ "وہ شاعر بھی نہیں ہے۔ ہمیں شعر کی تمام اصناف رجز، ہرج،

98246

Marfat.com

قریضہ' مقبوضہ' مبسوط کا بخوبی علم ہے- پس اسؐ کے کلام کو شعر بھی نہیں کہا جا سکتا-"

پھر انہوں نے کہا- "ہم اسے جادوگر کہیں گے-"

ولید نے کہا- وہ جادوگر بھی نہیں- ہم نے جادوگروں اور ان کے جادو کے عمل کو دیکھا ہے پس محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نہ جادوگروں کی طرح گرہ لگاتے ہیں نہ اس پر پھونکتے ہیں-"

آخر وہ سب تنگ آ کر بولے- "اے ابو عبد شمس! پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے-"

اس نے کہا- "خدا کی قسم! اس کے کلام میں ایک حلاوت و شیرینی ہے- اس کی جڑیں دور تک پھیلی ہوئی ہیں اوراس کی شاخوں میں پھل لگے ہوئے ہیں اور تم نے جونہی ان باتوں میں سے کوئی بات کہی تو فوراً پہچان لیا جائے گا کہ تمہارا یہ قول باطل ہے- پس ان سب سے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ تم کہو کہ وہ ایک جادوگر ہے اور ایک جادو بھرا کلام لایا ہے جو ایک شخص اور اس کے ماں باپ میں اور اس کے اور اس کے بھائی میں' مرد اور اس کی بیوی میں' لوگوں میں اور ان کے کنبہ میں تفریق و اختلاف پیدا کر دیتا ہے-"

چنانچہ اس تجویز کے بعد سب منتشر ہو گئے اور زمانہ ء حج میں مختلف سمتوں سے آنے والے زائرین کے راستوں پر بیٹھ گئے اور جو شخص ان کے پاس سے گزرتا اسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ڈراتے لیکن اس کا نتیجہ برعکس نکلا- کیونکہ اس طرح رسول اللہؐ کا تذکرہ تمام عرب ممالک میں تیزی سے پھیل گیا اور لوگ ذوق و شوق سے آپؐ سے ملنے لگے-

☆

منقول ہے کہ اخنس بن شریک روز بدر ابوجہل سے ملا اخنس نے کہا:

"اے ابوالحکم! (ابوجہل کی کنیت ہے) اس جگہ میرے اور تمہارے سوا کوئی نہیں ہے جو کہ ہماری باتیں سنے- مجھے بتاؤ کہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) صادق ہیں یا کاذب؟"

ابوجہل ملعون نے کہا- "خدا کی قسم! بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) راستی پر ہیں اور صادق ہیں اور ہرگز دروغ گو نہیں ہیں-"

☆

Marfat.com

حارث بن عامر ان شریر لوگوں میں سے تھا جو لوگوں کے سامنے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تکذیب کیا کرتے تھے لیکن جب یہ گھر والوں کے ساتھ تنہائی میں ہوتا تو کہتا:

"خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ بولنے والوں میں) سے نہیں ہیں۔"

☆

ایک روز قریش کے بڑے بڑے رؤسا جلسہ جمائے بیٹھے تھے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ہو رہا تھا۔ نضر ابن حارث نے جو قریش میں سب سے زیادہ جہاندیدہ تھا، کہا:

"اے قریش! تم پر جو مصیبت آئی ہے اب تک تم اس کی کوئی تدبیر نہ نکال سکے۔ محمدؐ تمہارے سامنے بچے سے جوان ہوا۔ وہ تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ، صادق القول اور امین تھا اور جب اس کے بالوں میں سپیدی آچکی اور تمہارے سامنے یہ باتیں پیش کیں تو کہتے ہو کہ وہ ساحر ہے کاہن ہے۔ شاعر ہے۔ مجنوں ہے۔ خدا کی قسم! میں نے اسؐ کی باتیں سنی ہیں۔ محمدؐ میں ان باتوں میں سے ایک بھی بات نہیں۔ تم پر یہ کوئی مصیبت ہی نئی آئی ہے۔"

یہ نضر ابن حارث کافر تھا اور اس کے دل پر پردہ پڑا ہوا تھا لیکن سمجھدار تھا اور انصاف پسند تھا لیکن دوسرے ایسے نہیں تھے

☆

اپنے تو اپنے بیگانے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے قائل تھے حضرت عبداللہ بن سلام ابھی ایمان نہ لائے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتے ہی پکار اٹھے:

"ان کا چہرہ دروغ گو کا چہرہ نہیں۔"

☆

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اعلان دعوت کا حکم آیا تو آپؐ نے کوہ صفا پر چڑھ کر قریش کو پکارا جب وہ جمع ہو گئے تو آپؐ نے ان سے پوچھا کہ:

Marfat.com

"بتاؤ- اگر میں تم سے یہ کہوں کہ وادیء مکہ سے ایک سواروں کا لشکر تم پر تاخت و تاراج کرنا چاہتا ہے تو کیا تمہیں یقین آ جائے گا؟"

وہ بولے- "ہاں کیونکہ ہم نے آپؐ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے!"

☆

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا:

"میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھ ڈالا ہے مگر کوئی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل مجھے نظر نہیں آیا۔"

☆

جب آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے آخر کار یوں دعا کی:

ترجمہ: "اے میرے پروردگار!

میں تجھ سے بحق محمد سوال کرتا ہوں کہ میری خطا معاف کر دے۔

☆

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح پہچانا۔ حالانکہ میں نے ان کو پیدا نہیں کیا"

حضرت آدم نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! جب تو نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے سر اٹھایا اور عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پس میں جان گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کو ذکر کیا ہے جو تیرے نزدیک محبوب ترین خلق ہے"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"اے آدم تو نے سچ کہا۔ وہ میرے نزدیک احب الخلق ہیں۔ چونکہ تم نے ان کے وسیلے سے دعا مانگی ہے اس لیے میں نے تم کو معاف کر دیا۔ اگر محمد نہ ہوتے، میں تم کو پیدا نہ کرتا۔"

☆

Marfat.com

محمدؐ ـــــــ کا ہر حرف بامقصد اور بامعنی ہے۔ مثلاً اگر شروع کا "م" ہٹا دیا جائے تو حمد رہ جاتا ہے جس کا مفہوم تعریف و توصیف ہے ـــــــ اور اگر "ح" کو ہٹا دیا جائے تو مد رہ جاتا ہے یعنی مدد کرنے والا اور اگر ابتدائی دو حرف "م" اور "ح" کو کم کر دیا جائے تو باقی مد رہ جائے گا جس کا مفہوم ہے دراز اور بلند۔

یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت کی طرف اشارہ ہے۔

اگر پہلے تینوں حروف کو ہٹا دیا جائے تو باقی "د" رہ جاتا ہے جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا ـــــــ یعنی اسم محمد اللہ کی وحدانیت پر دلالت ہے۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جیلے پہل نام حضرت سلیمان کی تسبیحات میں آیا جنہوں نے آپ کی آمد کی خبر دیتے ہوئے کہا:

"خلو محمد یم زہ دودی زہ رعی۔"

"وہ ٹھیک محمد ہیں۔ وہ میرے محبوب ہیں میری جان ہیں۔"

☆

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دعا کی:

ترجمہ: "اے ہمارے مولا!"

تو ان میں ان ہی سے ایک رسول پیدا کیجیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنا دے۔ اور کتاب آسمانی اور نیک اخلاق ان کو سکھا دے اور ان کو پاک و صاف کرے ـــــــ بے شک تو غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے"

حضرت عیسیٰ روح اللہ نے فرمایا:

"اے اسرائیل کے بیٹو! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول (ہو کر آیا ہوں میں اپنے سے پہلی کتاب توراۃ کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری سناتا ہوں۔ اس کا نام بڑی تعریف کرنے والا ہے"

☆

Marfat.com

روایت محمدؒ بن جبیرؒ بن مطعم

عہد جاہلیت میں رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے ایک ماہ قبل ہم بوآنہ میں ایک بت کے پاس تھے۔ وہاں ہم نے قربانیاں کی تھیں ان میں سے ایک کے پیٹ میں سے یہ آواز آئی:

"اب وحی کی چوری ختم ہو گئی۔ ہمیں مکہ کے نبی احمد کی وجہ سے جو اس مقام سے یثرب کو ہجرت کرنے والا ہے' اب ستاروں سے مارا جاتا ہے۔

یہ سن کر ہم دم بخود ہو گئے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظاہر ہوئے۔

☆

پہلی وحی کے بعد جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر پہنچے تو حضرت خدیجہؓ نے پوری بات سن کر فرمایا ——— اے میرے چچا کے فرزند! خوش ہو جائیے اور ثابت قدمی اختیار فرمائیے قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں خدیجہ کی جان ہے۔ بے شک! میں اس بات کی امید رکھتی ہوں کہ آپ اس امت کے نبی ہوں گے۔ "

پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں کپڑے پہن لیے اور ورقہ بن نوفل کی جانب چلی گئیں جو ان کے چچیرے بھائی تھے۔ ورقہ نے دین نصرانی اختیار کر رکھا تھا۔ کتابیں پڑھیں تھیں اور توراۃ و انجیل والوں کی باتیں سنتے رہے تھے۔ جب حضرت خدیجہ نے ان سے وہ سب باتیں بیان کیں جن کے دیکھنے اور سننے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تو ورقہ نے کہا:

"قدوس - قدوس پاک ہے پاک قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ورقہ کی جان ہے اے خدیجہ! اگر تو نے مجھ سے سچ کہا ہے تو ناموس اکبر جو موسیٰ کے پاس آیا کرتا تھا وہ ان کے پاس آ پہنچا۔ اور بے شک وہ اس امت کے نبی ہیں۔ تم ان سے کہہ دو کہ ثابت قدمی اختیار کریں۔"

یہ سن کر حضرت خدیجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی جانب لوٹ آئیں اور آپ سے ورقہ کی باتیں بیان کیں۔

وحی' عبادت کی مدت پوری ہونے سے پیشتر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

Marfat.com

وسلم گھر تشریف لائے پھر مدت پوری کرنے کے بعد جبل حرا پر چلے گئے یہ مدت پوری ہو چکی تو واپسی پر عادت شریفہ کے مطابق کعبے کا طواف کیا۔ ورقہ بن نوفل آپ سے اسی حالت میں ملے کہ آپ طواف میں تھے۔ کہا:

"اے میرے بھائی کے بیٹے! جو کچھ تو نے دیکھا یا سنا وہ مجھ سے بیان کرو"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیان فرمایا تو ورقہ نے کہا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ اس امت کے نبی ہیں۔ بے شک آپ کے پاس وہ ناموس اکبر آگیا جو موسیٰ کے پاس آتا تھا۔ اب آپ کو جھٹلایا جائے گا اور تکلیف پہنچائی جائے گی۔ آپ کو خارج البلد کیا جائے گا اور آپ سے جنگ کی جائے گی۔ اگر مجھے وہ دن نصیب ہوا تو میں ضرور اللہ کے دین حق کی مدد کروں گا۔"

پھر انہوں نے سر جھکا کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے وسط میں بوسہ دیا اور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے۔

☆

حضرت ابو طالب، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق پاکیزہ کی تعریف میں رطب اللسان تھے ان کا قول ہے کہ آپ نے بچپن کے ایام میں کبھی کوئی بات خلاف واقعہ نہیں کہی۔ کسی مشرکانہ تقریب میں شرکت و شمولیت نہیں فرمائی۔ آپ کی زبان مبارک سے کسی نے کوئی خلاف تہذیب کلمہ نہیں سنا۔ برے لوگوں کی صحبت آپ نے کبھی اختیار نہیں کی۔

ولید بن مغیرہ قریش کا بڑا صاحب اثر اور مالدار رئیس تھا۔ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ نے اسے قرآن کی چند آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر رقت طاری ہو گئی اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوبارہ یہ آیتیں سنیں۔

ابو جہل کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو ولید کے پاس آیا اور کہا:

"اے چچا! تمہاری قوم تمہیں مال و دولت کا ذخیرہ دینا چاہتی ہے تاکہ تم محمد کے پاس جا کر اس کی باتیں نہ سنا کرو۔"

ولید نے کہا ——— تم کو اچھی طرح علم ہے کہ میں تم سے زیادہ مالدار ہوں۔"

Marfat.com

ابو جہل بولا ـــــــ "تو پھر ایسی باتیں کہو جن سے قریش کو یقین ہو جائے کہ تم کو محمد کی باتوں سے نفرت ہے۔"

ولید نے کہا ـــــــ مجھ سے بڑھ کر شعر و سخن کو پرکھنے والا کون ہو سکتا ہے لیکن خدا کی قسم! محمد کے کلام کو شعر اور جادو سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس میں کچھ اور ہی شیرینی ہے تازگی ہے اس نخل کی شاخوں میں پھل اور اس کا تنہ بھاری ہے۔ یہ کسی انسان کا کلام نہیں معلوم ہوتا۔"

ابو جہل نے کہا ـــــــ "تمہاری قوم کبھی ان باتوں کو پسند نہیں کر سکتی اور نہ وہ تم سے خوش ہو سکتی ہے۔"

ولید نے کہا ـــــــ "اچھا مجھے غور کرنے دو۔"

غور و فکر کے بعد اس کی عقل سلیم پر مصلحت غالب آ گئی اور اس نے کہا:

یہ ایک ایسا جادو ہے جو پہلے لوگوں سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔"

☆

حضرت عبدالرحمن بن عوف حسب عادت تجارت کے لیے یمن گئے ہوئے تھے۔ ان کی غیر حاضری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے۔ **عسکان بن عواکن حیری** نے سن کر اپنے ایمان کا اظہار اشعار میں کیا۔ وہ اشعار حضرت عبدالرحمن کی وساطت سے خدمت اقدس میں ارسال کیے۔ ان میں سے دو شعر یہ ہیں:

ترجمہ: "میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں جو موسیٰ کا رب ہے کہ آپ وادی مکہ میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ پس آپ میرے شفیع بنیں اس بادشاہ کی طرف جو خلائق کو نیکی کی طرف بلاتا ہے۔"

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اشعار سن کر فرمایا:

آگاہ رہو۔ بے شک حمیری بھائی خواص مومنین میں سے ہیں اور مجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔ حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا اور میری تصدیق کرنے والے ہیں حالانکہ میرے پاس حاضر نہیں ہوئے وہ حقیقت میں میرے بھائی ہیں۔"

☆

Marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیتہ بن خلیفتہ الکلبی الخزرجی کو ہرقل قیصر روم کے پاس بھیجا۔ جب آپ کا خط اسے موصول ہوا اس نے اسے دیکھا اور پھر اسے اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا۔

ایک دن ہرقل پریشان حالت میں آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا کہ اس کے درباری امراء نے اس سے پوچھا کہ "آج جناب والا پریشان نظر آ رہے ہیں۔"

اس نے جواب دیا ——— "تم نے درست سمجھا اور کہا ہے دراصل آج شب میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ مختونوں کا ملک سب پر غالب آنے والا ہے۔"

امراء نے کہا ——— یہود کے علاوہ اور کوئی قوم ہمیں ایسی معلوم نہیں جو ختنہ کراتی ہو اور وہ تو آپ کے قبضے میں اور آپ کی رعایا ہے۔ اگر ایسا ہی اندیشہ ہے تو جتنے یہودی آپ کی سلطنت میں آباد ہیں سب کو ابھی قتل کرا دیجیے تاکہ یہ اندیشہ آپ کے دل سے جاتا رہے۔"

وہ ابھی باتیں کر رہے تھے کہ رئیس بصرہ کا ایک آدمی ایک عرب کو ساتھ لیے ہوئے ہرقل کی فرد گاہ میں حاضر ہوا۔ اس زمانے میں تمام بادشاہ ایک دوسرے کے خبر رساں کو حفاظت کے ساتھ اس کی منزل تک پہنچا دیا کرتے تھے۔ بصرہ کے رئیس کے قاصد نے ہرقل سے کہا:

"یہ شخص عرب ہے۔ یہ بکریاں اور اونٹ چراتے ہیں یہی ان کے ملک میں ہوتا ہے۔ یہ اپنے ملک کا ایک عجیب واقعہ سنتا ہے۔ آپ اس سے پوچھیں" ——— اتنا کہنے کے بعد اس نے عرب کو ہرقل کے سامنے کیا۔

ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے دریافت کرو کہ اس کے ملک میں کیا بات پیش آئی ہے۔ چنانچہ ترجمان نے عرب سے پوچھا تو وہ بولا:

"ہم میں سے ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔ کچھ لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی اور اس کی تصدیق کی ہے اور دوسروں نے اس کی مخالفت کی۔ ان کے مابین بہت سی لڑائیاں بھی ہوئیں اور جب میں وہاں سے چلا تو اس وقت بھی وہاں ان کے درمیان لڑائیاں ہو رہی تھیں۔"

عرب کے اس بیان پر ہرقل نے حکم دیا کہ اسے برہنہ کیا جاوے۔ دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مختون ہے۔

ہرقل نے کہا ——— "بخدا مجھے خواب میں یہی شخص دکھائی دیا تھا نہ کہ وہ جس کے متعلق تمہارا گمان ہوا تھا ——— اس کے کپڑے اسے واپس کر دو۔"

Marfat.com

چناچہ اسے کپڑے دے دیے گئے اس کے بعد ہرقل نے اسے جانے کا حکم دیا۔

اسی دن ہرقل نے اپنے کوتوال کو بلا کر اسے حکم دیا کہ شام کے چپے چپے کو تلاش کر کے کوئی ایسا شخص حاضر کرو جو اسی نبی کی قوم کا ہو۔

ابو سفیان اور اس کے ساتھی اس وقت غزہ میں مقیم تھے کہ کوتوال نے ان کو آن گھیرا۔ پھر ان سے پوچھا: "کیا تم لوگ حجازی قوم سے ہو؟"

انہوں نے اس بات کا اقرار کیا۔ کوتوال نے کہا ——— "تم لوگ میرے ہمراہ بادشاہ کے پاس چلو ———" وہ سب اس کے ساتھ ہو لیے اور جب ہرقل کے پاس پہنچے تو اس نے پوچھا: "کیا تم لوگ اس شخص کے قبیلے سے ہو جس نے نبوت کا دعوی کیا ہے؟"

وہ بولے۔ "ہاں"

ہرقل نے کہا ——— "تم میں سے اس کا قریب ترین عزیز کون ہے؟" ابو سفیان نے آگے بڑھ کر کہا ——— "میں ہوں۔"

ہرقل ایک بد صورت آدمی تھا۔ اس کے بلانے اور کہنے پر ابو سفیان اس کے پاس جا بیٹھا۔ اس نے ابو سفیان کے دوسرے ساتھیوں کو اس کے عقب میں بٹھایا پھر اس نے کہا:

"دیکھو۔ میں اس سے سوال کرتا ہوں۔ اگر یہ جھوٹ بولے تو اس کی تکذیب کرنا۔"

ہرقل کی اس بات پر ابو سفیان اپنے دل میں ہنسا اور اس نے اپنے آپ میں کہا کہ یہ ہرقل کیسی بات کرتا ہے۔ اگر میں جھوٹ بھی بولوں تو میرے ساتھی میری تکذیب نہیں کریں گے مگر میں تو ایک رئیس ہوں اور جھوٹ بولنا میری شان کے خلاف ہے۔ اگر اس وقت میرے ساتھیوں نے میرے کسی جھوٹ پر میری تردید نہ بھی کی تو وہ اس بات کو یاد رکھیں گے اور پھر دنیا بھر میں کہتے پھریں گے کہ میں نے ایک رئیس ہونے کے باوجود ہرقل کے سامنے جھوٹ بولا تھا۔ اس پر ابو سفیان نے اپنے آپ میں عہد کیا کہ وہ ہرگز جھوٹ نہیں بولے گا۔

ہرقل نے ابو سفیان سے کہا ——— "جو شخص تم میں نبوت کا مدعی پیدا ہوا ہے اس کا حال بیان کرو۔"

ہرقل کے اس سوال پر ابو سفیان نے اپنے دل میں کہا کہ بہتر یہی ہے کہ میں محمد

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور بات کو اس کے دل میں اہمیت نہ اختیار کرنے دوں۔ اپنی سوچ کے بعد اس نے ہرقل کو جواب دیا:

"آپ اس کی وجہ سے کیوں پریشان ہیں۔ جو بات آپ کو اس کے متعلق معلوم ہوئی ہے اس سے اس کی شان بہت کم ہے۔" ابو سفیان نے بات کرنے کے بعد محسوس کیا کہ اس کے جواب سے ہرقل پر کچھ اثر نہیں ہوا ــــــ پھر ہرقل نے کہا:

"اچھا۔ صرف ان باتوں کا جواب دو جو میں ان کے متعلق دریافت کروں۔"

ابو سفیان نے کہا ــــــ "پوچھیے!"

اس نے کہا ــــــ "ان کا نسب کیا ہے؟"

ابو سفیان نے کہا ــــــ "وہ نجیب الطرفین ہیں۔ ہم میں شریف تر ہیں۔"

اس نے پوچھا ــــــ کیا اس خاندان میں سے کوئی اور بھی نبوت کا مدعی ہے جس کی نقل میں اس نے دعوی کیا ہو؟"

ابو سفیان بولا ــــــ "نہیں"

اس پر ہرقل نے پوچھا ــــــ "کیا تم پر اسے حکومت حاصل تھی اور پھر تم نے اسے چھین لیا اور اب وہ نبی بن کر پھر حکومت حاصل کرنا چاہتا ہے؟"

ابو سفیان نے کہا ــــــ "نہیں"

ہرقل نے پوچھا ــــــ بتاؤ۔ اس کے پیرو کون ہیں؟"

ابو سفیان نے جواب میں کہا ــــــ "کمزور۔ غریب نوجوان بچے اور عورتیں مگر اس کی قوم کے عمائد اور اشراف میں سے ایک نے بھی اس کی اتباع نہیں کی ہے"

ہرقل بولا ــــــ "اچھا بتاؤ۔ جو اس کے پیروکار ہیں کیا وہ اس کو دل سے چاہتے ہیں اور وفادار ہیں یا پھر برا سمجھ کر اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔؟"

ابو سفیان نے جواب میں کہا ــــــ "آج تک اس کے پیروکاروں میں سے ایک نے بھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑا۔"

ہرقل نے پوچھا ــــــ "اب تمہاری اور اس کی لڑائی کا کیا حال ہے؟"

ابو سفیان بولا ــــــ "کبھی وہ ہم پر حاوی ہو جاتے ہیں اور کبھی ہم ان پر"

اس نے کہا ــــــ "کیا وہ بد عہد ہیں؟" تمام سوالوں میں صرف یہ سوال ایسا تھا کہ ابو سفیان کو اس کے جواب میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طنز کرنے کا موقع ملا۔ اس پر بولا:

Marfat.com

"نہیں اب ہمارے اور ان کے درمیان سردست صلح ہے مگر ان کی بدعہدی سے ہم بالکل مطمئن نہیں ہیں۔"

اس جواب پر ہرقل نے کوئی التفات نہیں کیا اور خود ہی اس نے تمام واقعہ دہرایا اور کہا:

"میں نے تم سے ان کا نسب پوچھا تھا تم نے کہا کہ وہ تم میں نہایت ہی شریف اور نجیب الطرفین ہیں اور اللہ کا یہی دستور ہے کہ جب وہ کسی کو نبوت عطا کرتا ہے وہ شخص اپنی قوم میں بہ اعتبار نسب' شریف تر ہوتا ہے ——— میں نے تم سے پوچھا تھا کیا ان کی قوم میں کوئی اور بھی نبوت کا مدعی ہوا ہے جس کی نقل میں انہوں نے ایسا دعوی کیا ہو۔ تم نے کہا: نہیں ——— میں نے پوچھا کیا تمہاری حکومت اسے حاصل تھی اور پھر تم نے اسے چھین لیا اور اب اس کے دوبارہ لینے کے لیے انھوں نے یہ دعوی کیا ہے۔ تم نے کہا نہیں ایسا بھی نہیں ہے ——— میں نے پوچھا کہ اس کے ماننے والے کون ہیں تم نے بیان کیا کہ وہ کمزور مساکین' نوجوان لوگ اور عورتیں ہیں۔ ہر زمانے میں انبیاء کے متبعین ایسے ہی ہوئے ہیں ——— میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا ان کے پیروکاروں میں سے ان کے جانثار ہمیشہ کے لیے وفادار ہیں یا چند روز میں ساتھ چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں تم نے کہا کہ ان کے متبعین میں سے آج تک کسی نے بھی ان کی مفارقت اختیار نہیں کی۔ بے شک! ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے کہ جب وہ دل میں اتر جائے تو پھر نہیں نکلتی ——— میں نے پوچھا تھا کہ کیا وہ بدعہدی کرتے ہیں تم نے کہا۔ نہیں لہٰذا اگر تم نے ان کا سچا حال مجھ سے بیان کیا ہے تو ضروری ہے میری اس سلطنت پر جو میرے قدموں کے نیچے ہیں غالب آ جائیں گے کاش! میں ان کی خدمت میں ہوتا اور ان کے پاؤں دھوتا ——— اچھا اب جائیے!"

اس پر ابو سفیان کف افسوس ملتا ہوا اس کے پاس سے اٹھ آیا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

"اے اللہ کے بندو! دیکھتے ہو۔ ابی کبشہ کا اب یہ اثر ہو گیا ہے کہ فرنگی بادشاہ اس وقت شام میں جو ان کی سلطنت میں ہے' بیٹھے ہوئے خوفزدہ ہیں۔"

☆

Marfat.com

جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے قریش کے جوانوں اور ان کے بڑوں کو اپنے پاس بلایا اور ان سب کو وصیت کرتے ہوئے کہا:

اے گروہ قریش: اللہ تعالی نے تمہیں اپنی مخلوق میں بزرگی دی ہے میں تم سے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اس لیے کہ وہ قریش میں امین اور عرب میں صادق یعنی سچے ہیں اور ان میں ہر حسن و خوبی جمع ہے۔ میں ان کے بارے میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ بلاشبہ وہ ایسی بات لائے ہیں کہ جن کو ہر دل تو مانتا ہے مگر زبانیں ملامت کے خوف سے انکار کر رہی ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ عرب کے فقیروں اور درویشوں' عرب کے بادیہ نشینوں اور کمزور و ناتواں لوگوں کو کہ وہ سب ان کی دعوت قبول کرتے ہیں ان کے کلمے کی تصدیق کرتے اور ان کو اپنا بزرگ و رہنما جانتے ہیں۔ پھر قریش اور ان کے بڑوں کے سر جھک گئے ہیں اور ان کے مکانات ویران ہو گئے ان کے کمزور صاحب ثروت اور عظیم تر بن گئے ہیں اور جوان میں بزرگ و بڑے تھے وہ ان میں ذلیل و خوار اور حقیر بن گئے ہیں اور جو ان میں بہت دور تھے وہ ان کے نزدیک نصیبہ ور اور بہرہ مند ہو گئے ہیں۔ بلاشبہ انھوں نے عرب کو خالص بنا دیا ہے اور اپنی محبت ان کے دلوں میں خوب رچا بسا دی ہے اور وہ سب ان کی اطاعت و فرمانبرداری کر رہے ہیں (یہ سب واقعات آیندہ رونما ہونے والے ہیں۔ میں گویا اس وقت دیکھ رہا ہوں)۔

تو اے گروہ قریش!

تم ان سے محبت کرنے والے اور ان کی نصرت و حمایت کرنے والے بن جاؤ —— —— خدا کی قسم جو بھی ان کی پیروی کی راہ اختیار کرے گا اور ان کی متابعت کرے گا یقیناً وہ ہدایت یافتہ اور کامیاب ہو گا۔ اور کوئی نیک بخت ان کی سیرت و خصلت کا انکار نہیں کرے گا —— اگر میں کچھ عرصہ اور زندہ رہا اور میری اجل میں کچھ تاخیر ہے تو یقیناً اس کی حفاظت و حمایت ہی کرتا رہوں گا اور ہر حادثہ و برائی کو ان سے دور رکھوں گا۔"

یہ وصیت کی اور اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے!

☆

روایت حضرت علیؓ

ایک مرتبہ ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا: "ہم (معشیر

Marfat.com

قریش) تم کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن جو کچھ (کتاب و شریعت) تم لائے ہو اس سے ہم انکار کرتے ہیں۔"

اس پر ابوجہل اور اس کی امثال کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ: "وہ تجھ کو جھوٹا نہیں کہتے۔ لیکن ظالم خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔"

الانعام: ع 4

☆

حج سے فارغ ہونے کے بعد بنو عامر اپنے ایک شیخ کے پاس پلٹ کر آئے۔ یہ اس قدر سن رسیدہ تھا کہ ان کے ہمراہ حج پر نہیں جا سکتا تھا اس لئے جب یہ لوگ حج سے واپس ہوتے تو اس کے پاس جاتے اور عرصہ ء حج میں جو واقعہ پیش آتا اس سے بیان کرتے۔ چنانچہ حسب عادت جب وہ اس سے ملنے گئے تو اس نے کہا کہ اس سال کا کوئی واقعہ سناؤ۔

انہوں نے کہا "کہ قریش کا ایک شخص جو عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہے ہمارے پاس آیا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ہم سے خواہش کی کہ ہم اس کی حمایت کریں۔ اس کا ساتھ دیں اور اسے اپنے علاقہ میں لے آئیں۔"

شیخ نے واقعہ بیان کرنے والے (بجیرہ بن فہر) کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا:

"اے بنی عامر! کیا کوئی صورت اب بھی ایسی ممکن ہے کہ تمہارے اس انکار اور تردید کی تلافی ہو سکے اور پھر اس بات میں شریک ہو سکو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی اسمعیلی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا مگر وہ ہمیشہ حق ہوا ہے۔ تم کو کیا ہوا تھا کہ تم نے اس کی تردید کر دی۔"

بنو عامر نے یہ معاملہ اگلے سال کے لیے رکھ چھوڑا۔

☆

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپؐ گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپؐ سے کہا:

"خدا کی قسم! خدا آپؐ کو کبھی غمگین نہ کرے گا۔ آپؐ صلہ ء رحم کرتے ہیں۔

Marfat.com

مقروضوں کا بار اٹھاتے ہیں۔ غریبوں کی اعانت کرتے ہیں۔ مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں۔ حق کی حمایت کرتے ہیں اور مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔

☆

ایک دن حضرت امام حسینؓ نے اپنے والد محترم جناب حضرت علیؓ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق و عادات کی نسبت سوال کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا:

آپ خندہ جبیں مہربان طبع اور نرم خو تھے۔ سخت مزاج اور تنگدل نہ تھے۔ بات بات پر شور نہیں کرتے تھے۔ کوئی بُرا کلمہ منہ سے نہیں نکالتے تھے۔ عیب جو اور تنگ گیر نہ تھے۔ کوئی ایسی بات ہوتی جو آپؐ کو ناپسند ہوتی تو اس سے اغماض فرماتے تھے۔ کوئی آپؐ سے اس کی امید رکھتا تو نہ اس کو مایوس کرتے تھے اور نہ منظوری ظاہر فرماتے تھے یعنی صراحتہً انکار و تردید نہیں کرتے تھے بلکہ خاموش رہتے تھے اور مزاج شناس آپؐ کے تیور سے آپؐ کا مقصد سمجھ جاتے تھے۔ اپنے نفس سے تین چیزیں آپؐ نے بالکل دور کر دی تھیں:

☆ 1 =- بحث و مباحثہ۔

☆ 2 =- ضرورت سے زیادہ بات کرنا۔

☆ 3 =- جو بات مطلب کی نہ ہو اس میں پڑنا۔

دوسروں کے متعلق بھی تین باتوں سے پرہیز کرتے تھے:

☆ 1 =- کسی کو برا نہیں کہتے تھے۔

☆ 2 =- کسی کی عیب گیری نہیں کرتے تھے۔

☆ 3 =- کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔

وہی باتیں کرتے تھے جن سے کوئی نتیجہ نکل سکتا تھا۔ جب آپؐ کلام کرتے صحابہؓ اس طرح خاموش ہو کر اور سرجھکا کر سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب آپؐ خاموش ہو جاتے تو پھر وہ آپس میں بات چیت کرتے۔ کوئی دوسرا بات کرتا تو جب تک وہ ختم نہ کرلیتا، چپ ہو کر سنا کرتے۔ لوگ جن باتوں پر ہنستے آپؐ بھی مسکرا دیتے۔ جن پر

Marfat.com

لوگ تعجب کرتے آپؐ بھی کرتے کوئی باہر کا آدمی اگر بے باکی سے گفتگو کرتا تو آپؐ تحمل فرماتے۔ دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ آپؐ کے احسان و اکرام کا اگر کوئی شکریہ ادا کرتا تو قبول فرماتے جب تک بولنے والا چپ نہ ہو جاتا آپؐ اس کی بات درمیان سے کاٹتے نہ تھے۔ نہایت فیاض نہایت راست گو' نہایت نرم طبع اور نہایت خوش صحبت تھے۔ اگر کوئی دفعتاً آپؐ کو دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا لیکن جیسے جیسے آشنا ہوتا جاتا' آپؐ سے محبت کرنے لگتا۔" (سبحان اللہ)

☆

حضرت علیؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سراپا مبارک یوں بیان فرمایا:

"آپؐ نہ زیادہ دراز قامت تھے نہ زیادہ پست قد۔ میانہ قد لوگوں میں سے تھے: بہت گھونگھریالے بالوں والے تھے نہ سیدھے بالوں والے بلکہ سیدھے اور گھونگھریالے بالوں والے تھے۔ نہ بہت فربہ تھے نہ بہت دبلے پتلے۔ سفید رنگ میں سرخی کی جھلک تھی۔ سرگیں آنکھیں' پپوٹوں کے کنارے دراز۔ بڑے بڑے جوڑبند۔ شانوں کے درمیان کا حصہ بڑا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی تاریک لکیر۔ سارا جسم بالوں سے خالی۔ ہتھیلیاں اور تلوے پر گوشت۔ رفتار میں قدم مبارک زمین پر ٹکتے نہ تھے۔ (یعنی تیز رفتار تھے) معلوم ہوتا تھا نشیب کی جانب چل رہے ہیں۔ جب کسی جانب توجہ فرماتے تو فوراً توجہ فرماتے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپؐ خاتم النبیین تھے۔ سخاوت میں سب سے زیادہ سخی' جرأت میں سب سے زیادہ قوی دل' گفتگو میں سب سے زیادہ سچے' معاہدوں کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت والے اور معاشرت میں سب سے زیادہ کریمانہ اخلاق۔ پہلے پہل جس نے آپؐ کو دیکھا مرعوب ہو گیا۔ اور جس نے آپؐ کے ساتھ میل ملاپ رکھا آپؐ سے محبت کرنے لگا۔

آپؐ کی نعت کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپؐ جیسا نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپؐ کے بعد کسی کو۔" (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

☆

Marfat.com

حضرت امام حسینؓ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جو وقت اپنے دولت خانہ میں گزرتا تھا' آپؐ اس میں کیا کیا کرتے تھے؟

حضرت علیؓ نے فرمایا:

" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو اس میں قیام کے وقت کے تین حصے کر لیتے تھے :

☆ 1 =- ایک حصہ اللہ کی عبادت کے لئے۔

☆ 2 =- دوسرا اپنے اہل و عیال کے ساتھ موانست و معاشرتِ کےلیے

☆ 3 =- تیسرا اپنی ذات اقدس کے لئے۔

پھر اپنے ذاتی حصہ کو اپنے اور عام لوگوں کے درمیان تقسیم کر لیتے۔ خواص صحابہؓ جو دولت خانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے' آپؐ ان کی وساطت سے عوام کو جو دولت خانہ میں حاضر نہ ہوا کرتے' تبلیغی احکام فرماتے اور نصیحت و ہدایت کی کوئی بات عام و خاص سے پوشیدہ نہ رکھتے۔ حصہ امت میں آپؐ کا طریقہ یوں تھا کہ اہل فضل کو ترجیح دیتے تاکہ حاضر خدمت ہو کر افادۂ عام کریں اور اس حصۂ امت کو بقدر حاجات دینیہ تقسیم فرماتے اہل و فضل میں سے کسی کو ایک مسئلہ دین دریافت کرنا ہوتا' کسی کو دو اور بعض کو بہت سے مسائل دریافت کرنا ہوتے پس آپؐ ان اصحاب حاجات کی طرف توجہ فرماتے اور ان کو وہی امور دریافت کرنے دیتے جن میں ان کی امت کی بہبودی ہو۔ حضورؐ ان کے مناسبِ حال احکام بیان فرماتے۔ اس کے بعد آپؐ حاضرین مجلس سے ارشاد فرماتے کہ "تمہیں چاہیے کہ بقیہ امت کو جو حاضر نہیں' یہ احکام پہنچا دو" نیز فرماتے کہ جو لوگ (مثلا عورتیں' بیمار' غائب وغیرہ) اپنی حاجتیں مجھ تک نہیں پہنچا سکتے تم ان کے حوائج مجھ پر پیش کرو۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجت بادشاہ تک پہنچاتا ہے جسے وہ خود نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے قدم (پل صراط پر) ثابت رکھے گا۔ اس طرح کے ضروری مفید امور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا کرتے اور ایسے امور کی شنوائی نہ ہوتی جن میں کچھ فائدہ نہ ہوتا۔ ...ب وسائل

Marfat.com

دولت خانہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور آپؐ سے استفادہ علوم کرتے اور لوگوں کے رہبر بن کر نکلتے۔"

حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے اپنے والدؓ بزرگوار سے پوچھا کہ: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو وقت گھر سے خارج گزرتا تھا' آپ اس میں کیا کیا کرتے تھے؟"

انہوں نے فرمایا کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر خاموش رہتے اور بجز مفید و ضروری امر کے لب کشائی نہ فرماتے۔ آپؐ لوگوں کو (حسن خلق سے) اپنا گرویدہ بناتے اوز ایسی بات نہ کرتے جس سے وہ آپ سے نفرت کرنے لگیں۔ آپؐ ہر ایک قوم کے بزرگ کی عزت کرتے اور اس کو ان کا سردار بناتے۔ آپؐ لوگوں کو (عذاب خدا سے ڈراتے ان سے احتراز کرتے اور بچتے مگر کشادہ روئی اور حسن خلق میں کسی سے دریغ نہ فرماتے۔ اپنے اصحابؓ کی خبر گیری فرماتے۔ اپنے خاص اصحاب سے لوگوں کے حالات دریافت فرماتے(تاکہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیں۔) آپؐ اچھی بات کی تحسین فرماتے اور اس کی تائید کرتے اور بری بات کی برائی ظاہر فرماتے اور اس کی تضعیف و تردید کرتے۔ آپؐ کا حال ہمیشہ معتدل تھا۔ اس میں اختلاف نہ تھا۔ آپؐ لوگوں کی تذکیر و تعلیم سے غافل نہ ہوتے تھے کہ مبادا وہ غافل ہو جائیں یا سستی کی طرف مائل ہو جائیں آپ بہر حال (جمیع انواع عبادات کے لیے) مستعد تھے۔ حق سے کوتاہی نہ کرتے اور نہ حق سے تجاوز فرماتے۔ جو لوگ (استفادہ کے لیے) آپؐ کی خدمت میں حاضر رہتے وہ خیر الناس ہوتے۔ سب سے افضل آپؐ کے نزدیک وہ ہوتا جو سب مسلمانوں کا خیر خواہ ہوتا اور مرتبہ میں آپؐ کے نزدیک سب سے بڑا وہ ہوتا جو محتاجوں کی غم خواری کرنے والا اور (زیر بحث امور میں) اپنے بھائیوں کی مدد کرنے والا ہوتا۔"

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے والد بزرگوار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا:

Marfat.com

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجلس سے اٹھنا اور بیٹھنا بغیر ذکر الٰہی نہ ہوتا۔ جب آپ کسی مجلس میں رونق افروز ہوتے جو جگہ خالی پاتے اور وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی یہی حکم دیتے جو لوگ آپؐ کے پاس بیٹھتے آپؐ ان میں سے ہر ایک کو (حسب حال کشادہ روئی اور تعلیم و تفہیم سے) بہرہ ور فرماتے۔ آپؐ کا ہر ایک جلیس سمجھتا کہ آپؐ کے نزدیک مجھ سے زیادہ کوئی بزرگ نہیں جو شخص آپؐ کے پاس بیٹھتا یا کسی حاجت کے لیے آپؐ سے کلام کرتا آپؐ اس کے ساتھ اسی حالت میں ٹھہرے رہتے۔ یہاں تک کہ وہ خود واپس ہو جاتا۔ جو شخص کسی حاجت کا سوال کرتا آپؐ اس کی حاجت پوری کرتے یا اس سے کوئی نرم بات آپؐ فرماتے (یعنی وعدہ فرماتے کہ فلاں سے ہمارے ذمہ قرض لے لو)۔ آپؐ کی کشادہ روئی اور حسن خلق تمام لوگوں کے لیے عام تھا۔ آپؐ بہ لحاظ شفقت سب کے باپ ہو گئے تھے اور آپؐ کے نزدیک حق میں برابر تھے۔ آپؐ کی مجلس علم و حیا و امانت و صبر کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ اس میں آوازیں بلند نہ ہوا کرتیں اور نہ اس میں کسی کی آبرو ریزی ہوتی اور نہ اشاعت ہفوات ہوتی۔ آپؐ کی مجلس میں سب مساوی تھے ہاں بہ لحاظ تقویٰ بعض کو بعض پر فضیلت تھی وہ سب متواضع تھے جو مجلس مبارک میں بڑوں کی توقیر اور چھوٹوں پر رحم فرماتے۔ اور صاحب حاجت کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے اور مسافر و اجنبی کے حق میں رعایت کرتے ———!"

☆

ایک دن لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا ———— "ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے متعلق کچھ بتائیں۔

حضرت عائشہؓ نے جواب دیا:

"آپؐ لوگوں کے پاس قرآن ہے۔ کیا آپ لوگ عرب نہیں ہیں اور عربی پڑھنا نہیں جانتے!" انہوں نے کہا ———— "جی ہاں۔ آپؐ نے درست فرمایا ہے۔"

"تو پھر مجھ سے کیا پوچھتے ہو ———— حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ کیونکہ قرآن ہی رسول اللہ کا اسوۂ حسنہ ہے۔"

Marfat.com

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ و آلہ وسلم کے عبادات اعمال کے متعلق دریافت کیا۔کیا آپؐ کسی خاص دن اعمال و عبادات کرتے تھے؟

اس پر حضرت عائشہؓ نے جواب میں فرمایا:

"آپؐ کا عمل جھڑی ہوتا تھا یعنی جس طرح بادل کی جھڑی برسنے پر آتی ہے تو نہیں رکتی ....اس طرح آپؐ کا حال تھا کہ جو بات آپؐ نے ایک بار اختیار کرلی پھر ہمیشہ اس کی پابندی کی۔"

☆

حضرت عائشہؓ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں فرمایا:

"آنحضرت صلی اللہ و آلہ وسلم کی عادت کسی کو برا بھلا کہنے کی نہ تھی برائی کے بدلہ میں برائی نہ کرتے تھے بلکہ درگزر کرتے تھے اور معاف فرما دیتے تھے۔ آپؐ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو ان میں سے جو آسان ہوتی اس کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو ورنہ آپؐ اس سے بہت دور ہوتے۔ آپؐ نے کبھی کسی سے اپنے ذاتی معاملہ میں انتقام نہیں لیا لیکن جو احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتا' خدا اس سے انتقام لیتا تھا (یعنی خدا کی طرف سے بموجب احکام ربانی آپؐ اس پر حد جاری فرماتے تھے)۔ آپؐ نے نام لے کر کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی۔ آپؐ نے کبھی کسی کو غلام ' لونڈی کو' کسی عورت کو' جانور کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ آپؐ نے کسی کی درخواست رد نہیں فرمائی لیکن یہ کہ وہ ناجائز نہ ہو۔

"آپؐ جب گھر کے اندر تشریف لاتے تو نہایت خنداں' ہنستے اور مسکراتے ہوئے۔ دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ باتیں ٹھہر ٹھہر کر اس طرح فرماتے تھے کہ کوئی یاد رکھنا چاہے تو اسے دقت نہ ہو۔"

☆

Marfat.com

روایت حضرت اسودؓ

حضرت عائشہؓ نے حضرت اسودؒ کے یہ پوچھنے پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر والوں میں آکر کیا کیا کرتے تھے، فرمایا:

"اپنے گھر والوں کی خدمت یعنی گھریلو زندگی میں حصہ لیتے تھے۔ مخدوم اور ممتاز بن کر نہ رہتے تھے بلکہ گھر کے کام بھی کرتے تھے مثلاً بکری کا دودھ دوہ لینا۔ اپنی نعلیں وغیرہ سی لینا اور دوسرے معمولات انجام دینا۔"

☆

حضرت خدیجہؓ کے پہلے شوہر سے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام ہندؓ تھا اور وہ نہایت خوش تقریر تھے جس چیز کا بیان کرتے اس کی تصویر کھینچ دیتے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ان سے پوچھا: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر تقریر فرماتے تھے؟"

انہوں نے کہا:

"آپؐ ہمیشہ متفکر رہتے تھے۔ اکثر چپ رہتے اور بے ضرورت کبھی گفتگو نہ فرماتے ایک ایک فقرہ الگ، صاف اور واضح ہوتا تھا۔ بات سے اشارہ کرتے تو پورا ہاتھ اٹھاتے۔ کسی بات پر تعجب کرتے تو ہتھیلی کا رخ پلٹ دیتے۔ تقریر میں کبھی ہاتھ پر ہاتھ مارتے بات کرتے کرتے جب کبھی مسرت کی کیفیت طاری ہوتی تو آنکھیں نیچی ہو جاتیں۔ ہنستے بہت کم تھے۔ ہنسی آتی تو مسکرا دیتے اور یہی آپؐ کی ہنسی تھی۔"

ہندؓ بن ابی ہالہ جو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آغوش پروردہ تھے۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں فرماتے ہیں:

"آپ نرم خو تھے۔ سخت مزاج نہ تھے کسی کی توہین روا نہیں رکھتے تھے چھوٹی چھوٹی باتوں پر اظہار تشکر فرماتے تھے۔ کسی چیز کو برا نہیں کہتے تھے کھانا جس قسم کا سامنے آتا تناول فرماتے اور اس کو برا بھلا نہ کہتے۔ کوئی اگر کسی امر حق کی

Marfat.com

مخالفت کرتا تو آپؐ کو غصہ آ جاتا اور اس کی پوری حمایت کرتے لیکن خود اپنے ذاتی معاملہ پر کبھی آپؐ کو غصہ نہیں آیا اور نہ کسی سے انتقام لیا۔"

☆

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"میں نے کسی کو بھی اپنے خاندان سے اتنی محبت کرنے والا نہیں دیکھا جتنی محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آلؑ سے تھی۔ آپؐ کے صاحبزادے ابراہیم جو مدینہ سے تین چار میل دور ایک مقام پر پرورش پاتے تھے' حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھنے کے لیے پا پیادہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس گھر میں دھواں ہوتا تھا لیکن آپؐ وہیں بیٹھ جاتے اور دایہ کی گود سے بچہ کو لے کر پیار کرتے۔ پھر واپس آتے۔"

☆

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نہایت بدیہہ گو شاعر تھے۔ چنانچہ ایک موقع پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مناسب حال اشعار سنانے کی فرمائش کی تو انھوں نے اسی وقت اٹھ کر برجستہ یہ اشعار سنائے:

ترجمہ: میں نے آپ کی ذات میں نیکی کو دیکھا اور خدا کی قسم میری آنکھوں نے اس میں دھوکا نہیں کھایا۔

آپؐ پیغمبر ہیں

اور جو شخص قیامت کے دن آپؐ کی شفاعت سے محروم رہے گا وہ بد قسمت ہے۔

☆

خارجہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت حضرت زیدؓ بن ثابت کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ حالات سنائیں۔ انھوں نے

Marfat.com

فرمایا:

"حضور اکرم صلی اللہ و آلہ وسلم کے کیا حالات سناؤں (احاطہ بیان سے باہر ہیں)۔ میں حضور اکرم صلی اللہ و آلہ وسلم کا ہمسایہ تھا اس لیے گویا ہر وقت حاضر باش تھا اور اس کے علاوہ کاتب وحی بھی تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ مجھے بلا بھیجتے تھے۔ میں حاضر ہو کر اسے لکھ لیتا تھا —— حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ غایت درجہ دلداری اور بے تکلفی فرماتے تھے۔ جس قسم کا تذکرہ ہم کرتے تھے حضور اکرمؐ بھی ویسا تذکرہ ہمارے ساتھ کرتے تھے۔ جب ہم دنیاوی ذکر کرتے تھے تو حضور بھی اسی قسم کا تذکرہ ہمارے ساتھ کرتے تھے (یہ نہیں کہ بس آخرت ہی کا ذکر ہمارے ساتھ کرتے ہوں اور دنیا کی بات سننا بھی گوارا نہ کریں)۔ اور جس وقت ہم آخرت کا تذکرہ فرماتے یعنی آخرت کا ذکر شروع ہو جاتا تو اسی کے حالات اور تفصیلات حضور اکرمؐ بیان فرماتے اور جب کھانے پینے کا ذکر ہوتا تو حضور اکرمؐ بھی ایسا ہی تذکرہ فرماتے فرماتے یعنی کھانے کے آداب و فوائد' لذیذ کھانوں کا ذکر' مضر کھانوں کا تذکرہ وغیرہ۔"

☆

جریر بن عبداللہؓ صحابی کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسکرا دیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور آپؐ مسکرائے نہ ہوں۔

حضرت عمروؓ بن العاص کی موت کا وقت آیا تو آپ نے اپنے صاحب زادے سے اپنی تین حالتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"پہلی حالت یہ تھی کہ میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جانی دشمن تھا۔ اگر میں اس حالت میں مرتا تو دوزخی ہوتا۔

Marfat.com

دوسری حالت اسلام کی تھی کہ کوئی شخص میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبوب اور میری آنکھوں میں آپؐ سے زیادہ جلالت و ہیبت والا نہ تھا۔ اور میں آپؐ کی ہیبت کے سبب آپؐ کی طرف نظر بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اس لیے اگر مجھ سے حضور صلی اللہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا جائے تو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اگر میں اس حال میں مر جاؤں تو امید ہے کہ اہل جنت میں سے ہوں گا۔"

"تیسری حالت حکمرانی کی تھی جس میں میں اپنا حال نہیں جانتا۔"

☆

حضرت حسانؓ بن ثابت کے چند اشعار کا ترجمہ :

- اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا------ میں نے حق گوئی کے لئے اپنے ایک بندے (نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اگر آزمائش فائدہ دے تو بے شک اسےؐ آزما دیکھو۔
- وہؐ ایک روشن چراغ اور ہادی بن کر تشریف لائے۔ وہ چراغ اس طرح چمکتا ہے جیسا کہ ہندی تلوار۔
- انہوںؐ نے ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی خوشخبری دی اور اسلام سکھایا۔ اس پر ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے چند اشعار کا ترجمہ :

1- اس ذات گرامیؐ پر میری جان فدا ہو جائے جنؐ کے اخلاق اس بات کے شاہد ہیں کہ وہؐ انسانوں میں "بہترین" ہیں۔

(2) ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں اور اپنے پرودگار کی اطاعت کرتے ہیں وہ بہت مہربان اور ہم پر انتہائی نوازش کرنے والا ہے۔

حضرت کعبؓ بن زہیر کے اشعار کا ترجمہ:

(1) میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں معذرت کے لیے آیا ہوں اور درگزر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک پسندیدہ فعل

Marfat.com

ہے۔

(2) بلا شبہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ایسی تلوار ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی تلواروں میں س ایک تلوار ہیں۔

حضرت کعبؓ بن مالک کے اشعار کا ترجمہ:

(1) ان (مسلمانوں) کے سردار نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں جو ایک صاحب عزم' پاک دل' ثابت قدم اور بلند کردار انسان ہیں۔

2- انؐ کے فضائل تمام انسانوں کے لئے عام ہیں جیسا کہ سورج اور چاند کی روشنی مخلوق کے لئے عام ہے۔

☆ ☆ ☆

ہندوؤں کی مشہور کتاب کلنگی (باب 12) کی پیشین گوئی:

"جگت گرو شنو بھگت اور سومتی سے پیدا ہو گا۔ اس کی پیدائش 12- بیساکھ پیر کے دن سورج نکلنے سے دو گھڑی بعد ہو گی۔ اس کا پتا اس کے پیدا ہونے سے پہلے پر لوک سدھار جائے گا۔ اس کی ماتا بھی بعد میں فوت ہو جائے گی۔ جگت گرو کی سلمل دیپ کی شہزادی سے شادی ہو گی۔ شادی کے موقع پر اس کا ایک چچا اور تین بھائی موجود ہوں گے۔ ایک غار میں پر سرام اسے تعلیم دے گا اور جس وقت سلمل دیپ میں اپنے شہر سمیالا میں آوے گا تو وہ اپنی تعلیم کا پرچار شروع کر دے گا جس پر اس کے عزیز و اقارب سخت ناراض ہوں گے۔ ان مصائب سے تنگ آ کر وہ شمالی پہاڑیوں کی طرف چلا جائے گا ——— لیکن کچھ عرصہ بعد اسی شہر میں وہ تلوار لے کر آئے گا اور تمام ملک فتح کر لے گا ——— جگت گرو کے پاس ایک گھوڑا ہو گا جس میں بجلی سے زیادہ پھرتی ہو گی جس پر سوار ہو کر وہ زمین اور سات آسمانوں کی سیر کرے گا۔" ——— (واقعہ معراج)

☆

Marfat.com

سام وید (ہندوؤں کی الہامی کتاب) میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت

پیشگوئی

☆ 1 = وہ ہر مقدس رسم کا بانی

☆ 2 = رعد والا (یعنی بارعب)

☆ 3 = نہایت تعریف کیا گیا (آپ کے اسم مبارک "احمد" کے یہی معنی ہیں

☆ 4 = اندر یعنی صاحب اقبال

☆ 5 = قلعوں کو توڑنے والا جوان عقیل' بے اندازہ قوت کا پیدا کیا گیا۔

☆ 6 = پتھر رکھنے والا (حجر اسود نصب کرنے کی طرف اشارہ ہے)۔

☆ 7 = گڑھے کا کھودنے والا (واقعہ خندق کی طرف اشارہ ہے)۔

: سام وید۔ دوسرا حصہ۔ باب () فصل اول

مترجم: بابو پیارے لال

☆

مشہور مفکر و شاعر ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور نے سیرت النبی کے سلسلہ میں کہا:

اسلام دنیا کے مذہبوں میں سب سے بڑا مذہب ہے۔ آج سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک موقع کو غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ نبی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام رحمت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اسلام کا پیغام ساری دنیا کے لیے ہے۔ دنیا میں

Marfat.com

امن و سکون اسی پیغام ربانی سے حاصل ہو سکتا ہے ——— میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں تعظیم و تکریم' ارادات اور عقیدت مندی کا ناچیز تحفہ پیش کرتا ہوں۔

☆

بھارت کے مشہور لیڈر مہاتما کرم چند گاندھی ۔نے کہا:

"جب مغرب پر تاریکی اور جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ اس وقت مشرق سے ایک ستارہ نمودار ہوا۔ ایک روشن ستارہ جس کی روشنی سے ظلمت کدے منور ہو گئے۔ اسلام دین باطل نہیں ہے۔ ہندوؤں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی میری طرح تعظیم کرنا سیکھ جائیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اس کی اشاعت کے ذمہ دار رسول عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایمان' ایقان' ایثار' اور اوصاف حمیدہ تھے ان صفات نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا تھا۔"

☆

بھارت کی مشہور لیڈر مسز سروجنی نائیڈو نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اسلام کے بارے میں درج ذیل پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا:

"میرا تعلق ایک ایسے مذہب سے ہے جسے عام طور پر الہامی مذاہب کے دائرے سے خارج سمجھا جاتا ہے یعنی اس کی بنیاد الہامی کتاب پر نہیں۔ تاہم میں اپنے آپ کو اس قابل پاتی ہوں کہ اس عالمگیر اخوت کا آپ کے سامنے اعتراف کروں جس کے نقش میرے دل پر موجود ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاکیزہ اور شاندار کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ پیغمبر اسلام کو اس عالیشان اور عجیب و غریب صداقت کا پورا علم تھا اس پاک انسان نے اپنے آپ کو معبودیت اور پرستش کا محل قرار نہیں دیا۔ اس کو انسان کی طاقت اور کمزوری کا پورا علم تھا۔ وہ بنی نوع

Marfat.com

انسان کے اندر تھا۔ لوگوں کے ساتھ بولتا انہیں کے ساتھ چلتا پھرتا اور کام کرتا تھا۔ وہ خود بھی انسان تھا۔ اپنے رات دن کے عملی نمونوں سے اس مقدس انسان نے یہ شاندار سبق اپنے پیروؤں کو سکھلایا کہ زبان سے جو کچھ کہنا ہے اور جس بات کی تلقین کرتا ہے اس پر اس کا خود بھی عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ وہ خدا ہو کر دنیا میں نہیں آیا بلکہ انسان ہو کر انسانوں ہی کی طرف آیا۔ وہ پاک انسان ایک نفرت سے بھرپور، بغض و تعصب سے معمور دنیا کی طرف آیا اور اس صحرا کے اندر جو اس کی پیدائش کا گہوارہ تھا، ایک نہ مٹنے والی صداقت کا اس پر انکشاف ہوا جو رب العلمین کے دو پاکیزہ الفاظ میں مضمر ہے یعنی اس خدا کو آپ نے پیش کیا جو تمام اقوام و ممالک اور تمام مذاہب کا ایک ہی خدا ہے ——— اسلام میں حقیقی اور خالص جمہوریت کا رنگ پایا جاتا ہے جو اعلیٰ شان و شوکت کے لحاظ سے ہمارے زمانے کی نام نہاد اور بدنام جمہوریت کی بے حقیقت اور قابل اعتراض اشکال سے کوسوں دور اور اعلی تر ہے۔"

☆

ہفت روزہ "ریاست" کے مدیر دیوان سنگھ مفتون:

حدیث ——— "افضل جہاد ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے" ——— سن کر دیوان سنگھ مفتوں نے کہا ——— "ان ہونٹوں کی قدر و قیمت کا اندازہ ہی نہیں کیا سکتا جن سے یہ الفاظ نکلے۔"

☆

بھارت کے ایک مفکر سادھوٹی ایل سوانی کہتے ہیں:

"میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کورنش بجا لاتا ہوں۔ وہ دنیا کی ایک عظیم الشان ہستی ہیں۔ وہ ایک قوت تھی جو انسان کی بہتری کے لیے صرف ہوئی۔ ایام سلف کی داستان کا مطالعہ کرو تاکہ تمہیں اس کی شوکت و سطوت کا پتہ

Marfat.com

چلے۔ بادشاہ اور روحانی رہبر ہوتے ہوئے وہ اپنی گلیم کو خود پیوند لگاتے۔ وہ غائب کی آواز پر لبیک کہتے "اے کملی والےؐ! اٹھ اور تبلیغ کر۔" لوگوں نے انہیں ایذا دی اور انؐ کی زندگی خطرے میں پڑ گئی لیکن انھوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کی۔ وہ امن و سلامتی کی تلقین کرتے رہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر اور رہبر تھے' میں ان کے آخری الفاظ پر اکثر غور کرتا ہوں:

"مالک! مجھے بخش دے اور اپنے نیک بندوں میں سے اٹھا۔"

تم میں سے کون ہے جو اس امر سے انکار کرے کہ وہ اعلیٰ موت رکھتے ہیں۔ اسلام نے دنیا میں رہبانیت کا خاتمہ کر دیا۔ اسلام نے دختر کشی کی رسم کو بند کر دیا۔ اسلام نے اپنے شیدائیوں پر شراب کو حرام کر دیا۔ اسلام نے ہمیشہ ہمت و شجاعت اور بردباری کی تعلیم دی"

☆

ایک سکھ مصنف جی۔ ایس۔ دارا بیرسٹرایٹ لاء ہائیکورٹ پنجاب اپنی کتاب رسول عربیؐ" میں لکھتا ہے:

"ایک صاحب کمال آیا جس نے جلوہ حق دکھایا۔ جس کسی نے اسے پریم کی آنکھوں سے دیکھا اس کی تمنائے زندگی پوری ہو گئی۔ جس بشر کو اس من موہن نے اپنا درشن دیا اس کے جنم بھر کا پاپ کٹ گیا۔

اے ولایتِ عرب! اے بن اور بیابان کے باس!! اے درندوں اور چرندوں کی ہجوم ----- اے چوروں اور ڈاکوؤں کا ماویٰ! اے رہزنوں اور لٹیروں کے مسکن! اے اجڈ گنواروں کے ٹھکانے! اے ازلی بادہ نوشوں کے خم خانے! اے وحشی عرب تجھ میں بھرے تھے دنیا کے بدکار اور جگت کے مکار۔ نام نہاد انسان مگر کرتوت کے شیطان۔

اے سرزمین عرب! آج وہ دن ہے کہ تیرا نام وردِ زبان جہاں ہے اور خلق خدا تیرا ذکر خیر کرتی ہے۔ کون آنکھ ہے جو تیرے درشن کو نہیں ترستی۔ وہ کون سا

Marfat.com

دل ہے جو تیری دید کی تمنا نہیں رکھتا۔ وہ کون سا ملک ہے جس نے تیرے شاہؐ کا سکہ نہیں مانا اور وہ کون فرمانروا ہے جس نے تیری حشمت اور دبدبے کو نہیں جانا۔

اے خطۂ عرب! تو نے اب پرانا جامہ اتارا۔ تو نے نیا اوتار دھارا۔

اے عرب! تو نے نیا جنم پایا کیونکہ تجھے رسولؐ خدا ہاتھ آیا۔

اے عرب! رب کے رنگ نیارے ہیں۔ داتا جسے چاہے دیدے ورنہ تیرے ہاتھ آئے یہ دولت محمدی! ـــــــتجھے نصیب ہو یہ جمال احمدیؐ!!"

☆

ایک ہندو کے تاثرات = (بحوالہ خطبات از سید سلیمان ندوی بعنوان جامعیت)

آج سے کچھ عرصہ پہلے پٹنہ کے مشہور واعظ اسلام ماسٹر حسن علی مرحوم "نور اسلام" نام کا ایک رسالہ نکالتے تھے۔ اس میں انھوں نے اپنے ایک ہندو تعلیم یافتہ دوست کے بارے میں لکھا کہ اس نے ایک دن ماسٹر صاحب سے کہا:

"میں آپ کے پیغبر کو دنیا کا سب سے کامل انسان تسلیم کرتا ہوں۔"

انھوں نے پوچھا: "ہمارے پیغمبر صلی اللہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں عیسیٰ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی دانائے روز گار کے سامنے ایک بھولا بھالا بچہ بیٹھا ہوا میٹھی میٹھی باتیں کر رہا ہو۔"

انہوں نے دریافت کیا: "تم کیوں پیغمبرؐ اسلام کو دنیا کا کامل ترین انسان مانتے ہو؟"

اس نے جواب دیا: مجھ کو آپ کی زندگی میں بیک وقت اس قدر متضاد اور متنوع اوصاف نظر آتے ہیں جو کسی ایک انسان نے دنیا کی تاریخ میں یکجا کر کے نہیں دکھائے۔ بادشاہ ایسا کہ ایک پورا ملک اس کی مٹھی میں ہو اور بے بس ایسا کہ خود اپنے کو بھی اپنے قبضہ میں نہ جانتا ہو بلکہ خدا کے قبضے میں دولت مند ایسا ہو کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لدے ہوئے اس کے دارالحکومت میں آ رہے ہوں اور

Marfat.com

محتاج ایسا ہو کہ مہینوں اس کے گھر میں چولہا نہ جلتا ہو اور کئی کئی وقت غرقِ آہن فوجوں سے کامیاب لڑا ہو اور صلح پسند ایسا کہ ہزاروں پر جوش جانثاروں کی ہمرکابی کے باوجود صلح کے کاغذ پر بے چون و چرا دستخط کر دیتا ہو۔ شجاع اور بہادر ایسا کہ ہزاروں کے مقابلہ میں تن تنہا کھڑا ہوا ہو اور نرم دل ایسا کہ کبھی اس نے انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ بہایا ہو۔ باتعلق ایسا کہ عرب کے ذرہ ذرہ کی اس کو فکر، بیوی بچوں کی اس کو فکر، غریب و مفلس مسلمانوں کی اس کو فکر، اور بے تعلق ایسا کہ اپنے خدا کے سوا کسی اور کی یاد اسؐ کو نہ ہو اور اس کے سوا ہر چیز کو فراموش ہو۔ اس نے کبھی اپنی ذات کے لیے اپنے کو برا کہنے والوں سے بدلہ نہیں لیا اور اپنے ذاتی دشمنوں کے حق میں دعائے خیر کی اور ان کا بھلا چاہا۔ لیکن خدا کے دشمنوں کو اس نے کبھی معاف نہیں کیا اور حق کا راستہ روکنے والوں کو ہمیشہ جہنم کی دھمکی دیتا اور عذاب الہٰی سے ڈراتا رہا۔ عین اس وقت جب اس پر ایک تیغ زن سپاہی کا دھوکا ہوتا ہو، وہ ایک شب زندہ دار زاہد کی صورت میں جلوہ نما ہو جاتا ہے۔ عین اس وقت جب اس پر کشور کشا فاتح کا شبہ ہو، وہ پیغمبرانہ معصومیت کے ساتھ ہمارے سامنے آ جاتا ہے عین اس وقت جب ہم اسؐ کو شاہ عرب کہہ کر پکارنا چاہتے ہیں وہ کھجور کی چھال کا تکیہ لگائے کھردری چٹائی پر بیٹھا درویش نظر آتا ہے۔ عین اس وقت جب عرب کے اطراف سے آ آ کر اسؐ کے صحن مسجد میں مال و اسباب کا انبار لگا ہوتا ہے اس کے گھر میں فاقہ کی تیاری ہو رہی ہے عین اس عہد میں جب لڑائیوں کے قیدی مسلمانوں کے گھروں میں لونڈی اور غلام بنا کر بھیجے جا رہے ہیں فاطمہ بنت رسول اللہؐ جا کر اپنے ہاتھوں کے چھالے اور کندھوں کے داغ باپؐ کو دکھاتی ہیں جو چکی پیستے پیستے اور مشکیزہ بھرتے بھرتے ہاتھوں اور کندھوں پر پڑ گئے ہیں۔ عین اس وقت جب آدھا عرب اس کے زیر نگیں ہوتا ہے حضرت عمرؓ حاضر دربار ہوتے ہیں ادھر ادھر نظر دوڑا کر کاشانہ نبوت کا جائزہ لیتے ہیں آپؐ ایک کھری چارپائی یا چٹائی پر آرام فرما رہے ہیں جسم مبارک پر بان کے نشان پڑ گئے ہیں۔ ایک طرف مٹھی بھر

Marfat.com

جو رکھے ہیں۔ ایک کھونٹی پر خشک میوہ لٹک رہا ہے سرور کائنات محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا یہ کل اثاثہ دیکھ کر حضرت عمرؓ رو پڑتے ہیں سبب دریافت ہوتا ہے عرض کرتے ہیں: یارسول اللہؐ! اس سے بڑھ کر رونے کا اور کیا موقع ملے گا قیصرو کسریٰ باغ و بہار کے مزے لوٹ رہے ہیں اور آپؐ **پیغمبر** ہو کر اس حالت میں ہیں۔!"

ارشاد ہوتا ہے: "عمرؓ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیصرو کسریٰ دنیا کے مزے لوٹیں اور ہم آخرت کی سعادت۔"

ابو سفیان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت بڑے حریف تھے۔ فتح مکہ کے دن وہ حضرت عباس کے ساتھ کھڑے ہو کر اسلامی لشکر کا تماشہ دیکھ رہے تھے رنگ رنگ کے جھنڈے اور جھنڈیوں کے سایہ میں اسلام کا دریا اٹدتا چلا آ رہا ہے۔ قبائل عرب کی موجیں جوش مارتی ہوئی بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔ ابو سفیان کی آنکھیں اب بھی دھوکا کھاتی ہیں۔ وہ حضرت عباسؓ سے کہتے ہیں:

"عباس تمہارا بھتیجا تو بڑا بادشاہ بن گیا!"

حضرت عباس کی آنکھیں کچھ اور دیکھ رہی تھیں - فرمایا ———— "ابو سفیان! یہ بادشاہی نہیں نبوّت ہے۔"

عدی بن حاتم قبیلہ حاتم طے کے رئیس اور مذہباً عیسائی تھے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں آتے ہیں۔ صحابہ کی عقیدت مندیوں اور جہاد کا ساز و سامان دیکھ کر ان کی اس فیصلہ میں دقت ہوتی ہے کہ محمدؐ بادشاہ ہیں یا پیغمبرؐ دفعتہً مدینہ کی ایک غریب لونڈی آ کر کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ حضورؐ! آپ سے کچھ عرض کرنا ہے۔ ———— فرماتے ہیں: "دیکھو! مدینہ کی جس گلی میں کہو میں تمہاری بات سن سکتا ہوں۔"

یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی حاجت پوری کر دیتے ہیں۔

اس ظاہری جاہ و جلال کے پردے میں یہ انکساری، یہ تواضع دیکھ کر عدی کی

Marfat.com

آنکھوں پر سے پردہ ہٹ جاتا ہے اور وہ دل میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ یہ یقیناً "پیغمبرانہ شان ہے۔ فوراً گلے سے صلیب اتار دیتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلقہ اپنی گردن میں ڈال لیتے ہیں۔

☆

نپولین بوناپارٹ کہتا ہے:

" محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دراصل سردار اعظم تھے آپ نے اہل عرب کو درس اتحاد دیا۔ پندرہ سال کے عرصے میں لوگوں کی کثیر تعداد نے جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کرلی۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ تھا۔ حالانکہ پندرہ سو سال میں بھی حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اپنی امتوں کو صحیح راہ پر لانے میں کامیاب نہ ہوئے تھے۔۔۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم انسان تھے جب آپ دنیا میں تشریف لائے اس وقت اہل عرب صدیوں سے خانہ جنگی میں مبتلا تھے۔ دنیا کے سٹیج پر دیگر قوموں نے جو عظمت و شہرت حاصل کی۔ اس قوم نے بھی اسی طرح ابتلاء و مصائب کے دور سے گزر کر عظمت حاصل کی اور اس نے اپنی روح و نفس کو تمام آلائشوں سے پاک کر کے تقدس اور پاکیزگی کا جوہر حاصل کیا۔ "

☆

جارج سیل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کے بارے میں یوں رقمطراز ہے:

" محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے۔ شکل و صورت میں نہایت ہی خوبصورت، فہیم اور دور رس عقل والے۔ پسندیدہ و خوش اطوار، غریب پرور ہر ایک سے متواضع، دشمنوں کے مقابلہ میں صاحب استقلال و شجاعت۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خداوند تعالیٰ کا نام نہایت ادب و احترام سے لینے والے۔ جھوٹی قسمیں کھانے والوں، زانیوں، سفاکوں، جھوٹی تہمت لگانے والوں، فضول خرچی کرنیوالوں لالچیوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت۔ بردباری، رحم و کرم، صدقہ و خیرات، شکر گزاری، اور والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی تاکید کرنے والے اور خدا کی حمد و ثنا میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔

☆

Marfat.com

مصنف "تاریخ عرب" ہٹی کہتا ہے:

" یہ عرب کی تاریخ میں پہلی کوشش تھی کہ انہیں خون کی بجائے مذہب کے نام پر ایک مرکز پر جمع کیا جارہا تھا۔ اللہ اس سلطنت کا حاکم اعلیٰ تھا۔
بنا بریں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روحانی فرائض کے علاوہ سلطنتوں کے احکام جیسے بھی فرائض ادا کرتے تھے۔
اس کی ملت میں سب کے سب قبائلی رشتوں اور پرانے تنازعات سے یکسر منقطع ہوکر اصولاً بھائی بھائی بن گئے"۔

☆

"جارج برنارڈ شا" نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں' ذیل کے الفاظ میں کلمہ ء حق کہا:

" ازمنہ ء وسطیٰ میں عیسائی راہبوں نے جہالت و تعصب کی وجہ سے مذہب اسلام کی بڑی بھیانک تصویر پیش کی ہے۔ بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی۔ انھوں نے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے مذہب کے خلاف باضابطہ تحریک چلائی۔ انھوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھے لفظوں میں یاد نہیں کیا۔
میں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہستی ء عظیم اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ ہیں"

☆

ایک مغربی مصنف باسوراسمتھ کہتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بھر کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ کوئی مصافحہ کرتا تو اپنا ہاتھ الگ کرنے میں پہل نہ کرتے دوسرا ازخود اپنا ہاتھ الگ کرنے میں پہل کرتا۔ گفتگو بہت نرم اور شیریں کرتے تھے"

☆

Marfat.com

میجر آرتھر کلائن کیو نارڈ کہتے ہیں:

"اگر کسی شخص نے خدا کو پایا ہے اور اگر اس نے ایک اچھے' نیک اور عظیم مقصد کے لئے خدا کی اطاعت میں اپنی زندگی کو نثار کیا ہے تو یقین جانیے کہ وہ شخص صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی ہو سکتا ہے۔

وہ ریگستان کی گھناؤنی خاموشیوں' آسمان کی وسعتوں' میکانیت کی لا محدود حدود' ستاروں کی چمک دمک اور ہوش و خرد کے ہر رگ و ریشہ میں خدا کی ذات کو پاتے تھے۔ یعنی ہر جگہ اور ہر وقت اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا تھا۔"

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزدیک خدا کوئی جسم نہیں رکھتا۔ وہ تمام کائنات اور بنی نوع انسان کو بنانے والا اور ان کا مالک ہے۔ ان کے تخیلات کا تمامتر مسئلہ اور ان کی مسلسل سوچ بچار کا بہاؤ محض خدا اور اس کے مذہب کے لئے تھا۔"

☆

مسٹر ای ای کیسلیٹ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں ذیل کے خیالات کا اظہار کیا ہے:

"تاریخ میں اس سے زیادہ حیران کن واقعہ بہ نسبت اس کے جو اس مذہب (اسلام) کے بانی سے معرض عمل میں آیا' کبھی نہیں ہوا اور بمشکل ہی کسی شخص نے کبھی اس دنیا کی قسمت پر اس قدر وسیع اثر ڈالا ۔ بے شک حالات نے اس کا ساتھ دیا لیکن وہ جانتا تھا کہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے ان کا استعمال کیسے کیا جائے۔ اسؐ نے خطرناک حالات کا مقابلہ ڈٹ کر اس ارادے سے کیا کہ وہ ناکامی کے ہاتھوں سے اپنی کامیابی کو چھین کر لے آئے گا۔"

"ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق دیکھا ہے کہ ان کی شخصیت میں گوناگوں اقسام کے رخ پائے جاتے تھے۔ ایک ایسی ہستی جس کو دیکھ کر مختلف گروہوں کے لوگ گرویدہ ہو جایا کرتے تھے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ ان کے متعلق طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہوتی رہی ہیں۔ انتہا پسند لوگوں نے انؐ میں ایسی کئی خوبیاں پائیں جن کا انہیں خود بھی برملا اعتراف کرنا پڑا۔"

☆

Marfat.com

فرانس کے مشہور مفکر وکٹر ہیوگو نے کہا:

" وہ عظیم حقیقت جیسا کہ میں نے بتلایا ہے جس کا خیال محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو متواتر لگا رہتا تھا۔ وہ خدائے عظیم و برتر تھا۔ اگرچہ وہ کسی جسم کی صورت میں یا روحانی طور پر بھی نظر نہیں آ سکتا۔ لیکن خدا' آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ریت کے چھوٹے سے ذرے میں بھی اسی طرح صاف اور عیاں نظر آتا تھا جس طرح سورج کی سخت روشنی میں وہ اسے بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ رات کے تاریک بادلوں کے دوران اور صبح اور صبح کے جھلملاتے اور گھومتے پھرتے سایوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا مظاہرہ یکساں طور پر حاوی تھا۔

انسان تنہائیوں کی گہری خاموشی میں وہ تلملاتا ہوا شور و غل جو ان کے دل میں موجود رہتا تھا' اس کی عظمت و رفعت کی اگر کوئی وجہ تھی تو وہ محض یہ تھی کہ دبی ہوئی خاموشیوں اور دل ہلا دینے والی کانا پھوسیوں میں اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے تھے۔"

☆

جان جاک ویک نے "پیارے رسولؐ پیارے نبیؐ" کے عنوان سے لکھا ہے:

"تھوڑی عربی جاننے والے قرآن پاک کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اگر وہ خوش نصیبی سے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معجز نما قوت بیان سے تشریح سنتے تو یقیناً یہ اشخاص بے ساختہ سجدے میں گر پڑتے اور سب سے پہلی آواز ان کے منہ سے یہ نکلتی کہ پیارے نبیؐ! پیارے رسولؐ!! خدارا ہمارا ہاتھ پکڑ لیجیے اور ہمیں اپنے پیروؤں میں شامل کر کے عزت اور اشرف دینے میں دریغ نہ فرمائیے!"

☆

"مقدس رسولؐ" کا مصنف لکھتا ہے:

"عرب میں پاپ ہوتا تھا۔ نہایت خوفناک پاپ ہوتا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل نیکی کے خیالات سے لبریز ہو رہا تھا عرب بت پرست تھے اور انھوں نے کھلے میدانوں میں' بے ابر آسمانوں میں' لامحدود طاقت کا احساس کیا تھا۔ انھیں یقین ہو چکا تھا کہ پرماتما(خدا) ایک ہے۔"

☆

Marfat.com

برطانیہ کے "پکچر انسائکلو پیڈیا" میں تحریر ہے:

"رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ کے حکمران اور فوجی کمانڈر بن گئے اور اپنے پیروکاروں کو ایک مضبوط اور منظم فوج میں تبدیل کر دیا اور اپنے مکّی اور لاتعداد دوسرے دشمنوں کے خلاف مدینہ کا کامیاب دفاع کیا۔ جنھوں نے اپنے مخالف قبائل پر باموقع اور فائدہ مند حملے کیے۔ ہجرت کے آٹھویں سال مکہ معظمہ معمولی مزاحمت کے بعد آپؐ کے قبضہ میں آگیا۔ آپ نے بتوں کو توڑ کر کعبہ کی عظمت بحال کی۔

آپؐ کی وفات کے وقت سارا عرب آپؐ کے جھنڈے تلے متحد تھا اور ایک پر جوش فوج ساری دنیا میں آپؐ کا پیغام پہنچانے کے لیے کھڑی تھی۔"

☆

"محمدؐ مدینہ منورہ میں" کا مصنف لکھتا ہے:

"اس میثاق حدیبیہ سے محمدؐ کو مدینے میں اسلامی نظام کو مستحکم کرنے کا موقعہ ملا۔ اور یہودیوں کے فتنے کا سدباب کیا۔ مکے کے کفار' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیغ تدبر سے ذبح ہر کر واپس لوٹے۔ اس کے عرب قبائل فوج در فوج اسلام میں داخل ہو گئے۔"

☆

سرولیم میور اپنی تصنیف "لائف آف محمدؐ" میں رقمطراز ہے:

"ہمیں بلا تکلف اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہتے کہ تعلیم محمدیؐ نے ان تاریک توہمات کو ہمیشہ کے لیے جزیرہ نمائے عرب سے باہر نکال دیا جو صدیوں سے اس ملک پر چھائے ہوئے تھے بت پرستی خارج البلد ہو گئی۔ توحید اور خدا کی موجودہ رحمت کا تصور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکاروں کی زندگی اور دلوں کی گہرائیوں میں جاگزیں ہو گیا۔ معاشرتی اصلاحات کی بھی کوئی کمی نہ رہی ایمان کے دائرہ میں برادرانہ محبت' یتیموں کی پرورش غلاموں سے احسان' حرمت خمر سب جوہر نمودار ہو گئے۔ امتناع شراب میں جو کامیابی اسلام نے حاصل کی اور کسی مذہب کو نصیب نہ ہوئی۔"

"جوانی کی عمر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برتاؤ' اخلاق کی راستی اور عادات کی طہارت' جو مکہ کے لوگوں میں نہایت کمیاب تھی' اس سے سب مصنفین متفق ہیں ——

Marfat.com

اس کی شرم و حیا اعجازی طور پر محفوظ بیان کی جاتی ہے۔"

"عربوں میں ایک انسان پیدا ہوا جس نے مشرق و جنوب کی پوری معلوم دنیا متحد کردی۔
وہ انسان ——محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے۔"

——جے۔ ایم۔ ڈینس

☆

"ایسا کوئی ثبوت' شہادت اور اشارہ تک نہیں ملتا جس سے یہ کہا جا سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی' کسی موقع پر اپنے دعویٰ کی تصدیق کے لیے کوئی فریب یا نام نہاد معجزہ اپنایا ہو۔ اپنے دین اور مذہب کے نفاذ کے لیے انہوں نے کوئی غلط حربہ اختیار نہیں کیا۔ اس کے برعکس اس علم پر پورا انحصار کیا جو انہیں خدا کی طرف سے ودیعت ہوا تھا۔"

——جے ڈیوینپورٹ

☆

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا طرز عمل' اخلاق انسانی کا حیرت انگیز کارنامہ تھا۔ اور ہم یہ یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات خالص سچائی پر مبنی تھیں۔"

"اس مادی دنیا میں اخلاقی اقدار کو کس نے مستحکم اور توانا کیا اور پھر انھیں کس نے بام عروج تک پہنچایا ——محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے دین اسلام نے۔"

——ایس۔ پی۔ سکاٹ

☆

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہی مساوات اور جمہوریت نے جنم لیا تھا وہ مساوات اور جمہوریت جو اس سے پہلے دنیا میں ندارد تھی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش کے بعد حسب و نسب کے دعووں کی کوئی اہمیت نہ رہی غلام مسلمان ہو کر آزاد ہو جاتا۔

دشمن' اسلام قبول کرنے پر خون کے رشتہ سے زیادہ عزیز سمجھا جاتا۔

اور کافر' اسلام لانے کے بعد دین کا مبلغ بن جاتا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک حبشی آزاد کردہ غلام بلال کو مؤذن بنا دیا کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا۔ اور پھر اس حبشی کے ہونٹوں سے اذان کے یہ خوبصورت کلمات

Marfat.com

سنائی دیے:

"نماز' نیند سے بہتر ہے۔"

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خوابیدہ انسان کو بیدار کر دیا۔ انسانی بیداری کی یہ صدا آج بھی دنیا کے ہر ملک میں سنی جاتی ہے۔

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دھتکارے ہوئے انسانوں اور غلاموں کو آقا بنا دیا۔"

——ای۔بلائیڈن

☆

مذاہب عالم میں عیسائیت سزا دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتی ہے۔

بدھ مت میں سزا کا تصور ہی نہیں پایا جاتا۔

لیکن ——

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دین توازن پر کھڑا ہے۔

"دورِ رسالت میں یہودیوں اور عیسائیوں نے ہمیشہ اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خلاف باطل پروپیگنڈا جاری رکھا ہے جبکہ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک عظیم انسان' فقید المثال مذہبی رہنما اور ایک ایسے دین کے بانی تھے جو بردباری' مساوات اور انصاف کی بنیادوں پر اُستوار ہے۔"

——برٹرینڈ رسل

☆

"ایک نام ہے —— محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم!

جس نے انسانیت کو رنگ و نسل کی زنجیروں سے آزادی عطا کی۔ یہ نام روشن سے روشن تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس نام کی تجلیات پوری دنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔"

——جی ہگنز

☆

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بے حد مہربان اور شفیق تھے۔ عفو و درگذر سے کام لینا آپ کا شیوہ تھا۔"

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس میں اگر یہ سمجھنا ہو کہ خدا کا تصور کیا ہے؟ تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عقیدہ واحدنیت کو دیکھیے۔ یوں مسلمانوں کی پوری تاریخ آپ کے

Marfat.com

سامنے آجائے گی۔"

——بی۔ سمتھ

☆

اس سے بڑا انسان ——انسانیت نواز ——دنیا کبھی پیدا نہ کر سکے گی۔:

——والٹیئر

☆

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات یہ ہیں کہ:
سچ سب سے بڑی نعمت اور خوبی ہے۔
جو جھوٹا ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔
اور پھر اس سے بھی بڑی صداقت جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دنیا کو عطا کی وہ خدا کی وحدانیت ہے!

——ایچ۔ جی ویلز

☆

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیغام حق پر عمل کرنے والے دنیا کے بہترین انسان بن گئے اور میں سمجھتا ہوں کہ انھیں ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔"

——تھامس کارلائل

☆

"اسلام توازن کا مذہب ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت و حیات توازن کا بہترین نمونہ تھی"

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوری زندگی میں کبھی یہ دعویٰ نہ کیا کہ وہ معجزہ کر دکھانے کی طاقت رکھتے ہیں۔

آپؐ نے اس حوالے سے اپنی کوئی علامت بھی قائم نہ کی۔ آپؐ ہمیشہ فرماتے تھے کہ تمام علامتیں اور نشانات اللہ کے ہیں اور خدا کے کلام کا ان پر نزول ہی سب سے بڑا معجزہ ہے!
"

——اربیل

☆

Marfat.com

کارلائل اپنی کتاب ''ہیرو اینڈ ہیرو شپ'' میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں یوں رقمطراز ہے:

''بانیٔ اسلام (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فضائل سے انکار کرنا انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے اور حق پسندی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگانا ہے۔

ہمارے خیال میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود' جن کا مرتبہ انسانی عظمت کی بلندیوں سے کہیں ارفع ہے' دنیا کی باعظمت ہستیوں میں فضائل اور صفات کے لحاظ سے بے مثل ہے۔ آپ کی ذات خلوص و صداقت اور سچے اعتقادات کا خزانہ ہے۔ آپؐ کا ہر فعل تصنع اور تکلف سے مُبّرا اور حقیقت پر مبنی ہے۔ آپؐ کا کلام وحی آسمانی ہے۔ ایسی مقدس ہستی کا وجود خالق کائنات کے وجود کی ایک زبردست اور روشن دلیل ہے۔ آپؐ کا دماغ علم و معرفت کا خزانہ اور حکمت و فضیلت کی کان ہے۔ آپؐ کے حکیمانہ ارشادات سے فائدہ اٹھانا انسانیت کا فرض مبین ہے۔ خدائے برتر کے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں آپؐ کی ذات سب سے زیادہ جدید قسم کی ہے جس پر رسالت ختم ہوتی ہے صحرائے عرب کی پرسکون فضا میں آپؐ کے مشاہدہ نے انسان کی اصلاح کا دستور العمل مرتب فرما دیا۔ آپؐ کی مقدس سیرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپؐ بچپن ہی سے راست باز اور امین تھے۔ آغاز شباب سے آخر جوانی تک آپؐ نے پاکبازی اور زہد و عفاف کا ایسا نمونہ پیش فرمایا جس کی مثال مقدس تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ آپؐ کی ذات سرچشمہ اصول تھی آپ کے اصولوں نے دنیا کو تاریکی سے نکال دیا اور یونان کی حکمتوں' یہودیوں کے عقیدوں اور ایام جاہلیت کے عرب قبائل کی بت پرستی کو ختم کر دیا۔''

☆

''انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا'' میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تحریر ہے:

'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ امی تھے لیکن عملی ذہانت کا وافر حصہ آپ حاصل کر چکے تھے۔ آپؐ کا مذہب حقیقتاً دین ابراہیم کا احیاء تھا۔ قانون ساز' ماہر حرب' منتظم اور جج آپؐ کی شخصیت کے مختلف پہلو تھے۔ اس خوفناک قبائلی تعصب کا خاتمہ کرنا جس کی بنا پر ایک خون طویل جنگوں کا باعث بن جاتا تھا۔ عورتوں کو ان کے حقوق خاص کر وارثت میں حصہ دلانا دختر کشی کا خاتمہ آپؐ کی عظیم اصلاحات ہیں۔''

☆

Marfat.com

”منٹگمری واٹ“ کہتے ہیں:

”آپ کو تین عدیم المثال صفات سے نوازا گیا تھا:

اول آپؐ کی فراست ہے جس سے آپؐ نے عرب دنیا کے لیے ایک نظریاتی ڈھانچہ تیار کر دیا اور معاشرہ کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر دیا۔

دوم یہ کہ ایک سیاست دان تھے۔ قرآن مجید میں صرف بنیادی اصول بیان ہوئے ہیں۔ آپؐ نے اپنی ذہانت اور دوراندیشی سے کام لے کر ان اصولوں کی بنا پر ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کر دی اور مدینہ کی ایک چھوٹی سی ریاست کو عالمگیر سلطنت میں تبدیل کر دیا۔

سوم یہ کہ بطور منتظم آپؐ کی مہارت اور اپنے اعمال اور نمائندوں کے انتخاب میں آپؐ کی ذہانت۔ کیونکہ عمدہ پالیسی بھی عدم مہارت کی صورت میں ناکام ہو جاتی ہے۔“

☆

ڈاکٹر رابرٹس اپنی کتاب ”سوشل لاز آف دی قرآن“ میں لکھتا ہے کہ:

”قرآن کے مطالعہ سے ایک خوش گوار ترین چیز یہ معلوم ہوتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچوں کا جو والدین کی سرپرستی سے محروم ہو گئے ہوں۔ بار بار تاکید بچوں کے ساتھ حسن سلوک کی ملتی ہے۔“

”محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یتیموں کے باب میں اپنی خاص توجہ مبذول رکھی یتیموں کے حقوق کا بکثرت ذکر اور ان سے بدسلوکی کرنے والوں اور ان کے حقوق غصب کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت وعیدیں سیرت محمدی کے اس پہلو کو ظاہر کرتی ہیں جس پر مسلمان مصنفین کو بجا طور پر ناز ہے۔“

☆

برطانوی مصنف باسورتھ اسمتھ اپنی کتاب ”محمد اینڈ محمد نزم“ میں لکھتا ہے:

”پیغمبر اسلام کی توجہ خصوصی کا مرکز غلاموں کی طرح یتیموں پر بھی رہا وہ خود یتیم رہ چکے تھے اس لیے دل سے چاہتے تھے کہ جو حسن سلوک ان کے ساتھ خدا نے کیا ہے وہی دوسروں کے ساتھ رکھیں۔“

☆

Marfat.com

جارج دیواری کہتا ہے:

"اسلام اس دنیا کے لیے پیغام نجات و سعادت تھا جو جسمانی اور ذہنی مصائب میں مبتلا تھی اور دوسروں کی غلامی نے جسے چکنا چور کر رکھا تھا۔ اس نے عدل و انصاف کے عصر جدید کا اعلان کیا جن عالمگیر حکومت کی بنیاد اسلام نے رکھی اور اس میں نسلی امتیاز کا کوئی دخل نہ تھا۔ اس کا ایک ہی قانون تھا۔ سب کے لیے یکساں عدل اور محبت۔ اس حقیقت کبریٰ کو جتنی مرتبہ دہرایئے کم ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف عظیم القدر مذہب کا پیغامبر تھا جس نے اس دنیا کی روحانی تسکین کا سامان فراہم کیا بلکہ وہ ایک ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کا معلم بھی تھا جس کی نظیر تاریخ نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔"

☆

برطانیہ کے ایک اخبار میں رسول اکرم صلی اللہ وآلہ وسلم کے بارے میں حقیقت پر مبنی تبصرہ شائع ہوا:

سب سے پہلے اس حقیقت کا بلا تکلف اعتراف کرلینا چاہیے کہ اپنی قوم کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بڑے احسانات کی موجب تھی۔ وہ اس ملک میں پیدا ہوئے جہاں سیاسی تنظیم، معقول عقائد اور پاکیزہ اخلاق سے کوئی شناسا نہ تھا انہوں نے یہ تین چیزیں پیدا کر دیں۔ انہوں نے اپنی ذہانت سے بیک وقت سیاسی حالت، عقائد اور اخلاق کی اصلاح کر دی۔ انہوں نے مختلف قبیلوں کی جگہ انہیں ایک قوم بنا دیا۔ مختلف آقاؤں اور دیوتاؤں کی جگہ ایک خدا پر ایمان کی تعلیم دی اور بڑی بری معیوب اور قبیح رسومات کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا۔ جوں جوں اسلام اپنے قدم عرب کی سرزمین سے باہر رکھتا گیا کئی وحشی قومیں جنہیں اس نے آغوش میں لیا، نعمت ہائے اسلام کی وارث۔ بنتی چلی گئیں۔

☆

Marfat.com

لین پول مشہور مؤرخ و مصنف لکھتا ہے:

"ظلم، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرشت ہی میں نہ تھا"

☆

فرانسیسی پروفیسر سیڈیو لکھتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندہ رو، ملنسار، اکثر خاموش رہنے والے، بکثرت ذکر خدا کرنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ پن سے نفور، بہترین رائے اور بہترین عقل رکھنے والے تھے۔ انصاف کے معاملہ میں اپنے اور پرائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک برابر تھے۔ مساکین سے محبت فرمایا کرتے۔ غرباء میں رہ کر خوش ہوتے۔ کسی فقیر یا غریب کو اس کی تنگ دستی کی وجہ سے حقیر نہیں سمجھتے تھے اور کسی بادشاہ کو اس کی بادشاہی کی بدولت بڑا نہیں سمجھتے تھے۔ کسی شخص سے خود علیحدہ نہ ہوتے جب تک کہ وہ خود علیحدہ نہ ہو جاتا۔ صحابہ سے کمال محبت فرمایا کرتے۔ اپنے موزے خود گانٹھتے۔ اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگاتے۔ دشمن اور دوست سے کشادہ پیشانی سے ملتے تھے"

☆

"ہسٹری آف دی ورلڈ" (برطانیہ) میں ہے:

"پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا میلان طبع نرمی ہی کی جانب رہتا تھا"

☆

Marfat.com

ہدیہ تبریک!

عظیم الشان ہے شان محمدؐ خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں غلامانِ محمدؐ
نبیؐ کا نطق ہے نطق الٰہی کلام حق ہے فرمانِ محمدؐ
علیؓ و فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ بسا ان سے گلستانِ محمدؐ
بتاؤں کوثری کیا شغل اپنا
میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ

چوہدری وتورام کوثری

☆

ہے جبریل در کا غلام اللہ اللہ نبوت کا یہ اہتمام اللہ اللہ
یہ شان فصاحت یہ آیات مصحف کلیم اللہ اللہ، کلام اللہ اللہ
لب مصطفیٰ پر یہ اسرار وحدت یہ بادہ یہ مینا یہ جام اللہ اللہ
نہ قول و عمل میں کوئی فرق مطلق پیامی سراسر پیام اللہ اللہ
یہ ملت کی شیرازہ بندی کا آئیں
یہ تنظیم دیں کا نظام اللہ اللہ

عرش ملسیانی۔ بی اے

نغمہ وحدت حق دہر میں گایا تو نے
کملی والےؐ یہ عجب گیت سنایا تو نے
ربِّ بے مثل کا دنیا میں بٹھا کر سکہ
نقشِ اوہام پرستی کا مٹایا تو نے
باہمی نفرت و کینہ تھا وطیرہ جن کا
انس و الفت کا سبق ان کو پڑھایا تو نے
ریت کے ذروں کو بارود کی قوت بخشی
خاک نا چیز کو اکسیر بنایا تو نے

Marfat.com

کر دیا ایک شہنشاہ و گدا کا رتبہ
اونچ اور نیچ کا سب فرق مٹایا تو نے
کیوں نہ قربان مسلمان ترےؐ نام پہ ہوں
حق پرستی کا جنہیں طور بتایا تو نے
گنبد و سقف فلک گوش و زمیں گونج اٹھے
نعرہ توحیدِ الٰہ کا جو لگایا تو نے

لالہ چند لال فلک

بادشاہ دوسرا ہے کون؟ کوئی نہیں
شافع روز جزا ہے کون؟ کوئی نہیں
صدر بزم انبیاء ہے کون؟ کوئی نہیں
اور محبوب خدا ہے کون؟ کوئی نہیں
میرے آقا کے علاوہ میرے حضرتؐ کے سوا

پربھودیال عاشق لکھنوئی

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسن کائنات
اب کسی نے اس کو غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

پنڈت ہری چند اختر

خلیق آئے کریم آئے، رؤف آئے رحیم آئے
کہا قرآن نے جس کو صاحب خلق عظیم آئے

Marfat.com

وہ آئے جن کو کہیے فخر آدمؐ ہادی اکرمؐ
وہ آئے جن کو لکھیے زندگی کا محسن اعظمؐ
تجلی عام فرماتے ہوئے شمس الضحیٰ آئے
امام الانبیاء آئے، محمد مصطفیٰؐ آئے
مبارک ہو زمانے کو ختم المرسلینؐ آئے
سحاب رحم بن کر رحمت اللعلمینؐ آئے

جگن ناتھ آزاد

جو نہ سمجھیں آپؐ کا رتبہ وہ اہل دل نہیں
اور کوئی جادہ تسلیم کی منزل نہیں

منور (بشیشور پرشاد) لکھنوئی

السلام اے رہبرؐ دنیاو دیں
السلام اے رحمتہ للعالمین
السلام اے فخرؐ آدم السلام
السلام اے نازش روح الامیں

——ادیب (گرسرن لال) لکھنوئی

مٹا دی تیرگی قلب و نظر کی
تجلی پالش ہے جام محمدؐ

——پرکاش ناتھ پرویز

اللہ، روح کون و مکاں ہے
روح نبوت حضرت محمدؐ

——برجموہن زیبا

Marfat.com

وہؐ حسن سیرت کا ہے مرقع، جمال حق ہے جمال اسؐ کا
وہ پیکر فطرتِ معلیٰ، شبیہ خلقِ عظیم بھی ہے

——امر چند قیس جالندھری

تو وہ مقبول ہے کہ بعد خدا!
نام تیرا عرش پر مسطور

——کشن پرشاد شاد

سرورؐ کون و مکاں پر بھیجتا ہوں صد دورد
اس طرح بشیریں سخن رطب اللسان ہوتا ہوں میں

——کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

غار حرا سے نکلیں، وہ نور کی شعاعیں
تاریک وادیوں کو پر نور کر دیا ہے

——شیام سندر باصر کاشمیری

دھوم ہے سارے جہاں میں آپؐ کی گفتار کی
اک زمانہ معتقد ہے آپؐ کے کردار کا

——ساحر ہوشیار پوری

Marfat.com

تاروں میں روشنی ہے تو پھولوں میں تازگی!
یہی وقت ہے ظہور رسالت مابؐ کا

——سردار گور بخش مخمور جالندھری

بن جاؤں میں دیوانہ سرکارؐ مدینہ
لگ جائے الٰہی مجھے آزار مدینہ

——روشن لعل نعیم

جو ہمارے پاس ہے وہ آپؐ کا ہے یا نبیؐ
جان شیریں آپؐ کی دل آپؐ کا سر آپؐ کا

——رام (بیلی رام) کشمیری

رہتا ہے میری آنکھوں میں کونین کا جلوہ
بخشا ہے مجھے نور وہ دیدار نبیؐ نے

——منشی رونق (پیارے لال) دہلوی

محمدؐ سے توحید کا راز پوچھو
بیان خدا ہے بیان محمدؐ

——برہم ناتھ ناصر

Marfat.com

آپؐ کی تعریف کوئی کیا کرے
آپؐ کی تعریف ہو سکتی نہیں

——رشی پٹیالوی

جمہور و مساوات ۰ کا پیغمبرؐ ہے
آئینہ حالات کا پیغمبرؐ ہے
اے خطہ بطحا و عرب کے باسی!
تو کشف و کرامات کا پیغمبرؐ ہے

——اختر (ستیہ پال) رضوانی

میں اگر خاک نشین در احمدؐ ہوں گا
رفعت عرش کی ہمسر مری پستی ہو گی

——ساقی (شنکر لال) سہارنپوری

بہت گھبرا گیا ہوں یا نبیؐ! آلام دنیا سے
سکوں مل جائے گا مجھ کو بھی، ملے جو آستاں تیرا

——اشک (نردیو سنگھ) جالندھری

ایک ہوں کیوں کر نہ محمود و ایاز
ساغر وحدت ہے جام مصطفےؐ

——کرشن موہن (کرشن لعل موہن)

Marfat.com

ہو کیوں نہ بشر تابع فرمان محمدؐ
فردوس میں جائیں گے غلامان محمدؐ

——حامی (پنڈت بشن نرائن) بریلوی

قرآن پاک اس کی صداقت پہ ہے گواہ
تھی کن بلندیوں پہ رسائی جنابؐ کی

——اکمل (پرتاپ) جالندھری

یہ راز زندگی روشن کیا تو نے زمانے پر
کہ بنتا ہے مکمل آدمی حق کی عبادت سے

——ضیاء (مہرلال سونی) فتح آبادی

باہمی نفرت و کینہ تھا وطیرہ جن کا
انس و الفت کا سبق ان کو پڑھایا تو نے

——لال چند فلک

یہ ذات مقدس تو ہر انسان کی ہے محبوب
مسلم ہی نہیں بستہ دامان محمدؐ

——طالب (ستیش چند) دہلوی

Marfat.com

مجھے کافی ہے سایہ مصطفیؐ کا
مجھے حسرت نہیں ظلِ ہما کی
——عرش صہبائی

اے آرزو! بخشے گا خدا حشر میں مجھ کو
ہندو ہوں مگر ہوں میں ثنا خوانِ محمدؐ
——آرزو (سادھو رام) سہارنپوری

پرواز مرغِ روح کرے میری اے خدا!
جا کر نبیؐ کے روضۂ اطہر کے سامنے
——تارا (تارا چند) لاہوری

پوچھتے پھرتے ہیں ہم دنیا سے اپنا پتا
زندگی پر اس طرح کچھ چھا گئی یادِ رسولؐ
——دھرم پال گپتا وفا

Marfat.com

باب نمبر۲

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

کی

ذاتِ گرامی

پر

کفّارِ قریش

کے

ظلم و ستم

Marfat.com

فرمان خداوندی

" جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو کسی طرح تکلیف دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں خدا کی لعنت ہے اور خدا نے ان کے واسطے شدت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ "

الاحزاب: ع7

ترجمہ: " آپؐ صبر اختیار کیجیے جس طرح پہلے اولوالعزم انبیاء صبر کر چکے ہیں۔ "

ترجمہ: " اس شخص سے بڑھ کو کون ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ بے شک ظالم فلاح نہیں پایا کرتے۔ "

" اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو اس کے حکم کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف الہام کیا جاتا ہے۔ "

انعام: ع5

Marfat.com

قریش برسوں سے بے شمار خداؤں کو پوج رہے تھے۔ زمین ، آسمان، چاند سورج، درخت پہاڑ، آگ، پانی، ہوا، ہر چیز ان کی معبود تھی۔ وہ شراب، زنا،ظلم و زیادتی کے خوگر تھے اور کھلم کھلا خدا سے بغاوت پر اترے ہوئے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیغام کو سن کر پہلے تو وہ بہت پریشان ہوئے اور پھر پوری قوم دشمنی پر اتر آئی۔ غیروں سے لے کر اپنوں تک سب آپؐ کے پیچھے پڑ گئے۔ آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑنے شروع کر دیئے گئے۔ راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔۔ غریب مسلمانوں کو پکڑ کر مارا پیٹا گیا۔ دہکتے انگاروں پر لٹایا گیا۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوتے تو آپؐ کو چھیڑتے۔ کعبہ کا طواف کرنے جاتے تو آوازے کستے۔ آپؐ کو کاہن ، جادوگر اور مجنوں کہتے۔ جو نیا آدمی شہر میں آتا اس سے پہلے جا کر کہہ آتے کہ ہمارے یہاں ایک شخص اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گیا ہے اس کے پاس نہ جانا وہ تمہیں بگاڑ دے گا۔ کوئی حربہ ایسا نہیں تھا جو وہ آپؐ کی مخالفت میں استعمال نہیں کرتے تھے۔

☆

ابو جہل، ابو لہب، اسود بن عبد یغوث، ولید بن مغیرہ، امیہ بن خلف، نضر بن حارث، بن حجاج، عتبہ بن ابی معیط، حکم بن ابی العاص سب قریش کے سربرآوردہ رؤسا تھے اور یہی سب سے بڑھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دشمن تھے۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی راہ میں کانٹے بچھاتے۔ نماز پڑھتے وقت ہنسی آڑاتے سجدہ میں آپؐ کی گردن مبارک پر اوجھڑی لا کر ڈال دیتے۔ گلے میں چادر لپیٹ کر اس قدر زور سے کھینچتے کہ گردن مبارک میں بدنسیاں پڑ جاتیں۔

آپؐ کی روحانی قوت اثر کو دیکھ کر لوگ آپؐ کو جادوگر بھی کہتے۔ نبوت کا پیغام سن کر مجنوں کہتے۔ باہر نکلتے تو شریر لڑکے پیچھے پیچھے غول بن کر چلتے۔ نماز با جماعت میں قرآن با آواز بلند پڑھتے تو قرآن، قران کو لانے والے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور قرآن بھیجنے والے (اللہ) کو گالیاں دیتے۔ (نعوذباللہ)!

☆

Marfat.com

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں تھے کہ ابو جہل لعین ایک پتھر لے کر چلا دوسرے ملاعنہ دیکھ رہے تھے۔ اس نے چاہا کہ حضورؐ پر پتھر دے مارے لیکن وہ پتھر اس کے ہاتھ سے چپک کر رہ گیا اور اس کے دونوں ہاتھ خشک ہو کر رہ گئے اور وہ کچھ نہ کر سکا۔

پھر وہ الٹے قدم جانبِ پشت پلٹ گیا۔ اس کے بعد حضورؐ نے درگزر فرماتے ہوئے دعا مانگی جس سے اس کے دونوں ہاتھ کھل گئے۔

☆

اسلامی گروہ میں چالیس سے کچھ زیادہ آدمی داخل ہو چکے تھے۔

ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم کعبہ میں جا کر توحید کا اعلان فرمایا مشرکین کے نزدیک یہ حرم کعبہ کی سب سے بڑی توہین تھی اعلان ہوا تو ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ہر طرف سے لوگ آپؐ پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حارثؓ بن ابی ہالہ آپؐ کی مدد کے لیے دوڑے لیکن ان پر چاروں طرف سے اتنی تلواریں پڑیں کہ وہ شہید ہو گئے۔

اسلام کی راہ میں یہ پہلی شہادت تھی۔ اس ہنگامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ رہے۔ آخر ہنگامہ فرو ہو گیا۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وہ دن سخت اذیت ناک ثابت ہوا جس روز آپؐ کو جو شخص بھی ملا (آزاد یا غلام)' اسی نے آپ کو جھٹلایا اور اذیت دی۔

اس سختی اور اذیت کے سبب آپؐ گھر پہنچتے ہی کمبل اوڑھ کر لیٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر یہ سورہ نازل فرمائی:

یا ایھا المدثر قم فانذر ....

اے کملی اوڑھے ہوئے شخص اٹھ اور (لوگوں کو برے نتیجوں سے) ڈرا۔

☆

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار ذوالمجاز میں گئے اور مجمع میں گھس کر لوگوں سے کہا:

"**لا الہ الااللہ** کہو۔"

Marfat.com

لیکن ابو لہب اس کلمۂ حق کو کب برداشت کر سکتا تھا۔ وہ آپؐ پر خاک پھینکتا جاتا اور لوگوں سے کہتا جاتا تھا کہ اس کے فریب میں نہ آنا۔ یہ چاہتا ہے کہ تم لات و عزی کی پرستش چھوڑ دو۔

مگر آپؐ نے ابو لہب کی اس طعنہ زنی کا کوئی جواب نہ دیا۔

☆

قریش مقام حجر میں جمع تھے۔ ان میں سے کوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف باتیں کر رہا تھا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے تو ایک دم سب نے آپؐ پر حملہ کر دیا اور یہ کہتے ہوئے آپؐ کو گھیر لیا:

"کیا تو ہی وہ شخص ہے جس نے ہمارے دین اور ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہا۔"

آپؐ نے انتہائی سکون سے فرمایا: "ہاں! میں ہی وہ شخص ہوں جو ایسی باتیں کہا کرتا ہوں۔"

ان میں سے ایک شخص نے آپؐ کی چادر مبارک کے دونوں پلو ملنے کی جگہ کو پکڑ لیا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ آپؐ کی مدافعت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ وہ روتے اور کہتے جاتے تھے:

"اے لوگو! کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے۔" اس پر انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کو اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔

☆

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپؐ کے گھر آکر ستاتے تھے ان کے نام یہ ہیں:

1- ابو لہب
2- الحکم بن ابی العاص بن امیہ
3- عتبہ بن ابی معیط
4- عدی بن حمراء الثقفی
5- ابن الاصداء الہذی

یہ لوگ آپؐ کے پڑوسی بھی تھے۔

ان میں سے حکم بن العاص کے سوا اور کسی نے اسلام اختیار نہیں کیا۔ ان میں

Marfat.com

سے بعض تو آپؐ کے نماز پڑھتے وقت آپؐ پر بکری کا بچہ دان لا ڈالتے اور بعض آپؐ کے پکانے کے برتن میں ڈال دیتے جب وہ پکانے کے لیے رکھا جاتا۔

حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک محفوظ مقام اختیار فرما لیا تھا کہ جب وہ نماز ادا فرماتے تو اس مقام پر ان لوگوں سے پوشیدہ ہو جاتے۔ جب اس قسم کی گندگی وہ لوگ آپ پر ڈالتے تو آپؐ اسے ایک لکڑی پر لے کر نکلتے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے:

"اے عبد مناف! یہ کیسی ہمسائیگی ہے!"

(یعنی کیا پڑوسی کا یہی حق ادا کیا جا رہا ہے۔)

☆

ام المومنین حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابو طالب' رسول پاکؐ کے ہجرت کرنے سے تین سال پہلے ایک ہی سال میں وفات کر گئے۔ ان کے فوت ہوجانے سے آپؐ کے مصائب میں بیحد اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ ابو طالب کے انتقال کے بعد قریش آپؐ کو وہ ایذا دینے لگے جو انکی زندگی میں وہ نہیں دے سکے تھے۔ یہاں تک کہ ایک دن کسی نے آپؐ کے سر پر مٹی ڈال دی۔ آپؐ اسی حالت میں اپنے گھر میں داخل ہوئے تو آپؐ کی صاحبزادی جناب فاطمہؓ مٹی سر مبارک سے صاف کرتے ہوئے رونے لگیں۔

آپؐ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

"بیٹا! مت رُو۔ اللہ تمہارے باپ کی حفاظت کرے گا۔"

آپؐ یہ بھی فرماتے جاتے:

"ابو طالب کے مرنے تک قریش مجھ سے کوئی ایسا برتاؤ نہ کر سکے جو مجھے نا پسند ہوا ہو۔"

☆

حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد رسول پاک سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف گئے تاکہ قریش کے سلسلہ بنی **ثقیف** سے مدد لیں تاکہ وہ آپؐ کو آپؐ کی قوم کے ظلم و ستم کے خلاف امداد دیں اس غرض کے لیے آپؐ تنہا ہی وہاں تشریف لے گئے۔ طائف پہنچ کر آپؐ بنی **ثقیف** کے چند آدمیوں سے ملے جو اس وقت بنی **ثقیف** کے سادات اور اشراف تھے۔ یہ تینوں بھائی تھے اور ان کے نام یہ تھے:

Marfat.com

1- عبدیالیل بن عمرو بن **عمیر**

2- مسعود بن عمرو بن **عمیر**

3- حبیب بن عمرو بن **عمیر**

اور ان کے ہاں قریش کے بنی **جمح** کی ایک عورت تھی۔ آپؐ ان کے پاس جا کر بیٹھے اور ان کو اللہ کی دعوت دی اور آنے کی غرض بیان کی کہ تم اسلام کے لیے میری مدد کرو اور میری قوم کے مقابلہ پر جو میری مخالف ہے' میرا ساتھ دو۔

ان میں سے ایک نے جو غلاف کعبہ بُن رہا تھا' کہا: "کیا آپؐ کو اللہ نے نبیؐ مرسل کیا ہے؟"

دوسرے نے کہا: "تمہارےؐ سوا کوئی اور اللہ کو رسالت کے لیے نہ ملا؟"

تیسرے نے کہا: "میں تم سے بات بھی نہیں کرتا کیونکہ اگر واقعی جیسا تم کہتے ہو رسول ہوؐ تو تمہاری بات کی تردید کرنے میں نہایت خطرہ ہے اور اگر تم اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہو اور اللہ پر افترا کرتے ہو تو تم اس قابل نہیں کہ میں تم سے کلام کروں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے اٹھ آئے اور بنی **ثقیف** کی طرف سے مایوس ہو گئے۔ چلتے ہوئے آپ نے ان سے کہا:

"تم نے میری بات نہیں مانی مگر کم از کم میرے یہاں آنے کو ظاہر نہ کرنا۔"

آپؐ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اس بات کا چرچا آپؐ کی قوم تک پہنچے اور وہ آپؐ کی ناکامی پر بغلیں بجائیں یا طعنہ دیں مگر ان تینوں نے آپؐ کی اس بات کو بھی نہ مانا بلکہ اپنے یہاں کے انفار و اراذل (کمینے اور نالائق لوگوں) اور غلاموں کو آپؐ پر اکسایا۔ انھوں نے آپؐ کو گالیاں دیں اور آوازے لگائے۔ یہاں تک کہ ایک جماعت آپؐ پر چڑھ آئی اور اس نے آپؐ کو عتبہ بن ربیعہ اور **شیبہ** بن ربیعہ کے احاطے میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ وہ دونوں وہاں موجود تھے۔

بنی **ثقیف** کے **سفہایا سفیہ** _ (نالائق' کمینے لوگ) جو آپؐ کے تعاقب میں آئے تھے' آپؐ کا پیچھا چھوڑ کر چلے گئے۔

آپؐ انگور کے ایک منڈوے کی طرف چلے اور اس کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ وہ دونوں بھائی (عتبہ اور **شیبہ**) آپؐ کو دیکھ رہے تھے اور **سفہائے** بنی **ثقیف** نے جو **بدتہذیبیاں** آپؐ سے کی تھیں' ان کا تماشہ بھی دیکھ چکے تھے۔ بنی جمح کی اس عورت سے بھی جو وہاں بیاہی گئی تھی آپؐ کی ملاقات ہوئی اور آپؐ نے اس سے کہا کہ:

Marfat.com

"دیکھو۔ تمہارے سسرال والوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔"

جب ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ نے آپؐ کو اس مجبوری کی حالت میں دیکھا تو ان کے دلوں میں ہمدردی اور رحم پیدا ہوا۔ انھوں نے اپنے ایک نصرانی غلام عداس کو کہا کہ انگور کا ایک خوشہ طباق میں رکھ کر اس شخص کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اسے کھا لے۔

عداس، حکم کی بجا آوری میں خوشہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طباق میں ہاتھ ڈالتے وقت کہا:

"بسم اللہ"

اور پھر انگور کھانے لگے۔ عداس نے آپؐ کا چہرہ دیکھا اور کہا:

"بخدا اس جملہ کو اس شہر کے باشندے نہیں بولتے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: عداس! تم کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا مذہب کیا ہے؟

اس نے عرض کیا: "میں نصرانی ہوں اور نینوا کا باشندہ ہوں۔"

آپؐ نے فرمایا: "اچھا تم اس نیک شخص یونس بن متی کے ہم وطن ہو۔"

اس نے عرض کیا: "آپ کیا جانیں کہ یونس بن متی کون تھا؟"

آپؐ نے فرمایا: "وہ میرے بھائی اور نبی تھے۔ میں بھی نبیؐ ہوں۔"

آپؐ کی زبان مبارک سے یہ سن کر وہ جھکا اور اس نے آپؐ کے خرق مبارک اور ہاتھ پاؤں کو چوما۔

جب عداس، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چوم رہا تھا تو ایک بھائی نے دوسرے سے کہا: "دیکھو۔ تمہارے غلام کو اس شخص نے تمہارے لیے بگاڑ دیا۔"

جب عداس پلٹ کر ان کے پاس آیا تو انھوں نے اس سے کہا:

عداس یہ تم نے کیا کیا؟ کہ تم اس شخص کے ہاتھ اور پاؤں چومنے لگے۔"

اس نے کہا:

"اے میرے آقا! اسؐ شخص سے بہتر روئے زمین پر اور کوئی نہیں ہے۔ اسؐ نے ایسی بات بتلائی جو صرف نبی جانتا اور بتا سکتا ہے۔"

Marfat.com

انہوں نے عداس سے کہا:

" عداس! مبادا وہؐ تم کو تمہارے دین سے منحرف کر دے حالانکہ تمہارا دین اسؐ کے دین سے بہتر ہے۔ "

غزوہ احد

غزوہ احد میں جب مسلمانوں کو ان کے عقب سے آ لیا گیا تو مسلمان بھاگے۔ مشرکین نے ان کو بے دریغ قتل کیا۔ اس مصیبت کی وجہ سے مسلمانوں کے تین حصے ہو گئے۔ تھے ایک حصہ مرنے والوں کا۔ دوسرا حصہ زخمی ہونے والوں کا۔ تیسرا حصہ ان کا جو بھاگ اٹھے تھے۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنگ کی وجہ سے اس قدر تھک گئے تھے کہ زخمی ہونے کے دوران آپؐ کے سامنے کے چوکے میں سے نیچے کے دانت ٹوٹ گئے تھے۔ آپؐ کا منہ شق ہو گیا تھا۔ رخسار اور بالوں کی جڑ کے پاس سے پیشانی زخمی ہوئی۔ ابن قیمہ نے آپؐ کے سر مبارک کے بائیں حصہ پر تلوار ماری تھی۔ عتبہ بن ابی وقاص نے بھی زخمی کیا تھا ------ خون آپؐ کے دہن مبارک سے بہ رہا تھا۔ آپؐ اسے پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے۔

" جس قوم نے اپنے نبی کا چہرہ اس کے خون سے رنگین کیا ہو وہ کیوں کر فلاح پا سکتی ہے۔ "

مگر اس حال میں بھی آپؐ ان کو اللہ عز و جل کی طرف دعوت دے رہے تھے۔

یہ واقعہ بھی غزوہ احد کا ہے:

عبداللہ بن قمیہ جو قریش کا مشہور بہادر تھا صفوں کو چیرتا پھاڑتا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قریب آ گیا اور چہرہ مبارک پر تلوار ماری۔ اس کے صدمہ سے خود کی دو کڑیاں ٹوٹ کر رخسار مبارک میں چبھ کر رہ گئیں۔ چاروں طرف سے تلواریں اور تیر برس رہے تھے۔ یہ دیکھ کر جانثاروں نے آپؐ کو گھیرے میں لے لیا۔ ابو دجانہؓ جھک کر سپر بن گئے۔ اب جو تیر آتے تھے ان کی پیٹھ پر آتے تھے۔ حضرت طلحہؓ نے تلواروں کو ہاتھوں پر روکا۔ ایک ہاتھ کٹ کر گر پڑا۔ بیدرد اور ظالم قریش حضور پاکؐ پر تیر برسا رہے تھے لیکن اس ظلم و ستم کے باوجود آپؐ نے اجتماعی طور پر اپنی قوم کے حق میں بدعا نہ کی۔

Marfat.com

صفیہؓ بنت عبد المطلب اپنے حقیقی بھائی حضرت حمزہؓ کو دیکھنے آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بیٹے زبیر بن العوامؓ سے کہا کہ تم ان کے پاس جاؤ اور انہیں واپس لوٹا دو تاکہ جو کچھ اس کے بھائی کے ساتھ ہوا ہے وہ اسے دیکھنے نہ پائیں۔ حضرت زبیرؓ ان کے پاس گئے اور کہا:

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ واپس چلی جائیں۔

انہوں نے پوچھا:" کیوں؟ ______ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے بھائی کے اعضاء کو قطع کیا گیا ہے۔ اللہ کی راہ میں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ محض اس وجہ سے اگر مجھے ممانعت کی گئی ہے تو میں اس سے خوش نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ میں صبر و تحمل سے کام لوں گی۔ "

حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر ان کا قول بیان کیا۔

آپؐ نے فرمایا:" اچھا ان کو جانے دو۔ "

وہ حضرت حمزہؓ کے پاس آئیں۔ ان کو خوب دیکھا۔ ان پر رحمت بھیجی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون** " کہا اور ان کے لیے طلب مغفرت کی۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے دفن کر دیئے گئے۔ کفار کے ظلم و ستم کے بعد صبر و استقامت کا یہ منظر بھی قابل دید تھا۔

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا کے پاس بیٹھے تھے ابو جہل بن ہشام وہاں آیا۔ اس نے آپؐ کو ستایا گالیاں دیں۔ آپؐ کے دین کی مذمت کی اور کہا کہ تمہاری حقیقت ہی کیا ہے؟ ابو جہل کی اس سختی اور لعن طعن کے باوجود رحمتہ للعالمینؐ نے ایک لفظ بھی اس سے نہ کہا۔

عبد اللہ بن جدعان التیمی کی ایک آزاد لونڈی صفا کے اوپر اپنے مکان میں بیٹھی یہ باتیں سن رہی تھی۔ جب ابو جہل رسول اللہ کو چھوڑ کر پلٹا اور کعبہ میں جو قریش کی چوپال تھی وہاں آکر قریش کے پاس بیٹھ گیا۔ تو تھوڑی ہی دیر کے بعد حمزہ بن عبدالمطلب کمان کاندھے پر ڈالے ہوئے اپنے پھندے کے شکار سے واپس آتے دکھائی دیے۔ ان کا دستور تھا کہ جب شکار سے واپس ہوتے تو گھر آنے سے پہلے کعبہ کا طواف کر لیتے۔ پھر قریش کی چوپال پر آکر ٹھہر جاتے۔ سلام کرتے اور جو لوگ وہاں ہوتے اُن سے بات چیت کرتے یہ

Marfat.com

قریش میں سب سے زیادہ طاقتور آدمی تھے۔ جب یہ اس لونڈی کے پاس سے گزرنے لگے تو اس وقت رسول اللہ وہاں سے اٹھ کر گھر آ گئے تھے۔ تو اس نے ان سے کہا کہ اے ابو عمارہ اگر تم یہاں کچھ دیر پہلے آئے ہوتے تو ابن ہشام یہاں بیٹھا ہوا ملتا۔ اس نے تمہارے بھتیجے محمدؐ کے ساتھ جو گستاخی اور بے ہودگی کی ہے وہ تم کو معلوم ہوتی۔ اس نے اس کو ستایا اور گالیاں دیں اور بہت ہی برا سلوک کیا۔ پھر وہ چلا گیا اور محمدؐ نے اسے کچھ نہ کہا۔

یہ سنتے ہی حضرت حمزہؓ پر سخت جوش اور غضب طاری ہو گیا۔ وہ تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے حسب عادت کعبہ کے طواف کے لیے آج اس ارادہ سے چلے کہ ابو جہل کو دیکھتے ہی اس کی خبر لیں گے۔ چنانچہ مسجد میں داخل ہوتے ہی انہوں نے ابو جہل کو قوم کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا۔ یہ اس کی طرف بڑھے اور اس کے سرہانے پہنچ کر اپنی کمان سے اسے ایسی سخت ضرب لگائی کہ وہ لہو لہان ہو گیا اور بری طرح زخمی ہوا۔ حمزہؓ نے کہا کہ تو ان کو گالیاں دیتا ہے۔ تجھے معلوم نہیں کہ میں ان کا ہم مذہب ہوں۔ ان کے عقائد کا قائل ہوں اگر ہمت ہے تو اب میرے سامنے کہہ کیا کہتا ہے۔ اتنے میں بنی مخزوم کے کچھ آدمی ابو جہل کی حمایت میں حمزہؓ پر اٹھے۔ مگر ابو جہل نے ان سے کہا کہ ابو عمارہ سے کوئی تعرض نہ کرو بے شک میں نے اس کے بھتیجے کو نہایت سخت گالیاں دی تھیں۔ اس لیے ان کو جوش آ گیا ہے۔

اس واقعہ کے بعد حمزہؓ مسلمان ہو گئے حمزہؓ کے اسلام لانے پر وہ لوگ جو رسولؐ اللہ کو دق کیا کرتے تھے۔ اس سے دست بردار ہو گئے۔ قریش کے ظلم و ستم پر رسولؐ پاک کے صبر نے حضرت حمزہ کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی۔

☆

عروۃ بن الزبیر نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا۔

"قریش، جو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ کس قدر تم نے انہیں رسولؐ پاک کی ذات کو تکلیف پہنچاتے ہوئے دیکھا۔"

عبداللہ نے کہا۔ "میں ان لوگوں کے پاس ایک روز ایسے وقت گیا کہ بلند مرتبہ قریش مقام حجر میں جمع تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر چھیڑا تو کہا۔ ہم نے اس شخص کے متعلق اتنا صبر کیا کہ کسی دوسرے معاملے میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس نے ہمارے عقلمندوں کو احمق بنایا۔ ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ ہمارے

Marfat.com

دین میں عیب نکالے۔ ہماری جماعت کو منتشر کر دیا۔ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہا ہم نے اس کی بڑی بڑی باتوں پر صبر کیا۔ " وہ لوگ اسی قسم کی باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم برآمد ہوئے اور ٹہلتے ہوئے تشریف لائے۔ حجر اسود کو بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے کچھ باتیں طعن کے طور میں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چلے گئے۔

اس کے بعد دوبارہ آ کر ان کے پاس سے گزرے۔ تو انہوں نے اسی طرح طعنہ زنی کی۔ پھر خاموش رہے لیکن جب تیسری مرتبہ گزرنے پر بھی انہوں نے طعنہ زنی کی تو آپ ٹھہر گئے اور فرمایا:

" اے گرو قریش! کیا تم سن رہے ہو۔ سن لو' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں تمہارے پاس ایک پاک صاف چیز لایا ہوں۔ "

آپ کے ان الفاظ سے لوگوں کو قابو میں لے لیا یہاں تک کہ ان میں سے ہر شخص کی یہ حالت تھی گویا اس کے سر پر کوئی پرندہ آ بیٹھا ہے۔ وہ لوگ جو دوسرے لوگوں کو آپ کے خلاف ابھارا کرتے تھے۔ اب بہتر الفاظ میں آپ کی مدارات و دلجوئی کرنے لگے۔ بولے

" اے ابو القاسم جائیے' واللہ آپ نے کبھی نادانی کی باتیں نہیں کیں " یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لوٹ آئے۔

☆

بنو عامر بن صعصعہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جانب دی ہوئی دعوت اسلام کو ٹھکرا دیا لیکن اس بات کا آپ سے عہد ضرور کیا کہ جب تک آپ اپنے رب کی تبلیغ کرتے رہیں گے۔ وہ لوگ آپ کی حفاظت کریں گے۔ جب بجرہ بن قیس قشیری کو اپنے لوگوں کی ان باتوں کا علم ہوا اور پتہ چلا کہ اس کے لوگوں نے رسول پاک کی حفاظت کا عہد کیا تو اس نے اپنے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ " تم نے ایسے شخص کو ساتھ رکھنے کا کیسے ارادہ کر لیا ہے جو اپنی قوم کا باغی و مجرم ہے جس کو اس کی قوم نے بھگایا ہو اور اس کو جھوٹا سمجھا ہو۔ تم اس کو ٹھکانہ دینے اور اس کی امداد کرنے پر تیار ہو گئے۔ تمہاری رائے انتہائی لغو ہے۔ "

اس کے بعد اس مردود نے آپ کی جانب مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

Marfat.com

" اٹھ اور اپنی قوم میں ٹھکانہ تلاش کر۔ خدا کی قسم! اگر تو میری قوم کی پناہ میں نہ ہوتا تو ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔ "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دشمن دین کو کوئی جواب نہ دیا۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہو گئے۔ بجرہ خبیث نے آگے بڑھ کر آپؐ کی اونٹنی کی کوکھ کو زور سے بھینچ دی جس پر اونٹنی بدک گئی اور آپؐ اونٹنی سے نیچے گر پڑے۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو اس وقت بنو عامر میں عامر بن قرطہ کی بیٹی حضرت ضباعہؓ بھی موجود تھیں۔ آپؓ کا شمار ان عورتوں میں ہوتا تھا جو مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکی تھیں۔ یہ اپنے چچیرے بھائیوں سے ملنے آئی ہوئی تھیں۔ جب حضرت ضباعہؓ نے آپؐ کو گرتے دیکھا تو چلا اٹھیں اور کہا _____ " اے عامر کی اولاد! آج میرے لیے اولاد عامر کس کام کی جب میرے کام نہ آئے۔ تمہارے سامنے اللہ کے رسولؐ کے ساتھ معاملہ کیا جائے اور کوئی بھی تم میں سے اسے روکنے اور تنبیہہ کرنے والا نہ ہو۔ "

یہ سن کر تین آدمی بجرہ پر پل پڑے۔ ان تینوں نے بجرہ کی خوب مرمت کی۔

رسول پاکؐ نے ان تینوں کے حق میں دعاء برکت کی۔ چنانچہ تینوں جنہوں نے آپؐ کی مدد کی تھی مشرف بہ اسلام ہوئے اور اللہ کی راہ میں انہیں شہادت نصیب ہوئی اور بجرہ اور اس کے ساتھی تباہ ہوئے۔

حضور پاکؐ کی امداد کرنے والوں میں دو تو سہل کے بیٹے غطیفؓ اور غطفانؓ تھے' اور تیسرے عروہؓ بن عبداللہ تھے۔ بجرہ کی مدد کرنے والوں کے نام یہ ہیں فراس' عزن بن عبداللہ معاویہ بن عبادہ

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مصعب بن عمیرؓ آپؐ کے علمبردار لڑے اور مارے گئے۔ ان کو قمیتہ اللیثی نے شہید کیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہی رسولؐ اللہ ہیں چنانچہ اسی وقت پلٹ کر قریش کے پاس چلا گیا اور ان سے کہا کہ میں نے محمدؐ کو قتل کر دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کو اعلانیہ اور خفیہ طور پر اللہ کی طرف بلاتے تھے۔ اس پر جو جو تکالیف قریش آپؐ کو پہنچاتے۔ آپؐ کی تکذیب کرتے اور مذاق اڑاتے آپؐ ان سب کو برداشت کرتے اور صبر کرتے۔ ان کی بے ہودگی یہاں تک بڑھی تھی کہ بعضوں نے بکری کی اوجھڑی آپؐ پر نماز کی حالت میں ڈال دی۔ اور کبھی آپؐ کی

Marfat.com

ہانڈی جو آپؐ کے لیے چڑھائی گئی لا ڈالی۔ نماز کی حالت میں اس سے بچنے کے لیے رسول پاکؐ نے ایک بڑا پتھر کھڑا کر لیا تھا۔

جب آپؐ کے گھر میں آپؐ پر پتھر پھینکے جاتے تو آپؐ اس پتھر کو ایک لکڑی کے سہارے باہر۔ لے آتے اور فرماتے:

"اے عبد مناف یہ کیا طریقہ ہے عمل ہے جو تم اپنوں کے ساتھ کرتے ہو۔" اور پھر اس پتھر کو راستے میں ڈال دیتے۔

☆

Marfat.com

باب نمبر ۳

سیّدہ فاطمۃ الزّہراؓ اور ازواجِ مطہراتؓ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ

Marfat.com

فرمان الٰہی

ترجمہ: "......... اور آپ کی بیبیاں ان (مومنین کی مائیں ہیں۔"

الاحزاب: ع1

☆

ترجمہ: "......... اور جب پیغمبر(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیبیوں سے تمہیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے سے باہر مانگا کرو اور یہ بات تمہارے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تم کو کسی طرح شایان نہیں کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی ان بیبیوں سے نکاح کرو کیونکہ خدا کے نزدیک یہ بڑی بے جا بات ہے۔"

الاحزاب: ع7

Marfat.com

حافظ قرآن امہات المومنینؓ

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ

۲۔ حضرت حفصہؓ

۳۔ حضرت اُم سلمہؓ

مختلف علوم و فنون میں ماہر اُمہات المومنینؓ

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ

آپؓ شعر و شاعری میں یکتا تھیں۔

۲۔ حضرت حفصہؓ

فن کتابت میں ماہر تھیں۔

۳۔ حضرت زینب بنت جحشؓ

چمڑے کی دباغت میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ منکوں کے خوبصورت ہار بھی بنا لیتی تھیں۔

۴۔ حضرت میمونہؓ

زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا جانتی تھیں۔

Marfat.com

حضرت فاطمتہ الزہراؓ سے شفقت کے چند محبت آمیز واقعات!

روایت حضرت عائشہؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں ایک دن حضرت فاطمتہ الزہراؓ کو اپنے پاس بلایا اور قریب بٹھا کر ان کے کان میں کوئی بات کی جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ پھر آپ نے دوسری بار ان کے گوش مبارک میں کچھ کہا جسے سن کر وہ مسکرانے لگیں۔

میں نے فاطمہؓ سے اس طرح رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا۔ انہوں نے کہا:
"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بھید ظاہر نہ کروں گی۔"

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وفات پا گئے تو ایک دن میں نے حضرت فاطمتہ الزہراؓ سے اس واقعہ کی حقیقت دریافت کی۔ انہوں نے کہا:

"ہاں اب میں بتائے دیتی ہوں ___ پہلی مرتبہ رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں اسی بیماری میں انتقال کروں گا۔ اس پر میں رونے لگی ___ اور دوسری بار آپ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں تم سب سے پہلے میرے پاس پہنچو گی __ اس پر میں مسکرا پڑی تھی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سیدہ فاطمہؓ سے بہت محبت کرتے تھے اور انہیں بھی آپؐ سے بے حد پیار تھا۔

آپؐ جب کبھی سفر سے لوٹ کر آتے تو اول مسجد میں جا کر دو نفل شکرانہ کے ادا فرماتے۔ پھر سیدہ فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے جاتے۔ ان کی خیر وعافیت دریافت کرتے۔ بچوں کو گود میں لے کر پیار کرتے اور اس کے بعد پھر اپنی ازواج مطہراتؓ کے پاس جاتے۔

☆

شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سیدہ عالم حضرت فاطمتہ الزہراؓ کو جو جہیز دیا اس کی تفصیل یہ ہے:

بان کی چارپائی:

چمڑے کا گدا __ جس کے اندر روئی کے بجائے کھجور کے پتے تھے:

Marfat.com

ایک چھاگل :

ایک مشک :

دو چکیاں :

اور __

مٹی کے دو گھڑے۔

___اللہ اکبر!

☆

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کے گلے میں سونے کا ہار دیکھا تو ارشاد فرمایا:

"کیا تم کو ناگوار نہ ہو گا جب لوگ کہیں گے کہ پیغمبرؐ کی بیٹی کے گلے میں آگ کا ہار ہے
"

اس پر جناب سیدہؓ نے اسی وقت اپنے گلے سے وہ سونے کا ہار اتار دیا اور پھر کبھی کوئی شے سونے کی نہ پہنی!

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کسی سے سنا کہ حضرت علیؓ دوسری شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - یہ سنتے ہی آپؐ بے چین ہو گئے - اتنے بے چین ہوئے کہ گھر سے نکل کر اس وقت مسجد میں تشریف لائے۔ چند صحابہؓ صحن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان ہی میں حضرت علیؓ بھی تھے۔

آپؐ نے ان سب سے مخاطب کر کے بات شروع کی اور اس میں اپنی برہمی و خفگی کا اظہار کرتے ہوئے صاف صاف فرما دیا کہ:

"لوگو! یاد رکھو! فاطمہؓ میرا جگر گوشہ ہے جس نے اسے دکھ دیا پس جان لو کہ اس نے مجھے دکھ دیا۔"

حضرت علیؓ اشارہ سمجھ گئے۔ لرز کر رہ گئے۔ دوسری شادی کا ارادہ اسی وقت ترک کر دیا اور پھر جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ رہیں انہوں نے کبھی شادی یا عقد ثانی کا بھول کر بھی خیال نہ کیا۔

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے سیدہ فاطمہؓ پر کچھ سختی کی۔ ان کو ناگوار گزرا اور ناراض ہو کر گھر سے نکلیں اور سیدھی اپنے بابا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچیں۔ حضرت علیؓ کی شکایت کی۔ اتنے میں حضرت علیؓ بھی پیچھے پیچھے آ پہنچے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کمال حکمت سے حضرت علیؓ کی حمایت کی اور ان کے جملے میں حضرت علیؓ کے لئے بے حد شفقت آمیز سرزنش بھی تھی۔

آپؐ نے فرمایا:

"بیٹی غور کرو اور ہوش سے کام لو۔ کوئی شوہر ہے جو بیوی کے پاس سے خاموش اٹھ کر چلا جائے۔"

سیدہؓ تو خاموش رہیں مگر حضرت علیؓ پر اس ایک جملے کا اتنا اثر ہوا کہ وہ اس کی میٹھی چبھن اور نصیحت آموزی کو محسوس کئے بغیر نہ رہ سکے اور خود ہی سیدہؓ سے کہنے لگے:

"اب میں کبھی کوئی ایسی بات آپ کے خلاف مزاج نہ کروں گا کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی دکھ ہوا"۔

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے۔ دیکھا کہ انہوں نے ناداری سے اس قدر چھوٹا دوپٹہ اوڑھ رکھا ہے کہ سر ڈھانپتی ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور پاؤں چھپاتی ہیں تو سر برہنہ رہ جاتا ہے۔

شاہ کونین کی پیاری بیٹیؓ عمر بھر غربت و عسرت کی تصویر بنی رہی مگر حرف شکایت کبھی لب پر نہ آیا۔ ہمیشہ صبر و شکر سے کام لیا ــــــ حالانکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چاہتے تو اپنی بیٹی کے لئے دنیا بھر کی خوشیاں اور آسائشیں فراہم کر سکتے تھے۔

☆

ایک شخص نے حضرت علیؓ ابن ابی طالب کی دعوت کی۔ کھانا تیار کروایا تو حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ سے کہا:

"کیا خوب ہو اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی شریک طعام کر لیں۔"

چنانچہ حضرت علیؓ نے آپؐ کو بلوایا۔

آپؐ تشریف لائے۔ دروازے کے چوکھٹوں پر ہاتھ رکھے تو گھر کے ایک طرف ایک پردہ لٹکتا دیکھ کر واپس چلے گئے۔

حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ سے کہا:

Marfat.com

"جایئے اور دیکھیے آپؐ واپس کیوں ہو گئے ہیں ؟"

چنانچہ حضرت علیؓ نے جب جا کر آپؐ سے واپسی کا سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

"یہ پیغمبر کی شان کے خلاف ہے کہ وہ زیب و زینت والے گھر میں داخل ہو"۔

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی غزوہ سے تشریف لائے۔ حضرت فاطمہؓ نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکا رکھا تھا اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے تھے۔ آپ حسب معمول حضرت فاطمہؓ کے ہاں آئے تو مکان کے اندر داخل نہ ہوئے۔ واپس تشریف لے گئے۔

حضرت فاطمہؓ نے خیال کیا کہ زینت و زیور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گھر کے اندر داخل ہونے سے روکا ہے ___ اس پر آپ نے پردے کو پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھ سے کنگن اتار لئے۔ حضرت حسینؓ روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے کنگن ان سے لے لئے اور فرمایا:

"ثوبان! یہ کنگن فلاں شخص کی آل کے ہاں لے جا کیونکہ یہ میرے اہل بیت ہیں میں نہیں چاہتا کہ یہ اپنی دنیوی زندگی میں لذائذ سے حظ اٹھائیں۔"

پھر آپؐ نے مزید فرمایا:

"ثوبان! فاطمہ کے لئے ایک عصب (کسی جانور کے پٹھے یا دانت سے بنائے گئے منکے) کا ہار اور عاج (ہاتھی دانت) کے دو کنگن خرید لاؤ"۔

☆

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت بی بی فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے مگر اندر داخل نہ ہوئے۔

حضرت علیؓ آئے تو انہوں نے ان سے یہ ذکر کیا۔ حضرت علیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا:

"فاطمہؓ کے دروازے پر مخطط ☆ پردہ لٹک رہا تھا ----"

پھر فرمایا:

"مجھے دنیا سے کیا غرض"

☆ دھاری دار پردہ

Marfat.com

جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے یہ ذکرؐ کیا تو وہ بولیں:
" حضور انورؐ اس بارے میں جو ارشاد فرمائیں؟ "
اس پر آپؐ نے فرمایا:
" اس پردہ کو فلاح حاجت مند کو دے دیں"
چنانچہ اسی وقت پردہ اتار کر دے دیا گیا۔

☆

ایک روز حضرت فاطمہؓ ایک لونڈی طلب کرنے کی غرض سے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اپنی بیٹی سے فرمایا:
سوتے وقت تم یہ تسبیح کیا کرو:

1- 33 بار سبحان اللہ
2- 33 بار الحمد للہ
3- 34 بار اللہ اکبر

اور ایک بار کہو:

لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شی قدیر

ترجمہ : "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

☆

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے حدیث و کلام میں حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مشابہ نہیں دیکھا جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آتیں تو آپؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور " مرحبا" کہہ کر ان کو چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب حضورؐ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپؐ کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپؐ کا دست مبارک پکڑ کر مرحبا کہتیں اور چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔۔ جب مرض الموت میں وہ حضور اقدس کے پاس آئیں تو حضور نے مرحبا کہہ کر ان کو چوما۔

☆

Marfat.com

حضرت فاطمہؓ جب نئے گھر میں جا رہیں تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے - دروازے پر رک کر اذن مانگا۔ پھر اندر آئے - ایک برتن میں پانی منگوایا - دونوں ہاتھ اس میں ڈالے اور حضرت علیؓ کے سینہ اور بازوؤں پر پانی چھڑکا - پھر حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور ان پر بھی پانی چھڑکا۔ پھر فرمایا:

" میں نے اپنے خاندان میں سب سے افضل تر شخص سے تمہارا نکاح کیا ہے !"

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بیماری کے دوران بار بار غشی طاری ہوتی تھی اور پھر افاقہ ہو جاتا تھا۔ حضرت فاطمۃ الزہرؓ یہ دیکھ کر بولیں:

" واکرب اباہ ___ ہائے میرے باپؐ کی بے چینی "

آپؐ نے فرمایا:

" تمہارا باپؐ آج کے بعد بے چین نہ ہو گا۔"

آپؐ جب تندرست تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ:

" پیغمبروں کو اختیار دیا جاتا ہے کہ خواہ وہ موت کو قبول کریں یا حیات دنیا کو ترجیح دیں "

اس حالت میں اکثر آپؐ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوتے رہے:

" ان لوگوں کے ساتھ جن پر خدا نے انعام کیا"

اور کبھی یہ فرماتے:

" خداوند ! بڑا رفیق ہے۔"

اس پر حضرت فاطمہؓ سمجھ گئیں کہ صرف رفاقت الٰہی مطلوب ہے۔"

☆

روایت حضرت ثوبانؓ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سفر کا قصد فرماتے تو اپنے اہل بیت میں سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ سے مل کر جاتے اور واپس آ کر سب سے پہلے انہی سے ملتے۔

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ چند ازواج مطہراتؓ نے حضرت فاطمۃ الزہراؑ کو سفیر بنا کر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔

جناب سیدہؑ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں۔ دستور کے مطابق پہلے اذن طلب کیا پھر سامنے آئیں اور عرض کیا:

ازواج مطہرات نے مجھ کو وکیل بنا کر بھیجا ہے کہ آپ ابوبکرؓ کی بیٹی کو ہم پر ترجیح کیوں دیتے ہیں ؟"

آپ نے جواب فرمایا:

" جانِ پدر ! کیا تم اس کو نہیں چاہتیں جس کو میں چاہتا ہوں۔"

جناب سیدہؑ کے لئے اتنا کافی تھا۔ واپس جا کر ازواج مطہرات سے کہا:

" میں اس معاملہ میں دخل نہ دوں گی۔ "

☆ ☆ ☆

Marfat.com

ازواج مطہراتؓ کا کردار

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولاد پاک کی تعداد میں سخت اختلاف ہے۔
متفقہ علیہ روایت ہے کہ آپ کی چھ اولادیں تھیں:

1- حضرت قاسمؓ
2- حضرت ابراہیمؓ
3- حضرت زینبؓ
4- حضرت رقیہؓ
5- حضرت ام کلثومؓ
6- حضرت فاطمۃ الزہراؓ

تمام صاحبزادیوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور ہجرت سے شرف اندوز ہوئیں لیکن ابن اسحٰق نے دو صاحبزادوں کا نام اور لیا ہے:

1- حضرت طاہرؓ
2- حضرت طیبؓ

اس بنا پر اولاد مذکور کی تعداد 4 ہو جاتی ہے--

اس بارے میں تمام اقوال جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارہ اولادیں تھیں جن میں 8 صاحبزادے اور 4 صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادیوں کی تعداد میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے البتہ صاحبزادوں کی تعداد میں سخت اختلاف ہے - مجموعی تعداد 8 تک پہنچتی ہے - جن میں حضرت قاسمؓ اور حضرت ابراہیمؓ پر تمام راویوں کا اتفاق ہے۔ حضرت ابراہیمؓ، حضرت ماریہ قبطیہؓ سے اور بقیہ تمام اولاد حضرت خدیجہؓ سے تھی۔

☆

بنی سودا کے ایک شخص کی روایت

بنی سودا کے ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق کی نسبت کچھ دریافت کیا۔

انہوں نے فرمایا:

"تم قرآن نہیں پڑھتے جس میں بیان ہے کہ:

Marfat.com

انک لعلی خلق عظیم "

یعنی "قرآن شاہد ہے کہ آپؐ کے اخلاق اعلی درجہ کے تھے۔" آپ کے اخلاق کا نقشہ یہی کافی ہے۔"

اس پر اس شخص نے عرض کیا---- " اس کے متعلق مجھے کچھ بتایئے(یعنی کوئی خاص واقعہ جس سے اس آیت کی کچھ تفسیر بطور نمونہ کے ہو جائے)"۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا:

" میں نے ایک مرتبہ آپؐ کے لئے کھانا تیار کیا اور کچھ کھانا آپ کے لئے حضرت حفصہؓ نے بھی تیار کیا - میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ جا! دیکھتی رہ - اگر حضرت حفصہؓ کھانا لائیں اور میرے کھانے سے پہلے دستر خوان پر رکھ دیں تو ان کا تمام کھانا گرا دینا-- چنانچہ حضرت حفصہ کھانا لائیں تو لونڈی نے اسے گرا دیا۔ رکابی بھی گر کر ٹوٹ گئی۔ جس دستر خوان پر کھانا گرا وہ چمڑے کا تھا اس لئے ضائع نہ ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کھانے کو جمع کیا اور حضرت حفصہؓ سے فرمایا:

" تم بھی عائشہ سے بدلہ لو___ (یعنی اپنے برتن کے بدلے برتن لو)"۔

حضور پاکؐ کا بدلہ دلوانا حضرت حفصہؓ کی دلجوئی کے لئے تھا تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ نبی کریم نے بھی میرے فعل کو گوارا فرما لیا تھا۔"

ایسے معمولی و خفیف معاملات میں ایسی دقیق رعایتیں کرنا غایت درجہ کی شفقت و علو نظر و تواضع کی دلیل ہے۔

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جانب سے طیبؐ کھانے پینے کی چیزوں میں ازدواج مطہراتؓ کو کوئی روک ٹوک نہیں تھی۔ جو چاہتیں کھاتیں اور پہنتیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اہل بیت کے لئے سونے چاندی کے زیورات پسند نہیں فرماتے تھے۔ ان دنوں ہاتھی دانت کے زیوروں کا رواج تھا۔ آپؐ اس قسم کے زیور پہننے کا حکم دیا کرتے تھے۔

بیویوں کا پاک صاف رہنا پسند فرماتے تھے۔ ان پر طعن و تشنیع نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ان سے سخت یا درشت لہجے میں گفتگور فرماتے تھے۔

اگر حضور پاکؐ کو کوئی بات ناگوار ہوتی تو التفات میں کمی کر دیتے -

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں -

Marfat.com

" حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر کے اندر تشریف لاتے تو نہایت خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے آتے۔ "

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ:

" تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہو - میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔ "

جب آپ نماز عصر پڑھ لیتے تو تمام ازواج مطہرات کے گھروں میں روزانہ تشریف لے جاتے ان کے پاس بیٹھتے اور حالات معلوم کرتے۔

بعض اوقات ازواج مطہراتؓ ادھر ادھر کی باتیں یا گزشتہ واقعات بیان کرتیں تو آپ برابر سنتے رہتے اور خود بھی کبھی اپنے گزشتہ واقعات سناتے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

" آپؐ ہم میں اسی طرح ہنستے بولتے اور بیٹھے رہتے تھے کہ معلوم ہی نہ ہوتا کہ آپ " ایک اولوالعزم " نبی ہیں لیکن کوئی دینی بات ہوتی یا نماز کا وقت آ جاتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ وہ نہیں جو کچھ دیر پہلے ہمارے درمیان تھے۔

☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہر کام میں سب سے مقدم چیز جو پیش نظر ہوتی تھی وہ دین تھا! اس لئے ازواج میں بھی وہی منظور نظر زیادہ ہوتی تھیں جو دین کی خدمت میں پیش پیش ہوتی تھیں۔

☆

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

" ہم تمام بیبیوں کے پاس صرف ایک ایک جوڑا کپڑے تھے۔ اگر کبھی اس کے سوا ہمارے بدن پر دنیوی آرائش کے سروسامان نظر آتے تو نبی کریمؐ ان سے منع فرماتے تھے۔ "

☆

Marfat.com

عرب میں مال غنیمت کا جو بہترین حصہ امام یا بادشاہ کے لئے مخصوص ہو جاتا تھا اسے صفیہ کہتے تھے۔

چونکہ جنگ خیبر میں ام المومنین حضرت صفیہؓ اسی طریقہ کے موافق نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکاح میں آئی تھیں اس لئے "صفیہ" کے نام سے مشہور ہوئیں۔۔۔ ویسے ان کا اصلی نام زینب تھا۔

☆

روایت حضرت عائشہؓ

ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئی - اس نے عرض کیا کہ میرا شوہر غائب ہے اور میں حاملہ ہوں۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گھر کا ستون شکستہ ہے اور میں نے بھینگی آنکھ والا بچہ جنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تعبیر دی کہ:

" انشاء اللہ تیرا شوہر صحیح و سالم واپس آئے گا اور تو خوبصورت اچھی خصلت والا بچہ جنے گی۔"

یہ عورت پھر دوسری مرتبہ آئی - اس وقت حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر پر تشریف فرما نہیں تھے - حضرت عائشہؓ نے خواب کا قصہ معلوم کیا تو اس نے اپنا وہی خواب دوبارہ بیان کیا جس پر حضرت عائشہؓ نے خواب کی تعبیر دی کہ:

" اگر تیرا خواب ایسا ہی ہے تو تیرا شوہر مرجائے گا اور تو بدکار بچہ جنے گی"

اس پر وہ عورت رونے پیٹنے لگی - اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا:-

"اے عائشہ! ایسا نہ کرو - جب تم کسی مسلمان کو اس کے خواب کی تعبیر دو تو اسے خیر پر محمول کرو اور اچھی تعبیر دو۔ اس لئے کہ جیسی تعبیر دی جاتی ہے ویسا ہی خواب واقع ہو جاتا ہے۔ "

☆

غزوہ بنی المصطلق میں جو لونڈیاں ہاتھ آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

قبیلہ کے سردار کی بیٹی جویریہؓ بنت حارث اپنے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئیں۔ وہ

Marfat.com

آزادی کے سلسلے میں مدد لینے کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی:-

میں جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار کی بیٹی ہوں جو اپنی قوم کا سردار اور رئیس تھا۔ مجھ پر جو وقت آ پڑا ہے وہ آپ پر روشن ہے میں ثابت بن قیس بن الشماس اپنے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئی ہوں - میں نے ان سے اپنی آزادی کا معاہدہ لکھوا لیا ہے۔ آپؐ سے زرِ آزادی کی ادائی میں مدد لینے کو حاضر ہوئی ہوں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"کیوں نہ ایسی شرط قبول کر لو جو اس سے افضل ہو"

انہوں نے پوچھا ___ "وہ کیا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"میںؐ تمہاری قیمت ادا کر کے تم کو آزاد کراتا ہوں اور تم سے نکاح کئے لیتا ہوں۔

انہوں نے کہا ___ مجھے منظور ہے۔

آپؐ نے فرمایا:

"اچھا تو میں نے بھی اس پر عمل کیا"۔

اب اس بات کا سب کو علم ہو گیا کہ جویریہؓ بنت حارث سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نکاح کر لیا ہے۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ ___ "بنی المصطلق تو اب نبی کریمؐ کے سسرالی ہو گئے لہٰذا جو لونڈی غلام جس کے پاس ہو وہ اسے آزاد کر دے۔

چنانچہ ___

محض اس شادی کی وجہ سے بنی المصطلق کے سو سے زیادہ آدمی آزاد کر دئے گئے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

"جویریہؓ سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے بابرکت بی بی میں نے کوئی اور نہیں دیکھی۔"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ دروازے پر منقش پردہ پڑا ہوا تھا - نماز میں اس پر نگاہ پڑی تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:

"اس کو ہٹا دو"

چنانچہ ___ وہ پردہ اسی وقت ہٹا دیا گیا۔

☆

ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:

" ہم تم سے ایک بات کہنا چاہتے ہیں مگر تم اپنے والدین سے مشورہ کئے بغیر عُجلت میں جواب نہ دینا - اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ "اے محبوب نبیؐ! اپنی ازواج سے فرما دیجئے کہ تم دنیاوی زندگی کی زیب و زینت کی خواہش مند ہو تو آؤ میں تمہیں اس سے بہرہ ور کروں ___ اور خوبصورتی سے چھوڑ دوں۔ "

کیونکہ دنیاوی آرائش قبول کرنے کے بعد نبیؐ سے کوئی تعلق نہ رہے گا۔"

حضرت عائشہؓ نے رقت انگیز لہجے میں ادب سے جواب دیا:

"میرے کریم و رحیم آقا! میں اس سلسلے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟__ یہ بھی کوئی پوچھنے کی یا مشورہ کرنے کی بات ہے - میں تو اللہ اور اس کے رسول پاکؐ کو ہر چیز پر ترجیح دیتی ہوں۔ "

☆

روایت اسماء بنت عمیسؓ

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک دلہن کو لے کر آپؐ کے گھر گئے۔ جب آپ کے گھر پہنچے تو آپ دودھ کا پیالہ لے کر آئے - پھر آپ نے بقدر خواہش اس میں سے کچھ دودھ پیا اور اس کے بعد اپنی زوجہ کو دیا۔

انہوں نے کہا __ " مجھے بھوک نہیں ہے" " اس پر آپ نے فرمایا:"

" بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو"

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے محسوس کر لیا تھا کہ انہیں بھوک لگی ہے لیکن تکلف فرما رہی ہیں - اسی لئے آپؐ نے جھوٹے تکلف سے منع فرمایا۔

☆

Marfat.com

حضرت حفصہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک شب میں نے بستر مبارک پر چادر تہہ کر کے بچھا دی کہ ذرا نرم ہو جائے۔

صبح اٹھ کر آپؐ نے ناگواری ظاہر فرمائی ___ آپؐ اپنے لئے معمولی آسائش بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو ان سے دریافت فرمایا:

"کیا بات ہے صفیہؓ! کیوں رو رہی ہو؟"

حضرت صفیہؓ نے عرض کی ___ "عائشہؓ اور حفصہؓ فخریہ کہتی ہیں کہ ہمارا نسب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملتا ہے اور مجھے حقیر سمجھتی ہیں اور یہودی النسل ہونے کا طعنہ دیتی ہیں - آج بھی انہوں نے مجھے یہی طعنہ دیا ہے۔"

آپ نے مسکرا کر فرمایا:

"تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ تم مجھ سے بہتر کیونکر ہو سکتی ہو جبکہ میرے باپ ہارونؑ اور میرے چچا موسیٰؑ ہیں اور وہ دونوں نبی تھے اور میرے شوہر محمدؐ ہیں اور یہ بھی نبی ہیں۔"

پھر ارشاد فرمایا:

"ہم آج ہی حفصہؓ اور عائشہؓ سے باز پرس کریں گے اور تمہاری حیثیت خود انہیں بتائیں گے اور اس وقت تک ان سے کلام نہیں کریں گے، جب تک وہ تم سے معافی مانگ کر تمہیں راضی نہ کرلیں۔"

پھر جب تک انہوں نے حضرت صفیہؓ کو راضی نہ کر لیا، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی ان سے راضی نہ ہوئے۔

☆

ایک روز سعید کو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حجرہ مبارک میں ازدواج مطہرات کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔

ازواج اپنے مطالبات کی فہرست عرض کر رہی تھیں اور آپ سن سن کر مسکرا رہے تھے۔ اچانک حضرت عمرؓ کی آواز گونجی - آپ کا شانۂ اقدس نبوی کی طرف تشریف لا رہے

Marfat.com

تھے۔ ان کی آواز سنتے ہی سب ازواج مطہراتؓ پردے کے پیچھے بھاگ گئیں۔ افراتفری اور اس بھاگ دوڑ کے منظر پر محبوب برحق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسکرا پڑے۔

حضرت عمرؓ نے اس دلنواز مسکراہٹ کا سبب جاننا چاہا تو آپؐ نے فرمایا:

" تمہاری آمد سے پہلے یہ خواتین اپنے اپنے مطالبات دوہرا رہی تھیں مگر جونہی تمہاری آواز سنی' بے اختیار ہو کر بھاگ گئیں۔ مجھے ان کی اس حالت پر تعجب ہو رہا ہے کہ تم سے کتنا جھجھکتی ہیں؟"

حضرت عمرؓ نے ازدواج کی جانب رخ کر کے بلند آواز سے کہا:

" اے معزز خواتینؓ! کیا یہ اچنبھے کی بات نہیں کہ آپ مجھ سے جھجھکتی ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نہیں جھجھکتیں - حالانکہ ہمارے آقاؐ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں۔"

انہوں نے پردے کی اوٹ ہی سے جواب دیا:

" بے شک ہمیں آپ سے جھجھک اور شرم محسوس ہوتی ہے کیونکہ آپ مزاج کے سخت اور طبیعت کے تیز ہیں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو سراپا شفقت و رحمت اور سرچشمہ انس و مروت ہیں - ان کے دامن رحمت پر جتنا ناز کریں کم ہے۔۔ انہوں نے خفگی سے کبھی کسی کو نہیں جھڑکا - ہم بارگاہ لطف و کرم میں بات کہتے ہوئے کوئی دقت محسوس نہیں کرتیں۔"

☆

ایک مرتبہ فخر کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ سخت بھوکا ہوں۔

آپ نے ازواج مطہراتؓ میں سے کسی کو کہلا بھیجا کہ کچھ کھانے کو بھیج دیں۔

جواب آیا کہ گھر میں پانی کے سوا کچھ نہیں۔

آپؐ نے دوسرے گھر کہلا بھیجا ___ وہاں سے بھی یہی جواب آیا ___ المختصر کہ سب گھروں میں کہیں بھی پانی کے سوا کوئی چیز موجود نہ تھی!

☆

ایک دن حضرت عائشہؓ صدیقہؓ نے ایک خوبصورت باتصویر پردہ خرید کر اسے گدے کی شکل دی اور حجرے میں بچھا دیا۔

Marfat.com

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آرام کرنے کی غرض سے لیٹے تو رخ مبارک پر کراہت اور ناگواری کی سلوٹیں ابھر آئیں۔

حضرت عائشہ نے عرض کی ____ "مجھ سے طبیعتِ مبارک کے خلاف کیا حرکت سر زد ہوئی ہے؟

آپ نے فرمایا:

"جس گدے پر میں لیٹا ہوں اس کی شان نزول کیا ہے؟"

عرض کی ____ "سب کچھ حضورؐ کے آرام کی خاطر ہی کیا گیا ہے کہ تشریف فرما ہوں گے تو تکیہ لگا کر بیٹھیں گے"۔

آپ نے فرمایا:

"اے عائشہ! جو لوگ تصویر گر ہیں انہیں روز قیامت حکم دیا جائے گا کہ اپنی ان اختراعات میں جان ڈالیں-- مزید سنو کہ جس گھر میں تصاویر ہوں گی وہاں رحمت کے فرشتوں کا گزر نہیں ہوتا۔"

☆

حضرت عائشہؓ کے گھر میں پرندوں کی تصویروں والا کپڑا دیکھ کر آپ نے فرمایا:

"عائشہ! اس کو بدل ڈالو۔ اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔"

☆

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے۔ میں آپ کی واپسی کا انتظار کیا کرتی تھی ____ ہمارے ہاں ایک رنگین فرش تھا۔ میں نے اسے چھت کے ایک شہتیر پر لپیٹ دیا۔

جب آپؐ تشریف لائے تو میں نے آگے بڑھ کر عرض کی ____ "السلام علیکم یا رسول اللہ و رحمتہ اللہ و برکاتہ' سب ستائش خدا کے لئے ہے جس نے آپؐ کو شرف بزرگی بخشی۔"

آپ نے گھر میں بساط رنگین دیکھ کر میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر کراہت کے آثار دیکھے--- پھر آپ نے اس فرش کو پھاڑ ڈالا اور فرمایا:

"خدا نے ہمیں جو کچھ دیا ہے اس کے بارے میں ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ اسے اینٹ پتھر کو پہنا دیں۔"

Marfat.com

اس پر میں نے اس کے دو تکیے بنا لئے جس میں کھجور کی چھال بھر دی۔ آپؐ نے اس پر اعتراض نہ فرمایا۔

☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک غلام انجشہ نامی تھے۔ وہ اونٹوں کے آگے حدی پڑھا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ سفر میں ازواج مطہراتؓ ساتھ تھیں - اونٹ تیز چلنے لگے - تو حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"انجشہ! شیشوں کو آہستہ لے کر چل!"

☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غزوہ دومتہ الجندل کے لئے تشریف لے گئے تو آپؐ کی عدم موجودگی میں حضرت ام سلمہؓ نے اپنا حجرہ بھی پکی اینٹوں کا بنوا لیا - آپ نے واپسی پر دریافت فرمایا کہ ____ "یہ عمارت کیسی ہے؟"

حضرت ام سلمہؓ نے جواب دیا ____ "یا رسول اللہ! میں نے یہ اس لئے بنا لیا کہ لوگوں کی نظر نہ پڑے۔"

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"ام سلمہؓ! مسلمان کے مال کا بُرا مصرف عمارت ہے۔"

☆

سب سے بڑھ کر طیش اور غضب کا موقع افک کا واقعہ تھا جبکہ منافقین نے حضرت عائشہؓ کو نعوذ باللہ تہمت لگائی تھی - حضرت عائشہؓ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب ترین ازواج میں سے اور ابوبکرؓ جیسے یار غار اور افضل الصحابہؓ کی صاجزادی تھیں۔ شہر منافقوں سے بھرا پڑا تھا جنہوں نے دم بھر میں اس خبر کو یوں پھیلا دیا کہ سارا مدینہ گونج اٹھا - دشمنوں نے ایسی ایسی دلسوز باتیں کیں کہ انسانی صبر و تحمل کے پیمانہ میں نہیں سما سکتیں--- تاہم رحمت عالمؐ نے ان سب باتوں کے جواب میں کیا کیا؟ ____ یہ انسانی عظمت کی بے مثال نشانی ہے۔

Marfat.com

تہمت کا تمام تر بانی ، رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی تھا اور آپؐ کو اس کا بخوبی علم تھا۔ بایں ہمہ آپؐ نے صرف اس قدر کیا کہ مجمع عام میں منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

" مسلمانو ! جو شخص میرے ناموس کے متعلق مجھ کو ستاتا ہے - اس سے میری داد کون لے سکتا ہے ؟ "

حضرت سعد بن معاذؓ غصے سے بے تاب ہو گئے اور اٹھ کر کہا ___ " میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں ___ آپ نام بتائیں میں اس کا سر اڑا دوں گا۔ "

سعد بن عبادؓ جو عبداللہ بن ابی کے حلیف تھے ، مخالفت کی اور اس پر دونوں طرف سے حمایتی اٹھ کھڑے ہوئے - قریب تھا کہ تلواریں میان سے باہر آ جاتیں کہ آپؐ نے دونوں کو ٹھنڈا کیا۔

واقعہ کی تکذیب خود خدا نے کر دی اور تہمت لگانے والوں کو شرعی سزا دی گئی تاہم عبداللہ بن ابی کو اس بنا پر چھوڑ دیا گیا کہ اس کو تہمت لگانے کا اقرار نہ تھا اور ثبوت کے لئے شرعی شہادت موجود نہ تھی۔

☆

ام سلمہؓ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں اور ان کے پاس حضرت میمونہؓ بھی بیٹھی تھیں ___ اچانک ابن ام مکتومؓ آ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

" ابن ام مکتوم سے پردہ کرو"۔

ام سلمیٰؓ نے عرض کیا ___ یا رسول اللہ ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں ؟ وہ تو ہمیں دیکھ نہیں سکتے۔"

حضور پاک نے فرمایا:

"کیا تم دونوں بھی نابینا ہو ؟ تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں ؟ "

☆

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ:

میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے جتنا رشک کرتی تھی اتنا میں نے کسی اور عورت سے رشک نہ کیا کیونکہ حضور انہیں بہت یاد فرمایا کرتے تھے۔ اگر حضورؐ کوئی بکری بھی ذبح

Marfat.com

فرماتے تو اس میں سے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ضرور حصہ بھجوایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک عورت حضورؐ کی خدمت میں آئی۔ آپؐ نے اسے دیکھ کر بڑی شادمانی اور خوشی کا اظہار فرمایا اور اس کی خوب خاطرمدارت فرمائی۔ جب وہ عورت چلی گئی تو ارشاد فرمایا:

" یہ عورت خدیجہؓ کے زمانے میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی۔ "

پھر مزید فرمایا:

" **حسن العهد من الايمان** "

یعنی ___ " وفاداری کو عمدہ طریق سے پورا کرنا ایمان کی علامتوں میں سے ہے۔"

☆

ابوسفیان (قبول اسلام سے پہلے) مدینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے ___ پہلے وہ اپنی بیٹی امّ حبیبہ بنت ابوسفیان کے پاس پہنچے اور رسول اللہ کے بستر پر بیٹھنے لگے تو۔

ام حبیبہ نے اس بستر کو لپیٹ دیا۔

ابوسفیان نے کہا ___ " اے بیٹی! کیا تم نے اس بستر کو میرے شایان نہ سمجھا یا مجھے اس بستر کے قابل نہ پایا ___ کیا بات ہے؟ "

ام حبیبہؓ نے فرمایا:

" یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بستر ہے۔ تم مشرک اور نجس ہو۔ میں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ تم رسول اللہؐ کے بستر پر بیٹھو۔ اس لئے میں نے اسے اٹھا دیا۔ "

ابوسفیان بولا ___ "اے بیٹی! بخدا مجھ سے علیحدگی کے بعد تم میں برائی آ گئی ہے"

☆

حضرت صفیہ جبکہ کنانہ بن الربیع ابی الحقیق کی دلہن تھیں: ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ چاند ان کی گود میں آ گیا ہے۔

انہوں نے اس خواب کی تعبیر جاننے کے لئے اپنے شوہر کو یہ خواب سنایا۔

اس نے غصیلی نظروں سے ان کی جانب دیکھ کر کہا ___ " معلوم ہوتا ہے تیرے

Marfat.com

دل میں شاہ حجاز (محمدؐ) کی تمنا ہے ؟ "

اور ____

اس کے ساتھ ہی اس ظالم نے اس زور سے ان کے منہ پر طمانچہ مارا کہ آنکھ سرخ ہو گئی۔

جب ____

حضرت صفیہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس وقت بھی طمانچے کا اثر آنکھ میں موجود تھا ____ آپ نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے سارا واقعہ سنا دیا۔

Marfat.com

باب نمبر ۴

دعوتِ حق

آیاتِ قرآنی اور آپؐ کے کردار کی یکسانیت سے متاثر ہو کر مُسلمان ہونے والے کفّار

فرمان خداوندی

"اے مسلمانو!

اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ پر اتاری اور ان کتابوں پر جو (قرآن سے) سے پہلے اتاریں اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کا منکر ہوا تو وہ راہ ہدایت سے بھٹک گیا۔"

النساء: ع 20

☆

"اور اگر ہم ان کے پاس آسمان سے فرشتے بھی اتار کر بھیجیں اور مردے بھی ان سے باتیں کریں اور ہر چیز ان کے سامنے لا کھڑی کر دیں تو وہ ایمان نہ لائیں گے لیکن یہ کہ خدا کی مشیت ہو لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

الانعام: ع 14

☆

"اے پیغمبرؐ!

"ہم نے تجھ کو اپنا گواہ اور (نیکو کاروں کو) خوشخبری سنانے والا اور (بدکاروں کو) ڈرانے والا' خدا کی طرف اس کے حکم سے پکارنے والا اور روشن بنا کر بھیجا ہے۔"

احزاب: 6

☆

"اور اپنے اقرباء کو خدا کے حکم سے ڈراؤ"

الشعراء: 204

☆

"یعنی تمہیںؐ جو حکم دیا گیا ہے اب اس کی تعمیل اعلانیہ کرو۔"

الحجر: 94

☆

Marfat.com

قریش کے ہر قبیلے کے بڑے بڑے سردار عتبہ بن ربیعہ' شیبہ (برادر عتبہ) ابو سفیان بن حرب' النضر بن الحارث' ابوالبختری بن ہشام' اسود بن عبدالمطلب بن اسد زمعہ بن الاسود' الولید بن المغیرہ' ابو جہل بن ہشام' عبداللہ بن امیہ' العاص بن وائل' بعد نُبَیہ اور منبہ فرزنداں حجاج اور دونوں سہمی امیہ بن خلف وغیرہ——غروب آفتاب کے بعد کعبتہ اللہ کے پیچھے جمع ہوئے پھر ان میں سے بعض نے کہا:

" محمدؐ کو بلوا بھیجو اور گفتگو کر کے اسے قائل کرو تاکہ تم لوگ اس کے متعلق معذور سمجھے جاؤ"

پھر انھوں نے کہلا بھیجا۔ " قوم کے بڑے بڑے لوگ گفتگو کے لیے جمع ہوئے ہیں لہٰذا آؤ۔ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً تشریف لائے۔ آپؐ خیال فرما رہے تھے کہ جس معاملے کے متعلق آپؐ نے انہیں تلقین فرمائی تھی اس کا اچھا اثر ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ انہیں راہ راست پر لانے کے بیحد مشتاق تھے اور ان کا گمراہی کے باعث آفتوں میں مبتلا ہونا آپؐ کو ہرگز گوارا نہ تھا۔ آپؐ تشریف فرما ہوئے تو انھوں نے کہا:

" اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم نے آپؐ کو اس لیے بلایا ہے کہ تم سے گفتگو کریں۔ واللہ! ہم نے عرب میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے اپنی قوم پر وہ آفت ڈھائی ہو جو تم نے ڈھائی ہے۔ تم نے ہمارے باپ دادا کو برا بھلا کہا۔ دین پر عیب لگایا۔ ہمارے معبودوں کو گالیاں دیں۔ عقلمندوں کو احمق بتایا اور جماعت میں پھوٹ ڈال دی۔ غرض اپنے اور ہمارے تعلقات میں کوئی (ایسی) برائی نہ چھوڑی جسے نہ کر گزرے ہو۔ اگر تم نے یہ سب اس لیے کیا کہ اس کے ذریعے تمہیں کچھ مال درکار ہے تو ہم اپنے مال میں سے تمہارے لیے (بہت کچھ) جمع کر دیتے ہیں کہ تم ہم سب میں مالدار ہو جاؤ۔ اگر تم اس کے ذریعے سے ہم میں اعلیٰ مرتبہ ہونا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار مان لیتے ہیں۔ اگر تم اس کے ذریعے حکومت چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ یہ (فرشتہ مراد ہے) جو تمہارے پاس آتا ہے اگر کوئی (موکل) یا جن ہے جسے تم دیکھتے ہو اور وہ تم پر غالب آ گیا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا کرتا ہے تو ہم مال خرچ کریں گے اور تمہارے لیے جھاڑ پھونک کی تدبیر کریں گے کہ تمہیں اس سے نجات دلائیں۔ حتیٰ کہ ہم تمہارے متعلق مجبور ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ساری بات سننے کے بعد فرمایا:

" مجھے ان چیزوں میں سے کچھ نہیں چاہیے جو تم کہتے ہو میں جو کچھ بھی لایا ہوں' وہ اس

Marfat.com

لیے نہیں کہ اس کے معاوضے میں تمہارے مال حاصل کروں اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری جانب پیامبر بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ پر ایک کتاب اتاری ہے۔ مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہارے لیے خوش خبری سنانے والا اور (برائیوں کے انجام سے) ڈرانے والا ہو جاؤں۔ میں نے تو اپنے پیام پہنچا دیے اور تم سے خیر خواہانہ بات کہہ دی۔ اگر تم نے وہ باتیں مان لیں جو میں تمہارے پاس لایا ہوں تو دنیا و آخرت میں تمہارے لیے خوش نصیبی ہو گی اور اگر تم نے انہیں مجھی پر لوٹا دیا تو میں حکم الٰہی تک صبر کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے۔"

انہوں نے کہا: "اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! ہم نے جو چیزیں پیش کی ہیں ان میں سے کسی کو بھی اگر تم قبول نہیں کرتے تو تم اس بات کو تو جانتے ہی ہو کہ لوگوں میں کوئی بھی ہم سے زیادہ تنگ شہر والا نہیں۔ نہ پانی کی قلت میں ہم سے بڑھ کر کوئی ہے اور نہ کوئی ہم سے زیادہ سخت زندگی بسر کرنے والا ہے۔ لہٰذا اپنے پروردگار سے' جس نے تمہیں معبوث کیا ہے' خواہ کچھ احکام دے کر مبعوث کیا ہے' ہمارے لیے دعا کرو —— کہ یہ پہاڑ جو ہمارے لیے تنگی کا سامان لیے ہوئے ہیں' پیچھے ہٹا دے۔ ہمارے بزرگوں میں سے جو گزر چکے ہیں' انہیں ہماری خاطر زندہ کر دے۔ جن لوگوں کو ہماری خاطر زندہ کیا جائے' ان میں قصی بن کلاب بھی ہوں۔ کیونکہ وہ بڑے سچے بزرگ تھے (تاکہ) جو کچھ تم کہتے ہو' ہم ان سے پوچھ لیں یہ صحیح ہے یا غلط پس اگر انہوں نے تمہاری تصدیق کی اور تم نے وہ چیزیں کر دیں جن کا ہم نے تم سے سوال کیا ہے تو ہم تمہیں سچا جانیں گے اور اس کے سبب سے تمہاری قدر و منزلت جو اللہ کے پاس ہے وہ ہمارے بھی دل نشین ہو جائے گی اور ہم یہ بھی مان لیں گے کہ اس نے تمہیں رسول بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو۔" آپ نے سُن کر فرمایا۔

"میں تمہارے پاس ان چیزوں کے ساتھ معبوث نہیں ہوا۔ میں صرف وہ چیز لایا ہوں جو اس نے دے کر بھیجا اور میں نے وہ چیز تمہیں پہنچا دی جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف معبوث کیا گیا۔ پس اگر تم نے اسے قبول کر لیا تو وہ دنیا و آخرت میں تمہاری خوش نصیبی ہے اور اگر تم نے اسے مجھی پر لوٹا دیا تو میں حکم الٰہی تک صبر کروں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس بات کے بعد انہوں نے ایک اور مطالبہ پیش کرنے کی غرض سے کہا:

"جب تم یہ بات ہمارے لیے نہیں کرتے تو اپنی ذات ہی کے لیے ہی کچھ مانگ لو۔ اپنے پروردگار سے استدعا کرو' وہ تمہارے ساتھ ایک فرشتہ بھیجے کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ اس کی

Marfat.com

تصدیق کرے اور تمہاری جانب سے وہ دوبارہ ہم سے کہہ دے۔ اگر تمؐ رسول ہو جیسا کہ دعوی کرتے ہو تو اس سے استدعا کرو کہ وہ تمہارے لیے باغات' محل اور سونے چاندی کے خزانے مہیا کردے اور ان کے ذریعے تم کو ان مشغلوں سے بے نیاز کر دے جن کا محتاج ہم تمہیں دیکھتے ہیں۔ یعنی تمؐ بازاروں میں اس طرح کھڑے رہتے ہو جس طرح ہم کھڑے رہتے ہیں۔ معاش کی تلاش اسی طرح کرتے ہو جس طرح ہم کرتے ہیں۔ ہم بھی تو جان لیں کہ تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہاری قدر و منزلت کیا ہے؟"

آپؐ نے ان سے فرمایا:

"میں تو ایسا نہیں کروں گا اور میںؐ ایسا شخص ہوں جو اپنے پروردگار سے ان باتوں کی استدعا کرے اللہ نے مجھےؐ خوشخبری دینے والا اور (برے انجام سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ پس اگر تم نے اسے قبول کر لیا جسے لے کر میں تمہارے پاس آیا ہوں تو وہ دنیا و آخرت میں تمہارے لیے خوش نصیبی ہو گی اور اگر تم نے اسے مجھی پر لوٹا دیا تو میں حکم الہٰی تک صبر کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے۔"

انھوں نے کہا——"(یہ بھی نہیں ہو سکتا) تو ہم پر کوئی آسمان کا ٹکڑا گرا دو' جیسا کہ تم نے دعوی کیا ہے تمہارا پروردگار چاہے تو (یہ بھی) کر دے گا۔ ہم اس کے بغیر ایمان لانے کے نہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"یہ اللہ کی مرضی پر ہے اگر تم سے اس نے یہی کرنا چاہا تو (یقین کر لو کہ) وہ ضرور کر دے گا۔"

انھوں نے یہ بھی کہا——"اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا تمہارے پروردگار کو اس بات کا علم نہ ہوا تھا کہ ہم تمہارے ساتھ بیٹھیں گے اور تمؐ سے وہ وہ سوالات کریں گے جو ہم نے کیے۔ تم سے ایسے مطالبے کریں گے جو ہم کر رہے ہیں اگر علم ہوتا تو وہ پہلے سے تمہارے پاس آ جاتا۔ ہم نے آپس میں جو کچھ سوال و جواب کیے ان کے جواب کی تمہیں تعلیم دے دیتا۔ نیز بتا دیتا کہ وہ اس معاملے میں ہم سے کیا کرنے والا ہے جبکہ ہم تمہاری لائی ہوئی باتیں قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہمیں تو خبر ملی ہے کہ تمہیں ان باتوں کی تعلیم یمامہ کا ایک شخص دیا کرتا ہے جس کا نام رحمٰنؔ ہے اور ہم تو واللہ رحمن پر کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم نے تو اپنے عذر تمؐ سے بیان کر دیے۔ واللہ! ہم تو تمہیں چھوڑیں گے نہیں خواہ جو کچھ بھی اثر تمؐ ہم پر ڈالو۔ یہاں تک کہ یا ہم تمہیں مٹا ڈالیں یا تم

Marfat.com

ہمیں نیست و نابود کر دو۔"

ان میں سے بعض نے یہ بھی کہا:

"ہم تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ یہاں تک تم اللہ اور فرشتوں کو آمنے سامنے نہ لے آؤ۔"

جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایسی باتیں کیں تو آپؐ نے مزید وہاں ٹھہرنا اور ان سے گفتگو کرنا مناسب نہ جانا چنانچہ

آپؐ ان کے پاس سے اٹھ کر واپس گھر چلے آئے۔ آپؐ نے اللہ اور اس کے دین سے ہٹ کر کفار قریش سے کوئی بات نہ کی۔ یہی دعوت حق تھی۔

☆

عتبہ بن ربیعہ ایک سردار تھا۔ ایک روز قریش کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی حرم میں تنہا تشریف فرما تھے۔

عتبہ نے کہا:

"اے گروہ قریش! میں اٹھ کر محمدؐ سے گفتگو کیوں نہ کروں اور اس کے سامنے بعض ایسی باتیں کیوں نہ پیش کروں جن میں سے کچھ وہ قبول کر لے۔ وہ ان میں سے جو رعایت چاہے ہم اسے دے دیں اور وہ ہم سے باز رہے۔"

یہ اس وقت کی باتیں ہیں جب حضرت حمزہؓ نے اسلام قبول کر لیا تھا اور قریش نے دیکھ لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھی زیادہ ہو رہے ہیں اور بڑھتے جا رہے ہیں۔

عتبہ کی بات سن کر ان لوگوں نے کہا:

"اے ابوالولید اُٹھ! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جا کر ان سے گفتگو کر۔"

عتبہ اپنی جگہ سے اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جا بیٹھا اور آپؐ سے عرض کیا:

"بھتیجے! تمہیں معلوم ہے کہ تم ہماری نظروں میں بڑے بااعتبار خاندان' بڑے رتبے والے اور نسب کے لحاظ سے بھی اعلیٰ ہو۔ تم اپنی قوم کی پاس بڑا اہم مسئلہ لائے جس کے ذریعے سے تم نے اس کی جماعت کو تتر بتر کر دیا ہے۔ ان کے عقلمندوں کو بے وقوف بنا دیا ہے ان کے معبودوں کو عیب دار کر دیا اور ان کے اگلے بزرگوں کو کافر قرار دیا ہے۔ میری گفتگو سنو۔ میں چند باتیں تمہارے غور و فکر کے لیے پیش کرتا ہوں۔ شاید اس میں سے کچھ نہ کچھ تم

Marfat.com

قبول کر لو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابو ولید! کہو، میں سنتا ہوں۔"

اس نے عرض کیا——"اگر تم اس مسئلے کے ذریعے سے جسے تم لائے ہو صرف مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے اس قدر مال جمع کر دیں گے کہ تم ہم سب میں مال دار ہو جاؤ اگر تم اس کے ذریعے سے اعلیٰ مرتبہ چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیں گے کہ کوئی بات تمہارے بغیر قطعی نہ ہو۔ اگر تم اس کے ذریعے سے حکومت چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ یہ جو تمہارے پاس آتا ہے اگر کوئی رئی (کسی شخص کے تابع جن یا موکل) ہے جسے تم دیکھتے ہو اور اپنے پاس سے دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تو ہم تمہارے لیے جھاڑ پھونک کا انتظام کریں گے۔ ہم مال خرچ کر کے اس سے تمہیں نجات دلائیں گے کیونکہ بعض اوقات تابع موکل یا جن آدمی پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے تو اس کا علاج معالجہ کیے بغیر نہیں جاتا۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کی باتیں سنتے رہے اور جب عتبہ اپنی گفتگو ختم کر چکا تو آپؐ نے فرمایا:

"اے ابوالولید! تجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا؟"

بولا۔"ہاں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اب مجھ سے سن!"

اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن پاک کا یہ حصہ پڑھا:

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

"حم۔ یہ رحم کرنے والے مہربان کی جانب سے اتاری ہوئی کتاب ہے۔ اس کی آیتوں میں خوب تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جاننے والے لوگوں کے لیے صاف بیان مجموعہ ہے۔ خوش خبریاں سنانے والا، اور (برے اعمال کے نتائج سے) ڈرانے والا۔ پھر بھی اکثر لوگوں نے روگردانی کی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ سنتے ہی نہیں اور کہتے ہیں ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے۔"

—— (سورہ مومن)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس صورت کو اس سے آگے تک پڑھتے چلے گئے۔ عتبہ خاموش سنتا رہا۔ ہاتھ پیچھے رکھ لیے اور ان سے سہارا لیے ہوئے تھا۔ اس کے بعد

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سجدے تک پہنچے تو سجدہ کیا' پھر فرمایا:

"اے ابوالولید! جو تم نے سننا تھا سن لیا۔ اب تم جانو اور وہ ——

اس کے بعد عتبہ اٹھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس چلا گیا۔ بعض نے جب اسے آتے ہوئے دیکھا تو کہا:

"ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں۔ ابو الولید کا تمہارے پاس آنا اس طرح کا نہیں جس طرح کا جانا تھا۔"

جب عتبہ ان کے پاس جا بیٹھا تو انہوں نے پوچھا:

"اے ابوالولید! وہاں کی کیا خبر ہے؟"

اس نے کہا ——"وہاں کی خبر یہ ہے کہ میں نے ایسی بات سنی ہے کہ واللہ کبھی نہیں سنی۔ واللہ نہ وہ شعر ہے نہ جادو اور نہ کہانت۔ اے گروہ قریش! میری بات سنو ——اور اس بات کو میری رائے کے موافق کرو۔ اس شخصؐ کو اس کی حالت پر چھوڑ دو اور اس سے الگ رہو۔ کیونکہ واللہ اسؐ سے جو بات میں نے سنی ہے اسے بڑی اہمیت حاصل ہو گی۔ اگر عربوں نے اسؐ کا خاتمہ کر دیا تو سمجھ لینا انھوں نے تمہیں اسؐ سے بے نیاز کر دیا اور اگر اسؐ نے عربوں پر غلبہ حاصل کر لیا تو اسؐ کی حکومت تمہاری حکومت اور اسؐ کی عزت تمہاری عزت ہو گی۔ تم اسؐ کے طفیل تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوشحال ہو جاؤ گے۔"

انہوں نے کہا ——"اے ابو الولید! واللہ! اسؐ نے تجھ پر اپنی زبان کا جادو کر دیا۔"

عتبہ نے جواب دیا:

"میری رائے تو اسؐ کے متعلق یہی ہے۔ تمہیں جو مناسب معلوم ہو۔ کرو۔"

☆

اسلام کی دعوت کا اعلان کوئی معمولی اعلان نہ تھا۔ اس نے قریش اور دوسرے لوگوں میں ایک آگ لگا دی اور چہار طرف اس دعوت کے بارے میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔

چند روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ دعوت کا سامان کرو۔

اس دعوت میں تمام خاندان عبدالمطلب کو بلایا گیا تھا۔ اس میں حمزہ' ابوطالب' عباس سب شریک تھے۔

کھانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا:

"میں وہ چیز لے کر آیا ہوں جو دین اور دنیا دونوں کے لیے کافی ہے۔ اس بار گراں کے اٹھانے میں کون میرا ساتھ دے گا"

Marfat.com

یہ بڑا سخت مرحلہ تھا۔

اس بارگراں کے اٹھانے میں ساتھ دینے کا مطلب یہ تھا کہ نہ صرف خاندان' قبیلے اور شہر کے لوگ بلکہ سارے عرب کی مخالفت کا مقابلہ کرنے کے لیے آدمی تیار ہوجائے اور صرف اس لیے تیار ہوجائے کہ اس کے بدلے میں آخرت کی زندگی کامیاب ہوگی اور بندہ اپنے مالک کے حضور سرخروئی حاصل کرے گا۔ اس کے سوا کوئی دوسرا فائدہ دور دور تک نظر نہ آتا تھا۔

چنانچہ ____ ساری محفل پر سناٹا چھاگیا _____ اٹھے توکم سن حضرت علیؓ اور فرمایا:

''اگرچہ میری آنکھیں آشوب کا شکار ہیں (اس وقت آپ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں) اور میں سب میں کم عمر بھی ہوں تاہم میں آپ کا ساتھ دوں گا''

☆

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

ترجمہ: ''اپنے اقرباء کو ڈراوء''

تو آپ نے تمام قریش کو جمع کرکے ایک خطبہ دینا چاہا۔ ابولہب کی شقاوت نے اگرچہ اس خطبہ کو پورا نہ ہونے دیا تاہم آپ کی زبانِ مبارک سے اس واقعہ پر چند جملے نکل گئے۔ اس سے آپ کے زورِ بیان کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

آپ نے صفا پر چڑھ کر پہلے پکارا:

''یا صباحاہ!''

یہ لفظ عرب میں اس وقت بولا جاتا ہے جب صبح کے وقت کوئی قبیلہ کسی پر دفعتاً غارت گری کے لیے ٹوٹ پڑتا ہے۔

تمام لوگ یہ لفظ سن کر چونک اٹھے اور آپ کے گرد جمع ہوگئے۔

آپ نے فرمایا:

''بتاوء۔ اگر میں تم کو یہ خبردوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے ایک فوج نکلا چاہتی ہے تو کیا تم میری تصدیق کروگے؟''

سب نے کہا:''اب تک آپ کی نسبت ہم کو کسی قسم کی دروغ گوئی کا تجربہ نہیں ہوا ہے''۔

جب آپ نے یہ اقرار لے لیا تو فرمایا:

''میں تمہیں ایک ایسے عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے''۔

آپ کے اس کلمہء حق پر ابولہب نے انتہائی حقارت کے ساتھ کہا:

''کیا ہم سب کو اسی لیے جمع کیا تھا؟''

Marfat.com

یہ کہہ کر وہ سب چلے گئے۔

☆

دعوت حق کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ وطیرہ تھا کہ موسم حج وغیرہ میں جہاں کوئی مجمع آپ کو نظر آتا' آپ اس کے پاس تشریف لے جاتے۔ قبائل کو اللہ واسلام کی جانب دعوت دیتے اور اپنی ذات کو اور جو ہدایت و رحمت اللہ کے پاس سے آپ کے پاس آئی تھی (یعنی قرآن) ظاہر فرماتے'۔

عرب سے مکہ آنے والوں میں سے جس کی خبر آپ کو مل جاتی کہ فلاں نامور یا فلاں سربر آوردہ ہے' آپ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ اسے اللہ کی طرف بلاتے اور اپنے اصول اس کے سامنے بیان فرماتے۔

☆

دشمنانِ رسول اللہ' حضرت ابوطالب کے پاس پہنچے اور کہا:

''اے ابوطالب! آپ ہم میں عمر' نسب اور مرتبہ میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں ہم نے آپ سے استدعا کی تھی کہ اپنے بھتیجے کو ہم سے روکے رکھیں لیکن آپ نے انہیں نہیں روکا۔ واللہ! ہم اس حالت پر صبر نہیں کرسکتے کہ ہمارے بزرگوں کو گالیاں دی جائیں۔ عقلمندوں کو بیوقوف بتایا جائے اور ہمارے معبودوں میں عیب نکالے جائیں یا تو ہم انہیں اپنے متعلق ایسی باتیں کرنے سے روک دیں گے یا ان کے مقابلے کی ٹھہرائیں گے۔ پھر آپ اس میں دخل نہ دینا۔ یہاں تک کہ دونوں گروہوں میں سے کوئی ایک برباد ہو جائے''

اس کے بعد وہ لوگ چلے گئے۔

حضرت ابوطالب بہت پریشان ہوئے کیونکہ ان کی باتوں سے انہیں بے حد دکھ پہنچا تھا۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور کہا:

''اے میرے بھائی کے بیٹے! قوم میرے پاس آئی تھی اور مجھ سے یہ یہ باتیں کیں (وہ باتیں بیان کیں جو ان لوگوں نے کی تھیں) پس مجھ پر رحم کر اور خود اپنی جان پر بھی رحم کر اور مجھ پر ایسا بار نہ ڈال جو میں برداشت نہ کرسکوں''

اپنے چچا کی اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ خیال گزرا کہ چچا بھی امداد سے دست کش ہو جائیں گے اور آپ کو دشمنوں کے حوالے کر دیں گے لیکن اس پر بھی آپ نے فرمایا:

''چچا جان! واللہ اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں اور شرط یہ ہو کہ میں اس معاملہ کو چھوڑ دوں تو بھی اسے نہ چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

خود اسے غلبہ عطا کرے یا میں مر جاؤں"۔

اتنا کہنے کے ساتھ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب آپ چل پڑے تو حضرت ابو طالب نے آپ کو پکارا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے پاس جا کھڑے ہوئے۔

انہوں نے کہا: "جاؤ اور جو چاہو کہو۔ خدا کی قسم! کسی معاوضے پر بھی میں تمہیں ان کے حوالے ہرگز ہرگز نہ کروں گا"۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبیلہ بنو ذہل بن شیبان کے پاس گئے۔ حضرت ابو بکرؓ آپ کے ہمراہ تھے۔

حضرت ابو بکرؓ نے قبیلہ کے رئیس مفروق سے کہا: "تم نے جس پیغمبر کا تذکرہ سنا ہے ______ وہ یہی ہیں!"

مفروق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف رخ کر کے کہا: "برادر قریش! تم کیا تلقین کرتے ہو؟"

آپ نے فرمایا:

"اللہ ایک ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں"۔

پھر یہ آیتیں پڑھیں:

ترجمہ: "کہہ دو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ خدا نے کیا چیزیں حرام کی ہیں یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کا حق خدمت بجا لاؤ اور اپنے بچوں کو افلاس کے خیال سے قتل نہ کرو۔ ہم تم کو اور ان کو دونوں کو روزی دیں گے۔ فحش باتوں کے پاس نہ جاؤ۔ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اور آدمی کی جان، جس کو خدا نے حرام کیا ہے ناحق ہلاک نہ کرو"۔

اس وقت اس قبیلہ کے دوسرے روء سا مثنیٰ اور ہانی بن قبیصہ بھی مفروق کے پاس کھڑے تھے۔ ان لوگوں نے خدا کے کلام کی تعریف کی لیکن کہا:

"مدتوں کا خاندانی دین دفعتہ" چھوڑ دینا زود اعتقادی ہے۔ اس کے علاوہ ہم کسریٰ کے زیر اثر ہیں اور معاہدہ ہو چکا ہے کہ ہم اور کسی کے زیر اثر نہیں آئیں گے"۔

آپ نے ان کی راست گوئی کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

"خدا اپنے دین کی آپ مدد کرے گا"۔

☆

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی قوم کی حالت دیکھ کر انہیں نصیحت فرمایا کرتے اور جس آفت میں وہ مبتلا تھے اس سے نجات کی جانب بلاتے لیکن قریش کی حالت یہ تھی کہ عرب کا جو شخص بھی آپ کے پاس آتا اسے آپ سے ڈراتے تھے۔

طفیل بن عمر الدوسی کا واقعہ یوں ہے کہ:

"وہ مکہ میں ایسے وقت میں آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہیں تشریف فرما تھے ان کی جانب قریش کے بہت سے لوگ گئے۔ طفیل بلند پایہ لوگوں میں سے تھے۔ شاعر اور عقلمند تھے۔ قریش کے لوگوں نے ان سے کہا:

"اے طفیل! تم ہماری بستیوں میں آئے تو ہو لیکن دیکھو' اس شخص نے جو ہمیں میں سے ہے' ہمیں سخت مشکل میں ڈال رکھا ہے۔ ہماری جماعت کو اس نے پراگندہ کردیا ہے اور ہمارے معاملہ کو پریشان کرڈالا ہے۔ اس کی بات جادو کی سی ہوتی ہے۔ بیٹے کو باپ سے' بھائی کو بھائی سے اور شوہر کو بیوی سے جدا کردیتا ہے۔ ہمارے دلوں میں تمہارے اور تمہاری قوم کے لیے اس فتنے کا خوف ہے جو ہم میں داخل ہوچکا ہے اس لیے نہ تو تم اس شخص سے کوئی بات کرو اور نہ اس کی کوئی بات سنو"۔

طفیل نے کہا کہ وہ لوگ میرے ساتھ یہاں تک لگے رہے کہ میں نے پکا ارادہ کرلیا کہ اس شخص کی کوئی بات سنوں گا اور نہ اس سے بات کروں گا۔

جب سویرے میں مسجد کی طرف گیا تو اپنے کانون میں روئی ٹھوس لی کہ مبادا اس کی باتوں میں سے کوئی بات میرے کان تک پہنچ جائے۔ بہتر یہ ہے کہ اس کی بات سننے کا ارادہ بھی نہ کروں۔ مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں آپ کے قریب ہی جاکھڑا ہوا اور اللہ نے آپ کی کوئی نہ کوئی بات سنا دینے کے سوا اور کچھ نہ چاہا۔ میں نے اچھا کلام سنا اور دل میں کہا ____ "میری ماں مجھ پر روئے۔ واللہ! میں عقل مند ہوں اور شاعر ہوں۔ اچھا برا مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ پھر کون سی چیز اس سے روکتی ہے کہ یہ شخص جو کچھ کہتا ہے اسے نہ سنوں۔ جو بات وہ پیش کرتا ہے' اگر اچھی ہو تو اسے قبول کروں اور بری ہو تو اسے چھوڑ دوں"۔

پھر میں کچھ دیر وہاں ٹھہر گیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت خانہ کو واپس تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ یہاں تک کہ جب آپ اپنے دولت خانہ کے اندر تشریف لے گئے تو میں بھی اندر چلا گیا اور کہا:

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): آپ کی قوم نے مجھ سے ایسا ایسا کہا ہے......اور

Marfat.com

وہ سب باتیں بیان کیں جو انھوں نے کہی تھیں:

واللہ! وہ آپ کے معاملہ میں اس قدر ڈراتے رہے کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی تاکہ آپ کی بات نہ سنوں مگر اللہ نے تو اس کے سوا کوئی بات نہ چاہی کہ آپ کی بات مجھے سنائے۔ میں نے سنی اور اچھی بات سنی۔ پس آپ اپنے اصول بتائیں!"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر اسلام پیش فرمایا اور میرے سامنے قرآن کی تلاوت فرمائی _____ واللہ اس سے بہتر بات میں نے کبھی نہیں سنی اور نہ ایسے معتدل اصول سنے۔ کہا: پس میں نے اسلام قبول کرلیا۔ سچی بات کی گواہی دی اور کہا:

"اے اللہ کے نبی! میں ایسا شخص ہوں کہ میری قوم میں لوگ میری بات مانتے ہیں اب میں ان کی جانب لوٹ کر جانے والا ہوں اور انہیں اسلام کی جانب دعوت دوں گا۔ پس اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے کوئی نشانی عطا فرمائے جو اس دعوت میں میری مددگار ہو"۔

آپ نے فرمایا:

"یا اللہ! اس کے لیے کوئی نشانی مقرر فرمادے"۔

پھر میں اپنی قوم کی طرف چلا۔ یہاں تک کہ جب میں ان دو پہاڑوں کے درمیانی راستے مین پہنچا جہاں سے بستی مجھے نظر آتی تھی تو میری دونوں آنکھوں کے درمیان ایک چراغ کی سہر روشنی پیدا ہو گئی۔ میں نے کہا:

"یا اللہ! میرے چہرے کے سوا کسی دوسری چیز میں اسے ظاہر فرما۔ میں ڈرتا ہوں۔ وہ خیال کرنے لگیں گے کہ ان کا دین چھوڑنے کے سبب مجھ میں بطور سزا یہ بات پیدا ہوئی ہے۔

" تب روشنی نے اپنی جگہ بدل لی۔ اور میرے کوڑے کے سرے پر نمودار ہو گئی۔ پھر تو تمام بستی والے وہ نور میرے کوڑے میں قندیل کی طرح لٹکا ہوا دیکھنے لگے اور میں پہاڑوں کے درمیانی راستے سے ان کی جانب اتر رہا تھا۔ یہاں تک کہ میں ان کے پاس پہنچا اور وہیں صبح ہوئی جب میں اترا تو میرا بوڑھا باپ میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے کہا:

"بابا جان! مجھ سے دور رہیے کیونکہ میں آپ کا اور آپ میرے نہیں۔"

اس نے کہا: "بیٹا! یہ کیوں!؟"

میں نے جواب دیا:

"میں نے اسلام اختیار کرلیا ہے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیروکار ہو گیا ہوں۔"

اس نے کہا: "بیٹا پھر جو تمہارا دین وہی میرا دین۔"

Marfat.com

میں نے کہا:

' اچھا تو جائیے اور غسل کیجیے اور اپنے کپڑے پاک کر لیجیے۔ پھر تشریف لائیے کہ آپ کو میں وہ بات سکھاؤں جو میں نے معلوم کرلی ہے۔"

وہ چلے گئے۔ غسل کیا اور کپڑے پاک کر لیے۔ پھر آئے تو میں نے ان کے آگے اسلام پیش کیا۔ انھوں نے اسے قبول کر لیا۔

پھر میری بیوی آئی تو میں نے کہا:

"مجھ سے دور رہ۔ کیونکہ میں تیرا نہیں اور تو میری نہیں۔"

اس نے کہا: "میرے ماں باپ آپ پر قربان —— یہ کیوں؟"

کہا —— "میرے اور تیرے درمیان اسلام نے رکاوٹ ڈال دی ہے اور میں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی اختیار کی ہے۔"

اس نے کہا:

"پھر تو جو آپ کا دین۔ وہ میرا دین"

میں نے کہا: "تو مقام حمی☆ ذی الشری☆ کو جا اور اس کے پانی سے نہا دھو کر پاک اور صاف ہو جا۔"

حمی ان [illegible] کی زمین تھی۔ اس زمین میں ان کا ایک چشمہ بھی تھا اس میں کچھ پانی تھا جو پہاڑ سے [illegible]۔

بیوی نے [illegible]

"میرے [illegible] آپ پر قربان ہوں۔ [illegible] ذی الشری میں بچ[illegible] کے لیے تو کچھ خوف نہیں ہے۔"

میں نے کہا: "نہیں۔ کوئی خوف نہیں۔ میں اس کا ذمہ دار ہوں۔"

پھر وہ چلی گئی اور نہا دھو کر آئی تو میں نے اس کے سامنے اسلام پیش کیا۔ اس نے اسے قبول کر لیا۔

پھر میں نے تمام بنی دوس کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے اسلام اختیار کرنے میں دیر کی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس مکہ آیا تو عرض کی —— "اے اللہ کے نبیؐ قبیلہ دوس کی فحش پسندی میرے تبلیغی کام پر غالب آ گئی ہے۔ آپؐ ان کے لیے بد دعا فرمایئے ——!"

حمی: محفوظ زمین۔

ذی الشری: قبیلہ دوس کے ایک بت کا نام۔

آپؐ نے فرمایا:

"اے اللہ! دوس کو سیدھی راہ پر لگا۔"

ساتھ ہی مجھے فرمایا:

"اپنی قوم کی طرف واپس جاؤ اور انہیں اسلام کی دعوت دیتے رہو اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔"

اس کے بعد میں بنی دوس کی سرزمین پر ہی انہیں دعوت اسلام دیتا رہا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی جانب ہجرت کی اور بدر' احد' اور خندق کے غزوات بھی گزر گئے۔ اس کے بعد اپنی قوم کے ان تمام لوگوں کو لے کر جنھوں نے اسلام اختیار کر لیا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مقام خیبر پر پہنچا۔ آپؐ نے تمام مسلمانوں کے ساتھ ہمیں بھی مال خیبر میں سے حصہ عنایت فرمایا۔

☆

بنی سلیم میں سے ایک شخص جس کا نام قیسؓ بن نسیبہ تھا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کا کلام پاک سنا اور آپؐ سے کئی باتیں دریافت کیں۔ آپؐ نے ان کا جواب دیا۔ اس نے وہ سب کچھ یاد کر لیا۔ پھر آپؐ نے اسے دعوت اسلام دی۔ وہ ایمان لے آیا اور اپنی قوم میں جا کر کہنے لگا:

"بے شک میں نے روم کا ترجمہ' فارس کا زمزمہ' عرب کے اشعار' کاہن کا کہانت اور ملوک حمیر کا کلام سنا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ان میں سے کسی کے کلام سے نہیں ملتا اس لیے تم میرا کہا مانو اور اس سے بہرہ ور ہو جاؤ۔"

اس پر بنو سلیم فتح مکہ کے سال مقام قدید میں خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔

☆

غدرہ شام کا مشہور مقام تھا۔ ہو سکتا ہے کہ بنی غدرہ کے وہاں بود و باش اختیار کرنے سے اس مقام کا یہ نام پڑ گیا ہو۔ بارہ افراد پر مشتمل یہ وفد صفر 9ھ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں حمزہ بن نعمان' سلیم بن مالک اور مالک بن ابی ریاح ممتاز تھے۔

وفد کو رملہؓ بنت الحارث کے مکان پر ٹھہرایا گیا۔

Marfat.com

آپؐ نے وفد سے پوچھا: "تم کون ہو؟"

انھوں نے جواب دیا: ہم قصی کے(ماں کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ہم نے ہی قصی کی مدد کی تھی اور مکہ سے خزاعہ اور بنی بکر کو نکال باہر کیا تھا۔"

آپؐ نے فرمایا:

میں نے پہلے پہچانا نہیں تھا۔ مرحبا **اہلاً سہلاً**

پھر آپ نے فرمایا:

"تمہیں اسلام سے کس نے روکا؟"

اس پر انہوں نے عرض کیا: "ہم اپنی قوم کی فکر میں آئے ہیں۔"

رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر ارکان وفد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپؐ نے انہیں شام کی فتح کی بشارت دی اور انعامات سے نوازا۔ ایک شخص کو آپؐ نے چادر بھی اوڑھائی۔

☆

ابو الحسیر انس بن رافع بنی عبد الاشہل کے چند اور جوانوں کے ہمراہ جن میں ایاس بن معاذ بھی تھا' اپنی قوم خزرج کے خلاف قریش سے معاہدہ کرنے کے لیے مکہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان لوگوں کی آمد کی اطلاع ہوئی تو آپؐ ان کے پاس آئے اور وہاں تشریف فرما ہو کر ان سے کہا:

"جس غرض سے تم آئے ہو اگر اس سے بہتر بات میں تم کو بتاؤں تو کیا تم اسے قبول کرو گے۔؟"

انھوں نے پوچھا: "وہ کیا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے اپنے بندوں کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں ان کو اللہ کی طرف بلاؤں اور وہ صرف اسی کی پرستش کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اللہ نے مجھ پر ایک کتاب نازل فرمائی ہے۔"

اس کے بعد آپؐ نے اسلام کے ارکان ان کو بتائے اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔

ایاس بن معاذ جس کا بالکل شباب تھا' کہا:

"دوستو! بے شک یہ بات اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم یہاں آئے ہو۔"

Marfat.com

ابوالحسیر انس بن رافع نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر ایاس بن معاذ کے منہ پر ماریں اور کہا ——"تم ہم سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ہم اس کے علاوہ دوسرے کام کے لیے یہاں آئے ہیں۔"

ایاس چپ ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے پاس سے اٹھ آئے۔ یہ جماعت مدینہ واپس چلی گئی۔ اس کے بعد اوس اور خزرج کے درمیان جنگ بعاث ہوئی اور اس کے کچھ عرصہ بعد ایاس ہلاک ہو گیا۔ جو لوگ موت کے وقت اس کے پاس موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ برابر اسے تکبیر و تہلیل اور اللہ کی حمد و ثنا کرتے سنا گیا۔

اسی طرح وہ جان بحق و تسلیم ہو گیا۔ ان لوگوں کو اس کے مسلمان مرنے میں کوئی شبہ نہ تھا۔ اس نے مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جو باتیں سنی تھیں ان کی وجہ سے وہ اسلام کا قائل ہو چکا تھا۔

☆

ضماد بن ثعلبہ ازدی زمانۂ جاہلیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دوست تھے یہ طبیب بھی تھے اور جھاڑ پھونک بھی کیا کرتے تھے اور علمی مشغلہ بھی رکھتے تھے۔ انھوں نے مکہ کے بیوقوفوں سے سنا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مجنوں کہتے ہیں پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا: "میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں اور اگر آپؐ پر کچھ اثر ہو گیا ہے تو کیا میں اسے زائل کرنے کے لیے اپنا عمل کروں۔"

اس کا جواب آپؐ نے اس آیت سے دیا:

(ترجمہ): "تمام تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں۔ ہم اسی کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ جسے خدا ہدایت دیتا ہے اسے کوئی دوسرا گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے خدا گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سواء کوئی دوسرا خدا نہیں صرف وہی ایک خدا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔" اما بعد۔

یہ سن کر ضماد نے عرض کیا: "یہ کلمات دوبارہ فرمائیے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی کلمات دہرائے۔ اس پر اس نے کہا:

"واللہ میں نے کاہنوں، جادوگروں اور شاعروں کے اقوال سنے ہیں لیکن اب تک ایسے پاکیزہ کلمات نہیں سنے۔ واللہ آپ بلاغت کی انتہا کو پہنچ گئے ہیں اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں

Marfat.com

دست مبارک پر اسلام کی بیعت کر لوں۔"

چناچہ آپؐ نے اپنا دست مبارک بڑھا دیا۔ انھوں نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسلام قبول کر لیا۔

اس کے بعد تھوڑی سی کوشش سے حضرت ضمادؓ کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

☆

عدی، مشہور حاتم طائی کے بیٹے اور قبیلہ طے کے سردار اور مذہباً عیسائی تھے سلاطین عرب کی طرح ان کو بھی آمدنی کا چوتھا حصہ ملتا تھا۔ جس زمانہ میں اسلامی فوجیں یمن گئیں یہ بھاگ کر شام چلے گئے۔ ان کی بہن گرفتار ہو کر مدینہ میں آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو رہا کر دیا اور بڑی عزت و حرمت سے رخصت کیا۔ وہ اپنے بھائی کے پاس چلی گئیں اور ان سے کہا:

"جس قدر جلد ہو سکے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ وہ پیغمبر ہوں یا بادشاہ' ہر حال میں ان کے پاس جانا مفید ہے۔"

عدی اپنی بہن کے مشورہ پر مدینہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں تھے عدی نے مسجد میں جا کر سلام کیا۔ آپؐ نے جواب میں سلام کے بعد نام پوچھا۔ پھر ان کو لے کر گھر کی طرف چلے۔ اسی اثناء میں ایک بڑھیا آ گئی اور اس نے آپؐ کو روک لیا اور دیر تک آپؐ سے کسی کام کے متعلق باتیں کرتی رہی۔ عدی خود رئیس تھے۔ شام میں رومیوں کا دربار دیکھا تھا۔ ان کو حیرت ہوئی کہ شہنشاہ عرب ایک بڑھیا کے ساتھ اس مساوات سے پیش آتا ہے، اسی وقت ان کو خیال آیا کہ یہ شخص بادشاہ نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر میں تشریف لائے۔ چمڑے کا ایک گدا تھا۔ اس کو عدی کی طرف بڑھایا۔ بہ اصرار اس پر بٹھایا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"کیوں عدی! تم اپنی قوم سے مرباع لیتے تھے لیکن یہ تو تمہارے مذہب (نصرانیت) میں جائز نہیں ہے؟"

عدی بولے۔ "نہیں۔"

پھر آپؐ نے فرمایا:

"خدا کے سوا کوئی اور خدا ہے؟"

بولے۔ "نہیں۔"

Marfat.com

پھر آپؐ نے پوچھا:

" خدا سے کوئی بڑا ہے ؟ "

بولے۔ " نہیں۔ "

آپؐ نے فرمایا:

" یہودیوں پر خدا کا غضب نازل ہوا اور عیسائی گمراہ ہو گئے ہیں۔ "

غرض عدی نے اسلام قبول کر لیا اور اس پر اس قدر ثابت قدم رہے کہ ردہ☆ کے زمانہ میں بھی ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

☆

حضرت ابو ہریرہؓ کی والدہ مشرکہ تھیں۔ وہ ان کو دعوت اسلام دیا کرتے تھے ایک دن انھوں نے ان کو دعوت اسلام دی تو انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں مکروہ الفاظ کہہ دیے جس پر وہ روتے ہوئے حضورؐ اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کرنے کے بعد دعائے ہدایت کی درخواست کی۔

آپؐ نے دعا فرمائی:

خدایا ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے۔ "

حضرت ابو ہریرہؓ اس دعا سے خوش ہو کر گھر آئے تو دیکھا کہ کواڑ بند ہیں۔ ان کی والدہ نے ان کے قدموں کی آہٹ کو سنتے ہوئے کہا:

" ابو ہریرہؓ! یہیں ٹھہرو۔ "

اس کے بعد انہوں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ ان کی والدہ نے غسل کر کے صاف کپڑے پہنے اور پھر دروازہ کھولتے ہوئے کلمہ توحید پڑھ لیا۔

☆

حبشہ کے نصرانیوں کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر معلوم ہوئی ان میں سے بیس آدمی آپؐ کے پاس اس وقت آئے جب آپؐ مکہ ہی میں تھے اور آپؐ کو مسجد ہی میں پایا۔ وہ آپؐ کے پاس آ کر بیٹھے اور گفتگو شروع کی۔

اس وقت قریش کے لوگ کعبۃ اللہ کے اطراف میں اپنی اپنی مجلس میں بیٹھے تھے۔ نصرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو جو سوالات کرنا چاہتے تھے کر چکے تو آپؐ

☆ اسلام سے پھرنا۔

Marfat.com

نے انہیں اللہ کی جانب دعوت دی اور قرآن پڑھ کر سنایا۔ جب قرآن کی تلاوت سنی تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ انہوں نے دعوت قبول کی اور اللہ پر ایمان لے آئے۔ ان کی تصدیق کی اور ان کی کتابوں میں آپؐ کے متعلق جو اوصاف درج تھے انہوں نے اسے جان لیا۔

پھر جب وہ آپؐ کے پاس سے اٹھ کر جانے لگے تو ابو جہل قریش کے چند لوگوں کے ساتھ ان سے راہ میں ملا اور کہا: " اللہ اس قافلے کو محروم رکھے جسے تمہارے دین کے لوگوں نے بھیجا ہے جو تم سے پیچھے رہ گئے ہیں کہ تم ان کے لیے راہ کا نشیب و فراز دیکھو " اور اس شخص کے حالات ان تک پہنچاؤ۔ تم اس شخص کے پاس اطمینان سے بیٹھے بھی نہیں کہ تم لوگوں نے اپنا دین چھوڑ دیا اور اس جو کچھ کہا اس پر تم نے آمنا صدقنا کہہ دیا۔ تمہارے جیسا احمق قافلہ تو ہم نے کبھی دیکھا ہی نہیں "۔

انہوں نے جواب میں کہا:

" تمہیں ہمارا سلام ہے۔ ہم تم سے جہالت میں مقابلہ کرنا نہیں چاہتے۔ ہم اپنے طریقے پر قائم رہیں گے۔ تم لوگ اپنے طریقے پر قائم رہو۔ ہم نے اپنے لیے بھلائی کی طلب میں کوتاہی نہیں کی۔ "

" یہ کہہ کر وہ ابو جہل کے پاس سے چلے گئے۔ "

☆

روایت حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباس' رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپؐ نے انہیں اپنے قریب بلاتے ہوئے فرمایا:

" اے ابن عباسؓ! میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھو وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھو گے تو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو اور جب تم کو مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو اور یقین کرو کہ اگر تمام گروہ اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تم کو کسی بات پر نفع پہنچا دیں تو تم کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے بجز اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی تھی اور وہ سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تم کو کسی بات پر ضرر پہنچا دیں تو تمہیں ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے بجز اس چیز کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی تھی۔ "

☆

Marfat.com

نجران مکہ معظمہ سے جانب یمن سات منزل کے فاصلہ پر ایک بڑا شہر ہے جو نجران بن زید بن یشجب بن یعرب کے نام سے موسوم ہے۔ یہ شہر ملک عرب میں عیسائی مذہب کا مرکز تھا اور 73 گاؤں اس سے متعلق تھے۔

جناب سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے ایک سال پیشتر یہاں کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ منورہ آیا۔

جب وہ عصر کے بعد مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے تو ان کی نماز کا وقت آ پہنچا۔ مسجد میں انھوں نے مشرق رو ہو کر نماز ادا کی۔ صحابہ کرامؓ منع کرنے لگے مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تالیف قلوب اور توقع اسلام کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سے تعرض کرنے سے روک دیا۔ اس وفد میں 60 آدمی تھے جن میں 24- ان کے اشراف میں سے تھے اور ان 24 میں سے 3 مرجع کل تھے ابو حارثہ بن علقمہ ان کا بڑا پادری تھا۔ حضور پاکؐ نے ان کو دعوت اسلام دی مگر انھوں نے جواب میں مباحثہ شروع کر دیا اور آخر کہنے لگے کہ:

"اگر عیسیٰؑ خدا کے بیٹے نہیں تو بتاؤ ان کا باپ کون تھا؟"

ان کی اس بات کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں:

(ترجمہ): "بے شک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسی آدم کی۔ بنایا اس کو مٹی سے' پھر کہا کہ ہو جا۔ ہو گیا۔ حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے۔ پس تو مت رہ شک میں' پھر جو جھگڑا کرے تجھ سے اس بات میں بعد اس کے پہنچ چکا تجھ کو علم۔ تو تو کہہ۔ آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔ پھر دعا کریں اور لعنت ڈالیں اللہ جھوٹوں پر۔"

(اہل اسلام اس طرح کے فیصلے کو مباہلہ کہتے ہیں)۔

ارشاد الٰہی کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان علماء نصاریٰ سے مباہلہ کے لیے کہا۔ انھوں نے مہلت مانگی۔

دوسرے روز صبح کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو جو خوردسال تھے' ہاتھ سے پکڑا۔ آپؐ کے پیچھے حضرت فاطمہ الزہراؓ اور ان کے پیچھے حضرت علیؓ مقام مباہلہ کو روانہ ہوئے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا:

"جب میںؐ دعا کروں تم آمین کہنا۔"

لیکن پنجتن پاکؓ کو دیکھ کر ابو حارثہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "میں وہ صورتیں

Marfat.com

دیکھتا ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا کریں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو بے شک ان کی دعا سے ٹل جائے اس لیے تم مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر قیامت تک کوئی عیسائی نہ رہے گا۔

اللہ کی قسم!

تمہیں اس ؐ کی نبوت معلوم ہو چکی ہے اور وہ تمہارے صاحب (حضرت عیسیٰؑ) کے بارے میں قول فیصل لایا ہے۔

اللہ کی قسم!

"جس قوم نے پیغمبر سے مباہلہ کیا وہ ہلاک ہو گئی!"

یہ سن کر عیسائی ڈر گئے اور مباہلہ کی جرات نہ کر سکے بلکہ صلح کر لی اور جزیہ دینا قبول کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندر اور سور بن جاتے اور جنگل ان پر آگ برساتا۔ اللہ نجران اور اس کے باشندوں کو تباہ کردیتا یہاں تک کہ کوئی پرندہ بھی کسی درخت پر باقی نہ رہتا۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سوید بن صامت کے آنے کی خبر سنی تو اس کی طرف توجہ فرمائی اور اسے اسلام اور اللہ کی جانب دعوت دی۔

سوید نے آپؐ سے عرض کیا: "شاید آپؐ کے پاس کچھ ایسی ہی چیزیں ہیں جو میرے پاس بھی ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"وہ کیا چیز ہے جو تیرے پاس ہے؟"

اس نے کہا: "صحیفہ لقمان!"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اسے میرے سامنے پیش کر۔"

اس نے پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا:

"بے شک یہ کلام تو اچھا ہے مگر جو چیز میرے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے۔ وہ قرآن ہے جسے اللہ نے مجھ پر اتارا ہے۔ وہ سراپا ہدایت و نور ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قرآن سنایا اور اسلام کی دعوت دی

Marfat.com

تو اس نے اس سے دوری اختیار نہ کی اور کہا:

بے شک یہ کلام خوب ہے پھر وہ آپؐ کے پاس سے لوٹ کر اپنی قوم کے پاس مدینہ پہنچا اور تھوڑی مدت کے بعد اس کو بنی خزرج نے قتل کر دیا۔ اس کی قوم کے لوگ کہتے تھے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہونے کی حیثیت میں قتل ہوا۔

سوید بن عمرو بنی عوف میں سے تھا اسے اس کی قوم نے کامل کا نام دے رکھا تھا۔ جس کا سبب اس کی قوت جسمانی اور شاعری کے علاوہ سربر آوردہ اور ذی نسب ہونا تھا۔

☆

گروہ قریش نے ابن مطلب کو ابو طالب کے پاس بھیجا۔ اس نے ابو طالب سے ملاقات کی اجازت چاہی اور کہا کہ تمہاری قوم کے عمائد و اکابر تم سے ملنے آئے ہیں۔

ابو طالب نے ان کو آنے کی اجازت دی۔ وہ ان کے پاس آئے اور کہا۔ "آپ بڑے بزرگ اور سردار ہیں۔ آپ اپنے بھتیجے کے معاملے میں ہمارا انصاف کیجیے۔ آپ اسے منع کریں کہ وہ ہمارے خداؤں کو گالیاں نہ دیں۔ ہم اس کے خدا سے کوئی تعرض نہ کریں گے۔"

چنانچہ حضرت ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا بھیجا۔ جب وہ آ گئے تو ان سے کہا:

"اے میرے بھتیجے! یہ تمہاری قوم کے بزرگ ہیں اور عمائد ہیں۔ تم سے تصفیہ چاہتے ہیں کہ تم ان کے دیوتاؤں کو گالیاں دینا چھوڑ دو۔ یہ تم سے اور تمہارے خدا سے کوئی تعرض نہ کریں گے۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"چچا جان! کیا میںؐ ان کو ایسی بات کی دعوت نہیں دے رہا ہوں جو ان کی بت پرستی سے بہتر ہے۔" حضرت ابو طالب نے پوچھا: "وہ کیا دعوت ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"میں چاہتا ہوں کہ یہ صرف ایک بات کے قائل ہو جائیں تو تمام عرب و عجم ان کے زیر فرمان آ جائیں گے۔"

ابو جہل بولا: "وہ کیا بات ہے؟ بیان تو کرو —— تمہارے باپ کی قسم اس کے لیے تو ہم بالکل آمادہ ہیں بلکہ اس سے دس اور بھی ماننے کو تیار ہیں۔"

Marfat.com

آپ نے فرمایا:

"کہو ــــ لا الٰہ الا اللہ۔"

یہ سنتے ہی وہ سب بدک گئے اور کہنے لگے ــــ "اس کے علاوہ اور جو کچھ کہو وہ ہمیں منظور ہے۔

آپؐ نے فرمایا:

اگر تم آفتاب کو میرے ہاتھ پر لا کر رکھو تب بھی میں اس کے سوا اور کسی بات کا تم سے مطالبہ نہیں کروں گا۔"

وہ سب برہم ہو کر مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: "اب سے ہم تجھے اور تیرے اس خدا کو جس نے تجھے اس کا حکم دیا ہے ضرور گالیاں دیں گے۔"

☆

ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا ابو لہب نے آپؐ سے کہا:

"تم کعبہ میں عبادت کرنے کے لیے کیوں نہیں آتے حالانکہ وہ تمہارے باپ دادا کی عبادت گاہ ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"وہاں ہاتھوں سے بنائے ہوئے بت رکھے ہیں اور میرا ان بتوں پر کوئی اعتبار نہیں ہے۔"

اس پر ابو لہب بگڑتے ہوئے بولا: "تمہارے باپ دادا تو انہیں ہاتھوں کے بنے ہوئے بتوں کو پوجتے تھے۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے اپنے باپ کو نہیں دیکھا۔ وہ میری پیدائش سے پہلے وفات پا گئے تھے اور دادا کو بھی میںؐ نے بت پوجتے نہیں دیکھا۔"

ابو لہب بولا: "ہم سب تو تمہارے عزیز ہیں اور انہیں بتوں کو پوجتے ہیں

اس پر آپؐ نے فرمایا:

"مجھ کو ایسا بتا دو جس کو آدمی نے نہ بنایا ہو اور اس میں آدمی سے زیادہ قدرت بھی ہو۔"

ابولہب پہلے سے بھی زیادہ بگڑ کر بولا: "شاید تم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا

Marfat.com

ہے اور بے دین ہو گئے ہو۔"

اس پر آپؐ نے انتہائی تحمل اور بردباری سے جواب دیا:

"مجھے سب سے زیادہ سچے خدا کی تلاش ہے۔ میںؐ دین کا منکر نہیں ہوں۔ مجھے اتنی بات تو سمجھا دو کہ بت پرستی میں فائدہ کیا ہے۔"

آپؐ کے اس جواب پر ابولہب غصے میں بھرا ہوا آپؐ کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا۔

☆

ربیعہؓ بن عباد کی زبانی

"میں نوجوان تھا۔ اپنے باپ کے ہمراہ منیٰ میں موجود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبائل عرب کی فرودگاہوں میں آ کر کھڑے ہوتے اور کہتے:"

"اے بنی فلاں! میں اللہ کا رسولؐ ہوں اور تمہاری طرف آیا ہوں اور تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم صرف اللہ کی پرستش کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ اس کے علاوہ جن دیوتاؤں کی پرستش تم کرتے ہو ان سے بالکل قطع تعلق کر لو۔ مجھؐ پر ایمان لاؤ۔ میری تصدیق و۔ میری حمایت کرو۔ پھر میں اللہ کے اس پیام کو جو اس نے مجھے دے کر معبوث کیا ہے تم کو بتاؤں گا۔"

آپؐ کے پیچھے ایک اور شخص سرخ و سپید' خوش رو زلفوں والا تھا جس نے ایک عدنی حلہ پہن رکھا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی تقریر اور دعوت ختم کرتے تو فوراً یہ شخص آپؐ کی مخالفت میں کہتا:

"اے بنی فلاں! یہ شخص تم کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ تم لات و عزیٰ کو چھوڑ دو اور بنی مالک بن اقیش سے جو تمہارے حلیف ہیں' قطع تعلق کر کے اس کی دعوت کو جو سراسر بدعت اور ضلالت ہے۔ قبول کرو۔ تم ہرگز اس کی بات نہ ماننا۔"

میں نے اپنے والد سے پوچھا: "یہ کون ہے جو اس شخص کے ساتھ ساتھ اس کی تردید کرتا پھر رہا ہے۔"

انہوں نے کہا: "یہ اسی کا چچا عبدالعزیٰ ابو لہب بن عبدالمطلب ہے۔"

☆

Marfat.com

سردار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کے قریب پہنچ کر مرا الظہران میں قیام فرمایا۔ لشکر اسلام میں شامل بہت سے صحابہ کرامؓ کے اعزہ و اقرباء مکہ میں موجود تھے حضرت عباسؓ کے دل میں خیال آیا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہو گئے اور قریش نے پہلے جان و مال کی امان نہ لے لی تو سب برباد ہو جائیں گے۔ چنانچہ وہ اس تلاش میں لشکر سے باہر نکلے کہ مکہ کا کوئی آدمی مل جائے تو اس کے ہاتھ قریش کو پیغام بھیجیں کہ مرا الظہران آ کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے امان کی درخواست کریں۔

اتفاق سے انہیں قریش کے سربراوردہ رئیس ابو سفیان بن حرب مل گئے حضرت عباسؓ نے انہیں حضورؐ کی آمد کی خبردی تو وہ سراسیمہ ہو گئے اور حضرت عباسؓ انہیں اپنے ساتھ سوار کر کے حضورؐ کے خیمہ اقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت عمرؓ کی ان پر نظر پڑی تو وہ جوش غضب میں پکارے:

"او دشمن خدا! اللہ کا شکر ہے کہ اس نے کسی عہد و پیان اور ذمہ داری کے بغیر ہمیں تجھ پر قابو دے دیا ہے۔"

لیکن حضرت عباسؓ ساتھ تھے اس لیے حضرت عمرؓ سیدھے حضور پاکؐ کی خدمت اطہر میں پہنچے لیکن حضرت عباسؓ ان سے پہلے پہنچ چکے تھے۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسولؐ! یہ ابو سفیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عہد و پیمان کے اس پر قابو دے دیا ہے۔ اجازت ہو تو اس دشمن خدا کی گردن اڑا دوں۔"

حضرت عباسؓ نے کہا:

"یارسول اللہ! میں نے اس کو پناہ دی ہے۔"

لیکن حضرت عمرؓ برابر ابو سفیان کے قتل کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ ان کے اصرار دیکھ کر حضرت عباسؓ نے کہا:

عمرؓ اگر تمہارے قبیلے کا کوئی آدمی ہوتا تو تم کبھی اس کی جان لینے پر اصرار نہ کرتے لیکن تمہیں بنی عبد مناف کی کیا پرواہ؟"

حضرت عمرؓ نے جواب میں کہا: "عباسؓ خدا کی قسم مجھے آپ کے اسلام لانے کی اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ اگر میرا باپ خطاب بھی اسلام لاتا تو میں اتنا خوش نہ ہوتا"

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عباسؓ! اس وقت انہیں ساتھ لے جایئے اور کل صبح پھر ساتھ لے کر آیئے۔ اس

Marfat.com

وقت کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ "

حضرت عباسؓ ابو سفیان کو لے گئے اور دوسرے دن پھر بارگاہ نبوی میں لا پیش کیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابو سفیان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

" ابو سفیان! افسوس کا مقام ہے۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ تم خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو۔ "

حضرت ابو سفیان نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا۔

پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" ابو سفیان! کیا ابھی وہ وقت نہیں ایا کہ تم مجھے اللہ کا رسول مانو۔ "

جواب میں ابو سفیان! نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت' حلم و تحمل اور صلہ رحمی کا اقرار کیا لیکن رسالت پر ایمان لانے میں تذبذب کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت عباسؓ نے ابو سفیان کو ایسے مؤثر انداز میں سمجھایا کہ وہ فورا کلمہ توحید پڑھ کر مشرف بہ ایمان ہوئے۔

جب وہ لوٹنے لگے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا:

" ابو سفیانؓ کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر کھڑا کر دیں تاکہ وہ لشکر اسلام کے جلال اور اللہ کے سپاہیوں کے جوش ایمان کا منظر دیکھ سکیں۔ "

حضرت عباسؓ انہیں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر جا کھڑے ہوئے اور جب تک سارا لشکر ان کے سامنے سے گزر نہ گیا' وہیں کھڑے رہے۔

☆

رجب 5ھ میں بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو اپنا سفیر بنا کر بارگاہ رسالت میں بھیجا ضمام نے جس طریقہ سے سفارت ادا کی اس سے عرب کی اصل سادگی اور آزاد روی کی عکاسی ہوتی ہے اس نے مسجد میں داخل ہوتے ہی با آواز بلند کہا: " تم میں ابن عبدالمطلب کون ہے؟ "

آپؐ نے فرمایا:

" میں ابن عبدالمطلب ہوں۔ "

وہ کہنے لگا: " محمد ــــــ؟ "

آپؐ نے فرمایا:

" ہاں! "

Marfat.com

اس پر وہ بولا: "اے ابن عبدالمطلب! میں تجھ سے ایک سوال کرتا ہوں اور سوال میں سختی کا انداز اختیار کروں گا اس لیے میری بات کا برا نہ ماننا۔"

آپؐ نے اس کی خواہش کی احترام کیا۔

اس نے کہا: "میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جو تیرا' تیرے خاندان کا' تجھ سے پہلوں کا اور تیرے بعد کے آنے والوں کا رب ہے کیا واقعی تجھے اس نے ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں!"

اس نے کہا: "تجھے اللہ کی قسم! کیااللہ نے تمہیں علم دین دیا ہے کہ تو صرف اسی کی عبادت کر اور اس کے ساتھ شرک نہ کر اور ہم بتوں سے منہ موڑلیں جنہیں ہمارے اسلاف پوجا کرتے تھے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔ اللہ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے۔"

اس کے بعد ضمام نے اسلام کے تمام فرائض کا ذکر کیا اور

——پھراس نے کہا:

"میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور مجھ کو میری قوم نے بھیجا ہے۔ میں جاتا ہوں اور جو تم نے بتایا ہے میں اس سے ایک ذرہ زیادہ کروں گا نہ کم۔"

کلام کے اختتام پر ضمام نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ جب وہ اپنی قوم میں واپس پہنچے تو تمام لوگ ان کے منتظر تھے۔ ضمامؓ نے تمام بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ اہل قبیلہ نے انہیں بتوں کا خوف دلانا چاہا لیکن ضمامؓ نے کہا:

"خدا کی قسم! یہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر"

☆

محرم 9ھ میں سریہ عینیہ یا سریہ تمیم میں گیارہ مرد' گیارہ عورتیں اور تیس بچے گرفتار ہوئے۔ ان سب کو مدینہ لایا گیا۔ اس پر روسا تمیم جس میں عطارد بن حاجب' حتات بن یزید' زبر قان بن بدر' قیس بن عاصم' اقراع بن حابس' قیس بن حارث' نعیم بن سعد عمرو بن الاتہم عینیہ بن حسن اور رباع بن حارث شامل تھے' مدینہ آئے۔

ابن سعد کا خیال ہے کہ ان کے ہمراہ مزید اسی نوے افراد بھی تھے۔

یہ لوگ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے در پر حاضر ہوئے اور بڑے اکھڑ طریقے

Marfat.com

سے پکارا: "اے محمدؐ باہر آیئے ــــــ!"

اس وقت لوگ مسجد میں ظہر کی نماز کے لیے آپؐ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپؐ تشریف لائے اور نماز پڑھانے کے بعد ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

عطارد بن حاجب نے تقریر کی جو نامور خطیب تھے:

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس کا ہم پر فضل و کرم ہے اور اس حمد و ثنا کا وہی مستحق ہے جس نے ہمیں بادشاہ بنایا اور بڑے بڑے اموال دیئے جن کے ذریعے سے ہم بھلائی چاہتے ہیں۔ جس نے ہمیں تمام اہل شرق میں غالب اور باعزت بنایا۔ عددی اکثریت دی اور ان سب سے زیادہ سازو سامان دیا۔ آج لوگوں میں ہم جیسا کون ہو سکتا ہے؟

کیا ہم جیسا کوئی ہو سکتا ہے؟ کیا ہم سب کے سردار اور ان میں سب سے زیادہ فضیلت والے نہیں؟ پس ہم سے فخر میں جو شخص مقابلہ کرنا چاہے اسے چاہیے کہ جو چیزیں ہم نے شمار کروائی ہیں انہی جیسی چیزیں شمار کرائے اور اگر ہم چاہتے تو بات کو مزید بڑھاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو کچھ دیا ہے اس کی فراوانی کے بیان سے ہم حیا محسوس کرتے ہیں اور اسی حیا سے ہم پہچانے جاتے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ تم ہم جیسا قول لاؤ اور ایسا امر لاؤ ہمارے امر سے افضل ہو۔"

تقریر کرنے کے بعد عطارد بیٹھ گیا۔ اب آپؐ کے حکم پر ثابت بن قیس بن شماس نے تقریر کی ــــــ!

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی مخلوق یہ آسمان اور زمین ہیں جس کے اندر اس کا حکم چلا اور کرسی نے علم کو اپنے اندر لے لیا ہے۔ کوئی چیز بغیر اس کے فضل سے نہیں ہوئی پھر اس کی قدرت سے یہ بات ہوئی کہ اسنے ہمیں بادشاہ بنایا اور اپنی بہترین مخلوق میں سے رسولؐ کا انتخاب کیا جو نسب کے اعتبار سے سب سے زیادہ افضل ہیں۔ پھر اس نے رسولؐ کا انتخاب کیا جو نسب کے اعتبار سے سب سے زیادہ افضل ہیں۔ پھر اس نے رسولؐ پر اپنی کتاب نازل فرمائی۔ اور انہیں اپنی تمام مخلوق پر نبی بنایا اس لیے وہ (رسولؐ) تمام عالم میں اللہ کے برگذیدہ بندے ہیں۔ پھر انہوںؐ نے اللہ پر ایمان لانے کے لیے تمام انسانوں کو دعوت دی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی قوم اور ان کے اقرباء میں سے مہاجرین ایمان لائے جو اخلاق میں سب سے زیادہ افضل ہیں اور جو چہروں کے لحاظ سے تمام لوگوں میں اچھے ہیں اور عمل و کردار کے اعتبار سے بھی تمام لوگوں سے اعلیٰ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہنے میں انہیں ساری مخلوق پر اولیت حاصل ہے۔ جس وقت رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دی تو اللہ کی اس دعوت پر ہم نے بھی لبیک کہی۔ پس ہم اللہ کے انصار اور اس کے رسولؐ کے مددگار ہیں۔ ہم لوگوں سے اُس وقت تک جہاد کرتے ہیں جب تک وہ اللہ پر ایمان نہ لے آئیں۔ پھر جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آتا ہے وہ اپنی جان و مال کو ہم سے محفوظ کر لیتا ہے اور جو کفر کرتا ہے ہم اس سے جہاد کرتے ہیں اور ان کا قتل ہمارے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ میں اللہ سے اپنے لیے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں۔

والسلام علیکم ــــــ!

اس کے بعد زبرقان کھڑے ہوئے اشعار پڑھے۔

جواب میں حسان بن ثابتؓ نے اشعار پڑھے زبرقان نے دوبار اشعار پڑھے۔

اور حسان بن ثابتؓ نے پھر جواب دیا۔

اب اقراع بن حابس نے کہا ــــــ "باپ کی قسم! یہ آدمی (نبی کریم) وہ ہیں، جنہیں توفیق الٰہی حاصل ہے۔ ان کا خطیب ہمارے خطیب سے بہتر، ان کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر اور ان کے الفاظ ہمارے الفاظ سے شیریں ہیں۔"

اس اعتراف کے بعد تمام افراد دائرہ اسلام میں شامل ہو گئے۔

☆

9ھ میں وفد تجیب تیرہ افراد پر مشتمل رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اہل تجیب اپنے ہمراہ اپنے صدقات بھی لیتے آئے جو ان پر فرض تھے۔

آپؐ نے فرمایا:

"انہیں واپس لے جاؤ اور اپنی قوم کے فقراء میں تقسیم کر دو۔"

انہوں نے کہا: "حضورؐ! ہم تقسیم کر کے یہاں آئے ہیں۔"

ارکان وفد اسلامی تعلیمات سیکھنے پر بہت ہی راغب تھے اور واپس جانے کے لیے بھی مضطرب رہتے تھے تاکہ جو انوار انہوں نے حاصل کیے، انہیں جلد از جلد اپنی قوم کو پہنچا سکیں۔ واپسی پر آپؐ نے وفد کے ہر رکن کو انعامات سے نوازا۔ آپؐ کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک لڑکا انعام حاصل کرنے سے رہ گیا ہے جسے سامان کی حفاظت کے لیے چھوڑا گیا تھا۔

آپؐ نے فرمایا:

"اسے بھی بلاؤ۔"

Marfat.com

وہ لڑکا حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے میری قوم کے نمائندوں پر لطف و کرم فرمایا۔ مجھے بھی کچھ مرحمت فرمائیے۔"

آپؐ نے پوچھا تمہاری حاجت کیا ہے؟"

عرض کی: "آپؐ میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیے اور یہ کہ اللہ میرے دل کو غنی کر دے۔"

آپؐ نے اس کے لیے یہی دعا فرمائی۔ علاوہ ازیں اسے انعام سے بھی نوازا۔

10ھ میں جب آپؐ حج کے لیے تشریف لے گئے تو تجیب کے 16- افراد آپؐ سے منیٰ میں ملے۔ آپؐ نے اس لڑکے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے عرض کی:

"اس سے زیادہ قناعت کرنے والا ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اللہ ہم سب کا خاتمہ اسی طرح کرے۔"

جب آپؐ کی وفات کے بعد یمن میں فتنہ ارتداد پھیلا تو اس نوجوان کی صالحانہ کوششوں کے باعث ایک بھی شخص مرتد نہ ہوا۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط موصول ہونے پر ہرقل نے حضرت دحیہؓ سے کہا:

"میں جانتا ہوں کہ تمہارے نبیؐ برحق ہیں۔ یہی وہ نبیؐ ہیں جن کے ہم منتظر تھے۔ اور جن کا ذکر ہماری مذہبی کتابوں میں موجود ہے مگر مجھے رومیوں سے اپنی جان کا خوف ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں ضرور ان کی پیروی کرتا۔ اب مناسب یہ ہے کہ تم اسقف (بڑا پادری) کے پاس جاؤ اور اس سے اپنے نبیؐ کا حال بیان کرو۔ تمام رومیوں میں اس کی شان اور عزت مجھ سے زیادہ ہے اور اس کی بات کا اثر مجھ سے زیادہ لوگوں پر ہوتا ہے۔ دیکھو وہ اس معاملہ میں کیا کہتا ہے۔"

اس پر حضرت دحیہؓ ضغاطر (اسقف) کے پاس آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس غرض اور جس دعوت کے لیے ان کو ہرقل کے پاس بھیجا تھا وہ اس سے بیان کی۔

ضغاطر نے کہا ——— "بے شک! تمہارے نبیؐ برحق ہیں۔ ہم ان کی تعریف سے پہچان گئے ہیں۔ ان کا نام ہماری کتابوں میں ہے۔"

اس کے بعد ضغاطر اندر گیا۔

Marfat.com

وہاں اس نے اپنا سیاہ پادریوں والا لباس اتار کر سفید کپڑے پہنے اور پھر اپنا عصا ہاتھ میں لے کر رومیوں کے سامنے' جو گرجا میں جمع تھے آیا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا:

"ہمارے پاس احمدؐ کا خط آیا ہے جس میں انہوں نے ہمیں اللہ عزوجل کی دعوت دی ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ **ان لاالہ اللہ وان احمد عبدہ و رسولہ۔**"

یہ سنتے ہی تمام حاضرین یکجا ہو کر اس پر حملہ آور ہوئے اور وہیں ضغاطر کو شہید کر دیا۔

اس واقعہ کے بعد حضرت وحیہؓ ہرقل کے پاس آئے اور یہ واقعہ اس سے بیان کیا۔

ہرقل نے کہا:

"میں نے تم سے پہلے ہی یہ بات کہہ دی تھی کہ مجھے ان کی طرف سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ ضغاطر کا ان پر مجھ سے کہیں زیادہ اثر تھا اور وہ اس کی مجھ سے زیادہ تعظیم کرتے تھے مگر تم نے دیکھ لیا اس کے ساتھ کیا ہوا؟"

اس کے بعد حضرت وحیہؓ، ہرقل کے پاس سے چلے آئے۔

☆

پتھر کے تراشیدہ 360 بت بشمول بڑے بت ہبل اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیلؑ کے مجسموں کے ایک ایک کر کے کعبہ سے باہر لا کر پاش پاش کر دیئے گئے ——— اور ——— ہر بت کے ٹوٹنے پر آپ یہ آیت بلند آواز سے پڑھتے رہے:

وقل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

ترجمہ: "کہہ دو حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل' مٹنے والا ہی تھا۔"

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۵

سِیرتِ طیّبہ

کی

باتیں

اَخلاق و کردار

راست گوئی و بیباکی

حق گوئی و صداقت

اَور

شگُفتہ مزاجی

Marfat.com

فرمان خداوندی

اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی علیہ و آلہ وسلم کی تعریف کے طور پر فرمایا:

انک لعلی خلق عظیم۔

بے شک آپؐ بڑے اخلاق پر پیدا ہوئے۔"

ترجمہ: "اور تمہارے لیے (اے مسلمانو!) رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں بہترین اقتدا ہے۔"

الاحزاب:

فرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بعث لاتمم مکارم الاخلاق۔

ترجمہ: "میں دنیا میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق عالیہ کو پایہ تکمیل تک پہنچا دوں۔"

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

انا اکرم اولاد آدم۔

ترجمہ: "میں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں۔"

فرمایا:

"میں خدا کا رسول ہوں: نہ صرف عربوں کے لیے بلکہ انسانیت عامہ کے تمام افراد کے لیے میں کالے اور گورے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

میرے پانچ نام ہیں:

میں محمدؐ ہوں

میں احمدؐ ہوں

میں ماحیؐ ہوں کہ خدا میرے ذریعے سے کفر کو محو کرے گا۔

میں حاشرؐ ہوں کہ خدا میرے پیچھے سب کو جمع کرے گا۔

اور ——

میں عاقبؐ (آخری) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

"مزاح المومنین عبادۃ"

ترجمہ: ایمان کی حدود کے اندر مومنین کا باہمی مزاح بھی عبادت ہے۔

Marfat.com

عرب میں اگر چہ ہر قبیلہ فصاحت و بلاغت کا مدعی تھا تاہم تمام عرب میں دو قبیلے اس وصف میں نمایاں امتیاز رکھتے تھے:

1- قریش اور

2- بنو ہوازن

قریش خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قبیلہ تھا اور بنو ہوازن کے قبیلہ میں آپؐ نے پرورش پائی تھی اس لیے آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: "میںؐ تم میں فصیح تر ہوں۔ قریشی ہوں اور میری زبان بنو سعد کی زبان ہے۔"

مزید فرمایا:

"میں فصیح ترین عرب ہوں۔"

میںؐ کلماتِ جامعہ لے کر معبوث ہوا ہوں۔"

روایت ابن عباسؓ

دو شنبہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئے۔

دو شنبہ کے دن آپؐ کو نبوت ملی۔

دو شنبہ کے دن آپؐ نے پتھر (حجر اسود) اٹھایا۔

دو شنبہ کے دن آپؐ ہجرت کے لیے مکہ سے چلے۔

دو شنبہ کے دن آپؐ کی وفات ہوئی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ بیمار کی عیادت کو جاتے۔ جنازہ کے ساتھ جاتے۔ دشمنوں میں بلا نگہباں پھرتے۔ سب سے زیادہ متواضع اور سب سے زیادہ خاموش طبع تھے مگر یہ بات تکبرّ سے نہ تھی۔ کلام میں سب سے زیادہ بلیغ تھے مگر بات کو طول نہ دیتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آیا کرتے تھے۔ کوئی دنیاوی بات آپ کے دل میں خوف پیدا نہیں کرتی تھی۔ کبھی کملی کبھی یمنی چادر اور کبھی صوف کا جبہ' جو مباح مال سے ملتا پہن لیتے آپؐ کی انگوٹھی چاندی کی تھی آپؐ اس کو دائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہنا کرتے تھے۔ اپنے پیچھے اپنے غلام یا دوسرے شخص کو سوار کر لیتے جو سواری میسر آ جاتی اس پر سوار ہو جاتے کبھی گھوڑے پر کبھی اونٹ پر۔ کبھی چتکبرے خچر پر اور کبھی گدھے پر اور کبھی پا پیادہ ننگے

Marfat.com

پاؤں۔ چادر عمامہ اور ٹوپی پہنے بغیر نہ چلتے۔

آپؐ مدینہ کے دور دراز علاقوں میں بیماروں کی عیادت کے لیے جاتے۔

خوشبو آپؐ کو پسند تھی۔ بدبو سے نفرت فرماتے تھے۔

فقیروں کے ساتھ بیٹھتے اور مسکینوں کو اپنے ساتھ کھلاتے تھے۔

جو لوگ اخلاق میں افضل ہوتے ان کا احترام کرتے تھے۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے تھے مگر اہل فضل پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

کسی سے کسی بھی معاملہ میں زبردستی نہیں کرتے تھے۔ عذر کرنے والے کا عذر قبول فرما لیتے تھے۔

آپؐ کبھی کبھی دل لگی بھی کرتے مگر سچ کے سوا کبھی کچھ نہ کہتے تھے مُسکراتے مگر کھلکھلا کر کبھی نہ ہنستے تھے۔

مباح کھیل کو دیکھتے مگر اس سے منع نہیں کرتے تھے۔ اپنے اہل کے ساتھ دوڑتے کہ کون آگے نکلے۔

آپؐ کے پاس اگر کوئی چلّا کر بھی بولتا تو صبر فرماتے تھے۔

آپؐ کے پاس ایک اونٹنی اور ایک بکری تھی جن کا دودھ آپؐ اور آپؐ کے گھر کے لوگ پیتے تھے۔ آپؐ کے پاس لونڈیاں اور غلام بھی تھے مگر کھانے پہننے میں اپنے آپؐ کو ان سے برتر نہیں رکھتے تھے۔ کسی مسکین کو اس کے مفلس اور اپاہج ہونے کے سبب حقیر نہیں سمجھتے تھے۔ نہ کسی بادشاہ سے اس کی بادشاہت کے مد نظر اس کا لحاظ کرتے تھے بلکہ دونوں بلا امتیاز ایک ہی ندا سے اللہ کی طرف بلاتے تھے۔

آپؐ نے کبھی اپنے سونے کی جگہ کو بُرا نہیں کہا۔ اگر کسی نے بچھونا بچھا دیا تو لیٹ رہے اور اگر بستر نہ ہوا تو زمین پر لیٹ رہے۔

آپؐ جس سے ملتے پہلے خود سلام کہتے۔

اگر آپؐ کو کوئی شخص کسی بات کے لیے کھڑا کر لیتا تو آپؐ صبر کے ساتھ کھڑے رہتے جب تک وہ خود روانہ نہ ہو جاتا۔

آپؐ کو سب لوگوں سے زیادہ دیر میں غصہ آتا اور جلد راضی ہو جاتے تھے۔

☆

Marfat.com

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ بُردبار۔ سب سے زیادہ بہادر۔ سب سے زیادہ عادل اور سب سے زیادہ پارسا تھے۔

آپؐ کا دست مبارک کبھی کسی ایسی عورت سے چھوا تک نہیں جس کے آپؐ آقا شوہر یا محرم نہ ہوں۔

آپؐ سب سے زیادہ سخی تھے۔ رات تک آپؐ کے پاس درہم و دینار رہنے نہ پاتا تھا۔ اگر کچھ نقدی بچ رہتی اور کوئی محتاج آپؐ کو نہ ملتا جس کو عطا فرمائیں اور رات ہو جاتی تو آپؐ مکان مبارک میں تشریف نہ لاتے جب تک کہ کسی کو دے نہ ڈالتے۔

آپؐ اپنا جوتا خود ہی گانٹھ لیتے اور کپڑوں میں پیوند لگا لیتے۔ گھر کے لوگوں کے ساتھ مل کر گوشت بناتے تھے۔

آپؐ سب لوگوں سے زیادہ شجاع تھے۔

کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کرتے تھے۔ آزاد ہو یا غلام، سب کی دعوت قبول فرماتے تھے۔ ہدیہ قبول فرماتے تھے گو دودھ کا ایک گھونٹ یا خرگوش کی ایک ران ہی ہوتی ہدیہ کے بدلے میں ہدیہ دیتے۔ ہدیہ کو تناول فرماتے۔

صدقہ نہ کھاتے تھے۔

لونڈی اور مسکین کی دعوت قبول کرنے سے تکبّر نہ کرتے تھے، ان کے ساتھ چلے جاتے۔ غضبناک ہوتے تو خدا کی خاطر ہوتے۔ اپنے نفس کی خاطر غصہ نہ فرماتے تھے۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ بری بات سے منع فرماتے۔ لوگوں میں آپؐ الفت اور محبت پیدا کرتے۔ تفرقہ اور نفرت سے منع کرتے۔

ہر قوم و ملت کے بزرگ کا احترام فرماتے تھے اور اس کو اس کی ہی قوم کا سردار مقرر فرماتے۔ لوگوں کو شرارت، فتنہ پردازی اور فساد سے ہمیشہ منع فرماتے۔

اپنے دوستوں اور اصحاب کے متعلق ہمیشہ خبردار رہتے اور دوسری قوموں اور ملتوں کے رسم و رواج کی تحقیق فرماتے اور جو رسم و رواج مستحسن ہوتا اس کی تحسین فرماتے اور اسے تقویت دیتے لیکن جو رسم و رواج قبیح اور ناپسند ہوتا اس کی مخالفت فرماتے۔

ہر کام میں آپؐ میانہ روی اور اعتدال کا خیال رکھتے۔

اپنے وظائف سے کبھی غافل نہ ہوتے تاکہ لوگ اپنے فرائض اور وظائف سے غافل نہ ہوں۔

Marfat.com

آپؐ کی بارگاہ میں مُقرّب ترین انسان وہ تھا جس کا خُلق سب سے بہتر ہوتا۔

آپؐ کے دوستوں میں افضل ترین دوست وہ تھا جو سب سے زیادہ خیر خواہ مردم شناس اور مصلحت اندیش ہوتا۔ آپؐ کی بارگاہ میں اس شخص کی قدر منزلت زیادہ تھی جو دوسروں کے ساتھ حواسات میں پیشقدمی کرتا تھا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصافحہ بھی اتنا ہی حقیقی اور پرتپاک ہوتا جتنی آپؐ کی ہنسی! آپؐ بڑھائے ہوئے ہاتھ کو بڑی گرمجوشی سے تھامتے اور چھوڑنے میں کبھی پہل نہ کرتے آپؐ نے ساری زندگی میں کسی دوست سے بے وفائی نہیں کی۔

بچوں اور جانوروں سے دلی لگاؤ تھا۔ جب آپؐ چلتے تو چھوٹے چھوٹے لڑکے لڑکیاں ہمیشہ آپؐ کے گرد جمگھٹا کر لیتے تھے۔ آپؐ نے اپنے پیرو کاروں کو بے زبان جانوروں سے بدسلوکی کرنے کی کبھی اجازت نہ دی۔ ——

لیکن ——

اس تپاک اور گرمجوشی کے باوجود آپؐ کم گو تھے۔ یعنی آپؐ میں عربوں کی یہ اچھی صفت پورے طور پر موجود تھی کہ صرف اس وقت بات کی جائے جب کرنے کے لیے کوئی بات موجود ہو اور گفتگو ضروری ہو۔

آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ:

"اچھے مسلمان کی خوبی یہ ہے کہ غیر ضروری باتوں پر بحث و تمحیص سے بچے۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کے اندر باکرہ عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

کھانا گھر والوں سے مانگتے نہ کسی کھانے کی فرمائش کرتے۔ اگر انھوں نے کھلا دیا تو کھا لیا اور جو سامنے لا رکھا قبول فرما لیا اور جو پلایا پی لیا۔ —— بعض اوقات اپنے کھانے یا پینے کی چیز کو خود کھڑے ہو کر لے لیتے۔

☆

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں تضرّع اور زاری بہت کرتے تھے اور ہمیشہ اللہ سے یہی چاہتے تھے کہ وہ انؐ کو اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق سے آراستہ کرے اور یوں دعا کیا کرتے:

Marfat.com

اللھم حسّن خلقی و خلقی

"الٰہی! میرے ظاہر و باطن کو اچھا کر۔"

اور عرض کرتے:

اللھم جنبنی منکرات الاخلاق

"الٰہی! مجھ کو برے اخلاق سے بچا۔"

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دعا قبول فرمائی اور اپنے وعدے:

ادعونی استجب لکم

"مجھ سے دعا مانگو۔ میں قبول کروں گا۔"

کو پورا کیا اور آپؐ پر قرآن مجید نازل فرمایا: اس سے آپؐ کو ادب سکھایا۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ آپؐ کا خلق و سیرت قرآن مجید ہے۔

☆

ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

"میں خدا سے محبت رکھتا ہوں"

آپؐ نے فرمایا:

"تو بلاد مصائب (کے امتحان) کے لیے تیار ہو جا۔"

☆

ایک دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا:

"جب کسی حاجت مند نے تیرے آگے دست سوال پھیلایا تو اس نے اپنی عزت و آبرو برباد کر دی ——— تو اس کے سوال کو رد کر کے اپنی عزت و آبرو برباد نہ کر بلکہ اس کی حاجت کو پورا کر دے۔"

☆

غزوہ احد کے خاتمہ پر ابو سفیان مسرت سے پکارتا ہے:

"ہبل کی جے!

لیکن ———

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کے نعروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اور ———

Marfat.com

نہ ہی آپؐ دل شکستہ ہوتے ہیں —

بلکہ —

آپؐ —حضرت عمرؓ کو حکم دیتے ہیں کہ:

"تم بھی کہو —

خدا ہمارا آقا ہے

تمہارا کوئی آقا نہیں

خدا بڑا اور بلند ہے!

☆

روایت حضرت زید بن ارقم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے کوئی بھلائی کی بات نہ چھوڑی جس کا میں نے تم لوگوں کو کرنے کا حکم نہ دیا ہو —اور کوئی بری بات ایسی نہ چھوڑی کہ جس سے میں نے تم لوگوں کو نہ روکا ہو —"

☆

روایت حضرت ابو سعیدؓ خدری

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا لباس پہنتے تھے۔"

تو جمعہ کے دن پہنتے تھے۔

☆

روایت حضرت ابن عباسؓ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تمہیں اثمد☆ استعمال کرنا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو تیز کرتا ہے۔ بال اُگاتا ہے اور آنکھ روشن کرنے والی چیزوں میں سے بہترین ہے۔"

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز فرمایا:

"جو مومن مرجائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کو، خواہ کوئی ہوں ملنا

☆ سرمہ کا پتھر

Marfat.com

چاہیے —— اور جو مومن قرض یا —— عیال چھوڑ جائے تو چاہیے کہ قرضخواہ یا عیال میرے پاس آئے کیونکہ میں اس کا ولی و متکفل* ہوں۔"

☆

خباب بن ارتؓ ایک صحابی تھے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو کسی غزوہ پر بھیجا۔ خبابؓ کے گھر میں کوئی مرد نہ تھا اور عورتوں کو دودھ دوہنا نہیں آتا تھا۔ اس بناء پر آپ روزانہ ان کے گھر جاتے اور دودھ دوہ کر دے آیا کرتے۔

☆

روایت حضرت ابو ہریرۃؓ

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص تم میں سے جوتا پہنے تو اسے داہنی طرف سے ابتداء کرنی چاہیے اور جب نکالے تو بائیں پیر کو پہلے نکالے۔ دایاں پاؤں جوتا پہننے میں مقدم ہونا چاہیے اور نکالنے میں مؤخر۔"

☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

حضرت اسماءؓ الفاریہ فرماتی ہیں کہ —— میں اپنی سہیلیوں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو آپؐ نے ہم لوگوں کو سلام کیا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:

"حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دوسرے دن کے واسطے کسی چیز کو ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے۔"

☆

روایت عبداللہ بن ابی روفیؓ

"بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر ان کے کام کر دینے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کوئی عار نہ تھا۔"

☆

* کفالت کرنے والا۔ ذمہ دار۔

Marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد نبویؐ میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ مسجد میں کسی نے ناک صاف کی ہے۔ آپؐ نے خود دست مبارک میں ایک کنکر لے کر اس کو کھرچ ڈالا اور آئندہ لوگوں کو اس فعل سے منع فرمایا۔

☆

آنحضرت صلی علیہ و آلہ وسلم کی جانب سے صحابہؓ کو اس بات کی سخت تاکید تھی کہ کسی کی شکایت یا عیوب آپؐ تک نہ پہنچائیں۔

آپؐ فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے جاؤں تو سب کی طرف سے صاف جاؤں۔

☆

ایک مرتبہ صفوان بن امیہ نے، جو قریش کے رئیس اعظم تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس اپنے بھائی کلدہ کے ہاتھ دودھ، ہرن کا بچہ اور لکڑیاں بھیجیں۔ کلدہ یونہی بے اجازت چلے آئے اس پر آپؐ نے فرمایا:

"واپس جاؤ اور سلام کر کے اندر آؤ۔"

☆

غریب سے غریب آدمی بیمار ہوتا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے۔ مفلسوں اور فقیروں کے ہاں جا کر ان کے ساتھ بیٹھتے اور اس طرح امتیازی حیثیت کی بناء پر کوئی آپؐ کو پہچان نہ سکتا۔ کسی مجمع میں جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی بیٹھ جاتے۔

☆

فتح مکہ کے بعد مکہ معظمہ میں سب سے پہلے مسلمان ہونے والے حضرت ابو بکرؓ کے والد جناب ابو قحافہ تھے جو اپنے بیٹے کے بازو کا سہارا لیے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہنچے۔

آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا:

"ان بزرگ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ تھی بلکہ مناسب یہ تھا کہ مجھؐ کو ان کے پاس لے جایا جاتا۔"

☆

Marfat.com

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزوں سے اپنے آپ کو بچا رکھا تھا:

1- ریا سے
2- کثرت کلام سے۔
3- بے سود بات سے۔

تین باتوں سے دوسرے آدمیوں کو بچا رکھا تھا:

1- کسی کی مذمت نہ فرماتے۔
2- کسی کو عار نہ دلاتے۔
3- کسی کا عیب تلاش نہ کرتے۔

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں وعظ فرماتے تو عصا مبارک پر ٹیک لگا کر قیام فرماتے اور اگر میدان جہاد میں نصیحت فرماتے تو کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور سے سونے سے پہلے وضو کر کے سونے کے عادی تھے۔

☆

اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مجمع میں کھانا تناول فرمانے کا اتفاق ہوتا تو سب سے آخر میں آپؐ ہی اٹھتے کیونکہ بعض لوگ دیر تک کھاتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ جب دوسروں کو کھانے سے اٹھتا دیکھتے ہیں تو شرم کی وجہ سے خود بھی اٹھ جاتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا لحاظ فرماتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بے تکلف تھوڑا تھوڑا کھاتے رہتے۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہیں مدعو ہوتے تو کوئی شخص بن بلائے ساتھ ہو جاتا تو آپؐ اس کو ساتھ لے لیتے مگر داعی کے گھر پہنچنے پر داعی سے اس کے لیے اجازت طلب فرماتے اور اجازت حاصل ہونے پر ہمراہ رکھتے۔

☆

Marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر کسی پاک جگہ پر کھجور یا روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا مل جاتا تو آپؐ اس کو اٹھا کر کھا لیا کرتے تھے۔

رزق کی بے حرمتی نہ فرماتے۔

☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مکان پر جاتے تو عادت طیبہؐ تھی کہ تین بار پکارتے اور اگر جواب نہ ملتا تو واپس ہو جاتے۔

آپؐ کا فرمان ہے کہ:

"زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ پکارنے کی حد ہے۔ اگر تیسری مرتبہ بھی پکارنے پر جواب نہ آئے تو واپس ہو جانا چاہیے۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے:

"جو لوگ اپنے مطالب مجھ تک نہیں پہنچا سکتے مجھ کو ان کے حالات اور ضروریات کی خبر دو۔"

☆

اگر کوئی شخص کسی بات کے لیے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان کو اپنے منہ سے لگا لیتا تو آ اس سے اپنا سر علیحدہ نہ کرتے۔ حتیٰ کہ وہ خود فارغ ہو کر حضور مبارکؐ کو ہاتھ سے ہٹا نہ دیتا۔

☆

ایک مرتبہ دو صحابیؓ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں پہنچے تو دیکھا کہ آپؐ خود اپنے دست مبارک سے مکان کی مرمت کر رہے ہیں۔ وہ لوگ بھی اس کام میں شریک ہو گئے۔ جب کام ختم ہو گیا تو آپؐ نے ان کے لیے دعا خیر فرمائی۔

☆

Marfat.com

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بلانا ہوتا اور آپ کو اس کا نام معلوم نہ ہوتا تو یا عبداللہ (اے اللہ کے بندے!) کہہ کر بلاتے۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور دریافت فرماتے کہ:

"کیا کوئی مریض ہے جس کی عیادت کروں یا کوئی جنازہ ہے کہ اس کی نماز پڑھوں۔"

اگر ضرورت ہوتی تو تشریف لے جاتے۔

☆

روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

شفیع المذنبین' فخر کائنات' رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سچائی کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ سچائی' نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور جو آدمی ہمیشہ سچ بولتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' خدا کے نزدیک صدیق یعنی بڑا سچا لکھا جاتا ہے۔"

"اور جھوٹ سے بچو۔ کیونکہ جھوٹ فسق اور فجور و دوزخ کی طرف لے جاتا ہے اور جو انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے تو وہ خدا کے نزدیک کذّاب یعنی بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔"

☆

نبی کریم صلی اللہ ان حالات میں سلام کرنے سے پرہیز فرماتے تھے:

1- جب لوگ قرآن و حدیث پڑھنے یا سننے میں مصروف ہوتے۔
2- جب کوئی خطبہ دینے یا سننے میں مصروف ہوتا۔
3- جب کوئی اذان یا تکبیر کہہ رہا ہوتا۔
4- جب کوئی مجلس میں دینی گفتگو ہو رہی ہوتی۔
5- جب کوئی قضائے حاجت کو بیٹھا ہوتا۔
6- جب کوئی فسق و فجور ——— خلاف شرع لہو ولعب ——— ناچ گانے وغیرہ میں مست ہوتا۔

☆

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ فصیح تھے۔ آپ ہمیشہ نرم لہجہ میں کم بولا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

" حضور پاکؐ تمہاری طرح زیادہ باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔ آپؐ کا کلام مختصر ہوتا تھا اور ہاتم اپنی بات کس طرح پھیلا کر کرتے ہو۔"

" اثنائے کلام میں آپؐ قدرے توقف فرمایا کرتے تاکہ سننے والا ذہن نشین کرلے آپ غیر معمولی لفظ زبان پر نہیں لایا کرتے تھے۔

رضا یا غضب کی کسی حالت میں بھی سچ کے سوا کچھ نہیں فرماتے تھے۔ جو کوئی برا لفظ بولتا اس کی طرف سے منہ پھیر لیا کرتے۔

آپؐ سب سے زیادہ تبسم فرماتے اور خوش دل رہتے۔ بشرطیکہ آپؐ پر قرآن مجید نہ نازل ہو رہا ہوتا یا قیامت کا ذکر یا خطبہ یا وعظ نہ فرما رہے ہوتے۔

اور جب آپؐ خوش یا راضی ہوتے تو سب سے بہتر رضا کی حالت میں ہوتے اور اگر وعظ فرما رہے ہوتے تو واقعی طور پر فرماتے ہنسی کے طور پر نہیں آپؐ کا غصہ بھی ہمیشہ خدا کی خاطر ہوتا تھا۔ کسی چیز کو آپؐ کے غصہ کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہیں تھی۔

جب آپؐ کو کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اس مشکل کو خدا کے سپرد کردیتے اور اپنی قدرت و استطاعت سے بری ہو جاتے۔"

☆

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی امر میں زیادہ پریشانی ہوتی تو چادر بچھا دیتے اور کھڑے ہو جاتے اور دعا کے لیے اپنے ہاتھ اتنے لمبے کر دیتے کہ آپؐ کی بغل مبارک کی سفیدی تک دکھائی دیتی۔

جب آپؐ دعا ختم کرتے تو دونوں ہاتھوں کو چہرہ مبارک پر مل لیا کرتے۔

دعا و استغفار کے الفاظ تین تین مرتبہ دہراتے۔

آپؐ دعا میں سجع بندی وقافیہ بندی سے کام نہ لیتے اور نہ اس کو اچھا جانتے۔

آپؐ جب کسی مجلس میں کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

سبحانک اللھم و بحمدک اشھد ان لاالہ الا انت استغفرک و اتوب الیک۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں تیری حمد کے ساتھ، دل سے اقرار

Marfat.com

کرتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرےؐ سامنے توبہ کرتا ہوں۔ "

☆

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سواری آتی تو رکاب میں قدم مبارک رکھتے ہوئے بسم اللہ کہتے۔

جب زین پر سوار ہو جاتے تو 3 بار تکبیر کہتے۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھتے:

ترجمہ: "پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارا فرمانبردار بنا دیا۔

حالانکہ ہم خود اس کو مطیع نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے خدا کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

"

پھر اس کے بعد یہ دعا کرتے:

ترجمہ: "خداوندا!

اس سفر میں ہم تجھ سے نیکی، پرہیز گاری اور عمل پسندیدہ کی درخواست کرتے ہیں۔

خداوندا! ہمارے اس سفر کو آسان اور اس کی مسافت کو طے فرما دے۔

خداوندا! ——سفر میں تو رفیق ہے۔ بال بچوں کے لیے تو ہمارا قائم مقام ہے۔

خداوندا! ——میں سفر اور واپسی میں آلام، مصائب اور گھر بار کے مناظر قبیحہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ "

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس ہوتے تو اس دعا میں اس قدر اضافہ فرما دیتے کہ:

"ائبلون، یائبون، عابلون لربنا حامدون"

جب کسی چوٹی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اس سے نیچے اترتے تو ترنم ریز تسبیح ہوتے۔ صحابہؓ بھی آپؐ کے ہم آواز ہو کر تکبیر و تسبیح کا غلغلہ بلند کرتے۔

جب کسی منزل پر اترتے تو یہ دعا فرماتے:

ترجمہ: "اے زمین!

میرا اور تیرا پروردگار خدا ہے۔ میں تیری برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو تیرے اندر ہے اور اس چیز کی برائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو تجھ پر چلتی ہے —— پناہ مانگتا ہوں۔

خداوندا!

Marfat.com

میں تجھ سے شر' سانپ' بچھو اور اس گاؤں کے رہنے والوں اور آدمیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔"

آپؐ جب کسی ابادی میں داخل ہونا چاہتے تو یہ دعا پڑھتے:

ترجمہ: "خداوندا!

اے ساتوں آسمان اور ان تمام مخلوقات کے پروردگار' جن پر وہ سایہ فگن ہیں!

اے ساتوں زمینوں کے اور ان تمام مخلوقات کے پروردگار' جو ان پر موجود ہیں!

اے شیاطین اور ان تمام نفوس کے پروردگار' جوان کو وہ گمراہ کرتے ہیں!

اے ہوا اور ان تمام اشیاء کے پروردگار' جن کو وہ اڑاتی ہے۔ میں تجھ سے اس گاؤں اور اس گاؤں کے رہنے والوں کی بھلائی کی درخواست کرتا ہوں اور اس گاؤں کے اور اس گاؤں کے رہنے والوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں!

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ ہمیشہ حمد خداوندی کے ساتھ شروع کرتے تھے۔ اگر اثنائے خطبہ' کوئی کام پیش آجاتا تو منبر سے اتر کر اس کو کرلیتے۔ پھر منبر پر جاکر خطبہ پورا فرماتے۔

ایک بار آپؐ خطبہ دے رہے تھے' اسی حالت میں ایک آدمی نے آکر عرض کی:

"یا رسولؐ اللہ! میں مسافر ہوں۔ اپنے دین کی حقیقت سے ناواقف ہوں اس کے متعلق پوچھنے آیا ہوں۔"

آپؐ منبر سے اتر آئے۔

ایک نشست رکھ دی گئی۔ آپؐ اس پر بیٹھ گئے اور اس کو تعلیم و تلقین کی۔ پھر جاکر خطبہ پورا کیا۔

☆

ایک بار ایک انصاری نے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ——— "میں نہایت لحیم و سحیم آدمی ہوں۔ آپؐ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا۔ آپؐ میرے مکان پر تشریف لاکر نماز ادا فرمائیے تاکہ میں اسی طرح نماز پڑھا کروں۔"

آپؐ نے اس کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس کے گھر پر پہنچ کر نماز ادا فرمائی۔

☆

Marfat.com

عقبہ بن عامرؓ ایک صحابی تھے۔

ایک مرتبہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہاڑ کے درہ میں اونٹ پر سوار جا رہے تھے۔ یہ بھی ساتھ تھے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے کہا:

"آؤ۔ سوار ہو جاؤ۔"

انھوں نے اس کو گستاخی سمجھا کہ رسولؐ اللہ کو پیادہ بنا کر خود سوار ہوں۔ رسول اکرمؐ نے دوبارہ کہا تو ان سے انکار نہ ہو سکا۔

چنانچہ —

سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اتر پڑے اور وہ اونٹ پر سوار ہو گئے۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جب کبھی کسی پر غصہ آتا تھا تو اس کی جانب سے منہ پھیر لیا کرتے آپؐ کبھی کسی قصور وار پر ناراض نہیں ہوا کرتے تھے۔ اگر کچھ کہنا ہوتا تو صرف یہ فرماتے کہ:

"اسے کیا ہو گیا ہے؟" یا

"اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔"

اپنی ذات کے لیے نہ کبھی غصہ کرتے نہ کسی سے بدلہ لیتے۔ البتہ توہین اسلام و خدا پر آپؐ کے غضب کو کوئی شے نہیں روک سکتی تھی۔ جب تک اسلام یا خدا کی توہین کا بدلہ نہ لے لیتے' چین نہیں فرماتے تھے۔

کسی کو اشارے سے بلانے کے لیے پورے پنجہ سے کام لیتے۔ انگلی سے اشارے کو تکبر خیال فرماتے تھے۔

تعجب کے وقت اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے ہاتھ میں ڈالتے۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کسی کے ہاں تشریف لے جاتے تو ممتاز مقام پر بیٹھنے سے پرہیز فرماتے۔

ایک۔ بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپؐ کے

Marfat.com

تشریف فرما ہونے کے لیے فرش پر چمڑے کا ایک گدا ڈال دیا لیکن آپؐ زمین پر بیٹھ گئے اور گدا آپؐ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے درمیان آگیا۔

☆

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا لباس زیب تن فرماتے تو کپڑے کا نام لے کر آپؐ ان الفاظ میں خداوند تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے:

ترجمہ: "اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔ جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔"

مزید یہ دعا فرماتے:

ترجمہ: "سب تعریف اللہ ہی کے لیے جس نے مجھے کپڑا پہنایا۔ جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔"

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں سواری کو زیادہ تیز رفتاری سے چلانا پسند فرماتے جب دیکھتے کہ راستہ لمبا ہے تو رفتار اور تیز کر دیتے۔ سفر میں کہیں پڑاؤ کر کے روانہ ہوتے تو عادت طیبہ تھی کہ صبح کے وقت کوچ فرماتے۔ سفر میں کتنی ہی کم مدت کے لیے ٹھہرتے جب تک نماز دوگانہ ادا نہ فرما لیتے وہاں سے روانہ نہ ہوتے۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو دعا پڑھتے لیکن دعا کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیتے:

ترجمہ: "ہم سفر سے آنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں۔"

☆

ایک بار رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدل جا رہے تھے کہ اسی حالت میں ایک صحابیؓ گدھے پر سوار آئے۔ آپؐ کو پیدل دیکھا تو خود فرطِ ادب سے پیچھے ہٹ گئے اور آپؐ کو آگے سوار کرنا چاہا لیکن آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

"میرا ہاتھ پکڑ لے!"

میں نے آپؐ کا ہاتھ پکڑا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ:

"لوگوں کو آواز دے کر جمع کر لو۔"

میں نے لوگوں کو جمع کر لیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد یہ مضمون ارشاد فرمایا:

"میرا تم لوگوں کے پاس سے چلے جانے کا زمانہ قریب آگیا ہے اس لیے جس کی کمر پر میں نے مارا ہو، میری کمر موجود ہے بدلہ لے لے۔ جس کی آبرو پر میں نے حملہ کیا ہو میری آبرو سے بدلہ لے لے۔ جس کا کوئی مالی مطالبہ مجھ پر ہو وہ مال سے بدلہ لے لے۔ کوئی شخص یہ شبہ نہ کرے کہ مجھ سے بدلہ لینے سے میرے دل میں بغض پیدا ہونے کا ڈر ہے۔ کہ بغض رکھنا نہ میری طبیعت میں ہے نہ میرے لیے موزوں ہے۔ خوب سمجھ لو کہ مجھے بہت محبوب ہے وہ شخص جو اپنا حق مجھ سے وصول کر لے یا معاف کر دے کہ میں اللہ جل شانہ کے یہاں بشاشتِ قلب کے ساتھ جاؤں۔ میں اپنے اس اعلان کو ایک مرتبہ کہہ دینے پر اکتفا کرنا نہیں چاہتا۔ پھر بھی اس کا اعلان کروں گا۔"

اس کے بعد آپؐ منبر سے اتر آئے اور ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد پھر منبر پر تشریف لے گئے اور وہی اعلان فرمایا۔ نیز بغض کے متعلق بھی مضمون بالا کا اعادہ فرمایا۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا۔

"جس کے ذمہ کوئی حق ہو وہ بھی ادا کرے اور دنیا کی رسوائی کا خیال نہ کرے کہ دنیا کی رسوائی آخرت سے بہت کم ہے۔"

ایک صاحب اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا:

"میرے تین درہم آپؐ کے ذمہ ہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں کسی مطالبہ کرنے والے کی نہ تکذیب کرتا ہوں نہ اس کو قسم دیتا ہوں لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ درہم کیسے ہیں؟"

انھوں نے عرض کیا کہ:

"ایک دن ایک سوالی آپؐ کے پاس آیا تھا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تین درہم اس کو دے دو۔"

Marfat.com

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ:

"اس کو تین درہم دے دو۔"

اس کے بعد ایک اور صاحب اٹھے۔ انھوں نے عرض کیا:

"میرے ذمے تین درہم بیت المال کے ہیں۔ میں نے خیانت سے لے لیے تھے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"خیانت کیوں کی تھی؟"

عرض کیا: "میں اس وقت بہت محتاج تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اس سے تین درہم وصول کر لو"

اس کے بعد حضور صلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس کسی کو اپنی کسی حالت کا اندیشہ ہو وہ بھی دعا کرائے (کہ اب روانگی کا وقت ہے)۔"

ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا کہ:

"یا رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں جھوٹا ہوں۔ میں منافق ہوں۔ بہت سونے کا مریض ہوں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمائی:

"یا اللہ! اس کو سچائی عطا فرما۔ ایمان (کامل) عطا فرما اور زیادتیٔ نیند کے مرض سے صحت بخش دے۔"

اس کے بعد ایک اور صاحب اٹھے اور عرض کیا کہ:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں جھوٹا ہوں۔ منافق ہوں کہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جو میں نے نہ کیا ہو۔"

اس پر حضرت عمرؓ نے اس کو تنبیہہ فرمائی کہ اپنے گناہوں کو پھیلاتے ہو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے عمرؓ چپ رہو۔ دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے ہلکی ہے۔"

پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"یا اللہ! اس کو سچائی اور ایمان (کامل) عطا فرما اور اس کے احوال کو بہتر بنا دے۔"

ایک اور صاحب نے اٹھ کر عرض کی:

"یارسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بزدل ہوں۔ سونے کا مریض ہوں۔"

Marfat.com

آپؐ نے اس کے حق میں بھی دعا فرمائی۔

اس کے بعد آپؐ حضرت عائشہؓ کے مکان پر عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے اور جو جو ارشادات مردوں کے مجمع میں فرمائے تھے یہاں بھی ان کا اعادہ فرمایا اور عورتوں کے حق میں بھی دعائے خیر فرمائی۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اکثر فاقہ کے ساتھ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔

ایک بار حضرت عمرؓ کاشانہ نبوتؐ میں تشریف لے گئے تو آپؓ نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں جس پر کوئی بستر نہیں ہے جسم مبارک پر تہ بند کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پہلو میں بدھیاں پڑ گئی ہیں۔ توشہ خانہ میں مٹھی بھر جو کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ سب دیکھ کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو آ گئے۔

آپؐ نے پوچھا:

"عمرؓ! کیوں روتے ہو؟"

حضرت عمرؓ بولے: "کیوں نہ روؤں۔ آپؐ کی یہ حالت ہے اور قیصر و کسریٰ دنیا کے مزے اڑا رہے ہیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ ہمارے لیے آخرت اور ان کے لیے دنیا ہو۔"

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اونٹنی عضباء یا قصواء نہایت تیز اونٹنی تھی۔ ہر معرکہ میں بازی لے جاتی تھی۔

ایک مرتبہ ایک بدو باہر سے آیا۔ اس کی سواری میں ایک اونٹ تھا جو ابھی جوان بھی نہیں ہوا تھا۔ عضبا کا اس سے مقابلہ ہوا اور وہ آگے نکل گیا۔ صحابہؓ کو ملال ہوا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا:

"یہ خدا کا فرض ہے کہ دنیا کی کوئی چیز جب سر اٹھائے تو اس کو پست کر دے۔"

☆

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبلؓ جو اکابر صحابہؓ میں سے تھے' ایک محلہ میں امامت کرتے تھے اور نماز فجر میں بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے۔

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شکایت کی کہ وہ اس قدر لمبی نماز پڑھاتے ہیں کہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے قاصر رہتا ہوں۔

اس بارے میں حضرت ابو مسعودؓ انصاری کا بیان ہے کہ:

"میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کبھی اس قدر غضب ناک نہیں دیکھا جس قدر اس موقع پر دیکھا۔ آپؐ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں کو متنفر کر دیتے ہیں۔ جو شخص تم میں سے نماز پڑھائے مختصر پڑھائے کیونکہ نماز میں بوڑھے کمزور' کام والے سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔"

☆

حنین کی لڑائی میں کچھ چاندی ہاتھ لگی۔ آپؐ نے لوگوں میں تقسیم کر دینے کی غرض سے اسے حضرت بلالؓ کی چادر میں ڈال دیا۔ ایک آدمی بولا:

"یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"کم بخت! اگر میں عدل نہ کروں گا تو اور کون کرے گا۔ اگر میں عدل نہ کروں تو تو محروم اور خسارے میں رہے گا۔"

اس آدمی کی جسارت پر حضرت عمر فاروقؓ نے کھڑے ہو کر رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی:

"یا رسول اللہ! اجازت ہو تو اس کی گردن اڑا دوں۔ یہ منافق ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"معاذ اللہ۔ لوگ کہیں گے کہ میں اپنے دوستوں کو قتل کرتا ہوں۔"

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا عباس فتح مکہ سے قبل حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس طرح سلام کیا گویا آپؐ کا دس ہزار کی فوج کے ساتھ صحرا میں سفر کرنا ایک معمولی سی بات تھی۔ حضرت عباس کے ساتھ ان کے تمام اہل خانہ بھی تھے۔

Marfat.com

دن کا وقت گزر جانے پر انھوں نے اپنے بھتیجےؐ کو بتایا کہ ان سب نے مسلمان ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس طرح کوئی شرم محسوس کیے بغیر انھوں نے اور ان کے اہل خانہ نے اسلام قبول کر لیا۔

آپؐ نے فرمایا:

"چچا جان! جس طرح میں آخری نبیؐ ہوں اسی طرح آپ بھی آخری مہاجر ہیں۔"

اس کے بعد حضرت عباسؓ نے اپنے اہل خانہ کو مدینہ روانہ کر دیا اور خود مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو گئے۔

☆

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کے تقویٰ کی کیونکہ یہ تقویٰ بہت زیادہ آراستہ کرنے والا اور سنوارنے والا ہے۔ تمہارے سارے کاموں کو۔"

حضرت ابو ذرؓ نے عرض کیا: "حضرتؐ! اور وصیت فرمایئے۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"تم قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ تلاوت اور ذکر ذریعہ ہو گا آسمان میں تمہارے ذکر کا اور اس زمین میں نور ہو گا تمہارے لیے۔"

حضرت ابو ذرؓ نے عرض کیا: "حضرتؐ کچھ اور نصیحت فرمایئے۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"زیادہ خاموش رہنے اور کم بولنے کی عادت اختیار کرو کیونکہ یہ عادت شیطان کو دفع کرنے والی اور دین میں تم کو مدد دینے والی ہے۔"

حضرت ابو ذرؓ نے عرض کیا: "حضرتؐ! اور نصیحت فرمایئے!"

آپؐ نے فرمایا:

"زیادہ ہنسنا چھوڑ دو کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور آدمی کے چہرے کا نور اس کی وجہ سے جاتا رہتا ہے۔ ہمیشہ حق اور سچی بات کہو اگرچہ لوگوں کے لیے ناخوش گوار اور کڑوی ہو۔

اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو۔

تم جو کچھ اپنے نفس اور اپنی ذات کے بارے میں جانتے ہو چاہیے کہ وہ تم کو باز رکھے دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے۔"

☆

Marfat.com

روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دن عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اے عورتوں کی جماعت!

تم صدقہ دیا کرو اور زیادہ استغفار کیا کرو کیونکہ دوزخیوں میں زیادہ تعداد میں نے عورتوں کی دیکھی ہے۔"

ان میں سے ایک ہشیار عورت بولی: "یا رسولؐ اللہ! ہم نے کیا قصور کیا ہے کہ ہم دوزخ میں زیادہ جائیں گی۔"

آپؐ نے فرمایا: "تمہیں (باہم گفتگو میں) لعنت کرنے کی زیادہ عادت ہوتی ہے اور تم اپنے شوہر کی بھی بہت ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم جیسا دین و عقل میں ناقص ہونے کے باوجود ایک دانش مند شخص پر غالب آجانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔"

☆

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا: "بہترین عورت کون سی ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"وہ عورت بہترین ہے جس کا شوہر اسے دیکھے تو خوش ہو جائے اور جب وہ حکم دے تو بجا لائے اور خود اپنی ذات اور اپنے مال کے بارے میں بھی شوہر جس بات کو ناپسند کرے اس کی مخالفت نہ کرے۔"

☆

روایت حضرت ابو ھریرۃؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔"

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: "حضور! کون کس کا انکار کرتا ہے۔؟"

آپؐ نے فرمایا:

"جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔"

☆

Marfat.com

مدینہ منورہ میں آنے کے تھوڑے دنوں بعد ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مالک مکان کلثوم بن الہدم کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد اسی سال ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ نے وفات پائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی تعمیر سے جسے آپؐ نے کھجور کی شاخوں اور کوکر مو تھے کے پتوں سے پاٹا تھا اور فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ ابو امامہؓ کا انتقال ہو گیا۔ ان کے متعلق رسولؐ اللہ نے فرمایا:

"ابو امامہؓ کی موت بہت ہی بے موقع ہوئی"

یہود اور عرب کے منافقین کہتے تھے کہ اگر محمدؐ نبی ہوتے تو ان کا آدمی نہ مرتا۔

اس پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے یہاں نہ اپنے لیے اور نہ اپنے کسی کے لیے میری کچھ نہیں چلتی۔"

☆

ایک موقع پر جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راہ میں ایک پڑاؤ ملا۔ کچھ لوگ بیٹھے تھے۔

آپؐ نے دریافت فرمایا:

"تم کون ہو؟"

بولے: "ہم مسلمان ہیں۔"

ایک عورت بیٹھی چولہا سلگا رہی تھی۔ پاس ہی اس کا لڑکا تھا۔ آگ خوب روشن ہو گئی اور بھڑک گئی تو وہ بچہ کو لے کر آپؐ کے پاس آئی اور بولی: "آپ رسولؐ اللہ ہیں؟"

ارشاد ہوا:

"بے شک!" پھر اس نے پوچھا: "ایک ماں اپنے بچے پر جس قدر مہربان ہے خدا اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان نہیں ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"بے شک' ہے!"

اس نے کہا: "تو ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی۔"

عورت کی بات پر آپؐ پر گریہ طاری ہو گیا۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا:

"خدا اس بندے کو عذاب دے گا جو سرکش ہے اور خدا سے سرکشی کرتا ہے اور اس کو "ایک" نہیں کہتا"

☆

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبلؓ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

" بس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کسی سے تمہاری محبت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے بغض اور عداوت ہو۔ (یعنی دوستی اور دشمنی جس سے بھی ہو محض اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو۔) دوسرے یہ کہ اپنی زبان کو تم اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہر دم لگائے رکھو"

حضرت معاذؓ نے عرض کیا: " اور کیا یا رسولؐ اللہ ؟ "

آپؐ نے فرمایا:

" اور یہ کہ دوسرے لوگوں کے لیے بھی وہی چاہو اور وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے اور چاہتے ہو اور ان کے لیے ان چیزوں کو بھی ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔

☆

روایت حضرت انسؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو۔ ظالم ہو یا مظلوم۔ "

ایک شخص نے عرض کیا: " یا رسولؐ اللہ! مظلوم کی اعانت تو میں کرتا ہوں۔ ظالم کی مدد کیونکر کروں؟ "

آپؐ نے فرمایا:

" تو اس کو ظلم سے روک۔ تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔ "

☆

ایک شخص نے نبی کریم سے پوچھا: " کیا مجھے اپنی والدہ کے گھر کے اندر جانے کے لیے اجازت طلب کرنی ہو گی؟ "

آپؐ نے فرمایا:

" ہاں! "

اس نے کہا: " میرے سوا اس کی خدمت کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ ہر بار جب میں ان کے پاس جاؤں تو اجازت مانگوں؟ "

آپؐ نے فرمایا:

" کیا تو پسند کرتا ہے کہ اپنی والدہ کو برہنہ دیکھے! "

Marfat.com

☆

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب میری امت کے لوگ امرو نہی کو ایک دوسرے کی گردن میں ڈال دیں گے یعنی بیٹا سمجھے گا کہ امرو نہی کرنا صرف باپ کا حق ہے۔ باپ سمجھے گا کہ امرو نہی کرنا استاد کا فرض ہے۔ استاد سمجھے گا کہ یہ کام علماء کا فرض ہے اور امرونہی کے اہم فریضہ سے سرتابی کرنا شروع کردیں گے۔ تو پھران کر ہروقت عذاب الٰہی کا منتظر رہنا چاہیے۔"

☆

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: "یا رسول ؐاللہ ! ایک آدمی کسی دوسرے نیک آدمی سے اس کی نیکی کی بنا پر محبت کرتا ہے۔ مگر خود اس جیسے اچھے اعمال نہیں کرتا۔ اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے؟"

ارشاد فرمایا:

"کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ آدمی قیامت کے روز اس نیک آدمی کی معیت میں ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے"

☆

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا:

"اپنے بھائی کو صلہ دو۔"

صحابہؓ نے پوچھا: "یا رسول اللہ ! کیا صلہ دیں؟"

آپؐ نے فرمایا:

"جب آدمی اپنے بھائی کے ہاں جائے اور وہاں کھائے پیئے تو اس کے حق میں خیرو برکت کی دعا کرے۔ یہ اس کا صلہ ہے!"

☆

روایت حضرت تمیم داریؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"دین نام ہے خلوص اور وفاداری کا۔"

حضرت تمیم داریؓ نے عرض کیا: "کس کے ساتھ خلوص اور وفا داری ؟"

Marfat.com

ارشاد ہوا:

" اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے ساتھ مسلمانوں کے سرداروں اور پیشواؤں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ ــــــ!"

☆

ایک روز رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ انصار نے اپنے باغوں کے ارد گرد چار دیواریاں قائم کر دی ہیں۔ حالانکہ پہلا ایسا نہیں تھا۔

جمعہ کا دن تھا۔ آپؐ نے صحابہ سے فرمایا:

"نماز جمعہ کے بعد چلے نہ جانا۔"

چنانچہ نماز کے بعد تمام انصار منبر کے گرد جمع ہو گئے۔

آپؐ نے فرمایا:

" تم پہلے قوم کا تاوان دیتے تھے۔ یتیموں کی پرورش کرتے تھے اور دوسری نیکیاں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو تم لوگوں نے مال کی اس قدر حفاظت شروع کر دی کہ اپنے باغات کے گرد چار دیواریاں بنا دیں۔ انسان جو کچھ کھا لیتا ہے اس کا ثواب ملتا ہے اور چڑیاں جو کچھ کھا لیتیں ہیں اس کا بھی ثواب ملتا ہے۔"

انصار پر اس تقریر کا بے حد اثر ہوا۔

انھوں نے پلٹ کر اپنے باغات کی دیواروں میں ایک ایک دو دو شگاف کر دیئے تاکہ ان سے سب کا بھلا اور فائدہ ہو۔

☆

صعصعہؓ بن ناجیہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

"یا رسولؐ اللہ! میں نے کچھ اعمال عہد جاہلیت میں کیے ہیں کیا مجھے ان کا اجر بھی ملے گا ☆؟"

آپؐ نے ان اعمال کی تفصیل دریافت فرمائی تو انھوں نے عرض کیا:

" حضورؐ! میں نے تین سو ساٹھ بچیوں کو زندگی بخشی اور ہر ایک کو میں نے دس ماہ کی گابھن دو اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض خریدا ہے۔"

☆ حضرت صعصہؓ نے ان دنوں کی بات سنائی جب لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا:

تمہیں اس کا اجر مل چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ احسان کیا ہے کہ تمہیں مسلمان کر دیا ہے۔"

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: "کوئی شخص غنیمت کے لیے کوئی نام کے لیے کوئی اظہار شجاعت کے لیے جہاد کرتا ہے کس کا جہاد خدا کی راہ میں سمجھا جاوے گا۔؟

آپؐ نے فرمایا:

"اس شخص کا جہاد خدا کی راہ میں سمجھا جائے گا کہ جو اس طرح لڑے کہ جس سے خدا کا بول بالا ہو۔"

حضرت عائشہؓ نے ایک بار حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! آپؐ کی امت میں کوئی ایسا بھی ہو گا جو بلا حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائے گا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں ——— وہ جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا رہے!"

کسی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: "کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے ———؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔ ہو سکتا ہے!"

پھر دریافت کیا گیا: "کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں ہو سکتا ہے۔"

پھر سوال کیا گیا: "کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"نہیں ——— مومن میں جھوٹ نہیں ہو سکتا۔"

Marfat.com

☆

قبیصہ نام کے ایک صاحب تھے۔ وہ مقروض ہو گئے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حاجت عرض کی۔

آپؐ نے وعدہ کیا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا:

"اے قبیصہ! سوال کرنا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا صرف تین شخصوں کو روا ہے:

ایک اس شخص کو جو قرض سے زیادہ زیر بار ہو۔ وہ مانگ سکتا ہے لیکن جب اس کی ضرورت پوری ہو جاوے تو اس کو رک جانا چاہیے۔

دوسرے اس شخص کو جس پر کسی ناگہاں مصیبت نے نازل ہو کر اس کا تمام سرمایہ برباد کر دیا ہو۔ اس وقت تک مانگنا جائز ہے جب تک اس کی حالت کسی قدر درست نہ ہو جائے۔

تیسرے اس شخص کو جو مبتلائے فاقہ ہو ـــــ اور محلّہ کے تین معتبر آدمی گواہی دیں کہ ہاں اس کو فاقہ ہے۔

اس کے علاوہ جو کوئی کچھ مانگ کر حاصل کرتا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔"

☆

حجتہ الوداع میں آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صدقات کا مال تقسیم فرما رہے تھے کہ دو صاحب آ کر آپؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

آپؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو تنو مند اور ہاتھ پاؤں کے درست معلوم ہوئے۔

آپؐ نے ان سے فرمایا:

"اگر تم چاہو تو میں اس میں سے دے سکتا ہوں لیکن محنتی اور تندرست' کام کرنے کے لائق لوگوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔"

☆

ایک صحابیؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا: "یا رسولؐ اللہ! سب سے زیادہ مصیبت کس پر آئی ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"پیغمبروں پر۔ پھر اسی طرح درجہ بدرجہ لوگوں پر۔"

Marfat.com

ایک مرتبہ حضرت ابو ذرؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بتایئے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"جو روزی اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس میں سے دوسروں کو دے۔"

عرض کیا: "اے اللہ کے رسولؐ! اگر وہ خود مفلس ہو۔"

فرمایا:

"اپنی زبان سے نیک کام کرے۔"

عرض کیا: "اگر اس کی زبان معذور ہو۔"

فرمایا:

مغلوب کی مدد کرے۔"

عرض کیا: "اگر وہ ضعیف ہو - مدد کی قوت نہ رکھتا ہو۔"

فرمایا:

"جو کو کوئی کام نہ کرنا آتا ہو اس کا کام کر دے۔"

عرض کیا: "اگر وہ خود بھی ایسا ہی ناکارہ ہو۔"

فرمایا:

"اپنی ایذا رسانی سے لوگوں کو بچائے۔"

☆

ایک بدو مدینہ میں ہجرت کر کے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ سو اتفاق سے اسلام لانے کے بعد اس کو بخار آگیا۔ اس پر اس نے اصرار کے ساتھ بیعت فسخ کرا لی۔

اس موقع پر آپؐ نے فرمایا:

انما المدینہ کالکیر تنفی خبثھا و تنصع طیبھا۔

"مدینہ سنار کی بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل کو باہر پھینک دیتی ہے اور خالص سونے کو الگ کر دیتی ہے۔"

اس فرمان سے آپؐ کی مراد وہ اصحابؓ تھے۔ جو مدینہ میں شدید مصائب کے باوجود اسلام پر ڈٹے ہوئے تھے۔

☆

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک صحابیؓ کو کم قیمت کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا:

"کیا تیرے پاس مال و دولت ہے؟"

صحابیؓ نے عرض کیا: "ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کے مال و دولت سے نوازا ہے۔"

پھر آپؐ نے فرمایا:

"خدا کی نعمت اور اس کی بخشش کو تمہارے جسم سے ظاہر ہونا چاہیے ——تونگری کی حالت کے مناسب کپڑے پہنو اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو۔"

☆

ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسولؐ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن کے حقوق میں ادا کرتا ہوں اور وہ میرے حقوق ادا نہیں کرتے۔ میں ان کے ساتھ حسین سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حلم و بردباری سے پیش آتا ہوں اور میرے ساتھ جہالت برتتے ہیں!"

آپؐ نے فرمایا:

"اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو گویا تو ان کے چہروں پر سیاہی پھیر رہا ہے اور اللہ ان کے مقابلے میں ہمیشہ تیرا مددگار رہے گا۔ جب تک تو اس حالت پر قائم رہے گا۔"

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا: "یا رسولؐ اللہ! میں آپؐ سے محبت رکھتا ہوں۔"

فرمایا:

"ہوش کر اور سوچ سمجھ کر کہہ کہ کیا کہہ رہا ہے۔"

اس نے عرض کیا: "میں آپؐ سے محبت رکھتا ہوں۔"

فرمایا:

"اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو خود کو فقر کے لیے آمادہ کر لو۔"

☆

صحابہ کرامؓ ایک جنازہ میں شریک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے آپؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا:

Marfat.com

"تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کی جگہ جنت یا دوزخ میں نہ لکھی جا چکی ہو۔"

آپؐ کے اس فرمان پر ایک شخص نے عرض کیا:

"آپؐ کی اس بات پر ہم اپنی تقدیر پر توکل کر کے عمل کیوں نہ چھوڑ دیں۔ جو شخص سعادت مند ہو گا وہ خود بخود سعادت مندوں میں داخل ہو جائے گا اور جو شخص بدبخت ہو گا وہ بدبختوں سے جا ملے گا۔"

آپؐ نے فرمایا:

"سعادت مند وہ لوگ ہیں جن کو سعادت مندوں کے عمل کی توفیق دی جاتی ہے اور بدبخت وہ ہیں جن کے لیے شقاوت کے کام کے اسباب جمع ہو جاتے ہیں۔"

☆

غزوہ خندق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عینیہ بن حصین اور حارث بن عوف بن ابی حارثہ کو جو دونوں غطفان کے رئیس تھے' پیام بھیجا کہ اگر تم ہمارے مقابلہ سے اپنی تمام جمیعت کے ساتھ واپس ہو جاؤ تو میں مدینہ کی فصل کا ایک ثلث تم کو دینے کے لیے آمادہ ہوں، چنانچہ انہیں شرائط پر صلح کی گفتگو ہونے لگی۔ اور اس کے لیے عہد نامہ بھی لکھ دیا گیا مگر ابھی تک اس پر شہادت کی نوبت نہ آئی اور نہ پوری طرح صلح کا کچھ ارادہ ہی تھا۔ صرف ان کو رضا مند کرنے کیلئے کاروائی ہو پائی تھی۔ جسے ان دونوں نے منظور کر لیا تھا۔

گفتگوئے صلح ہو جانے کے بعد جب رسولؐ اللہ نے باقاعدہ صلح کا ارادہ کر لیا تو آپؐ نے سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ کو بلا کر اس کا ذکر کیا اور مشورہ چاہا۔

انھوں نے کہا: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! اگر اس میں آپؐ کی خوشی ہے تو ہم تیار ہیں اور اگر اس کے لیے کوئی حکم اللہ کا صادر ہوا ہے تو اس کی بجا آوری کے بغیر تو چارہ ہی نہیں۔ اگر اس میں آپؐ نے ہمارے لیے کوئی بھلائی سوچی ہے تو وہ اور بات ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"میری ذاتی رائے کو اس میں مطلقاً کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ جو کچھ سوچا گیا ہے تم لوگوں کی بھلائی کے لیے سوچا گیا ہے اور یہ بھی محض اس لیے کہ میں نے دیکھا کہ تمام عرب یکجان ہو کر تمہارے استحصال کے لیے تل گئے ہیں۔ انھوں نے ہر طرف سے تمہیں آن گھیرا ہے سو میں نے مناسب سمجھا کہ ان دونوں کو ان سے توڑ کر تھوڑی دیر کے لیے ان کی طاقت کو کمزور کر

Marfat.com

دیا جائے۔"

سعد بن معاذؓ نے کہا: "یا رسول اللہ! اس سے قبل ہم سب اللہ کے ساتھ شرک کرتے تھے۔ نہ اللہ کی عبادت کرتے تھے نہ اسے مانتے تھے اور یہ لوگ ہمیشہ سے اس بات کی تاک میں لگے رہتے تھے کہ وہ ہماری کھجوریں مفت کھالیں یا ہم ان کو بیچ ڈالیں۔ اب جبکہ اللہ نے اسلام سے ہم کو معزز بنا دیا ہے۔ اس کی طرف ہمیں ہدایت کی اور آپؐ کی ذات ستودہ صفات سے ہم کو طاقتور اور غالب کر دیا ہے تو اب ہم ان کو اپنے مال کیسے دے دیں۔ ہم کو ان کی شرائط کی قطعی ضرورت نہیں ہم اس کے جواب میں تلوار پیش کرتے ہیں تاکہ ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اچھا تم جانو —— اور یہ معاہدہ لے لو۔"

سعدؓ نے وہ خط لے کر اس کی تحریر مٹا دی۔

☆

حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ صحابہؓ نے دیکھا وہ رزق کے حصول میں بہت متحرک ہے اور پوری دلچسپی لے رہا ہے۔ اس پر انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسولؐ! اگر اس کی یہ دوڑ دھوپ اور دلچسپی اللہ کی راہ میں ہوتی تو کتنا اچھا تھا۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اگر وہ اپنے چھوٹے بچوں کے لیے دوڑ دھوپ کر رہا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں شمار ہو گی اور اگر بوڑھے والدین کی پرورش کے لیے کوشش کر رہا ہے تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہی شمار ہو گی۔ اور اگر اپنی ذات کے لیے کر رہا ہے اور مقصد یہ ہے کہ آگے ہاتھ پھیلانے سے بچا رہے تو یہ کوشش بھی فی سبیل اللہ ہی شمار ہو گی —— البتہ اگر اس کی محنت زیادہ مال حاصل کر کے لوگوں پر برتری جتانے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے ہے تو ساری محنت شیطان کی راہ میں شمار ہو گی۔"

☆

Marfat.com

عام خیال یہ تھا کہ قوائے عملیہ کے بیکار کر دینے کا نام تقدیر ہے۔ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہو گا۔ اس کوئی عملی طاقت مٹا نہیں سکتی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مجلس میں جو اتفاقاً" منعقد ہو گئی تھی' اس خیال کی تردید کی اور فرمایا:

"اعمال تو خود تقدیر ہیں "اعمال تو خود تقدیر ہیں انسان کو خدا جن اعمال کی توفیق دیتا ہے۔ وہی اس کا نوشتہ' تقدیر ہیں۔ اس لئے توکل قوت عمل سے بیکار کر دینے کا نام نہیں۔"
اس لیے توکل قوت عمل کے بیکار کر دینے کا نام نہیں۔"

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وعظ فرما رہے تھے۔ ایک بدو آیا اور آتے ہی اس نے پوچھا: "قیامت کب آئے گی۔؟"

آپؐ وعظ فرماتے رہے۔

حاضرین سمجھے کہ شاید آپؐ نے سنا نہیں۔

آپؐ گفتگو سے فارغ ہو چکے تو دریافت فرمایا:

"پوچھنے والا کہاں ہے؟"

بدو نے کہا: "میں یہ حاضر ہوں۔" آپؐ نے فرمایا:

"جب لوگ امانت کو ضائع کرنے لگیں گے۔"

وہ بولا: "امانت کیونکر ضائع ہو گی؟"

آپؐ نے فرمایا:

"جب نااہلوں کے ہاتھ میں حکومت آ جائے گی۔"

☆

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی:

"ہم جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں تو دنیا ہیچ معلوم ہوتی ہے لیکن جب گھر میں بال بچوں میں بیٹھتے ہیں تو حالت بدل جاتی ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اگر ایک سا حال رہتا تو فرشتے تمہاری زیارت کو آتے۔"

☆

غزوہ احد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احد سے مدینہ واپس ہوئے۔ حمنہؓ بنت جحش آپؐ

Marfat.com

کے پاس آئیں۔ ان سے کہا گیا کہ تمہارے بھائی عبداللہ بن جحش مارے گئے۔ انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور دعائے مغفرت کی۔

اس کے بعد انہیں ان کے ماموں حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کی شہادت کی اطلاع دی گئی اس پر بھی انہوں نے **اناللہ و انا الیہ راجعون** کہا اور دعا مغفرت کی۔

اس کے بعد انہیں ان کے خاوند مصعبؓ بن عمیر کی شہادت کی اطلاع دی گئی۔ سنتے ہی وہ چیخ اٹھیں اور رونے لگیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"عورت کے قلب میں شوہر کی خاص جگہ ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے بھائی اور ماموں پر ضبط کیا مگر شوہر کی موت پر چیخ اٹھیں۔"

☆

روایت حضرت ابوذر غفاریؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک صاف کر کے جنت میں داخل کرے گا۔ بلکہ ان کو دردناک عذاب دے گا۔"

حضرت ابوذرؓ کے پوچھنے پرحضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ایک وہ شخص جو ازراہ تکبر اپنے تہ بند کو ٹخنوں کے نیچے تک لٹکاتا ہے۔

دوسرا وہ جو احسان جتاتا ہے۔

تیسرا وہ جو جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال تجارت فروخت کرتا ہے۔"

☆

مشہور مشرک ابن ابی خلف' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بوسیدہ ہڈی لے گیا جو چور چور ہو گئی تھی اور کہا:

"اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا تمہارا یہ دعوی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کے گل سڑ جانے کے بعد اسے اٹھائے گا۔"

پھر اس نے اسے چور چور کر کے ہوا میں آپؐ کی طرف پھینک دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"ہاں۔ میں یہی بات کہتا ہوں کہ اللہ اسے بھی اور تجھے بھی، تم دونوں کے ایسی حالت میں ہو جانے کے بعد اٹھائے گا اور پھر اللہ تجھے آگ میں ڈال دے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے اسی کے متعلق (یہ) نازل فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: "اور اس نے ہمارے لیے مثال بتا دی اور اپنی پیدائش کو تو بھول گیا۔ اس نے کہا کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا، ایسی حالت میں کہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں۔ ——

(اے نبیؐ!) کہہ دیجئے کہ اسے وہ ذات زندہ کرے گی جس نے اسے پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہ ذات تو ہر مخلوق کو خوب جاننے والی ہے جس نے ہرے درخت سے آگ پیدا کی۔ پھر دیکھو تم اسی (ہرے درخت) سے آگ روشن کرتے ہو۔"

سورہ یونس:

☆

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا: "اہل جنت کی علامت کیا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"سچ بولنا۔"

جھوٹ بولنا منافق کی خاص نشانیوں میں سے ایک ہے!

☆

روایت حضرت بو ہریرہؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ کسی شخص میں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب سہولت و آسانی سے لے گا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔"

پوچھا گیا: "رسولؐ اللہ! وہ کیا ہیں؟"

آپؐ نے فرمایا:

"جو تم کو محروم کرے اس کو دو"

"جو تم سے رشتہ توڑے اس سے ناطہ جوڑو۔"

"جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو۔"

جب تم یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں لے جائے گا۔

☆

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مسلمانوں کو جنگی ضابطہ عطا فرمایا:

آپؐ نے دشمن کی سرزمین میں پیشقدمی کرتے ہوئے عام باشندوں سے مال لوٹنا حرام قرار دیا۔ راستہ میں دودھ دینے والے جانوروں کا دودھ دوھ کر پینے کی بھی اجازت نہ دی ـــــ تاوقتیکہ ان کے مالکوں سے اجازت نہ لے لی جائے۔ شدید ضرورت کی حالت میں صرف اس قدر اجازت دی کہ با آواز بلند تین مرتبہ پکارو تاکہ (شاید) کوئی مالک آ جائے (اور تم اس سے پوچھ کر دودھ پی سکو) اور پھر بھی اگر کوئی نہ آئے تو پی لو۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

" قیامت میں میں پیغمبروں کا نمائندہ اور امام اور ان کی شفاعت کا ذمہ دار ہوں گا اور اس پر فخر نہیں۔

میں قیامت کے دن تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور اس پر فخر نہیں۔

اور میرے ہی ہاتھ میں لوائے حمد ہو گا اور اس پر فخر نہیں۔

اور قیامت کے دن آدمؑ اور تمام پیغمبرؑ میرے علم کے نیچے ہوں گے اور اس پر فخر نہیں۔

اور سب سے پہلے میں ہی لحد سے باہر آؤں گا۔ لوگ قبروں سے جب اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔

وہ خدا کے سامنے حاضر ہوں گے تو ان کی طرف سے بولنے والا میں ہوں گا۔

جب وہ ناامید ہوں گے تو اس کی خوشخبری سنانے والا میں ہوں گا۔

اس دن خدا کی حمد کا علم میرے ہاتھ میں ہو گا۔"

☆

ایک روز چند صحابہؓ اس غرض سے ازواج مطہراتؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی عبادت کے حالات دریافت کریں۔ وہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم رات دن عبادت کے سوا کچھ نہ کرتے ہوں گے۔ حالات نے تو وہ ان کی سوچ کے مطابق نہ تھے۔ وہ بولے:

" بھلا ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے کیا نسبت؟ ان کے پچھلے پہلے گناہ سب خدا نے معاف کر دیئے ہیں۔"

Marfat.com

پھر ایک صاحب نے کہا:

"میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔"

دوسرے صاحب بولے:

"میں عمر بھر روزہ رکھوں گا۔"

ایک اور صاحب نے کہا:

"میں کبھی شادی نہ کروں گا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی یہ باتیں سنیں تو ارشاد فرمایا:

"خدا کی قسم! میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں تاہم روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو شخص میرے طریقہ پر نہیں چلتا۔ سمجھ لو کہ وہ میرے گروہ سے خارج ہے۔"

☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ سب سے بہتر خدا دوست انسان کون ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"سب سے بہترین اور محبوبِ خدا وہ شخص ہے جس سے انسانیت کو سب سے زیاہ فیض پہنچے یعنی وہ خدمت خلق میں سب سے زیادہ حصہ لے۔"

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بشرہ مبارک لطیف اور ظاہر و باطن صاف تھا۔ آپؐ کی خفگی اور رضا مندی آپؐ کے چہرے سے معلوم ہو جاتی تھی۔

ایک مرتبہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو صحابہ کرامؓ اس کی طرف لپکے کہ اسے ماریں۔

آپؐ نے صحابہ کو روکتے ہوئے فرمایا:

"اس کا پیشاب نہ روکو۔"

اس پر صحابہؓ رک گئے پھر جب وہ اعرابی پیشاب کر چکا تو آپؐ نے فرمایا:

"یہ مسجدیں اس غرض سے نہیں بنائی گئیں کہ ان میں پیشاب و پاخانہ کیا جائے یا کوڑا

Marfat.com

کر کٹ پھینکا جائے۔"

اس پر اس اعرابی نے توبہ کی اور آئندہ ایسا فعل نہ کرنے کا عہد کیا۔

☆

اہل مکہ روزانہ دیکھتے تھے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بازار میں جا رہے ہیں اور ان کے دونوں کاندھوں پر بوجھ رکھا ہوا ہے۔

یہ سامان ان محتاج اور کمزور عورتوں اور مردوں کا ہوتا تھا جو خود بازار جا کر اپنی ضرورت کا سامان خرید کر اپنے گھر تک نہیں لے جا سکتے تھے۔

آپؐ کی اس خدمت خلق پر ایک دن ابو سفیان نے آپؐ سے کہا: "تم کمینوں اور کمتر درجہ لوگوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جاتے ہو۔ ایسے کام کر کے تم ہمارے خاندان کی عزت اور شان کو بٹہ لگاتے ہو۔"

آپؐ نے فرمایا:

"میں ہاشم کا پڑپوتا ہوں جو سب امیر و غریب کی خدمت کرتے تھے اور غریبوں کو حقیر نہیں جانتے تھے۔ میرے دادا ہاشم کو ہاشم اس لیے کہا جاتا تھا کہ وہ سب امیروں اور غریبوں کو شوربے میں روٹیاں چور چور کر کھلایا کرتے تھے۔ وہ غریبوں کی دعوت و خدمت کو اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتے تھے اس لیے میں بھی ان کاموں کو اپنی عزت اور شان کے خلاف نہیں سمجھتا۔"

☆

ابو شعیبؓ ایک انصاری تھے۔ ان کا غلام بازار میں گوشت کی دکان کرتا تھا۔ ایک دن وہ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپؐ صحابہؓ کے حلقے میں تشریف فرما تھے اور چہرہ سے بھوک کا اثر ہویدا تھا۔

ابو شعیبؓ نے جا کر غلام سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو۔

کھانا تیار ہو چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آکر درخواست کی کہ صحابہؓ کے ساتھ قدم رنجہ فرمائیں۔ کل پانچ آدمی تھے۔ راہ میں ایک اور شخص ساتھ ہو لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابو شعیب سے پوچھا:

"یہ شخص بے کہے ساتھ ہو لیا ہے۔ تم اجازت دو تو یہ بھی ساتھ آئے ورنہ رخصت کر دے۔"

Marfat.com

انہوں نے کہا: "آپؐ ان کو بھی ساتھ لائیں۔"
اجازت لے کر آپؐ اس چھٹے آدمی کو ساتھ لے کر گئے۔

☆

ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ مسجد میں صحابہؓ کرام کے دو حلقے قائم تھے۔ ایک قرآن خوانی اور ذکر و دعا میں مشغول تھا اور دوسرے حلقے میں علمی باتیں ہو رہی تھیں۔

آپؐ نے فرمایا:

"دونوں عملِ خیر کر رہے ہیں لیکن خدا نے مجھ کو صرف معلم بنا کر مبعوث کیا ہے۔"

یہ فرمایا اور علمی حلقے میں تشریف فرما ہو گئے۔

☆

ایک مرتبہ حضرت جابرؓ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے آئے۔ دروازے پر دستک دی۔ آپؐ نے پوچھا:

"کون ہے؟"

حضرت جابرؓ بولے: "میں ہوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"میں میں' یعنی یہ کیا طریقہ ہے۔ نام بتانا چاہیے۔"

☆

ایک دن صحابہ کرامؓ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپؐ بھی مذاق فرماتے ہیں؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"ہاں بے شک۔ مگر میرا مذاق سراسر سچائی اور حق ہے۔"

☆

Marfat.com

ایک شخص نے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواری کے لیے درخواست گزاری۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اچھا میں تم کو سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔"

وہ شخص حیران ہوا کہ کیونکر اونٹنی کا بچہ سواری کا کام دے سکتا ہے۔؟

عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا۔؟"

آپؐ نے مسکرا کر فرمایا:

"کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔"

☆

ایک مرتبہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں تباہ ہو گیا۔

ارشاد ہوا:

"کیوں؟"

عرض کیا: "میں نے رمضان میں بیوی سے ہم بستری کی۔"

آپؐ نے فرمایا:

"ایک غلام آزاد کر دو۔"

بولا: "غریب ہوں۔ غلام کہاں سے لاؤں۔"

فرمایا:

"دو مہینے کے روزے رکھو۔"

بولا: "یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔"

فرمایا:

"ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو۔"

بولا: "اتنا مقدور نہیں۔"

اتفاق سے اسی وقت کہیں سے زنبیل بھر کھجوریں آ گئیں۔ آپؐ نے فرمایا:

"یہ لو۔ غریبوں کو خیرات کر آؤ"

عرض کیا: "خدا کی قسم جس نے آپؐ کو پیغمبر بنایا سارے مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر کوئی غریب نہیں۔"

Marfat.com

آپؐ بے ساختہ ہنس پڑے اور فرمایا:
"اچھا۔ تم خود ہی کھا لو۔"

☆

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا:
جنت میں خدا سے ایک شخص نے کھیتی کرنے کی خواہش کی۔
خدا نے کہا: "تمہاری خواہش پوری نہیں ہوئی؟"
اس نے کہا: "ہاں ہوئی لیکن میں چاہتا ہوں کہ فورا بوؤں اور فورا فصل تیار ہو جائے اور اسے کاٹ دوں۔"

چنانچہ اس نے بیج ڈالے۔ فورا دانہ اگا بڑھا اور کاٹنے کے قابل ہو گیا۔"

ایک بدو بیٹھا آپؐ کی زبان مبارک سے یہ بات سن رہا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ "یہ سعادت صرف قریشی یا انصاری کو نصیب ہو گی جو زراعت پیشہ ہیں لیکن ہم لوگ تو کاشت کار نہیں ہیں۔"

آپؐ اس کی بات سن کر ہنس پڑے۔

☆

ایک دیہاتی زاہرؓ، آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دوست تھے جو اکثر آپؐ کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔

ایک روز بازار میں وہ اپنی کوئی چیز بیچ رہے تھے۔ اتفاق سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ادھر سے گزرے۔ ان کو دیکھا تو بطور خوش طبعی چپکے سے پیچھے سے جا کر ان کو گود میں اٹھا لیا اور بطور ظرافت آواز لگائی:

"اس غلام کو کون خریدتا ہے؟"
زاہرؓ نے کہا: "مجھے چھوڑ دو۔ کون ہو تم؟"
مڑ کر دیکھا تو سرور دوعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے۔ حضرت زاہرؓ نے کہا:
"یا رسول اللہؐ! مجھ جیسے غلام کو جو خریدے گا نقصان اٹھائے گا۔" آپؐ نے فرمایا۔
"مگر اللہ کے نزدیک تو تو بہت قیمتی ہے۔"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ ایک بڑھیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی:

"یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت نصیب کرے۔"

آپ نے ارشاد فرمایا:

"بوڑھی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی۔"

یہ فرما کر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ ادھر بڑھیا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ سنتے ہی زار و قطار رونا شروع کر دیا۔

آپ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! جب سے آپ نے ارشاد فرمایا ہے ہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ یہ بڑھیا رو رہی ہے۔"

آپ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا:

"اس سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی مگر جوان ہو کر۔"

یہ تھا آپ کا مزاح جس میں پاکیزگی' سچائی' حسن صداقت اور حق کی باز گشت حرف حرف سنائی دیتی تھی!!!

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۶

ناصر و منصور، فخرِ موجودات، سرورِ دوجہاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی

صحابۂ کرامؓ سے محبت و شفقت

اور

صحابۂ کرام کی

شفیع المذنبین رسولِ پاک آقائے محترم صلی اللہ علیہ وسلم

سے

محبت و عقیدت کے ایمان افروز واقعات

Marfat.com

فرمان الٰہی

ترجمہ: "اے ایمان والو!

تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ انؐ کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے واسطے خالص کر دیا ہے۔ ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے"۔

الحجرات: ع

☆

ترجمہ: فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ کی محبت تمہیں حاصل ہو جائے گی۔"

☆

ترجمہ: "آپؐ معاملات میں (اپنے) صحابہؓ سے مشورہ فرما لیا کریں۔"

آل عمران:

☆

ترجمہ: البتہ تحقیق (لوگو!) تم میں سے ایک پیغمبر تمہارے پاس آیا ہے۔ تمہاری تکلیف اسؐ پر شاق ہے۔ اس کو تمہاری اصلاح و ہدایت کی حرص ہے۔ وہ ایمان والوں پر شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔"

توبہ: رکوع آخری

☆

ترجمہ: "محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔ تم جب دیکھو گے، انہیں رکوع و سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔"

☆

Marfat.com

روایت امام مالکؒ

امام مالک بیان کرتے ہیں کہ:

"جب صحابہ کرامؓ کی فوجیں شام کی سرزمین میں داخل ہوئیں تو شام کے عیسائی کہتے تھے کہ ___ "مسیحؑ کے حواریوں کی جو شان ہم سنتے تھے، یہ تو اسی شان کے لوگ ہیں۔"

☆

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا کرتے کہ:

"تم میں سے کوئی میرے اصحاب کی طرف سے کوئی بات مجھ سے نہ کیا کرے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس سینہ صاف ہو کر آؤں"

☆

اپنے صحابہؓ کی نسبت حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

"جس نے ان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا کو تکلیف دی۔"

☆

فرمان رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے کہ:

"میرے صحابہؓ کا احترام کرو کہ وہ تم سب میں بہتر ہیں۔"

☆

شام کی دھوپ میں مکہ شہر کی چمکتی ہوئی چھتوں کی طرف بازوؤں کو پھیلا کر رسول مقبول، نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

(اے شہر مکہ)

تو اللہ کی زمین پر میرے لئے سب سے پسندیدہ جگہ ہے اور اگر تیرے لوگ مجھے یہاں سے نہ نکال دیتے تو میں چھوڑ کر نہ جاتا۔"

اہل مکہ نے بڑے تشکر کا اظہار کیا ___ زبان سے بھی آنسوؤں سے بھی ___ البتہ مدینہ والوں نے مایوسی کے عالم میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ انہوں نے کہا:

" وائے افسوس! حضرت محمد! اب اپنے شہر کے فاتح اور مالک ہیں۔ وہ بلاشبہ یہاں پر ہی رہائش اختیار کرلیں گے اور مدینہ چھوڑ دیں گے"

Marfat.com

یہ باتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کانوں تک بھی پہنچیں۔ چنانچہ آپ ؐ نے اسی وقت ان لوگوں کو یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہو گا ۔ جنہوں نے ایسے وقت میں آپ ؐ کا ساتھ دیا تھا جب آپ بالکل بے یارومددگار تھے۔ آپ ؐ نے ان سے فرمایا:

"ہرگز نہیں ___ جب آپ لوگوں نے مجھے قول دیا اور میری بیعت کر لی تھی تو میں نے بھی آپ لوگوں کے ساتھ جینے مرنے کی قسم کھائی تھی اور اب اگر میں ؐ آپ کو چھوڑ دوں تو میں ؐ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ؐ نہ ہوں گا ____ میرا جینا اور مرنا آپ لوگوں کے ساتھ ہو گا۔"

آپ نے اپنا قول پورا کر دکھایا---

اور ___

حقیقت یہ ہے کہ اس کے بعد آپ ؐ اپنی وفات تک صرف دو مرتبہ مکہ تشریف لائے:

☆

کسی شخص کی گستاخی پر صحابہؓ اس کی سرزنش کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہیں روک دیتے اور فرماتے :

" یہ میری بدکی ہوئی اونٹنیاں ہیں۔ غیر لوگ جتنا ان کے پیچھے دوڑتے ہیں یہ اتنا ہی بھاگتی ہیں مگر میری ؐ آواز پر آ جاتی ہیں ___ تم درمیان سے ہٹ جاؤ ۔ میں ؐ خود انہیں درست کر لوں گا۔"

☆

غزوہ احد

لوگ اپنے مقتولین کی دیکھ بھال سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"کون ہے جو مجھے ؐ دیکھ کر بتائے کہ سعدؓ بن ربیع نے جنگ میں کیا کیا (یہ سعدؓ بنو الحارث بن خزرج سے تھے) _____ آیا وہ باقی ہیں یا شہید ہو گئے۔"

وہ میدان کارزار میں گئے ان کو تلاش کیا۔ دیکھا کہ سخت مجروح ہیں اور صرف سانس باقی ہے۔ انصاری نے سعدؓ سے کہا ___ " مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ دیکھ کر آؤں کہ آپ باقی ہیں یا شہید ہو چکے ہیں ؟ "

حضرت سعد نے کہا ___ " میرا کام تمام ہو چکا ہے۔ تم رسول اللہ سے میرا سلام کہو اور عرض کرو کہ سعدؓ بن ربیع آپ ؐ سے عرض پرداز ہے کہ اللہ آپ کو بہترین جزا دے جو

Marfat.com

اس نے کسی نبی کو اپنی امت کی خدمت کے عوض میں دی ہو ___ تم اپنی قوم کو میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ سعدؓ بن ربیع نے کہا ہے کہ اگر تمہاری موجودگی میں دشمن کسی بھی طرح رسول اللہ تک پہنچ گیا تو اللہ کے سامنے تمہارا کوئی عذر ناقابل قبول نہ ہو گا کیونکہ تمہارے پاس دیکھنے کو آنکھیں ہیں ۔"

ان کے جان دینے تک انصاری وہیں کھڑا رہا۔ پھر واپس آ کر سارا واقعہ رسول اللہ سے بیان کیا ___ آپؐ نے سن کر کلمۂ خیر فرمایا۔

☆

حضرت عمر کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کے شوہر غزوہ بدر میں شہید ہو گئے۔

اسی دوران رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت عثمان کی اہلیہ) حضرت رقیہؓ کا بھی انتقال ہو گیا۔

حضرت عمرؓ نے سوچا کہ اگر حضرت عثمانؓ، حضرت حفصہؓ سے شادی کر لیں تو شاید ان کے غم کا مداوا ہو جائے لیکن حضرت عثمانؓ کسی خاص امر کی وجہ سے اس کے لئے تیار نہ تھے۔ وہ حضرت حفصہؓ کی مغلوب الغضبی کا شہرہ سن چکے تھے ۔ اس لئے انہوں نے بڑی نرمی سے اس تجویز کے لئے معذرت کر لی۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے اور انہیں بھی یہ پیش کش کی مگر انہوں نے بھی اسی سبب سے اتنی بڑی عزت کو قبول کرنے سے معذرت کر لی۔

حضرت عمرؓ کو طیش آ گیا اور دُرہ لہراتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئے اور ان دونوں حضرات سے بہت برا سلوک کرنے کی دھمکی دی کہ انہوں نے دامادی قبول نہ کر کے ان کی ہتک کی تھی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انتہائی دانشمندی سے اپنے دوست کا غصہ ٹھنڈا کیا اور پھر فرمایا کہ :

ہو سکتا ہے حفصہؓ کو ان دونوں سے بہتر شوہر ملے۔"

اور آخر میں فیصلہ کن انداز میں کہا:

"عمر! میں خود حفصہؓ سے نکاح کروں گا۔"

چنانچہ ___

آپ نے حضرت حفصہؓ کو اپنی زوجیت میں لے کر حضرت عمرؓ کے دل سے دوستوں کے خلاف رنجش بھی دور کر دی اور انہیں پہلے سے زیادہ عزت کا رتبہ بھی بخش دیا۔

Marfat.com

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا پالان سوار تھے۔ میں راستے میں مل گیا۔

آپؐ نے فرمایا:

"سوار ہو جاؤ۔"

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑ کر سوار ہونے لگا تو خود نہ چڑھ سکا۔ لیکن آپؐ کو گرا بیٹھا۔

آپؐ نے دوبارہ سوار ہونے کے بعد فرمایا:

"سوار ہو جاؤ"

میں نے عرض کیا ——"مجھ سے چڑھا نہیں جاتا۔ حضورؐ کو کہاں تک سواری سے گراؤں گا۔"

آخر کار آپؐ بھی اتر پڑے اور میرے ہمراہ پیدال چلنے لگے۔ اپنے صحابہؓ سے محبت کی اس سے بہتر مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔؟

☆

ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کنوئیں پر غسل کے لیے تشریف لے گئے۔ ایک صحابیؓ آپؐ کی طرف پشت کر کے چادر تان کر کھڑے رہے۔

جب آپؐ فارغ ہوئے اور صحابیؓ کے نہانے کی باری آئی تو آپؐ بھی اس مانند چادر تان کر کھڑے ہو گئے اور پردہ کیے رہے۔

صحابیؓ کو اپنے ہادی کی یہ تکلیف گوارہ نہ ہوئی۔ عرض کیا——"یا رسولؐ اللہ! میری جان آپؐ پر قربان۔ آپؐ یہ تکلیف نہ فرمائیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"جیسا میں انسان ہوں ویسے ہی تم انسان ہو۔ مجھ کو ایسی کیا فوقیت حاصل ہے——(کہ میںؐ تمہاری خاطر کھڑا بھی نہیں ہو سکتا)——!"

☆

حضرت عبداللہؓ بن قیس نہایت خوش الحان تھے۔ (ابو موسیٰ اشعری) ایک روز وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ آپؐ نے سنا تو دریافت فرمایا:

Marfat.com

"کون یہ قرآن پاک پڑھ رہا ہے:"
لوگوں نے نام بتایا تو آپؐ نے فرمایا:
"ان کو نغمۂ داؤدی عطا کیا گیا ہے!"

☆

سعد بن معاذؓ حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قریبی صحابیؓ تھے۔ یہ جنگ اُحد میں تیر لگنے سے شہید ہو گئے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سروپا برہنہ جنازہ کے ساتھ گئے۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ:

"چونکہ سعدؓ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے رہتے تھے اس لیے ان کے جنازہ کی مشعائت☆ کے لیے ستر ہزار ملائکہ آسمان سے آئے ہیں۔"

حضور نے سعد بن معاذؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور خود قبر میں اتارا۔ قبر بند کر کے مٹی ڈال دی۔

ابھی آپؐ وہیں پر تھے کہ لوگوں نے آپس میں باتیں کرنا شروع کر دیں۔ کہ سعد بن معاذؓ کتنا خوش قسمت ہے۔ کیسا نیک بخت ہے! وغیرہ!!

آپؐ نے فرمایا:
"لوگو! خاموش ہو جاؤ۔"
لوگوں نے عرض کی ــــــ یا رسولؐ اللہ! خیر تو ہے۔ آپؐ پریشان ہیں؟"
آپؐ نے فرمایا:
سعدؓ کو فشارِ قبر ہو رہا ہے۔"
لوگوں نے وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا:
"یہ اپنی زوجہ سے بدخلقی سے پیش آتے تھے!"

☆

ایک رات حضرت عائشہؓ گھر دیر سے لوٹیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وجہ پوچھی تو عرض کیا:

"آپؐ کے اصحابؓ میں سے ایک صاحب قرآن پڑھ رہے تھے۔ میں نے ایسی قرأت

☆ پیروی۔ تعظیم۔

Marfat.com

کبھی نہیں سنی ــــ قرآن پاک سننے میں دیر ہو گئی۔"

اس پر آپؐ بھی حضرت عائشہ کے ہمراہ تشریف لے گئے اور جا کر قرأت سنی۔ اس کے بعد فرمایا:

"یہ سالم مولیٰ بن ابی حذیفہؓ ہیں خدا کا شکر ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔"

☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ علالت میں انصار آپؐ کی عنایات اور مہربانیوں کو یاد کر کے روتے تھے۔

ایک مرتبہ اسی حالت میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عباسؓ کا گزر ہوا۔ انہوں نے انصار کو روتے دیکھا تو وجہ دریافت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ:

"حضور کی محبتیں یاد آتی ہیں۔"

ان میں سے ایک صاحب نے جا کر نبی کریم سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے اس موقع پر انصار کی نسبت لوگوں کو خطاب کر کے فرمایا:

"یا ایہا الناس!

"میں انصار کے معاملہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ عام مسلمان بڑھتے جائیں گے لیکن یہ اسی طرح کم ہو کر رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ــــ وہ اپنی طرف سے اپنا فرض ادا کر چکے۔ اب تمہیں ان کا فرض ادا کرنا ہے۔ وہ میرے جسم میں (بمنزلہ) معدہ کے ہیں جو تمہارے نفع و نقصان کا متولی ہو (یعنی جو خلیفہ ہو) اس کو چاہیے کہ ان میں جو نیکو کار ہوں ان کو قبول کرے اور جن سے خطا ہوئی ہے۔ ان کو معاف کرے۔"

☆

صلح حدیبیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخت کی جڑ میں تشریف فرماتے۔ آپؐ نے وہیں بیعت کے لیے تمام مسلمانوں کو بلایا۔

سب سے پہلے سلمہؓ بن الاکوع نے بیعت کی۔ ان کے بعد دوسرے مسلمان بیعت کرنے لگے۔ جب نصف کے قریب لوگوں نے بیعت کر لی تو آپؐ نے فرمایا:

"سلمہؓ! تم بیعت کر لو۔"

Marfat.com

انہوں نے عرض کیا——"یا رسول ؐاللہ! میں سب سے پہلے بیعت کر چکا ہوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"پھر سہی۔"

آپؐ نے دیکھا کہ سلمہؓ نہتے ہیں اور ان کے پاس ڈھال بھی نہیں ہے۔ آپؐ نے چمڑے کی ایک ڈھال انہیں عطا کی۔ پھر آپؐ بیعت لینے میں مصروف ہو گئے۔

سب سے آخر میں فرمایا:

سلمہؓ! تم کیوں نہیں بیعت کرتے۔"

انہوں نے عرض کیا——"میں سب سے پہلے اور بیچ میں بیعت کر چکا ہوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"پھر سہی۔"

انہوں نے تیسری مرتبہ بیعت کی۔

اس کے بعد آپؐ نے پوچھا:

"وہ ڈھال کہاں ہے؟"

سلمہؓ نے عرض کیا——"میں نے اپنے چچا عامر کو دے دی کیونکہ ان کے پاس ڈھال نہ تھی۔"

آپؐ مسکرائے اور فرمایا:

"تمہاری مثال اس شخص کی ہے جس کے لیے کسی سلف نے یہ تمنا کی تھی کہ الٰہی! مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے جان سے زیادہ عزیز ہو۔"

☆

ایک صحابیؓ نے شادی کی۔ سامان ولیمہ کے لیے کچھ نہ تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ:

"عائشہؓ کے پاس جاؤ اور آٹے کی ٹوکری مانگ لاؤ۔"

چنانچہ وہ صحابیؓ گئے اور حضرت عائشہؓ سے آٹے کی ٹوکری مانگ لائے۔ حالانکہ کاشانۂ نبوت میں اس ذخیرے کے سوا شام کے کھانے کے لیے کچھ نہ تھا!

☆

Marfat.com

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" ہر نبی کو ایک مقبول دعا مانگنے کا موقع عطا کیا گیا اور انہوں نے وہ دعا مانگ لی اور وہ قبول کر لی گئی۔——

لیکن——

میں نے اپنی دعا کا یہ موقع قیامت کے دن کے لیے چھپا رکھا ہے اور وہ اپنی امت کی شفاعت ہے!"

☆

فتح مکہ کے موقع پر انصار کی توقع کے خلاف جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رؤسائے قریش کی جان بخشی فرما دی۔ تو ان میں سے وہ لوگ جن کی آنکھوں میں خلق نبویؐ کا جلوہ نہ تھا معترض ہوئے کہ:

" آخر آپؐ کو اپنے وطن اور خاندان کی محبت آ ہی گئی۔"

آپؐ کو اس بات کی خبر ہوئی تمام انصار کو جمع کر کے دریافت فرمایا کہ:

"کیا یہ سچ ہے کہ تم نے ایسا کہا ہے؟"

انہوں نے عرض کیا——" ہاں۔ یا رسولؐ اللہ۔"

اس پر آپؐ نے فرمایا:

" وطن و خاندان کی پاسداری میرے پیش نظر نہ تھی۔ میں خدا کا بندہ اور اس کا فرستادہ ہوں۔ مَیں نے اللہ کی طرف ہجرت کی اور تمہاری طرف اب میرا جینا تمہارا جینا ہے اور تمہارا مرنا میرا مرنا ہے۔"

یہ سن کر انصار رقتِ قلب سے رونے لگے۔

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاویہ بن حکمؓ بھی نماز ادا کر رہے تھے ایک صاحب کو چھینک آئی تو معاویہ بن حکمؓ نے کہا——" یر حمک اللہ۔"

لوگوں نے تیز نگاہوں سے ان کو دیکھا۔ معاویہؓ نے کہا—— آپؐ لوگ میری طرف کیا دیکھتے ہیں؟"

لوگوں نے زانو پر ہاتھ مارے۔ اس پر معاویہؓ سمجھے کہ بات کرنے سے روکنا چاہتے ہیں۔

Marfat.com

وہ چپ ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد نہ معاویہؓ بن حکم کو ڈانٹا نہ سزا دی حتی کہ بُرا تک نہ کہا صرف یہ فرمایا:

"نماز، تسبیح و تکبیر اور قرآت کا نام ہے۔ اس میں بات چیت جائز نہیں۔"

یہ تھا آپؐ کا خُلق!

☆

قیامت کے دن لوگ بغرض شفاعت یکے بعد دیگرے انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس جائیں گے مگر وہ سب عذر پیش کریں گے۔

آخر کار ــــ **حضور شفیع المذنبین** رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آپؐ حمد و ثنا کے بعد سجدے میں سر رکھ دیں گے۔

باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہو گا کہ:

"سر سجدے سے اٹھاؤ۔ جو طلب فرمائیں گے دیا جائے گا۔ شفاعت کیجیے۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔"

تب آپؐ عرض فرمائیں گے:

یا رب امتی، امتی!

"اے میرے رب! میری امت! میری امت!"

اب عالم برزخ میں ہر روز آپؐ پر امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اچھے اعمال کو دیکھ کر آپؐ خدا کا شکر ادا فرماتے ہیں ــــ اور برے اعمال دیکھ کر مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک شخص پر شراب پینے کے سلسلے میں حد جاری فرمائی اس سے دوسری مرتبہ بھی شراب پینے کا فعل سرزد ہو گیا جس پر لوگوں نے اس پر لعنت ملامت کی۔

اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: "اس پر لعنت نہ بھیجو۔ کہ یہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔"

دراصل یہ شخص بدو تھا۔ اس کا نام زاہر تھا۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں لکڑی و سبزی وغیرہ لا کر پیش کیا کرتا تھا۔ اور حضور پاکؐ بھی اسے شہر کی چیزیں

Marfat.com

مثلاً کپڑا، گھی وغیرہ عطا فرمایا کرتے تھے:

"زاہر! یہ ہماری دوستی کا نشان ہے۔"

بعض کتب میں ہے کہ شراب پینے والے کا نام عبداللہ تھا اور جس کا لقب خمار اور زاہر تھا، وہ دوسرا شخص تھا۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت فاطمۃ الزہراؓ اس قدر عزیز تھیں کہ جب آپ آتیں تو فرطِ محبت سے کھڑے ہو جاتے۔ پیشانی کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔ تاہم حضرت فاطمہؓ کی تنگی و عسرت کا یہ حال تھا کہ گھر میں کوئی خادمہ نہ تھی۔ خود چکی پیستیں۔ خود ہی پانی کی مشک بھر کر لاتیں۔ چکی پیس پیس کر ہتھیلیاں۔ گھس گئی تھیں اور مشک کے وزن سے کمر اور کندھوں پر نیل پڑ گئے تھے۔

ایک دن خدمت اقدسؐ میں حاضر ہوئیں۔ خود تو پاسِ حیا سے عرض حال نہ کر سکیں۔ جناب امیرؓ نے ان کی طرف سے یہ حال عرض کیا اور درخواست کی کہ فلاں غزوہ میں جو کنیزیں آئی ہیں ان میں سے ایک کنیز مل جائے!

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"ابھی اصحابؓ صفہ کا انتظام نہیں ہوا اور جب تک ان کا بندوبست نہ ہو لے۔ میں اور طرف توجہ نہیں کر سکتا۔"

☆

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ طیبہ روانہ ہوئے اور جب مقام زدعرا کے قریب پہنچے تو آپؐ سواری سے اتر گئے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک بارگاہ الٰہی میں دعا کی۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک اسی حالت میں رہے پھر ہاتھ اٹھا کر بدستور دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے رہے اور پھر دیر تک سجدہ میں رہے۔ پھر اٹھ کر تضرع کے ساتھ دعا شروع کی اور اس کے بعد جبیں پاک خاک پر رکھی۔

اس دعا و سجود سے فارغ ہو کر آپؐ نے صحابہؓ نے فرمایا:

"میں نے اپنی امت کی مغفرت کے لیے خدا سے دعا مانگی جس کا ایک حصہ مقبول ہوا۔ میں شکر کے لیے سجدے میں گر پڑا۔ پھر مزید درخواست کی اور اس نے وہ بھی قبول کی۔ میں سجدہ شکر بجا لایا اور پھر دعا پردازی کی۔ اس نے اس کو بھی درجہ استجابت بخشا اور پھر سجدے میں چلا گیا!"

☆

Marfat.com

عتبان بن مالکؓ جو اصحابؓ بدر میں تھے' ان کی بینائی میں فرق آ گیا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آ کر درخواست کی کہ ——— میں اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھاتا ہوں۔

لیکن جب بارش ہو جاتی ہے تو مسجد تک جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے اگر آپؐ میرے گھر میں تشریف لا کر نماز پڑھ لیتے تو میں اسی جگہ کو سجدہ گاہ بنا لیتا۔"

دوسرے دن صبح کے وقت آپؐ حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر ان کے گھر گئے اور دروازہ پر رک کر اذن مانگا۔ اندر سے جواب آیا تو گھر میں تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا:

"کہاں نماز پڑھوں؟"

عتبان بن مالک نے جگہ بتائی۔

چنانچہ آپؐ نے اس جگہ تکبیر کہہ کر دو رکعت نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ نے گھر والوں کے اصرار پر کھانا کھایا اور لوٹ آئے۔

☆

غزوۂ حنین میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمام مال غنیمت تقسیم فرمایا تو انصار اس سے محروم رہ گئے۔

یہ امر چند نوجوانوں کو ناگوار گزرا اور انہوں نے کہا کہ ——— "خدا پیغمبرؐ کی مغفرت کرے۔ قریش کو دیتا ہے اور ہم کو چھوڑ دیتا ہے حالانکہ ہماری تلواروں سے خون ٹپک رہا ہے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خبر ہوئی تو تمام انصار کو ایک خیمہ میں جمع کر کے اصل حقیقت دریافت فرمائی لوگوں نے کہا کہ:

"چند نوجوانوں نے یہ کہا ہے لیکن ہم میں جو صائب الرائے اور سردار ہیں انہوں نے ایک لفظ نہیں کہا۔"

آپؐ نے اس موقع پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اے گروہ انصار!

کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا۔ پس خدا نے میری وجہ سے تم کو ہدایت دی۔ تم متفرق تھے۔ خدا نے میری وجہ سے تم کو مجتمع کر دیا۔ تم محتاج تھے خدا نے میری وجہ سے تم کو غنی کر دیا۔"

انصار ہر بات پر کہتے جاتے تھے ——— "خدا اور اس کا رسول بہت امین ہے!"

Marfat.com

اس پر آپؐ نے ان سے فرمایا:

" یہ کیوں نہیں کہتے کہ اے محمدؐ! تم اس حالت میں آئے تھے کہ لوگ تمہاری تکذیب کرتے تھے۔ ہم نے تمہاری تصدیق کی۔ تمہارا کوئی مددگار نہ تھا' ہم نے تمہاری مدد کی۔ تم گھر سے نکالے ہوئے تھے ہم نے تمہیں گھر دیا۔ تم محتاج تھے ہم نے تمہاری غم خواری کی۔"

اس کے بعد آپؐ نے اصل اعتراض کا جواب دیا:

ترجمہ: "کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں خود پیغمبرؐ کو لے کر جاؤ ـــــ خدا کی قسم! تم لوگ جو لے کر واپس جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جس کو تمام لوگ لے کر جاتے ہیں۔"

اس پر تمام انصار پکار اٹھے ـــ "**رضینا** ـــ" یعنی ہم سب راضی ہیں۔

یہ بھی روایت ہے کہ آپؐ کے اس خطبہ پر انصار اس قدر روئے کہ اُن کی داڑھیاں تر ہو گئیں۔

☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ کی ایک مجلس میں بیان فرمایا:

" قیامت کے ہولناک میدان میں لوگوں کو ایک شفیع کی تلاش ہو گی۔ لوگ پہلے حضرت آدمؑ کے پاس پہنچیں گے اور کہیں گے کہ ـــــ آپ ہمارے باپ ہیں۔ خدا نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا اور آپؑ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو آپ کے سجدہ کا حکم دیا۔ آپ خدا کے حضور میں ہماری سفارش **کیجیے**۔"

وہ جواب دیں گے کہ ـــ "میرا یہ رتبہ نہیں۔ میں نے خدا کی نافرمانی کی تھی۔ آج خدا کا وہ غضب ہے جو کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہو گا۔ نفسی۔ نفسی (اے میری جان - اے میری جان)

لوگ حضرت نوحؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ ـــــ آپؑ روئے زمین پر پہلے پیغمبر ہیں۔ خدا نے آپ کو شکر گذار بندے کا خطاب دیا ہے۔ آج خدا کے حضور ہماری سفارش **کیجیے**۔"

وہ کہیں گے کہ ـــ "ہمارا یہ رتبہ نہیں۔ آج خدا کا وہ غصب ہے جو نہ کبھی ہوا تھا اور نہ کبھی ہو گا۔ مجھ کو ایک مستجاب دعا کا موقع عنایت ہوا تھا۔ وہ اپنی قوم کی تباہی کے لیے مانگ چکا۔ نفسی - نفسی ـــ تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔"

مخلوق ان کے پاس جائے گی اور اپنی درخواست پیش کرے گی کہ "ـــــ آپ تمام انسانوں میں خدا کے دوست ہیں۔ اپنے پروردگار سے ہماری شفاعت **کیجیے**"

Marfat.com

وہ بھی کہیں گے کہ ——" میرا یہ رتبہ نہیں۔ آج خدا کا وہ غضب ہے جو کبھی نہ ہوا نہ کبھی ہو گا۔ نفسی نفسی۔ تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔"

لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ "اے موسیٰؑ! آپ خدا کے پیغمبر ہیں۔ خدا نے اپنا پیغام و کلام دے کر آپؑ کو لوگوں پر برتری بخشی ہے۔ خدا سے ہماری سفارش کیجیے۔ کیا آپؑ ہماری مصیبتوں کو نہیں دیکھتے۔——حضرت موسیٰؑ ان سے کہیں گے کہ——" آج خدا کا وہ غضب ہے جو نہ کبھی ہوا اور نہ ہو گا۔ میں نے ایک شخص کو قتل کیا جس کے قتل کا مجھ کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔ نفسی - نفسی۔ تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ۔"

لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس جا کر ان سے کہیں گے کہ——"اے عیسیٰؑ! آپ خدا کے وہ رسول ہیں جو کلمتہ اللہ اور روح اللہ ہیں اور آپ نے گہوارہ میں کلام کیا۔ اپنے پروردگار سے ہماری شفارش کیجیے۔" وہ بھی کہیں گے کہ——" یہ میرا رتبہ نہیں۔ آج خدا کا وہ غضب ہے جو نہیں کبھی ہوا اور نہ ہو گا۔ نفسی - نفسی! تم محمدؐ کے پاس جاؤ۔"

تب——

مخلوق آپؐ کے پاس آئے گی اور عرض کرے گی——"اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپؐ خدا کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور وہ ہیں جن کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہیں۔ اپنے پروردگار سے ہماری شفاعت فرمایئے۔!"

آپؐ اٹھ کر عرش کے پاس تشریف لائیں گے اور اذن طلب کریں گے۔ اور اذن ہو گا تو سجدہ میں گر پڑیں گے۔ آپؐ کے سامنے وہ کچھ کھول دیا جائے گا جو کسی اور کے لیے نہیں کھولا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محامد اور تعریفوں کے وہ الفاظ آپؐ کے دل میں القا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کو القا نہ ہوئے۔

آپؐ دیر تک سربسجود رہیں گے۔ پھر آواز آئے گی:

"اے محمد! سر اٹھاؤ۔ کہو' سنا جائے گا۔ مانگو' دیا جائے گا۔ شفاعت کرو' قبول کی جائے گی۔"

آپؐ عرض کریں گے:

"الٰہی - اُمتی! امتی!!——خداوندا! میری امت! میری امت!!"

حکم ہو گا: "جاؤ۔ جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے اس کو نجات ہے۔"

آپؐ خوش خوش جائیں گے اور اس کی تعمیل کر کے پھر حمد و ثنا پرداز ہوں گے اور سجدہ

Marfat.com

میں گر پڑیں گے۔

پھر ندائے غیب آئے گی:

"اے محمدؐ! سر اٹھاؤ۔ کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو' قبول کی جائے گی۔"

آپؐ عرض کریں گے:

"الٰہی! امتی!! امتی!!!"

حکم ہو گا:

"جاؤ۔ جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو گا وہ بخشا گیا۔"

حضور جائیں گے۔ پھر واپس آ کر حمد و ثنا کریں گے اور سربسجود ہوں گے۔

آواز آئے گی۔ جاؤ جس کے دل میں مختصر ترین رائی کے برابر بھی ایمان ہو گا اس کو دوزخ سے نجات ہے۔"

آپؐ پھر واپس جا کر آئیں گے اور حمد و ثنا کر کے سجدے میں گر جائیں گے۔

ندا آئے گی:

"اے محمدؐ! سر اٹھاؤ۔ کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا' شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔"

آپؐ عرض کریں گے کہ:

"خداوندا! جس نے بھی تیری یکتائی کی گواہی دی اس کی شفاعت کا اذن ہو۔"

صدا آئے گی:

"اس کا اختیار تم کو نہیں لیکن مجھے اپنی عزت و کبریائی اور اپنی عظمت و جبروت کی قسم! میں دوزخ سے ہر اس شخص کو نکالوں گا جس نے مجھے ایک کہا اور اپنے لیے دوسرا معبود نہیں بنایا۔ من سال لا الٰہ الا اللہ۔○"

کمزور اور لاچار انسانوں کی تسکین کا یہ پیام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کسی نے نہیں دیا۔

☆

ایک مرتبہ مقام جعرانہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور اپنے ہاتھوں سے لوگوں کو گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک عورت آئی اور آپؐ کے پاس چلی گئی۔

نبی کریمؐ نے دیکھا تو اس کی نہایت تعظیم کی۔ اپنی چادر مبارک اس کے لیے بچھا دی۔

Marfat.com

دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ وہ آپؐ کی رضاعی ماں تھیں!

☆

حضرت ابو ذرؓ مشہور صحابیؓ تھے۔

ایک مرتبہ آپؐ نے ان کو بلا بھیجا۔ وہ گھر پر نہ ملے۔ تھوڑی دیر کے بعد حاضر خدمت ہوئے تو آپؐ لیٹے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سینے سے لگا لیا۔

☆

جنگ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے بیٹھے تیر چلا رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے ــــــ "یا اللہ! تیرا تیر ہے۔ اس سے تو اپنے دشمن ہلاک کر۔"

اور حضور فرما رہے تھے کہ:

"یا اللہ اس کا نشانہ درست کر دے اور اس کی دعا قبول فرما۔"

آپؐ کی اس دعا سے حضرت سعد مستجاب الدعوات بن گئے۔ وہ جو بھی دعا کرتے قبول ہوتی اور جو تیر پھینکتے وہ کبھی خطا نہ جاتا تھا۔

☆

حضرت سعید بن یربوع قرشی مخزومی کا نام صرصر تھا۔

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا:

"ہم میں سے کون بڑا ہے۔ میں یا تو؟"

انہوں نے جواب دیا کہ ــــــ "آپؐ مجھ سے بڑے اور نیک ہیں۔ میں عمر میں آپؐ سے زیادہ ہوں۔"

یہ سن کر آپؐ نے ان کا نام بدل دیا اور فرمایا کہ:

"تم سعید ہو۔"

☆

غزوہ خندق (احزاب)

ہر چالیس گز خندق کے لیے دس آدمی مقرر کیے گئے۔ سلمان فارسیؓ چونکہ بہت قوی انسان تھے اس لیے مہاجرین نے کہا کہ ــــ "انہیں ہمیں دیا جائے" ــــ انصار نے کہا ــــ "

Marfat.com

ہمیں دیا جائے۔"

مہاجرین نے کہا: "یہ مہاجر ہیں۔"

انصار نے کہا: "یہ انصار ہیں۔"

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"سلمان ہمارے اہل بیتؑ ہیں!"

☆

روایت حضرت ابو سعید خدریؓ

ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں ایک انصاری ابو امامہؓ بیٹھے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابو امامہؓ! تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے؟"

عرض کیا—— "یا رسولؐ اللہ! طرح طرح کے رنج و غم ہیں اور لوگوں کے قرض مجھے چمٹے ہوئے ہیں۔"

اس پر آپؐ نے فرمایا:

"میں چند ایسے کلمات تجھے بتائے دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالی تیرا رنج و غم دور کر دے گا اور قرض ادا کر دے گا۔ تو صبح و شام یوں کہا کر:

اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن و اعوذبک من العجز والکسل و اعوذ بک من الجبن او البخل واعوذِ بک من غلبہ الدین و قھر الرجال۔

○

ترجمہ: "یا اللہ!

میں پناہ پکڑتا ہوں تیری' فکر اور غم سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری' بزدلی اور بخل سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری' قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے!"

☆

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم سے کوئی چیز بیان کرنے سے

Marfat.com

نہ چھوڑی حتیٰ کہ وہ پرندہ جو آسمان میں بازو پھیلاتا ہے' آپؐ نے اس کا علم بھی ہم سے بیان فرما دیا۔"

☆

غزوہ احد

انس بن مالک کے چچا انس بن النضر' عمرؓ بن الخطاب اور طلحہؓ بن عبیداللہ کے پاس آئے جو چند مہاجرین کے ساتھ ہاتھ چھوڑے بیٹھے تھے۔

انسؓ نے کہا۔۔۔۔"کیوں اس طرح بیٹھے ہو؟"

انہوں نے کہا۔۔۔۔"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شہید ہو گئے۔"

انسؓ نے کہا۔۔۔۔"تو پھر ان کے بعد زندہ رہ کر کیا کرو گے۔؟ اٹھو اور اسی دین پر جس پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال ہوا ہے' اپنی جانیں دے دو۔"

یہ کہہ کر وہ دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ بے جگری سے لڑے اور شہید ہو گئے۔

انسؓ بن النضر کے جسم پر 70(ستر) زخم آئے تھے ان کی بہن نے ان کی خوبصورت انگلیوں کی وجہ سے ان کو شناخت کیا تھا۔

☆

غزوہ احد میں جب دشمن نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر یورش کی تو آپؐ نے فرمایا:

"کون ہے جو ہمارے لیے اپنی جان بیچ ڈالے"۔

اس کے متعلق محمود بن عمر بن یزید بن السکن سے مروی ہے کہ زیادؓ بن السکن پانچ انصاریوں کے ساتھ یا اکیلے خود ہی اٹھے۔ رسول اللہ کی مدافعت کے لیے دشمن سے آ کر لڑنے لگے۔ ایک کے بعد ایک قتل ہوتے چلے گئے۔ آخری آدمی زیادؓ بن السکن تھے۔ وہ لڑتے رہے۔ آخر زخموں سے چور ہو گئے۔

اتنے میں مسلمانوں کی ایک چھوٹی سے جماعت رسولؐ اللہ کے پاس پلٹ آئی اور انہوں نے دشمن کو آپؐ کے سامنے سے دھکیل دیا۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا:

"زیادؓ کو میرے قریب لاؤ"

Marfat.com

لوگ ان کو قریب لائے تو انہوں نے اپنا سر آپؐ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور اسی حالت میں کہ کہ ان کا رخسار آپؐ کے قدم مبارک پر رکھا ہوا تھا' انہوں نے جان دے دی۔

ابو دجانہؓ خود اپنے جسم کو دشمن کی جانب کر کے آپؐ کو بچانے کے لیے بمنزلہ ڈھال بن گئے۔ تیر آکر ان کی پیٹھ میں لگ رہے تھے مگر وہ آپؐ پر جھکے ہوئے آپؐ کو دشمن سے بچا رہے تھے حتیٰ کہ بے شمار تیر ان کو آکر لگے۔

سعد بن وقاصؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آڑ میں لے کر دشمن پر تیر چلانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ:

"رسولؐ اللہ مجھے تیر اٹھا کر دیتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ: تم پر میرے ماں باپ نثار۔ تم تیر چلاؤ۔

آپؐ نے ایک ایسا تیر بھی مجھے دیا جس میں انی نہیں تھی مگر آپؐ نے فرمایا:

"اسے بھی چلاؤ"۔

اس روز خود رسولؐ اللہ نے اپنی کمان سے تیر چھوڑا مگر اس کی تانت ٹوٹ گئی۔ اسے قتادہؓ بن النعمان نے اٹھا لیا——اس روز قتادہؓ کی ایک آنکھ اس طرح جاتی رہی کہ وہ ان کے گال پر آپڑی۔ رسولؐ اللہ نے اپنے دست مبارک سے اسے پھر اس کے حلقہ میں رکھ دیا تو اب وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ عمدہ اور طاقتور ہو گئی"۔

☆

غزوہ اُحد میں——

سمرہؓ بن جندب کی ماں مریؓ بن سیان بن ثعلبہ' ابو سعید الحزری کے چچا کے نکاح میں تھی اس طرح سمرہ مری کے ربیب تھے۔

جب——

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد کے لیے تشریف لے گئے اور آپؐ نے اپنے ساتھیوں کا معائنہ کر کے ان میں سے کم عمر لوگوں کو واپس کر دیا تو ان ہی میں آپؐ نے سمرہ کو بھی واپس کیا اور رافعؓ بن خدیج کو لڑائی میں شرکت کی اجازت دے دی۔

سمرہ نے اپنے مربی مری بن سنان سے کہا——"باوا جان! رسولؐ اللہ نے رافع کو اجازت دی اور مجھے واپس کر دیا حالانکہ میں اسے کشتی میں پچھاڑ دیتا ہوں"۔

مری نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ اس پر رسولؐ اللہ نے

Marfat.com

دونوں کی کشتی کرادی۔

کشتی میں سمرہ نے رافع کو گرالیا۔

اس پر آپؐ نے دونوں کو اجازت دے دی اور وہ مسلمانوں کے ساتھ غزوہ اُحد میں شریک ہوئے۔

☆

غزوہ اُحد میں——

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تلوار ہاتھ میں لیے اسے بغور دیکھ رہے تھے۔

آپؐ نے فرمایا:

"کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے گا؟"

حضرت زبیرؓ بولے: "یا رسولؐ اللہ! میں اس کا مستحق ہوں"۔

آپؐ نے زبیرؓ کی طرف سے رخ پھیرلیا اور کہا:

"کون اس تلوار کا حق ادا کرے گا؟"

حضرت زبیرؓ نے پھر کہا: "یا رسولؐ اللہ! میں اس کا مستحق ہوں"۔

آپؐ نے دوبارہ رخ پھیرلیا اور کہا:

"کون اس تلوار کا مستحق ہے؟"

اس مرتبہ ابو دجانہؓ نے آگے بڑھ کر کہا: "میں اس کا حق ادا کروں گا مگر اس کا حق کیا ہے یا رسولؐ اللہ!"

آپؐ نے فرمایا:

"اس تلوار کا حق یہ ہے کہ اس سے کسی مسلم کو قتل نہ کیا جائے اور کوئی کافر اس سے بچ کر بھاگنے نہ پائے"۔

پھر آپؐ نے وہ تلوار ان کو دیدی۔

ابو دجانہؓ لڑنے کے لیے نکلے تو علامت کے لیے سر پر ایک سرخ کپڑا باندھ لیا۔ حضرت زبیرؓ نے دل میں کہا: "دیکھوں۔ آج یہ کیا کرتے ہیں"۔

چنانچہ جس پر انہوں نے اپنی تلوار اٹھائی اسے پاش پاش کر دیا۔

بڑھتے ہوئے وہ دامن کوہ میں مشرکین کی عورتوں کے پاس جا پہنچے۔ ان عورتوں کے پاس دو دف تھے اور ایک عورت گا رہی تھی:

ترجمہ: "ہم خاندانی بیبیاں ہیں۔

Marfat.com

آگے بڑھو گے، گلے ملیں گی اور فرش بچھائیں گی۔
اور اگر منہ موڑو گے تو الگ ہو جائیں گی ـــــ اور اس کی ہمیں کچھ پروا نہ ہو گی!"
ابو دجانہؓ نے اسے مارنے کے لیے تلوار اٹھائی مگر پھر رک گئے اور چھوڑ دیا۔ حضرت زبیرؓ نے ان سے کہا ـــــ اے ابو دجانہؓ! تمہاری تمام کارگزاری میں نے دیکھی مگر اس کی کیا وجہ ہوئی کہ عورت پر تلوار اٹھا کر تم نے پھر اسے چھوڑ دیا"۔
ابو دجانہؓ نے جواب دیا ـــــ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کو اس سے برتر سمجھا کہ اس سے عورت کو قتل کردوں!"

☆

غزوہ احد کے دوران جب یہ شور برپا ہوا کہ دشمنان رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کشتہ ہو گئے اور بہت سے اصحاب رسولؐ بھی شہید ہو گئے ہیں تو مدینہ کی عورتیں نالہ و فریاد کرتیں، نکل کھڑی ہوئیں۔ ایک انصاری عورت بھی سامنے آئی جس کے باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے سب شہید ہو چکے تھے۔ لوگ اس کے باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے کی لاشیں سامنے لائے مگر اس نے ان کی طرف کچھ التفات نہ کیا، اگرچہ لوگ اس سے کہہ رہے تھے کہ:
"یہ لاش تیرے باپ کی ہے ـــــ یہ تیرے بھائی کی ہے۔ یہ تیرے شوہر کی ہے اور یہ تیرے بیٹے کی ہے"۔
مگر ـــــ وہ ہر ایک سے یہی پوچھتی تھی کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟"
لوگوں نے کہا ـــــ "وہؐ آگئے ہیں!"
وہ عورت بے اختیار ہو کر آگے بڑھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن اقدس پکڑ کر کہنے لگی ـــــ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ مجھے اب کوئی اندیشہ و فکر نہیں ہے۔ جب آپ سلامت ہیں تو اب مجھے کسی کے مرنے کا غم نہیں ہے!"

☆

سال حدیبیہ میں سب سے پہلی مرتبہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ ادا کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو کفار قریش نے قدم قدم پر روکنے کی کوشش کی۔ صحابہؓ ان کی مدافعت میں ان سے بچھڑ گئے لیکن آپؐ کو خانہ خدا کی زیارت کا یہ ذوق و شوق تھا کہ اپنے تمام ہمراہیوں کا انتظار کیے۔ بغیر بے خطر سب سے آگے بڑھ گئے۔

Marfat.com

آخر جاں نثاروں نے ابو قتادہ انصاریؓ کو بھیجا کہ وہ جاکر ہماری جانب سے سلام عرض کریں۔ اور یہ درخواست کریں کہ آپؐ ذرا توقف فرمائیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ دشمن کہیں آپؐ کے اور ہمارے درمیان حائل نہ ہو جائیں۔

آپؐ نے ان کی یہ درخواست قبول فرمائی۔

☆

دشوار گزار راستہ عبور کرنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حدیبیہ کے ایک انتہائی سرے پر ایک سوتے پر جہاں بہت ہی کم پانی تھا فروکش ہو گئے۔ لوگوں نے اپنے پہلوؤں سے اس میں سے پانی لینا شروع کر دیا اور ذرا سی دیر میں وہ جگہ بالکل خشک ہو گئی۔ انہوں نے آپؐ سے پانی کی سخت ضرورت کا اظہار کیا۔

آپؐ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور حکم دیا کہ اسے اس گڑھے میں گاڑ دو۔ اس کے گاڑتے ہی نہایت افراط سے پانی ابلنے لگا۔ لوگ اس سے اچھی طرح سیراب ہو گئے۔ عین اس وقت بدیل بن ورقاء الخزاعی اپنے چند ہم قوموں کے ساتھ جو تہامہ والوں میں سے تھے' اندرونی طور پر آپؐ کے دوست اور بہی خواہ تھے' رسولؐ اللہ کے پاس آیا اور عرض کی:

میں دیکھ کر آ رہا ہوں کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی اسی حدیبیہ کے پانیوں پر فروکش ہیں۔ ان کے ہمراہ ایک کثیر جماعت بدمعاشوں کی ہے۔ وہ آپؐ سے لڑیں گے اور آپؐ کو بیت اللہ سے روکیں گے"۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا:

"مگر ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ عمرہ کرنے آئے ہیں اور لڑائی نے تو پہلے ہی قریش کا کس بل نکال کر ان کو کمزور کر دیا ہے۔ اگر پسند کریں تو ہم ایک مدت تک کے لیے ان سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں اور وہ دوسروں کے مقابلے میں میری مزاحمت سے باز آجائیں اور مجھے اوروں سے نپٹ لینے دیں۔ اگر مجھے کامیابی ہو تو پھر اگر ان کا جی چاہے تو وہ بھی اوروں کی طرح ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں اور اگر نہ چاہیں تو اس اثنا میں ان کو ذرا پنپنے کا موقع تو مل جائے گا اور ان کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا اور اگر وہ ان باتوں کو نہ مانیں تو قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں اپنے اسی مقصد کے لیے ان سے آخر دم تک لڑوں گا یہاں تک کہ میری جان چلی جائے یا اللہ اپنے کام کو نافذ کر دے"۔

بدیل نے عرض کیا ——— "جو آپؐ نے فرمایا' میں قریش کو یہ پہنچائے دیتا ہوں"۔ اس کے بعد بدیل بن ورقاء آپؐ کے پاس سے چل کر قریش کے پاس آیا اور ان سے کہا ——— "میں اس

Marfat.com

شخص (رسولؐ اللہ) سے مل کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں نے انؐ کو جو کچھ کہتے سنا' کہو تو تم سے کہہ دوں"۔

قریش کے نادان لوگ کہنے لگے——"ہمیں اس کی کسی بات کے سننے کی کوئی ضرورت نہیں"۔

مگر——جو لوگ دور اندیش اور اہل الرائے تھے' انہوں نے کہا۔ "اچھا تم بیان کرو تم نے کیا سنا؟"

اس پر بدیل نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا وہ سب کہہ دیا۔

مکمل بات سن کر عروہ بن مسعود الثقفی نے کھڑے ہو کر کہا——"اے میری قوم! کیا تم میرے باپ کی جگہ نہیں ہو؟"

انہوں نے کہا——"ہاں۔ ہیں!"

اس نے کہا——"کیا میں تمہاری اولاد کی جگہ نہیں ہوں"۔

انہوں نے کہا——"کیوں نہیں؟"۔

عروہ نے کہا——"کیا تم کو میری نیت پر شبہ ہے؟"

انہوں نے کہا——"نہیں!"

پھر اس نے کہا——"تم اس سے بھی واقف ہو کہ میں نے اہل عکاظ کو اپنا مخالف بنا لیا اور جب انہوں نے مجھ پر ظلم و زیادتی کی تو میں اپنے سب اہل و عیال اور متبعین کے ساتھ تمہارے پاس چلا آیا"۔

قریش نے اس بات کا اقرار کیا۔ یہ عروہ سبعیہ بنت عبد شمس کا بیٹا تھا۔

عروہ بولا——"اس شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک نیک بات پیش کی ہے۔ مجھے اس کے پاس جانے دو"۔

اس پر قریش نے اتفاق کرتے ہوئے انہیں جانے کی اجازت دیدی۔

عروہ——رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے باتیں کرنے لگا۔ آپؐ نے اس سے وہی بات کہی جو بدیل سے کہی تھی۔

اس پر عروہ نے آپؐ سے کہا——"کیا تم پہلے اپنی ہی قوم کا استحصال کرنا چاہتے ہو کیا تم سے پہلے کسی عرب نے ایسا کیا ہے کہ اپنی ہی جڑ کاٹی ہو اور دوسری شکل جو تم پیش کر رہے ہو کہ ہم تمہارے اور دوسروں کے درمیان مزاحم نہ ہوں تو اس کے متعلق یہ ہے کہ مجھے جو مختلف صورتیں تمہارےؐ ساتھ نظر آرہی ہیں ان میں ایسے ہی لوگ ہیں جن کی فطرت یہ ہے کہ وہ بھاگ جائیں اور تم کو دشمن کے نرغے میں تنہا چھوڑ دیں"۔

Marfat.com

اس بات پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا——"تولات کی شرم گاہ کو چوسے۔ کیا ہم لوگ بھاگیں گے اور ان ؐ کو چھوڑیں گے؟"

عروہ نے پوچھا——"یہ کون ہے؟"

صحابہؓ نے جواب دیا——"یہ ابوبکرؓ ہیں"۔

اس نے کہا——"اگر تمہارا ایک احسان مجھ پر نہ ہوتا جس کا میں تمہیں معاوضہ نہ دے سکا تو اس گالی کا جواب دیتا"۔

یہ کہہ کر وہ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے باتیں کرنے لگا۔ وہ جب بات کرتا تھا تو آپؐ کی ریش مبارک کو پکڑ لیتا تھا۔ مغیرہؓ بن شعبہ تلوار لیے اور خود پہنے آپؐ کے سرہانے کھڑے تھے۔ عروہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی داڑھی پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھاتا تو مغیرہؓ تلوار کی کوتھی اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے: "داڑھی مبارک سے ہاتھ علیحدہ رکھ"۔

عروہ نے سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا——"یہ مغیرہؓ ہیں"۔

اس نے کہا——"او غدار! میری یہ تگ و دو تیری غداری کی وجہ سے ہے"۔ (مغیرہؓ کا واقعہ یہ ہے کہ——حالت کفر میں یہ بعض لوگوں کے ساتھ تھے۔ موقع پا کر انہوں نے سب کو قتل کر دیا اور ان کے تمام مال پر قبضہ کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئے۔

آپؐ نے فرمایا:

تمہارے اسلام کو ہم قبول کرتے ہیں مگر اس حرام مال کی ہمیں ضرورت نہیں"۔)

اس ملاقات کے دوران عروہ بن مسعود کنکھیوں سے صحابہؓ رسولؐ کو دیکھتا جاتا تھا۔ صحابہؓ کی حالت یہ تھی کہ اگر رسولؐ اللہ تھوکتے تو فوراً صحابہؓ بڑھ کر اس تھوک کو ہاتھ میں لے لیتے، زمین پر نہ گرنے دیتے۔ پھر اس تھوک کو اپنے منہ اور بدن پر مل لیتے۔ آپؐ ان کو حکم دیتے وہ فوراً ہی اسے بجا لاتے۔ جب آپؐ وضو کرتے تو وضو کا پانی لینے کے لیے وہ باہم لڑنے لگتے۔ جب وہ آپؐ کی مجلس میں بات کرتے تو نہایت آہستہ آہستہ کرتے اور تعظیماً وہ آپؐ کو نظر بھر کر بھی نہ دیکھتے۔

عروہ نے واپس جا کر اپنے دوستوں سے کہا——"میں بادشاہوں کے درباروں میں سفارت کے لیے گیا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے یہاں گیا ہوں۔ بخدا میں نے کسی بادشاہ کی اپنوں میں وہ عزت نہیں دیکھی جو محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ساتھی محمد (صلی اللہ

Marfat.com

علیہ و آلہ وسلم) کی کرتے ہیں۔ اگر وہ تھوکتے ہیں تو ان کے صحابہؓ اس تھوک کو زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ ہاتھ میں لے کر اسے اپنے منہ اور بدن پر مل لیتے ہیں۔ اگر وہ انہیں کسی بات کے کرنے کا حکم دیتے ہیں تو وہ اسی وقت اس کو بجا لاتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے صحابہؓ اس کے پانی کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہیں اور اس کے لیے لڑ پڑتے ہیں اور بیحد پست آواز میں انؐ کے سامنے گفتگو کرتے ہیں اور تعظیماً نظر بھر کر ان کو نہیں دیکھتے۔ انہوں نے نہایت معقول شرط پیش کی ہے اس کو مان لو"۔

اس پر بنی کنانہ کے ایک شخص نے کہا ــــ "ذرا میں بھی انؐ سے مل لوں"۔

قریش نے اسے بھی ملنے کی اجازت دے دی۔

جب یہ شخص رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہؓ کے سامنے آیا تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا:

"یہ فلاں شخص ہے اور ایسے قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جو قربانی کے جانوروں کا احترام کرتے ہیں لہٰذا اس کو متاثر کرنے کے لیے ہمارے قربانی کے جانور اس کو دکھانے کے لیے آگے بھیجے جائیں"۔

چنانچہ ــــ

وہ جانور اس کے سامنے کیے گئے اور کچھ لوگوں نے تلبیہ (حج میں لبیک) کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

یہ دیکھ کر وہ کہنے لگا:

"یہ لوگ ہرگز ایسے نہیں ہیں کہ ان کو بیت اللہ سے روکا جائے"۔

☆

غزوۂ بدر میں ــــ

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انصار کی نیت جاننے کی خاطر مشورہ طلب کیا تو سعدؓ بن معاذ نے عرض کیا ــــ "جنابؐ والا کا منشا ہماری رائے جاننا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں ــــ!"

اس پر سعد بن معاذؓ نے عرض کی ــــ "ہم آپؐ پر ایمان لائے۔ ہم نے آپؐ کی تصدیق کی اور ہم نے آپؐ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے آپؐ سے پختہ عہد و پیمان کیے۔ اس لیے اب جو آپؐ کا ارادہ ہو اس پر عمل فرمایئے ــــ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو نبی برحق مبعوث فرمایا ہے، اگر آپؐ ہمیں لے کر سمندر کے سامنے جائیں گے اور اس میں گھس پڑیں گے، ہم

Marfat.com

بھی آپؐ کے ساتھ اس میں گھس پڑیں گے اور ہمارا ایک فرد بھی پیچھے نہ رہے گا۔۔۔ہم اس سے ہرگز نہیں گھبراتے کہ کل آپؐ ہمارا مقابلہ ہمارے دشمن سے کرائیں گے۔ ہم لڑائی میں ثابت قدم رہتے ہیں اور مقابلہ میں پوری طرح داد مردانگی دیتے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ہماری وجہ سے آپؐ کو ایسی مسرت عطا کر دے کہ جس سے آپؐ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اللہ کا نام لے کر آپؐ ہمیں آگے بڑھائیں"۔

حضرت سعد بن معاذؓ کی ان باتوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت خوش ہوئے!

☆

غزوہ بدر میں۔۔۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی صفیں برابر کیں۔ آپؐ کے ہاتھ میں بید کی ایک چھڑی تھی جس سے آپؐ صحابہؓ کو تربیت دے رہے تھے۔

آپؐ سوادؓ بن غزیہ بنی عدی البخار کے حلیف کے پاس آئے۔ وہ صف سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے ان کے پیٹ میں چھڑی چبھو کر فرمایا:

"اے سوادؓ! برابر رہو"۔

انہوں نے کہا۔۔۔"اے رسولؐ اللہ! آپؐ نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ اللہ نے آپؐ کو نبی برحقؐ مبعوث فرمایا ہے۔ آپؐ اس کا بدلہ دیں"۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا پیٹ کھول دیا اور کہا:

"لو۔ اپنا بدلہ لے لو"۔

سوادؓ آپؐ سے لپٹ گئے اور انہوں نے آپؐ کے پیٹ کو چوم لیا۔

آپؐ نے پوچھا:

"سوادؓ! تم نے ایسا کیوں کیا؟"۔

عرض کیا۔۔۔"یا رسولؐ اللہ! آپؐ دیکھ رہے ہیں کہ جنگ ہونے کو ہے۔ ممکن ہے کہ میں مارا جاؤں۔ میں چاہتا تھا کا آخری مرتبہ آپؐ سے مل لوں اور میری جلد آپؐ کی جلد مبارک سے مس ہو جائے"۔

اس پر آپؐ نے ان کو دعائے خیر دی!

☆

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غزوہ بدر کے کافر مقتولین کو کنوئیں میں ڈال دینے کا حکم دیا تو لوگ ان کی ٹانگیں پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کنویں کی طرف لے چلے۔

Marfat.com

رسول پاکؐ کی نظر ابو حذیفہؓ بن عتبہ کے چہرے پر پڑی۔ وہ بہت غمزدہ اور متغیر نظر آئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا:

"معلوم ہوتا ہے کہ اپنے باپ کی اس حالت سے تم متاثر ہو؟"۔

(عتبہ۔ ابو حذیفہؓ کا باپ تھا جو حالت کفر میں مسلمانوں کے ہاتھوں اس جنگ میں قتل ہو گیا تھا)

ابو حذیفہؓ نے جواب میں کہا ـــــ "نہیں۔ خدا کی قسم! اے اللہ کے نبیؐ! یہ بات نہیں کہ میں اپنے باپ کے کفر اور قتل سے ناواقف یا متاثر ہوں۔ چونکہ میں جانتا ہوں کہ میرا باپ صائب الرائے، دانشمند، حلیم اور سخی آدمی تھا اس لیے مجھے توقع تھی کہ اس کی یہ خوبیاں اسے اسلام کی جانب لے آئیں گی اور وہ مسلمان ہو جائے گا مگر جب میں نے اسے حالت کفر میں مرتے ہوئے پایا تو اس بات نے مجھے اداس اور غمزدہ کر دیا"۔

اس پر رسولؐ اللہ نے ابو حذیفہؓ کی تعریف کے ساتھ دعائے خیر بھی کی۔

غزوہ حنین

لڑائی میں جب مشرکوں کا غلبہ ہوا اور مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ نیزہ برداروں کو آواز دو۔

حضرت عباسؓ کو قدرت نے بلند آواز عطا فرمائی تھی۔ اس پر انہوں نے پوری قوت سے نعرہ مارا ـــــ "اے ببول کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! کہاں ہو؟"

حضرت عباسؓ کا نعرہ سنتے ہی تمام مسلمان پلٹ پڑے اور انہوں نے کفار کو اپنی تلواروں اور نیزوں پر رکھ لیا۔

☆

حکیم بن حزامؓ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے۔

ایک مرتبہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کچھ طلب کیا۔ آپؐ نے عنایت فرمایا۔ کچھ دن کے بعد پھر مانگا۔ آپؐ نے پھر ان کو دیا۔ تیسری مرتبہ پھر کچھ سوال کیا۔ پھر کچھ مرحمت فرمایا لیکن اس کے ساتھ ہی آپؐ نے فرمایا:

"اے حکیمؓ! یہ دولت سبز و شیریں ہے جو استغنا کے ساتھ اس کو قبول کرتا ہے اس کو برکت ملتی ہے اور جو حرص و طمع کے ساتھ اس کو حاصل کرتا ہے وہ اس سے محروم رہتا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا ـــــ دست بالا، دست زیریں سے بہتر ہے"۔

Marfat.com

حکیم بن حزامؓ آپؐ کی اس نصیحت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ جب تک زندہ رہے کبھی کسی سے معمولی چیز بھی نہیں مانگی بلکہ اپنا مقررہ وظیفہ بھی نہیں لیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بلایا تب بھی آپ نے معذرت کی اور حضرت عمرؓ نے دینا چاہا تب بھی نہ لیا۔

☆

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابیؓ اور عقیدت مند تھے۔ مکہ معظمہ میں قرآن مجید کی اشاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ابتدائی زمانے میں ان ہی نے کی۔ ستر سورتیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر زبانی یاد کی تھیں۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رازدار بھی تھے اور جب آپؐ سفر میں جاتے تو یہ خواب گاہ' وضو اور مسواک کا اہتمام کرتے تھے۔

جب آپؐ مجلس سے اٹھتے تو جوتیاں پہناتے۔ راہ میں آگے آگے عصا لے کر چلتے۔ جب آپؐ کسی مجلس میں جاکر تشریف فرما ہوتے تو نعلین مبارک اتار کر بغل میں رکھ لیتے۔ پھر اٹھتے وقت سامنے لا رکھتے۔

جلوت و خلوت میں ساتھ رہتے تھے۔

حضرت بلالؓ بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فدائی اور صحابیؓ تھے۔ دنیا ان کو مؤذنؓ رسولؐ کے لقب سے جانتی ہے۔ یہ حبشی نژاد غلام تھے۔ مکہ میں ایمان لائے تھے اور جس جوش و خروش سے ایمان لائے تھے اس کے باعث حضرت ابوبکرؓ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ تب سے یہ تادم آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں رہے۔ نبی پاکؐ کا تمام گھریلو انتظام انہی کے سپرد تھا۔ بازار سے سودا سلف لانا' قرض دام لینا پھر ادا کرنا' مہمانوں کے کھانے پینے کا اہتمام کرنا۔۔۔۔یہ سب امور ان سے متعلق تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خدامِ خاص میں سے تھے۔ آپؐ جب مدینہ تشریف لائے تو انسؓ بے حد کمسن تھے۔ ان کی والدہ ان کو خدمت اقدسؐ میں لائیں اور عرض کی:

"یا رسولؐ اللہ! یہ میرا بیٹا ہے۔ اسے آپؐ کی خدمت گزاری کے لیے لائی ہوں"۔

حضرت انسؓ نے دس برس تک نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت کی۔ لوگوں کے پاس جانا آنا' چھوٹے موٹے کام کرنا' وضو کا پانی لانا ان کے فرائض تھے:

☆

Marfat.com

حضرت فاطمہؓ بنت قیس ایک صحابیہ تھیں۔

ان سے ایک طرف تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جو نہایت دولت مند صحابی تھے' نکاح کرنا چاہتے تھے۔ دوسری طرف حضور پاکؐ نے اسامہ بن زیدؓ کے متعلق ان سے گفتگو کی تھی جن کی فضیلت یہ تھی کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جو مجھے دوست رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ اسامہؓ کو بھی دوست رکھے۔

لیکن' حضرت فاطمہؓ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی قسمت کا مختار بنا دیا اور کہا:

"میرا معاملہ آپؐ کے ہاتھ میں ہے جس سے چاہے نکاح کر دیجئے"۔

☆

حضرت قدیم اسدیؓ ایک صحابیؓ رسولؐ تھے۔

یہ نیچی تہ بند باندھتے اور لمبے لمبے بال رکھتے تھے۔ ایک روز رسول پاکؐ نے ان کے بارے میں فرمایا:

"قدیم اسدیؓ کتنا اچھا آدمی ہے' اگر لمبے بال نہ رکھتا اور نیچی تہ بند نہ باندھتا"۔

جب ان کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا علم ہوا تو فوراً قینچی منگائی۔ اس سے بال کترے اور تہ بند اونچی کرلی۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا:

"جو شخص کسی قوم کے یہاں جائے وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ خود اسی قوم کا کوئی آدمی ان کی امامت کرے"۔

ایک بار حضرت مالک بن حویرثؓ ایک قوم کی مسجد میں آئے۔ لوگوں نے ان سے امامت کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور بولے:

"میرے آقاؐ نے اس سے منع فرمایا ہے"۔

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پیالے میں پانی پیتے تھے وہ حضرت انس بن مالکؓ کے پاس محفوظ تھا۔

Marfat.com

ایک بار وہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے اس کو چاندی کے تار سے جڑوا دیا۔ اس میں لوہے کا ایک حلقہ بھی لگا ہوا تھا لیکن بعد میں حضرت انسؓ نے اس میں سونے یا چاندی کا حلقہ لگوانا چاہا لیکن حضرت طلحہؓ نے منع کیا کہ رسولؐ اللہ نے جو کام کیا ہے اس میں تغیر نہیں کرنا چاہیے۔

آپؐ کے دو اور پیالے حضرت سہیلؓ اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے پاس محفوظ تھے۔

☆

ایک دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلیمؓ کے مکان پر تشریف لائے۔

گھر میں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپؐ نے اس کا دہانہ لبوں سے لگایا اور پانی نوش فرمایا۔

حضرت ام سلیمؓ نے مشکیزے کا دہانہ کاٹ کر بطور یادگار اپنے پاس رکھ لیا:

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخ رنگ سے گریز فرماتے تھے۔

ایک دن عبداللہ بن عمرؓ سرخ کپڑے پہن کر آئے تو فرمایا:

"یہ کیا لباس ہے؟"

عبداللہ بن عمرؓ نے آپؐ کی زبان مبارک سے خفگی کے یہ الفاظ سنے تو گھر پہنچ کر اپنے لباس کو آگ میں ڈال دیا۔

جب آپؐ کو پتہ چلا تو فرمایا:

"جلانے کی ضرورت نہ تھی۔ کسی عورت کو دے دیے ہوتے"۔

☆

ایک صحابی جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ:

"آپؐ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا"۔

یہی صحابیؓ روایت کرتے ہیں:

"ایک شب کو جب مطلق ابر نہ تھا اور چاند نکلا ہوا تھا تو میں کبھی آپؐ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو ---- آپؐ مجھے چاند سے زیادہ خوبرو معلوم ہوتے تھے!"

☆

Marfat.com

ایک انصاری نے اپنا مکان بنوایا جس کا گنبد بہت بلند تھا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھا تو پوچھا:

"کس نے بنایا ہے؟"

لوگوں نے نام بتایا۔ آپؐ خاموش ہو رہے۔

جب وہ انصاری حسب معمول خدمت اقدسؐ میں آئے اور سلام کیا تو آپؐ نے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے دوبارہ سلام کیا۔ آپؐ نے پھر منہ پھیر لیا۔

وہ سمجھ گئے کہ ناراضی کی وجہ کیا ہے۔ جا کر گنبد کو زمین کے برابر کر دیا۔

ایک روز آپ بازار میں نکلے تو گنبد نظر نہ آیا۔ معلوم ہوا کہ انصاری نے اس کو برابر کر دیا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"ضروری عمارت کے سوا ہر عمارت انسان کے لیے وبال ہے"۔

☆

خطوط و فرامین پر مہر لگانے کی غرض سے جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی تو پہلے سونے کی بنوائی۔

آپؐ کی تقلید میں صحابہؓ نے بھی زریں انگوٹھیاں بنوالیں۔ آپؐ کو پتہ چلا تو ایک روز منبر پر آئے تو انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا:

"اب نہ پہنوں گا"۔

صحابہؓ نے بھی اسی وقت انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

☆

ایک بار قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے چند اشخاص کے درمیاں نزاع پیدا ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علم ہوا تو چند صحابہؓ کے ساتھ ان میں مصالحت کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؐ کو اس معاملہ میں دیر ہوئی اور نماز کا وقت آگیا۔

حضرت بلالؓ نے اذان دی لیکن اذان کے بعد بھی آپؐ تشریف نہیں لائے۔ تھوڑی دیر کے انتظار کے بعد انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو امام بنا کر نماز شروع کر دی۔ آپؐ اسی حالت میں تشریف لائے اور صفوں کو چیرتے ہوئے اگلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔

حضرت ابوبکرؓ اگرچہ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھ سکتے تھے لیکن جب لوگوں نے زور زور

Marfat.com

سے تالیاں بجانی شروع کر دیں تو انہوں نے ذرا سا رخ پھیر کر پیچھے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں۔

آپؐ نے اگرچہ ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کھڑے رہیں لیکن آپؐ کی موجودگی میں انہوں نے امامت کرانا سوء ادب خیال کیا اس لیے پیچھے ہٹ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر ان کی جگہ امامت کرائی۔

☆

ایک سفر میں رافع بن خدیجؓ اور دوسرے صحابہؓ تھے۔ بعض نے سرخ دھاری دار چادریں لے رکھی تھیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کیا ہو گیا ہے کہ تم پر سرخ رنگ غالب آتا جا رہا ہے؟"

سرخ چادروں والے صحابہؓ نے یہ سن کر اتنی تیزی سے ان چادروں کو اتارا کہ اونٹ بھڑک اٹھے اور ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔

☆

ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ثوبانؓ آپؐ کے سامنے اس حال میں آئے کہ ان کا رنگ روپ اڑا ہوا تھا۔ حالت شکستہ و پراگندہ تھی۔ چہرے سے اندوہ غم نمایاں تھا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا:

"یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے۔ تمہارا رنگ کیوں فق ہے؟"

حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا ——— "یا رسولؐ اللہ! نہ تو مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ میں جب جمال جہاں آرا کو نہیں دیکھتا تو متوحش و پریشان ہو جاتا ہوں اور شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور پھر جب تک حاضر ہو کر میں جمال جہاں تاب سے فیض یاب نہیں ہو جاتا۔ سکون نہیں پاتا ——— اس سے پہلے میں آخرت کے بارے میں سوچ رہا تھا اور ڈر رہا تھا کہ میں آپؐ کی زیارت کہاں کر سکوں گا۔ اس لیے کہ آپؐ تو انبیاء علیہم اسلام کے ساتھ مقام اعلیٰ پر ہوں گے اور اگر میں جنت میں داخل بھی کیا گیا تو میری جگہ آپؐ کے درجہ رفیعہ کے مقابلے میں کہیں زیادہ نیچی ہو گی اور اگر داخل نہ ہوا تو حضورؐ کو کبھی بھی نہ دیکھ سکوں گا"۔

اس پر آپؐ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ:

Marfat.com

"جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن نبیوں اور صدیقوں پر اللہ نے انعام فرمایا!"

☆

روایت حضرت انسؓ

ایک شخص نے مکی مدنی عربی و ہاشمی، رسول دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا — "یا رسولؐ رسولؐ اللہ! قیامت کب ہو گی؟"

"تو نے قیامت کے لیے کتنے اعمال کی تیاری کر رکھی ہے؟"

اس نے عرض کیا — "میں نے قیامت کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ وغیرہ کے اعمال تو کثرت سے نہیں کیے البتہ میں خدا اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہوں"۔

اس پر نبی پاکؐ نے فرمایا:

"تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت رکھتا ہے"۔

☆

ناصر و منصور سرکار دو عالم رحمتہ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میںؐ اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد، اس کی بیوی اور اس کے جان و مال سے زیادہ عزیز و محبوب نہ ہو جاؤں"۔

صحابہ کرامؓ نے واقعی آپؐ کے اس فرمان کے مطابق آپؐ سے ایسی ہی محبت کا اظہار کیا اور آپؐ کو اپنے والدین اور بیوی بچوں سے بھی زیادہ عقیدت و محبت کا مرکز بنایا۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قریش ابوسفیان کے قافلہ کی مدافعت کے لیے آ رہے ہیں۔

آپؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر حمایت اور جانثاری کا وعدہ کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اسی قسم کی تقریر کی۔ ان کے بعد مقداد بن عمروؓ جو بڑے جری تھے، کھڑے ہوئے اور عرض کی:

Marfat.com

"یا رسولؐ اللہ! جو حکم اللہ نے آپؐ کو دیا ہے اس پر عمل کریں۔ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں ہم آپؐ سے وہ نہیں کہتے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا تھا کہ —— "تم اور تمہارا رب جاؤ اور لڑو۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں" —— بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہم اور آپؐ کا رب ساتھ چلے اور ہم دونوں کے ساتھ ہو کر لڑیں گے —— قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو نبی مبعوث فرمایا ہے۔ اگر آپؐ ہمیں برک انعماد یعنی حبشہ کے بڑے شہر کو لے چلیں تو جتنی مزاحمتیں راہ میں پیش آئیں گی ہم ان کو ہٹادیں گے۔ یہاں تک کہ آپؐ اس مقام پر پہنچ جائیں"۔

رسولؐ اللہ نے ان خیالات پر ان کی تعریف فرمائی اور ان کے حق میں دعائے خیر کی!

☆

جارود بن عمرو بن حنش نصرانی تھا۔ جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپؐ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔

جارود نے کہا —— "اے محمدؐ! میں خود ایک مذہب کا پیروکار ہوں۔ اب اپنے دین کو تمہارے دین کے لیے چھوڑتا ہوں۔ تم ضمانت دو کہ میرا یہ جدید مذہب حق ہے"۔

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔ میںؐ تمہارے لیے اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ اللہ نے تم کو ایسے دین کی طرف ہدایت کی ہے جو تمہارے پہلے دین سے بہتر ہے"۔

جارودؓ اسلام لے آئے۔ ان کے تمام ہمراہی بھی مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے آپؐ سے سواری کی درخواست کی۔

آپؐ نے فرمایا:

"میرے پاس سواری نہیں ہے"۔

انہوں نے کہا —— "یا رسولؐ اللہ! یہاں سے لے کر ہمارے علاقہ تک لوگوں کے متعدد گمشدہ جانور دستیاب ہوں گے۔ آپؐ اجازت دیں تو ہم ان پر سوار ہو کر واپس چلے جائیں"۔

آپ نے فرمایا:

"ہرگز ایسا نہ کرنا ورنہ یاد رکھو کہ اس کا عذاب آتش دوزخ ہے"۔

جارودؓ آپؐ سے رخصت ہو کر اپنی قوم میں واپس چلے گئے۔ آخر دم تک خلوص نیت سے اسلام پر قائم رہے۔ انہوں نے ارتداد کا واقعہ بھی دیکھا تھا۔ جب منحرفین نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے کہا:

"اے لوگو! میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے

Marfat.com

بندے اور رسولؐ ہیں اور جو یہاں نہیں ہیں ان کو بھی اس کی اطلاع دیتا ہوں"۔

☆

ایک مرتبہ ایک عورت نے ایک چادر لاکر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیش کی۔ آپؐ نے قبول فرمالی۔

ایک صاحب جو حاضر خدمت تھے' نے کہا——"کیا اچھی چادر ہے"۔

آپؐ نے اپنے جسم اطہر سے اتار کر ان کو دے دی۔

جب آپؐ اٹھ کر تشریف لے گئے تو لوگوں نے ان کو ملامت کی کہ تم جانتے ہو آنحضرتؐ کو چادر کی ضرورت تھی۔ یہ بھی جانتے ہو کہ رسولؐ اللہ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔

انہوں نے کہا——"ہاں۔ میں یہ سب جانتا ہوں مگر میں نے یہ چادر برکت کے لیے لی ہے کہ مرنے پر مجھے اس کا کفن دیا جائے!"

☆

ایک روز قبیلہ اسلم کے چند لوگ باہم تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا۔

جب حضرت محجن بن اورع ایک اسلمی سے مقابلہ کر رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اے بنی اسمٰعیل! تم تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ تیر انداز تھا۔ تم تیر پھینکتے جاؤ میں ابن اورع کے ساتھ ہوں"۔

یہ سن کر حضرت نضلہ بن عبید اسلمی نے اپنے ہاتھ سے کمان پھینک دی اور عرض کیا:

"جب آپؐ ابن اورع کے ساتھ ہیں تو میں ان کے ساتھ تیر نہیں پھینک سکتا کیونکہ جس کے ساتھ آپؐ ہیں وہ مغلوب نہیں ہو سکتا"۔

☆

جب شفیع المذنبین ختم المرسلین خیرالانام حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود کسی کے گھر پر جاتے تو دروازہ کے دائیں یا بائیں کھڑے ہوتے اور "اسلام علیکم" کہہ کر اذن طلب فرماتے آپؐ دروازہ کے عین سامنے اس لیے نہ کھڑے ہوتے کہ اس وقت تک دروازوں پر پردے ڈالنے کا رواج نہ تھا۔

Marfat.com

اگر صاحب خانہ اذن نہ دیتا تو لوٹ آتے۔

چنانچہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سعد بن عبادہؓ کے گھر تشریف لائے اور باہر رک کر اذن طلبی کے لیے "السلام علیکم و رحمتہ اللہ" کہا۔ سعدؓ نے اس طرح آہستہ سے سلام کا جواب دیا کہ آپؐ نے سنا نہیں۔

حضرت سعدؓ کے فرزند قیس بن سعدؓ نے کہا ——— "آپ رسولؐ اللہ کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟"

حضرت سعدؓ نے کہا ——— "چپ رہو۔ رسولؐ اللہ بار بار سلام کہیں گے جو ہمارے لیے باعث برکت ہو گا۔"

رسول پاکؐ نے دوبارہ اور پھر سہ بارہ "السلام علیکم" کہا اور سعدؓ نے اسی طرح آہستہ سے جواب دیا جو آپؐ نے نہیں سنا تو آپؐ واپس چلے۔ یہ دیکھ کر حضرت سعدؓ دوڑ کر گئے اور عرض کی:

"میں آپؐ کا سلام سن رہا تھا لیکن آہستہ جواب دیتا تھا۔ محض اس لیے کہ آپؐ بار بار سلام کہیں ——— (جو ہمارے لیے باعث برکت ہو)

☆

عہد رسالتؐ میں حضرت مالک بن ثعلبہؓ ایک دولت مند صحابی تھے۔ ایک دن رسول پاکؐ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

ترجمہ: "جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں ان پر یہ عذاب ہو گا"۔

اتفاق سے حضرت مالکؓ کا گزر ہوا تو یہ آیت سن کر ان پر غشی طاری ہو گئی۔ ہوش میں آئے تو خدمت اقدسؐ میں حاضر ہو کر عرض کی:

"یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! کیا یہ آیت ان لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں"۔

ارشاد ہوا:

"ہاں:"

اس پر وہ بولے ——— "شام ہونے تک مالک کے پاس ایک دینار تک نہ ہو گا"۔ چنانچہ شام تک انہوں نے اپنی کل دولت خیرات کر دی!

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ ایک صحابیہؓ اپنی بیٹی کے ساتھ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے وزنی کنگن تھے۔

آپؐ نے کنگن دیکھ کر فرمایا:

"کیا تم اس کی زکواۃ دیتی ہو؟"

بولیں "نہیں"

آپؐ نے فرمایا:

"کیا تمہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن ان کے بدلے تمہارے ہاتھوں میں آگ کے کنگن پہنائے"۔

اس بات پر انہوں نے فورا اپنے ہاتھوں سے کنگن اتار کر آپؐ کے سامنے ڈال دیے اور کہا——

"یہ خدا اور اس کے رسولؐ کے ہیں!"۔

☆

روایت حضرت ابو ایوب انصاریؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتلِ صبر (باندھ کر مارنا) سے منع فرمایا ہے۔

آپؐ کا فرمان ہے:

"خدا کی قسم اگر مرغ بھی ہوتی تو میںؐ اس کو باندھ کر نہ مارتا"۔

اس کی خبر جب عبدالرحمٰن بن خالدؓ کو ہوئی تو انہوں نے چار غلام آزاد کیے——انہوں نے ایک جنگ میں دشمن کے چار افراد کو باندھ کر قتل کیا تھا!

☆

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلیمؓ کے گھر میں آکر ان کے بستر پر قیلولہ فرمایا کرتے اور وہ گھر میں نہ ہوا کرتیں۔

ایک روز حسب معمول نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے بستر پر محو استراحت تھے۔ وہ اتفاق سے گھر میں آئیں تو دیکھا کہ آپؐ کا پسینہ مبارک بستر پر چمڑے کے ٹکڑے پر جمع ہو رہا ہے۔

انہوں نے ایک شیشی نکالی اور پسینہ مبارک کو اس میں نچوڑنے لگیں۔

حضورؐ کی آنکھ کھل گئی۔ پوچھا:

"ام سلیمؓ! یہ کیا کر رہی ہو؟"

Marfat.com

عرض کیا——"ہم اپنے بچوں کے لیے آپؐ کے پسینے کی برکت کے امیدوار ہیں"۔
آپؐ نے فرمایا:
"تم نے سچ کہا!"

☆

روایت عمرو بن شعیبؓ

ایک روز شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اونٹ کے قریب آئے اور اس کے کوہان کے بال پکڑ کر فرمایا:

"مسلمانو! اس مال غنیمت میں میرا اتنا بھی حصہ نہیں ہے۔ صرف "خمس" ہے مگر وہ بھی تمہارے کاموں میں خرچ ہو جاتا ہے۔ ایک دھاگا اور سوئی تک بھی غنیمت کے مرکز پر جمع کرا دیا کرو"۔

یہ فرمان سنا تو ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں بان سے بٹی ہوئی رسی تھی۔ اس نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اس رسی کو اپنے گھوڑے کی زین کا کمبل درست کرنے کے لیے اٹھایا ہے"۔

آپؐ نے فرمایا:

"اگر تم نے یہ میرے یا میرے رشتہ داروں کے حصہ سے اٹھایا ہے تو ہرگز کوئی حرج نہیں"۔

اس نے عرض کیا:
"مگر حضورؐ کے ارشاد پر میں اسے نہیں لیتا"۔
یہ کہہ کر اس نے وہ رسی مال غنیمت میں جمع کروا دی۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے جو خوشی مدینہ میں مسلمانوں کو ہوئی اس کا بیان ممکن نہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری نزدیک پہنچی تو جوش و مسرت کا یہ عالم تھا کہ پردہ نشیں عورتیں چھتوں پر نکل آئیں اور یوں گانے لگیں:

ترجمہ:

ہم پر چاند نکل آیا

Marfat.com

وداع کی گھاٹیوں سے

ہم پر خدا کا شکر واجب ہے

جب تک دعا مانگنے والا دعا مانگے!

آپؐ کے ناقہ کا بیٹھنا تھا کہ بنو نجار کی لڑکیاں دف بجاتی ہوئی نکلیں ——اور یوں گانے لگیں:

ترجمہ:

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں

اے نجاریو!

محمدؐ کیسا اچھا ہمسایہ ہے!

آپؐ نے یہ سن کر لڑکیوں سے دریافت فرمایا:

"کیا تم مجھ کو دوست رکھتی ہو؟"

وہ بولیں——"ہاں"

اس پر آپؐ نے فرمایا:

"میں بھی تم کو دوست رکھتا ہوں"۔

اس خوشی میں زن و مرد، چھوٹے بڑے گلی کوچوں میں پکار رہے تھے:

جاء رسولؐ اللہ

جاء نبیؐ اللہ

حبشی غلام آپؐ کے قدوم میمنت لزوم کی خوشی میں ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے اور انسانوں پر ہی کیا موقوف ہے وحوش و پرند بھی اپنی حرکات و سکنات سے خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہے تھے۔

☆

یہ واقعہ غزوہ **ذات الرقاع کے دوران پیش آیا۔**

ایک مشرک عورت کسی مسلمان کے قبضے میں آ گئی۔ اس وقت اس کا شوہر موجود نہ تھا۔ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ آنے لگے تب اس کے شوہر کو اس کی اطلاع ملی۔ اس نے قسم کھائی کہ جب تک میں محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے ساتھیوں میں سے کسی کو قتل نہ کر لوں باز نہ رہوں گا۔

اس نیت سے وہ رسولؐ اللہ کے پیچھے ان کے نقش قدم پر چلا۔ آپؐ کسی منزل میں

Marfat.com

فروکش ہوئے تو آپؐ نے فرمایا:

"آج رات کو ہماری نگہبانی کون کرے گا؟"

مہاجرین میں سے ایک صاحب اور انصار میں سے ایک صاحب نے بھی اس فرض کے لیے خود کو پیش کیا اور کہا:

"ہم نگہبانی کریں گے"۔

آپؐ نے فرمایا:

"اچھا۔ تم (اس) راستے کے ناکے پر پہرہ دینا"۔

کیونکہ آپؐ اور صحابہؓ اسی راستے پر وادی کے شکم میں فروکش ہوئے تھے۔

جب وہ دونوں اصحابؓ اس کام کے لیے فرودگاہ سے نکل گئے تو انصاری صحابیؓ نے مہاجر سے کہا:

"اول یا آخر—رات کا کونسا حصہ چاہتے ہو کہ اس میں نگہبانی کروں"۔

مہاجر نے کہا—"اول شب تم پہرہ دو"۔

اس کے بعد مہاجر پڑ کے سو رہے اور انصاری ناکے پر پہرہ کے لیے کھڑے ہو گئے اس دوران وہ مشرک عورت کا خاوند وہاں پہنچا اور ان کو دیکھتے ہی تاڑ گیا کہ یہ مسلمانوں کے نگہبان ہیں۔

اس نے انصاری پر تیر چلایا۔ وہ ان کے آکر لگا۔ انہوں نے اسے اپنے جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دیا اور خود اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

اس شخص نے دوسرا تیر مارا۔ وہ بھی ان کو آکر لگا۔ انہوں نے اسے بھی اپنے جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دیا۔ پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ اس کے بعد اپنے دوسرے رفیق کو جگایا اور کہا:

"ہوشیار ہو بیٹھو۔ مجھ پر حملہ کیا گیا ہے"۔

مہاجر جاگ کر ہوشیار ہو بیٹھے۔ جب اس مشرک نے ان دونوں کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ مجھ سے چوکنے ہو گئے ہیں۔

جب مہاجر نے دیکھا کہ انصاری کے جسم سے خون جاری ہے تو حیران ہو کر بولے:

"سبحان اللہ! آپ نے غضب کیا۔ جب پہلا تیر آپ کے لگا تھا تب آپ نے مجھے کیوں نہ جگایا"۔

انصاری نے کہا—"میں کلام اللہ کی ایک سورت کی تلاوت کر رہا تھا۔ مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ اسے پورا کیے بغیر چھوڑ دوں مگر جب مجھے متواتر تیر لگنے لگے تب میں نے رکوع و سجود کے

Marfat.com

بعد تمہیں جگا دیا اور یہ بھی اس لیے کہ میں نے سوچا کہ اس سورت کو ختم کرنے سے پہلے یہ مجھے ختم کر دے گا۔ اور اس طرح جس مقام کی نگرانی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے وہ غیر محفوظ ہو جائے گا۔ اس لیے مجھے تم سے کہنا پڑا"۔

☆

حضرت زیدؓ بن دشنہ کو صفوان بن امیہ نے اپنے غلام **نسطاس** کے ساتھ روانہ کیا اور قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر نکالا۔

بہت سے قریش تماشہ کے لیے جمع ہو گئے۔ ان میں ابوسفیان بن حرب بھی تھا۔ جب زیدؓ کو قتل کرنے کے لیے آگے کیا گیا تو ابوسفیان نے ان سے پوچھا—"میں خدا کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم اس بات کو پسند کرو گے کہ اس وقت یہاں تمہارے بجائے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہوتے اور ہم ان کی گردن مارتے اور تم اپنے گھر بیوی بچوں میں ہوتے"۔

حضرت زیدؓ نے جواب دیا:

"خدا کی قسم! میں ہرگز نہیں چاہتا کہ جہاں اب وہ ہیں وہاں بھی ان کو کوئی گزند پہنچے اور میں گھر بیٹھا رہوں"۔

"اس پر ابوسفیان نے کہا: "میں نے آج تک لوگوں میں باہم کر ایسی محبت نہیں دیکھی جو محمدؐ کے رفیقوں کو ان کے ساتھ ہے"۔

اس کے بعد **نسطاس** نے حضرت زیدؓ کو شہید کر دیا۔

(حضرت زیدؓ اپنے دو ہمراہیوں (**خبیبؓ** بن عدی اور عبداللہؓ بن طارق) سمیت عضل اور قارہ کی ایک جماعت کی بے وفائی پر بنو ہذیل کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور ان میں سے دو کو وہ (یعنی زیدؓ اور **خبیبؓ**) مکہ لے آئے۔ مکہ میں یہ دونوں عاشق رسولؐ شہید ہوئے)

☆

حضرت خالد بن ولیدؓ قرشی مخزومی کی ٹوپی جنگ یرموک میں گم ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ تلاش کرو۔

تلاش بسیار کے بعد آخر وہ مل گئی۔ لوگوں نے ان سے اس قدر بے قراری کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

"ایک روز (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا۔ جب آپؐ نے سر مبارک

Marfat.com

منڈوایا تو لوگ آپؐ کے موئے مبارک لینے کو دوڑے۔ میں نے بھی آپؐ کی پیشانی اقدس کے چند بال لے کر اس ٹوپی میں رکھ لیے۔ جس لڑائی میں یہ ٹوپی میرے سر پر رہی مجھے فتح ہوتی رہی "۔

☆

روایت عاصمؓ بن عمر بن قتادہ

عوف بن الحارثؓ بن **الحضراء** نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

"اپنے رب کی کون سے بات ہنساتی ہے؟" (مومن کی کونسی بات باعث برکت ہے)

آپؐ نے فرمایا:

"بغیر زرہ کے اگر وہ اپنا ہاتھ دشمن میں جھونک دے"۔

عوفؓ نے اسی وقت زرہ اتار پھینکی۔ تلوار سنبھالی۔ دشمن سے لڑے اور شہید ہو گئے۔

☆

سریا عمیرؓ بن عدی

یہ سریہ **عصماء** بنت مروان کے قتل کے لیے ہوا جس کا تعلق بنو امیہ بن زید سے تھا۔ جب ابو **عفک** کو قتل کیا گیا تو **عصماء** نے منافقت شروع کر دی۔ **عصماء** بنو **خطمتہ** کے ایک شخص یزید بن زید کی بیوی تھی اور شعروں میں اسلام اور اہل اسلام پر نکتہ چینی کیا کرتی تھی۔

جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **عصماء** کے خیالات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

"کیا کوئی میرے لیے مروان کی بیٹی کو گرفت میں لینے والا ہے"۔

آپؐ کا یہ ارشاد **عمیرؓ** بن عدی نے سنا۔ **عصماء** ان کے رشتہ کی بہن تھی۔ انہوں نے شام ہوتے ہی **عصماء** کو اس کے گھر جا کر قتل کر دیا اور صبح آپؐ کو آکر اس بات کی اطلاع دے دی۔

آپؐ نے فرمایا:

"**عمیرؓ**! تم نے اللہ اور اس کے رسول کی مدد کی"۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ جس یہودی پر قابو پاؤ۔ قتل کر دو۔ **محیصہ** بن مسعود نے یہودی سوداگر ابن سنینہ پر اچانک حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ **حریصہ** بن مسعود اپنے بھائی **محیصہ** سے عمر میں بڑا تھا اور اب تک اسلام نہیں لایا تھا۔۔۔۔ ابن

Marfat.com

سنینہ کے قتل کے بعد یہ محیصہ کو مارنے لگا اور کہنے لگا۔۔۔۔۔ "اے دشمن خدا۔ تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ تو نے اس کی بہت سی چربی کھائی ہے"۔

محیصہ نے کہا:

"بخدا جس ہستی نے مجھے اس کے قتل کا حکم دیا ہے اگر وہ مجھے تمہارے قتل کا حکم دیں تو میں ابھی تمہاری گردن مار دوں"۔

حویصہ کے اسلام لانے کی یہی وجہ ہوئی کہ اس نے اپنے بھائی سے پوچھا۔۔۔۔۔ "کیا واقعی اگر محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) تم کو میرے قتل کا حکم دیں تو تم مجھ کو قتل کر دو گے؟"

انہوں نے کہا:

"بے شک۔۔۔۔۔ اگر وہ مجھے تمہارے قتل کا حکم دیں تو میں تمہاری گردن مار دوں گا"۔

حویصہ نے کہا۔۔۔۔۔ "بخدا جس دین نے تم میں یہ انقلاب پیدا کیا وہ بڑا عجیب ہو گا"۔

اس کے بعد حویصہ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

☆

غزوہ اُحد

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قریش اپنے اتباع کے ساتھ اُحد پر آکر فروکش ہوئے ہیں تو آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا:

"اب کیا کرنا چاہیے؟"

صحابہؓ نے کہا۔۔۔۔۔ "آپ ہمیں ان کتوں کے مقابلے پر لے چلیں"۔

انصار نے کہا۔۔۔۔۔ "جناب والا! خود ہمارے علاقے پر جب کسی نے یورش کی اسے کبھی ہم پر غلبہ نہیں ہوا اور اب جبکہ خود آپؐ ہم میں موجود ہیں تو بدرجہ اولٰی کسی کو ہمارے یہاں ہمارے مقابلہ پر کامیابی نہیں ہو گی"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اب کے پہلی مرتبہ عبداللہ بن ابی سلول کو بلا کر مشورہ لیا۔ اس نے کہا۔۔۔۔۔ "یا رسولؐ اللہ! آپؐ ہمیں، ان کتوں کے مقابلہ پر لے کر نکلیے"۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ قریش مدینہ میں آکر آپؐ سے لڑیں تاکہ شہر کے گلی کوچوں میں لڑائی ہو۔

اتنے میں نعمان بن مالک انصاریؓ آپؐ کے پاس آئے اور کہا۔۔۔۔۔ "آپؐ مجھے کیوں جنت سے محروم رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو واقعی نبی مبعوث کیا ہے میں

Marfat.com

ضرور جنت میں جاؤں گا"۔

آپؐ نے دریافت فرمایا:

"کیسے؟"

انہوں نے کہا——"ایسے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے۔ آپؐ اس کے رسولؐ ہیں اور میں جنگ سے ہرگز نہ بھاگوں گا"۔

آپؐ نے فرمایا:

"تم نے سچ کہا——!"

چنانچہ وہ اسی روز لڑائی میں شہید ہو گئے!

☆

روایت حضرت اسامہؓ بن شریک

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا تو آپؐ کے صحابہؓ آپؐ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا حال یہ تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں!"

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور صحابہ کرامؓ اس قدر مرعوب ہو جاتے تھے کہ جسم میں رعشہ پڑ جاتا۔ حالانکہ آپؐ حاکمانہ قسم کی گفتگو نہیں فرماتے تھے۔

ایک بار ایک صحابیؓ نے آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی لیکن دو شخص جو مسجد کے ایک گوشے میں تھے، شریکِ نماز نہ ہوئے۔ آپؐ نے ان کو باز پرس کے لیے طلب فرمایا تو رعب نبوت سے ان کے جسموں میں لرزہ پڑ گیا۔

☆

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"صحابہ کرامؓ (بپاس ادب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازوں کو ناخنوں سے دستک دیا کرتے تھے!"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ :

"میں نے جنت میں نعیمؓ کی نحمہ یعنی آواز سنی"۔

حضورؐ کا ارشاد مبارک حضرت نعیمؓ کے لیے بہت بڑی بشارت اور بہت بڑا اعزاز تھا۔ لوگوں نے اسی وقت سے ان کو نعیم النحامہ کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔

☆

ایک مرتبہ کسی نے حضرت عباسؓ سے پوچھا ——— "آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم؟"

حضرت عباسؓ نے جواب دیا ——— "گو میں کچھ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے پیدا ہوا لیکن ہیں آپؐ ہی بڑے!"

☆

جبابرۂ بنو مخزوم، حضرت یاسرؓ بن عامر، ان کے دونوں بیٹوں عمارؓ و عبداللہؓ اور بیوی سمیہؓ پر، ان کے مسلمان ہو جانے پر نت نئے مظالم ڈھاتے تھے۔ انہیں لاتوں، گھونسوں اور لاٹھیوں سے اتنا پیٹتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔ جب وہ ہوش میں آتے تو ان سے پوچھتے کہ ——— "محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کو ترک کرو گے یا نہیں؟"

چاروں جواب دیتے:

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہماری ہزار جانیں قربان"۔

ظالم کبھی انہیں جھلستی ہوئی ریت پر لٹاتے، کبھی لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں ڈال دیتے ——— لیکن ——— وہ چاروں نفوس قدسی، نشۂ توحید میں کچھ ایسے مخمور ہوئے کہ جادۂ حق سے ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے۔

ابوجہل ——— اسلام لانے کے جرم میں انہیں سخت اذیتیں دیتا۔ ایک دن اس قدر غضب ناک ہوا کہ اپنا برچھا حضرت سمیہؓ کو کھینچ مارا۔ وہ اسی وقت زمین پر گر گئیں اور جام شہادت نوش فرما کر فردوس بریں کو سدھاریں۔

پھر ایک دن اس بد بخت نے تیر مار کر حضرت عبداللہ بن یاسرؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت عمارؓ پر بھی مشرکین نے بے پناہ مظالم ڈھائے۔ کبھی انہیں گرم لوہے سے داغا۔ کبھی انگاروں پر لٹایا۔ کبھی پانی میں غوطے دیتے لیکن ——— آپ ظالموں کے ظلم و ستم سے بچ گئے اور جنگ حنین میں شہید ہوئے۔

Marfat.com

یاسرؓ سمیہؓ اور عبداللہ نے راہ حق میں جان دے کر اللہ اور اس کے رسول کی محبت اپنے آپ میں ثابت کر دی!

☆

ایک روز منافقین مدینہ میں سے چند افراد مسجد میں جمع ہوئے۔ رسولؐ اللہ نے دیکھا کہ وہ ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے سرگوشیوں میں مصروف ہیں' جس پر آپؐ نے حکم صادر فرمایا کہ:

"ان کو مسجد سے نکال دیا جائے"

اس پر سب سے پہلے ابو ایوبؓ خالد بن زید بن کلیب اٹھے اور بنی غنم بن مالک بن نجار کے عمرو بن قیس کا' جو زمانہ جاہلیت میں ان کے بتوں کا پجاری تھا' پاؤں پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر لے گئے——اور وہ کہتا رہا کہ——"اے ابو ایوبؓ! تو مجھے بنی ثعلبہ کے اونٹ اور بکریاں باندھنے کی جگہ سے نکالتا ہے؟"

اس کے بعد ابو ایوبؓ بنی نجار کے ایک شخص رافع بن ودیعہ کی طرف بڑھے۔ اس کی چادر سینے کے پاس سے پکڑ لی۔ زور سے جھنجھوڑ کر تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور یہ کہتے ہوئے اسے مسجد سے نکال دیا کہ:

"اے خبیث منافق تجھ پر تف ہے! اے منافق'——رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور ہو اور اپنے راستے چلا جا"۔

دوسری طرف عمارہ بن حزمؓ زید بن عمرو کی طرف بڑھے۔ یہ شخص لمبی داڑھی والا تھا۔ انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ لی اور زور سے کھینچتے ہوئے اسے مسجد سے نکال دیا۔ انہوں نے اس کے سینے پر ایسا دو ہتڑ مارا کہ وہ گر پڑا اور بولا——"اے عمارؓ! تم نے مجھے خوب رگڑے دیئے"۔

عمارہؓ نے جواب دیا——"اے منافق——اللہ تجھے دور کرے اور اللہ نے جو عذاب تیرے لیے معین کر رکھا ہے وہ اس سے بہت سخت ہے۔ خبردار! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے پاس نہ پھٹکنا"۔

بنی نجار کے ایک صاحب ابو محمد نامی بدوی تھے۔ ان کا نام مسعودؓ بن اوس تھا۔ وہ قیس بن عمرو بن سہل کی طرف بڑھے۔ قیس کم سن جوان تھا۔ جوانوں میں اس کے سوا کسی منافق کی خبر نہیں ملی۔ اس کی گردن میں ہاتھ دے کر دھکیلتے ہوئے اسے مسجد سے باہر کر دیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد سے منافقوں کو نکال باہر کرنے کا حکم دیا تو ابو سعید الخدری کا ایک شخص عبداللہ بن الحارث' الحارث بن عمرو کی طرف بڑھا۔ یہ شخص

Marfat.com

پٹوں والا تھا۔ اس کے پٹے پکڑ لیے اور اسے سختی سے زمین پر رگیدتے ہوئے مسجد سے نکال دیا۔ یہ منافق کہتا چلا جا رہا تھا —— "اے حارث! تم نے مجھ پر بہت سختی کی"۔

اس پر انہوں نے جواب دیا —— "اے اللہ کے دشمن بے شک تو اسی قابل ہے کیونکہ اللہ نے تیرے متعلق احکام نازل فرمائے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ کی مسجد کے قریب نہ آنا کہ تو پلید ہے"۔

عمرو بن عوف کے ایک شخص نے اپنے بھائی زدی بن الحارث کو مسجد سے نکالتے ہوئے کہا:

"تجھ پر شیطان اور شیطانی باتوں کا غلبہ ہے"۔

رسول اللہ کے حکم پر تمام منافقین ہمیشہ کے لیے مسجد سے نکال دیے گئے!

☆

جب مدینہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ سے ہجرت کی خبر سنی اور آپ کی تشریف آوری سے آگاہ ہوئے تو وہ لوگ صبح کی نماز پڑھ کر اپنے پہاڑی مقام سے باہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں نکل جایا کرتے اور وہیں ٹھہرے رہتے، یہاں تک کہ دھوپ سایہ دار مقامات پر پھیل جاتی۔ جب وہ لوگ کہیں سایہ نہ پاتے تو واپس چلے آتے۔

یہ واقعہ موسم گرما کا ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا دن آیا تو وہ لوگ اس دن بھی انتظار میں بیٹھے رہے، یہاں تک کہ جب سایہ نہ رہا تو وہ گھروں کو لوٹ آئے —— مگر ——

جونہی وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔

پہلا شخص جس نے آپ کو دیکھا، وہ ایک یہودی تھا جو اکثر مدینہ والوں کو رسول اللہ کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا کرتا تھا اور ساری حقیقت سے آگاہ تھا۔ وہ آپ کو دیکھ کر بلند آواز سے بولا:

"اے بنی قیلہ! وہ ذی شان ہستی آگئی (جس کا تم انتظار کرتے تھے) وہ آپہنچے ہیں!"

☆

Marfat.com

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ ایک صحابیہ تھیں۔ ان سے ایک طرف تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ جو نہایت دولت مند صحابی تھے نکاح کرنا چاہتے تھے۔ دوسری طرف حضور پاکؐ نے اسامہ بن زیدؓ کے متعلق ان سے گفتگو کی تھی۔ جن کی فضیلت یہ تھی کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جو مجھے دوست رکھتا ہے چاہیئے کہ اسامہ کو بھی دوست رکھے۔

لیکن حضرت فاطمہؓ نے آپؐ کو اپنی قسمت کا مالک بنا دیا اور کہا کہ "میرا معاملہ آپؐ کے ہاتھ میں ہے جس سے چاہے نکاح کر دیجئے"۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی رزینؓ سے فرمایا۔

"میں تجھ کو اس امر (دین) کی جڑ بتا دوں کہ تو جس کے ذریعے سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو حاصل کر سکے۔

1 تو اہل ذکر کی مجلسوں میں بیٹھا کر۔
2 اور جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھ۔
3 محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے محبت کر اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے بغض رکھ۔

☆

عنس کے قبیلہ کا ربیعہ نامی شخص شام کے وقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپؐ نے ربیعہ کو بھی کھانا کھلایا۔ کھانا کھانے کے بعد اس نے اسلام قبول کیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"تم طمع سے آئے ہو؟"

ربیعہ نے عرض کیا۔ "بخدا آپؐ کے قبضہ میں کوئی مال نہیں، جس کا مجھے لالچ ہو اور میں ایسے شہر میں رہتا ہوں۔ جہاں آپؐ کی افواج نہیں پہنچ سکتیں کہ مجھے خوف ہو۔ میں نے تو عذاب آخرت کی وجہ سے اسلام قبول کیا ہے"۔

اس کے بعد ربیعہ چند روز مدینہ میں رہے۔ واپسی پر آپؐ نے انہیں زاد راہ دیا، اور فرمایا۔

"اگر تمہیں راستہ میں کوئی مرض آپکڑے تو قریبی گاؤں میں پناہ لینا"

راستہ میں ربیعہ کو شدید بخار آگیا۔ انہوں نے قریبی گاؤں میں پناہ لی اور وہیں فوت ہو گئے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب نمبر ۷

○ یتیموں ○ بچوں
○ غلاموں ○ لونڈیوں
○ غریبوں ○ مسکینوں

اور

○ بے زبان جانوروں

سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی

محبت و شفقت

Marfat.com

فرمان الٰہی

ترجمہ : "اور یتیموں کے مال ان کے حوالے کر دیا کرو اور مال طیب کو مال حرام سے نہ بدلو اور یتیموں کے مال اپنے مال سے ملا جلا کر نہ کھاؤ کہ یہ بڑا گناہ ہے۔"

النساء : ع1

☆

ترجمہ: "لوگ آپؐ سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو آپؐ ان سے کہہ دیں کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ بگاڑنے والے کو اصلاح کرنے والے سے اچھی طرح پہچانتا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو کو مشکل میں ڈال دیتا بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔"

البقرہ: ع27

☆

ترجمہ: "یتیم پر ظلم نہ کیجیے۔ کسی سائل کو نہ جھڑکیے اور اپنے پروردگار کی نعمت کا اعتراف کیجیے۔"

والضحیٰ:

☆

ترجمہ : "اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ، قرابت والوں، یتمیوں اور محتاجوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔"

النساء : ع6

☆

ترجمہ: "(نیک وہ لوگ ہیں) جو محض خدا کی محبت کے لیے محتاج، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلا دیتے ہیں۔"

الدھر: ع1

☆

Marfat.com

روایت حضرت ابن عباسؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے گا' خدا اس کے لیے جنت واجب کرے گا' بشرطیکہ کسی ایسے گنہ کا مرتکب نہ ہوا ہو جو ناقابل معافی ہو۔"

☆

ایک روز حضرت زبیرؓ کی صاحبزادیاں اور حضرت فاطمہ الزہراؑ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اپنے افلاس و تنگدستی کی شکایت کر کے عرض کی کہ جو کنیزیں غزوہ میں آئی ہیں' ان میں سے ایک دو ہم کو مل جائیں (تو ہماری مشکلیں آسان ہو جائیں)۔

"آپ نے فرمایا: بدر کے یتیم تم سے پہلے درخواست کر چکے ہیں۔" رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہؓ کی بھی درخواست کو یتیموں پر کوئی اہمیت نہ دی۔ آپؐ یتیموں کا بے حد خیال فرماتے تھے۔

☆

ایک دن رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا۔ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر روتا ہوا جا رہا تھا۔ آپؐ اسے اس حال میں دیکھ کر بے قرار ہو گئے۔ آگے بڑھ کر بچے کو گود میں لے لیا۔ اسے پیار کیا۔

معلوم ہوا کہ بچے کا ماں باپ زندہ نہیں ہیں اور وہ دو وقت سے بھوکا ہے!

آپؐ یہ جان کر تڑپ اٹھے اور بچے کو گھر لے آئے۔ کئی روز تک اسے اپنے پاس رکھا پھر اس کے رشتہ دار آئے اور بچے کو لے گئے۔

☆

روایت حضرت ابو امامہؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص محض رضائے الہی کے لیے کسی یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اس کے لیے ہر بال کے مقابلہ میں جس پر اس کا ہاتھ پھرتا ہے' نیکیاں ہیں ------ اور جو کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ (جو اس کی کفالت میں ہو) نیکی کرتا ہے تو میںؐ اور وہ بہشت میں ان دو انگلیوں (آپؐ نے سبابہ و وسطیٰ کو ملا کر اشارہ فرمایا) کی مانند ہوں گے۔"

☆

Marfat.com

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میرا دل سخت ہے۔ اس کا علاج کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

" یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو " (اشقاوت قلبی جاتی رہے گی)۔

☆

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ ان سے محبت کرتے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے۔ ان کو پیار کرتے اور ان کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔

بچے قریب آتے تو ان کو گود میں بٹھا لیتے۔ بڑی محبت سے ان کو کھلاتے۔ کبھی بچے کے سامنے اپنی زبان مبارک کو نکالتے۔ بچہ خوش ہوتا اور بہلتا۔ کبھی لیٹے ہوتے تو آپ اپنے پاؤں پر بچہ کو بٹھا لیتے اور کبھی سینہ اطہر پر بٹھا لیتے۔

اگر کئی بچے ایک جگہ جمع ہوتے تو آپؐ ان کو ایک قطار میں کھڑا کر لیتے اور اپنے دونوں بازو پھیلا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے:

" بھئی تم سب دوڑ کر ہمارے پاس آؤ۔ جو بچہ سب سے پہلے ہمیں چھو لے گا ہم اسے انعام دیں گے۔ "

بچے بھاگ کر آپؐ کے پاس آتے۔ کوئی آپؐ کے پیٹ پر گرتا کوئی سینہ اطہر پر۔ آپؐ ان سب کو سینہ مبارک سے لگاتے اور خوب پیار کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بچوں کے قریب سے گزرتے تو ان کو خود " اسلام علیکم " کہتے۔ ان کے سر پر ہاتھ رکھتے اور چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھا لیتے!

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ وہاں اچھا سلوک کیا جاتا ہو __________ اور مسلمان گھروں میں سب سے بد تر وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ "

ایک مرتبہ حضرت امام حسینؓ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک

Marfat.com

پر پاؤں رکھے کھڑے تھے۔ فرمایا:

"اوپر چڑھو۔"

وہ سینے پر پہنچ گئے۔ آپؐ نے منہ چوم کر فرمایا:

"اے خدا! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ!"

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے جگر گوشوں سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے:

"یہ میرے گلدستے ہیں۔"

حضرت فاطمہؓ کے ہاں جا کر فرماتے:

"میرے بچوں کو لاؤ۔"

وہ انہیں لاتیں تو آپؐ ان کو سینے سے لگاتے' لپٹاتے اور خوب پیار و شفقت فرماتے۔

☆

اسامہؓ بن زیدؓ بن حارثؓ کسی اہم ضرورت سے رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی خدمت میں پہنچے۔

آپؐ دولت کدہ سے باہر تشریف لائے ________ مگر کس حال میں؟

اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ چادر میں کوئی چیز لپیٹے ہوئے تھے اور مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کیا چیز ہے۔

جب میں اپنی ضرورت کی بات کر چکا تو میں نے پوچھا: "حضورؐ! اس چادر میں کیا چیز ہے؟"

آپؐ نے مسکرا کر چادر ہٹا دی تو میں نے دیکھا کہ حسنؓ اور حسینؓ آپؐ کی پشت مبارک سے لٹکے ہوئے ہیں۔

پھر فرمایا:

"یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ میرے نواسے ہیں!"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ حضرت امام حسینؑ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیشاب کر دیا ______ حضرت لبابہؓ نے کہا: "آپؐ دوسرے کپڑے پہن لیں اور اپنا تہ بند مجھے عنایت فرمائیں کہ میں اسے دھو لاؤں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"بچے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے۔"

☆

حضرت عبد اللہؓ بن جعفر بن ابی طالب کا بیان ہے کہ:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپؐ کے اہل بیت کے بچے آپؐ کی خدمت میں لائے جاتے۔

ایک مرتبہ آپؐ سفر سے واپس تشریف لائے تو پہلے مجھے خدمت اقدس میں لے جایا گیا۔ آپؐ نے مجھے اپنے آگے سوار کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہ زہراؑ کے دونوں بیٹوں میں سے ایک لائے گئے۔ آپؐ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھالیا اس طرح تینوں ایک سواری پر ہم داخل مدینہ ہوئے۔"

☆

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں نہایت شفقت سے اپنے آگے یا پیچھے بٹھا لیتے تھے۔

☆

روایت حضرت جابر بن سمرہؓ

حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ دولت خانہ کو تشریف لے گئے۔ حضرت جابرؓ بھی ساتھ ہو لیے۔ راستے میں کئی بچے ملے۔ آپؐ نے ہر ایک کے رخساروں پر دست شفقت پھیرا اور حضرت جابرؓ کے رخسار پر بھی۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ______ "میں نے آپؐ کے دست مبارک کی ٹھنڈک یا خوشبو ایسی پائی گویا آپؐ نے اپنا دست مبارک کسی عطار کے صندوقچہ میں سے نکالا ہو۔"

☆

Marfat.com

حضرت ابو رافعؓ بن عمرو غفاری کے چچا بیان کرتے ہیں کہ:

" میں لڑکپن میں انصار کے نخلستان میں جاتا اور درختوں پر ڈھیلے مارتا۔ ایکدن وہ لوگ مجھے پکڑ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔

آپؐ نے پوچھا:

" لڑکے! تو درختوں پر ڈھیلے کیوں مارتا ہے؟ "

میں نے عرض کیا: " کھجوریں کھانے کے لیے۔ "

آپؐ نے فرمایا:

" ڈھیلے نہ مارا کرو۔ کھجور جو نیچے گری ہوں کھا لیا کرو۔ "

پھر آپؐ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور یوں دعا فرمائی:

" خدایا! اس کا پیٹ بھر دے! "

☆

فصل کا کوئی پھل پکتا تو لوگ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لاتے۔ آپؐ اس پر یہ دعا پڑھا کرتے:

"خدایا! ہمیں اپنے مدینہ میں اپنے پھل میں اور اپنے مد میں اور اپنے صاع میں برکت دے!"

اس دعا کے بعد جو بچے حاضر خدمت ہوتے ان میں سے سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل عنایت فرماتے!

☆

ایک مرتبہ کسی جنگ میں چند بچے مارے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپؐ کو بے حد دکھ ہوا۔

ایک شخص نے کہا: "یا رسولؐ اللہ! وہ بچے مسلمان تو نہیں تھے۔"

آپؐ نے فرمایا:

" تم سے اچھے تھے۔ خبردار! آئندہ کبھی بچوں کو قتل نہ کرنا۔ "

☆

ایک دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جو سردی میں کانپتا ہوا جا رہا تھا اور کوئی گرم کپڑا اس کے پاس نہیں تھا۔

آپؐ نے اس کے پاس جا کر اس کا حال پوچھا تو بچے نے جواب میں کہا ____ "

Marfat.com

میں ایک یتیم غلام ہوں۔ میرا مالک مجھ پر بہت ظلم کرتا ہے۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر بہت روئے اور بچے کو پیار کیا۔ اسے تسلی و تشفی دی ____ دوسرے دن آپؐ نے دیکھا کہ وہی بچہ بہت بھاری بوجھ اٹھائے ہوئے ہے اور اس کی گردن بوجھ کی وجہ سے دبی ہوئی ہے۔

آپؐ نے فوراً آگے بڑھ کر اس بچے کا بوجھ خود اٹھا لیا۔ پھر جہاں اس نے جانا تھا۔ وہاں تک اسے پہنچا دیا۔ بعد میں اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہو فرمایا:

"بیٹا! محمدؐ کو ہمیشہ اپنی تکلیف میں یاد کر لیا کر۔"

☆

نومولود کا ساتویں دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وآلہ وسلم عقیقہ کراتے تھے اور اس کا نام تجویز کرتے تھے۔ پھر اس کا سر منڈوا کر اس کے بالوں کے برابر سونا' چاندی صدقہ کرتے تھے۔

☆

ایک مرتبہ اقراع بن حابسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپؐ اس وقت حضرت حسن کو پیار کر رہے تھے۔ اقرع کو یہ دیکھ کر بے حد تعجب ہوا اور بولے:

"یا رسولؐ اللہ! میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کبھی کسی ایک کو بھی پیار نہیں کیا۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقرعؓ کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا:

"اگر اللہ تمہارے دل سے رحمت و شفقت نکال لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔"

☆

حضرت اسماؓ فرماتی ہیں کہ:

"عبداللہ بن زبیرؓ جب پیدا ہوئے تو مَیں نے انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں دیا۔ آپؐ نے خرما منگایا اور چبا کر لعاب دہن عبداللہ بن زبیرؓ کے منہ میں لگا دیا۔ اور خرما ان کے تالو میں ملا۔ پھر خیرو برکت کی دعا فرمائی۔"

☆

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابیہؓ کے ہاں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے بچے کو بلایا کہ آ میں تجھے چیز دیتی ہوں۔

Marfat.com

آپؐ نے پوچھا:

"کیا دینا چاہتی ہو؟"

انہوں نے کہا: "کھجور۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اگر تم اس کو کھجور نہ دیتیں تو تمہارے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ لیا جاتا"

لوگ بچوں کو بہلانے کے لیے جھوٹ بول دیا کرتے ہیں مگر یہ غلط ہے اسلام میں اتنا جھوٹ بھی گوارا نہیں۔"

☆

حضرت انسؓ جو خادم خاص تھے' کا بیان ہے کہ:

"ایک مرتبہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو کسی کام کے لیے بھیجنا چاہا _____ میں نے کہا: "میں نہیں جاؤں گا۔"

آپؐ خاموش ہو رہے۔ میں انکار کر کے باہر چلا آیا پھر **دفعتاً** آنحضرت نے پیچھے سے آ کر میری گردن پکڑ لی۔ میں نے مڑ کر دیکھا کہ آپؐ ہنس رہے ہیں۔ پیار سے آپؐ نے فرمایا:

"انس! جس کام کے لیے کہا تھا اب تو جاؤ۔"

میں نے عرض کیا: "اچھا جاتا ہوں۔"

حضرت انسؓ نے اس واقعہ کے ساتھ بیان کیا کہ میں نے دس برس آپؐ کی ملازمت کی مگر کبھی یہ نہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا یا یہ کیوں کیا ہے؟

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اپنی لونڈی غلام کو عیب لگائے اور وہ اس عیب سے پاک ہو تو عیب لگانے والے کو درے لگائے جائیں گے۔ ہاں اگر غلام (لونڈی) ویسا ہی ہو جیسا کہ اس پر الزام ہے تو پھر نہیں!"

☆

Marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر خادمہ کے ساتھ مل کر کھانا پکاتے اور جب وہ چکی پیستے تھک جاتی تو آپؐ اس کے ساتھ چکی پیستے!

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو ترکہ اپنے والد محترم حضرت عبداللہ کی جانب سے ملا تھا' اس میں ایک حبشی کنیز بھی تھی جس کا نام ام ایمن تھا۔ آپؐ کی انا یا دایہ بھی تھیں اور آپؐ کی وفات تک زندہ رہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ان کو "ماں" کہہ کر پکارتے تھے اور جب ان کو دیکھتے تو فرمایا کرتے:

"اب یہی میرے خاندان کی یادگار رہ گئی ہیں۔"

جب آپؐ نے حضرت خدیجہؓ سے نکاح کیا تو ان کو آزاد کر کے حضرت زیدؓ سے جو آپؐ کے محبوب اور حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے' شادی کر دی۔ اسامہؓ انہی کے بطن سے تھے۔

حضرت ام ایمنؓ کے پہلے خاوند عبید سے حضرت ایمنؓ پیدا ہوئے تھے۔ اسی بنا پر آپ امِ ایمنؓ کہلاتی تھیں۔

☆

کسی نے اپنے ہاں روانگی کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سواری کے لیے ایک خچر اور ایک غلام ہمراہ کر دیا۔

کچھ آگے جانے پر آپؐ نے غلام سے فرمایا:

"تم میرے آگے سوار ہو جاؤ کیونکہ جس کی سواری ہے وہ آگے بیٹھنے کا مستحق ہے۔"

غلام نے ادب کے مدنظر آگے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا:

"یا تو سوار ہو جاؤ ورنہ یہیں سے واپس چلے جاؤ۔"

☆

حکیم بن حزامؓ بن خویلد' شام سے چند غلام لائے تھے جن میں کم عمر زید بن حارثہ بھی تھے حضرت خدیجہؓ بنت خویلہ' حکیم بن حزامؓ کی پھوپھی تھیں۔ آپ نے ان سے کہا:

Marfat.com

" پھوپھی جان! آپ ان لڑکوں میں سے جسے چاہیں انتخاب فرما لیں۔ وہ آپ کا ہو گا۔ " جناب خدیجہؓ نے زید کو چنا اور لے لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا اور متبنیٰ بنا لیا۔

☆

ایک مرتبہ حضرت ابو مسعود انصاریؓ اپنے غلام کو پیٹ رہے تھے۔ اتفاق سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موقع پر تشریف لائے۔ آپؐ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا:
ابو مسعود۔ اس غلام پر تمہیں جس قدر اختیار ہے اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے۔

ابو مسعودؓ یہ سن کر تھرا اٹھے اور عرض کیا: " یا رسولؐ اللہ! میں اس غلام کو اللہ کی راہ میں آزاد کرتا ہوں۔ "

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
" اگر تم ایسا نہ کرتے تو دوزخ کی آگ تم کو چھو لیتی۔ "

☆

رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لونڈی غلاموں سے بے حد ہمدردی تھی۔ آپؐ ان کے ساتھ اپنی اولاد جیسا برتاؤ کرتے تھے۔ دوسروں کے لونڈی غلاموں سے بھی ایسا ہی سلوک کرتے تھے۔ جب کسی لونڈی یا غلام کو تکلیف میں دیکھتے تو تڑپ اٹھتے اور فوراً اس کی امداد کرتے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے دیکھا کہ ایک غلام چکی پیس رہا ہے اور رو رہا ہے۔ آپؐ نے اس کے پاس پہنچ کر اس کا حال پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے مگر اپنے آقا کے ظلم کے خوف سے آٹا پیس رہا ہے۔

آپؐ کو یہ جان کر بے حد دکھ ہوا۔ آپؐ نے اسے چکی پر سے ہٹایا اور خود بیٹھ کر آٹا پیسنا شروع کر دیا۔ جب آپؐ پیس چکے تو غلام سے فرمایا:
"میرے بھائی! جب کبھی آپؐ چاہیں تو مجھے آٹا پیسنے کے لیے بلوا لیا کریں۔ "
غلام آپ کی اس بات اور اخلاق سے بے حد متاثر ہوا۔

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا کہ ابو سفیان کا غلام بیمار ہے اور کئی دن سے تنہا پڑا ہے۔ کوئی شخص نہ اس کی خبرلیتا ہے نہ ہی دوا دارو پوچھتا ہے۔ آپؐ رات کے وقت اس کے پاس تشریف لے گئے اور ساری رات اس کے پاس بیٹھے رہے۔ بار بار اس سے فرماتے:

"گھبراؤ مت۔ محمدؐ تمہارے پاس ہے۔"

اس پر اس غلام کو بڑا حوصلہ ہوا اور وہ تندرست بھی ہو گیا۔

☆

ایک دن بنو امیہ کا ایک امیر بڑی بے دردی سے اپنی لونڈی کو مار رہا تھا۔ لونڈی "فریاد ___ فریاد" کہتی چلاّ رہی تھی۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گھر میں تشریف لے گئے اور امیر کو اس ظلم سے منع فرمایا ______ مگر اس امیر نے بے حد گستاخی اور درشتی کے ساتھ کہا:

"تم میری لونڈی کے معاملہ میں دخل دینے والے کون ہوتے ہو؟"

آپؐ نے تحمل سے فرمایا:

"میں ایک مظلوم عورت کے معاملہ میں دخل ضرور دوں گا۔"

لیکن اس سفاک امیر نے آپؐ کی بات نہ مانی۔

آپؐ وہاں سے چلے آئے مگر اس تکلیف وہ واقعہ کی بدولت آپؐ رات بھر سو نہ سکے۔ بار بار زبان سے فرماتے تھے:

"افسوس: اس قوم کا کیا انجام ہو گا جو کمزور عورتوں پر ظلم کرتی ہے۔ کاش! میں اس مظلوم عورت کی مدد کر سکتا۔ کاش! بنو امیّہ اتنے ظالم نہ ہوتے۔ عورتوں پر رحم کرتے!

جب بی بی خدیجہؓ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ اذیت دیکھی تو رہ نہ سکیں اور آپؐ سے فرمایا:

"آپؐ بے چین نہ ہوں۔ صبح ہو لینے دیں میں اس لونڈی کو خرید کر آزاد کر دوں گی۔" آپؐ یہ سن کر بہت خوش ہوئے چنانچہ جب صبح ہوئی تو بی بی خدیجہؓ نے اس لونڈی کی بہت بڑی قیمت دے کر اسے خرید لیا۔ اور پھر اسے آزاد کر دیا۔

☆

Marfat.com

ایک دن ابو سفیان بن حرب نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہا:

" تم لونڈیوں اور غلاموں کی بلاوجہ حمایت کر کے ان کی عادتیں بگاڑ رہے ہو۔ حالانکہ وہ ہمارے لیے ایسے ہی حیوان ہیں جیسے گھوڑے اور اونٹ۔ "

اس پر حضور پاکؐ نے فرمایا:

" لیکن وہ انسان ہیں اور تم بھی انسان ہو۔ "

☆

ایک دن رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک بوڑھا غلام باغ میں پانی دے رہا ہے۔ کنوئیں سے پانی نکالتا ہے تو اس کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ آپؐ اس کے پاس گئے۔ اس سے ڈول لے کر خود کنوئیں سے پانی نکالا اور پورے باغ کو سیراب کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے غلام سے فرمایا:

" پھر کبھی تم کو اگر میری ضرورت پڑے تو مجھے فوراً خبر کر دینا۔ "

☆

سلمان فارسیؓ، صہیب و بلالؓ سب کے سب غلام رہ چکے تھے لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں رؤسا قریش سے کم رتبہ نہیں تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سلمانؓ و حضرت بلالؓ ایک جگہ اکٹھے موجود تھے۔ اتفاق سے ابو سفیان ادھر آ نکلے۔ ان لوگوں نے کہا ______ " ابھی تلوار نے اس دشمن خدا کی گردن پر قبضہ نہیں پایا ہے! "

حضرت ابو بکرؓ نے یہ سن کر ان لوگوں سے کہا: " سردار قریش کی شان میں یہ الفاظ؟ " پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور واقعہ بیان کیا۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

" کہیں تم نے ان لوگوں (سلمانؓ و بلالؓ) کو ناراض تو نہیں کیا۔ اگر تم نے ان کو ناراض کیا ہے تو سمجھ لو خدا کو ناراض کیا ہے۔ "

حضرت ابو بکرؓ فوراً ان لوگوں سے جا کر ملے اور کہا: " آپ لوگ مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گئے؟ "

انہوں نے کہا: " نہیں۔ خدا تم کو معاف کرے۔ "

Marfat.com

ان کے یہ کہنے پر حضرت ابو بکرؓ کو تسکین ہوئی!

☆

ایک دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا کہ فلاں یہودی کا غلام بے حد بیمار ہے۔ آپؐ اس کی عیادت کے لیے گئے۔ وہاں بہت اندھیرا تھا اور غلام چادر اوڑھے لیٹا تھا۔ اس نے آہٹ سنی تو بولا: "کیا میرے آقا نے کسی کو میری مدد کے لیے بھیجا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔ میں تیری مدد کو بھیجا گیا ہوں۔"

اس کے بعد آپؐ رات بھر اس غلام کی خدمت کرتے رہے۔

صبح ہوئی تو اس نے پہچان لیا۔ گھبرا کر بولا: "اے عرب کے سردار! تو غلاموں کا آقا ہو گا۔ تو نے رات بھر مجھ غلام کی خدمت کی۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ میرے آقا نے کسی غلام کو میری خدمت کے لیے بھیجا ہے۔"

آپ نے فرمایا:

"مجھ کو تیری دعا سے خوشی ہوئی مگر تو یہ دعا کر کہ میری قوم گناہوں کی غلامی سے آزاد ہو اسی غم نے مجھے نڈھال اور پریشان کر رکھا ہے۔"

اس پر غلام نے جواب دیا ________ "جس قوم میں آپؐ جیسے لوگ موجود ہوں۔ وہ قوم ہر تکلیف سے آزاد ہو گی۔"

☆

روایت حضرت ابوالدرداؓ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے غریب مسلمانوں میں ڈھونڈو۔ اس لیے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا رزق اور اس کی معاونت غریب مسلمان ہی کی وجہ سے ملتی ہے۔"

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مسکین وہ نہیں جو لوگوں میں گھومتا پھرے اور ایک ایک دو دو لقمے یا ایک ایک دو

Marfat.com

دو کھجوریں اس کو در بدر پھرائیں ______ بلکہ مسکین وہ ہے جو اسقدر تونگری نہ پائے جو اسے بے نیاز کر دے اور کسی کو اس کی خبر بھی نہ ہو اور وہ مانگنے کے لیے کھڑا بھی نہ ہو۔"

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سب سے بُرا کھانا اس ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لئے وہ دولت مند لوگ تو بلا لئے جائیں اور مسکین و محتاج چھوڑ دیئے جائیں۔

☆

اصحاب صفہ میں حضرت ابو ہریرہؓ اپنے فقرو فاقہ کی داستان نہایت درد آمیز پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

"ایک روز شدتِ گرسنگی کی حالت میں گذرگاہ عام پر بیٹھ گیا۔ حضرت ابو بکرؓ راستہ سے گزرے تو میں نے بطور حُسن طلب ان سے قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی لیکن وہ گزر گئے اور میری حالت کی طرف توجہ نہ کی۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا اور یہی نتیجہ ہوا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا تو آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا:

"میرے ساتھ آؤ۔"

آپؐ گھر پہنچے تو دودھ کا ایک پیالہ نظر آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کسی نے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ:

"اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔"

میں نے ان کو بلایا تو آپؐ نے دودھ کا پیالہ دیا کہ تمام دودھ آپس میں تقسیم کو لو۔

☆

حضرت سعدؓ کے مزاج میں قدرے تکبر تھا۔ وہ اپنی ذات کو غریبوں سے بالاتر سمجھتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات گوارا نہیں تھی۔ ایک دن آپؐ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا:

Marfat.com

"تم کو جو کامیابی اور روزی حاصل ہے وہ سب غریب کی بدولت ہے اس لیے ان سے نفرت نہیں کرنا چاہیے۔"

☆

رحمتہ اللعالمین، سرور دوعالم حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت ابو بکرؓ سے دیرینہ دوستی تھی۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا:

"بعض لوگ اونٹوں، گھوڑوں، خچروں اور گدھوں پر بہت ظلم کرتے ہیں اور جب ان کو منع کیا جاتا ہے تو وہ اپنی روزی کی شکایت کرنے لگ جاتے ہیں۔ تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟"

حضرت ابو بکرؓ نے جواب میں عرض کیا ________ "کمزور، بیمار اور بے زبان جانوروں پر رحم کرنا بہت اچھا ہے اور جو لوگ اپنے بچوں کی روزی کے خیال سے ان پر ظلم کرتے ہیں وہ گویا خود اپنے بچوں پر ظلم کرتے ہیں کیونکہ بے زبان جانوروں پر ظلم، ظالم اور اس کی اولاد کو تباہ کر دیتا ہے۔

آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے اس جواب سے بے حد خوش ہوئے۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو ایک فاحشہ کا قصہ سنایا کہ:

اس کا گذر ایک کنوئیں کے پاس ہوا۔ ایک کتا پیاس سے مر رہا تھا۔ اس عورت نے اپنا ایک جوتا اتارا اور اپنے پٹکے یا کربند کے سرے سے باندھ کر کتے کے لیے پانی نکالا۔ اس نیکی کے عوض اس کے تمام گناہ معاف کر دیے گئے۔"

پھر آپؐ نے فرمایا:

"یہ سچ ہے کہ چوپایوں سے اچھا برتاؤ کرنے اور انہیں پانی پلانے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح پرندوں اور ہر زندہ جانور سے اچھا سلوک کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔"

☆

ایک مرتبہ ایک صحابیؓ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں کسی پرندے کے بچے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:

Marfat.com

"یہ بچے کیسے ہیں؟"

صحابی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں ایک جھاڑی سے گذرا تو ان بچوں کی آواز آئی - میں ان کو نکال لایا۔ ان کی ماں نے دیکھا تو بے تابی سے میرے سر پر چکر کاٹنے لگی۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فوراً جاؤ اور ان بچوں کو وہیں رکھ آؤ جہاں سے لائے ہو۔"

☆

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا۔ آپؐ نے شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک کو بلا کر فرمایا:

"اس جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے!"

ایک روز رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دوست حضرت ابوبکر سے فرمایا:

"مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب کوئی شخص چھوٹے چھوٹے پرندوں کا شکار کرتا ہے۔ بڑا شکار کئی آدمیوں کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ مگر چھوٹے جانوروں کا شکار جانیں زیادہ لیتا ہے اور پیٹ کم بھرتا ہے۔"

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے اور قریب ہی اس بکری کے دو بچے کھڑے چیخ رہے ہیں۔

آپؐ اس شخص کے پاس گئے اور وہ بکری بچوں سمیت خرید لی ________ پھر فرمایا:

"کبھی بچوں والے جانور کو ذبح نہ کرو۔ یہ بہت بے رحمی کی بات ہے۔"

☆

ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص گوشت کے لیے بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے مگر بکری شاید پیاسی تھی۔ وہ بار بار بے قرار ہو کر پانی کی طرف بڑھتی تھی جبکہ ذبح کرنے والا اس کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

Marfat.com

آپؐ نے یہ منظر دیکھا تو فوراً پانی لے کر بکری کے پاس گئے اور اسے پانی پلایا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

"ذبح کرنے سے پہلے جانور کی بھوک اور پیاس کو دیکھ لیا کرو۔"

☆

ایک مرتبہ حضرت عائشہ نے ایک اونٹ کی سرکشی پر اسے دوڑا کر نرم کرنا چاہا۔ آپؐ نے دیکھا تو فرمایا:

"ذرا نرمی اختیار کرو۔"

بے زبانوں پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرمی و شفقت دیکھ کر لوگ سفر میں جب قیام کرتے تو پہلے اونٹوں وغیرہ کو چارہ ڈال لیتے اور پھر نماز پڑھتے۔

☆

اہل عرب میں یہ عادت تھی کہ زندہ جانور کے بدن سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ لیتے اور اسے پکا کر کھاتے _______ یا کسی _________ زندہ جانور کو باندھ کر اس کا نشانہ لیتے اور اس پر تیر اندازی کی مشق کرتے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ایسے بے رحمانہ افعال سے روکا بلکہ جانوروں کی دُم اور ایال کاٹنے سے بھی منع فرمایا کہ دُم ان کا مورچھل اور ایال جانوروں کا لحاف ہیں۔ ان سے ان کو محروم نہ کرو۔

☆

روایت حضرت اسمأ

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گرم کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس کو اس وقت تک ڈھانپ کے رکھتے جب تک اس کا جوش ختم نہ ہو جاتا۔ حضرت اسماء نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ سرد کھانے میں عظیم برکت ہے۔

☆

Marfat.com

مسجد نبوی اور حجرات میں راتوں کو چراغ نہیں جلتے تھے۔ حضرت تمیم داری کے غلام سراج کا بیان ہے کہ " رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے روشنی کی جاتی تھی۔ ہم قنادیل و روغن زیتون اور رسیاں لائے۔ اور میں نے (قندیلوں کو ستونوں پر لٹکا کر) مسجد میں روشنی کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دیکھ کر پوچھا۔

" ہماری مسجد کو کس نے روشن کیا ہے؟ "

تمیم نے عرض کیا۔ میرے اس غلام نے

آپؐ نے پوچھا۔

" اس کا کیا نام ہے؟"

تمیم نے کہا۔" فتح "

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

" آج سے اس کا نام سراج ہوا۔ "

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام سراج رکھا اور آئندہ اسی نام سے لوگ مجھے پکارنے لگے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۸

عبادتِ خدا

- خوفِ خدا
- حُبِّ خدا

اور

- شکرِ خدا

Marfat.com

فرمان الٰہی

" اور اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اپنے دل ہی میں گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر بہت زور کی آواز سے نہیں' بلکہ دھیمی آواز سے صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے رہو اور غافل نہ ہو۔" الاعراف: ع 4

☆

" کہہ دو کہ میری" نماز اور میری" قربانی اور میرا مرنا اور میرا" جینا سب اللہ کے لیے ہے جو ساری کائنات کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہے۔ انعام: 162

☆

" اور آپ" کے رب نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ تم خدا کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔" بنی اسرائیل: 23

☆

" پس آپؐ اپنے رب کے حکم پر قائم رہیے اور ان سے کسی فاسق یا کافر کا کہا نہ مانیے اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ورد کیجیے۔ رات کو اس کی عبادت کیجیے اور بڑی رات گئے تک اس کی تسبیح کیا کیجیے (یعنی تہجّد پڑھا کیجیے)۔" الدہر: ؟

☆

" اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جو چادر لپیٹے پڑے ہو' رات میں نماز کے لیے کھڑے رہا کرو مگر ساری رات سے کم یعنی آدھی رات یا اس سے بھی تھوڑا سا کم کر لیا کرو یا آدھی رات سے کچھ بڑھا دیا کرو اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ المزمل: ع 1

☆

" اور نماز پڑھا کرو اور زکواۃ دیا کرو اور یقین کر لو کہ جو نیکی بھی تم اپنے لیے (مرنے سے) پہلے کر لو گے' اس ثواب کو تم اللہ کے یہاں پاؤ گے۔" البقرہ: ع 13

☆

Marfat.com

"پس اپنے پروردگار کی حمد و ثناء کے ساتھ اس کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہو جاؤ اور اس سے گناہوں کی معافی مانگو۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔" النصر: ع ۱

☆

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ذاتی معاملہ اور مال و دولت کے سلسلے میں کسی سے انتقام نہ لیا مگر اس شخص سے جس نے خدا کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دیا تو اس سے خدا کے لیے بدلہ لیا۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی خوشی کی خبر آتی تھی تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے آپ فوراً" سجدہ میں گر پڑتے تھے!

☆

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازہ میں شریک تھے۔ قبر کھودی جارہی تھی۔ آپ قبر کے کنارے بیٹھ گئے۔

یہ منظر دیکھ کر آپ پر اس قدر رقّت طاری ہوئی کہ آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی۔ پھر آپ نے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"بھائیو! اس دن کے لیے سامان کر رکھو"۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر لحظہ اور ہر لمحہ خدا کی یاد میں مصروف رہتے تھے۔

ربیعہ بن کعب اسلمیؓ رات کو آپؐ کے آستانہ پر پہرہ رہتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کی تسبیح و تہلیل کی آواز سنتے سنتے میں تھک جاتا تھا اور مجھے نیند آ جاتی تھی۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے، کھاتے پیتے سوتے جاگتے، وضو کرتے، نئے کپڑے پہنتے، سوار ہوتے سفر میں جاتے، واپس آتے، گھر میں داخل ہوتے مسجد میں قدم رکھتے، غرض ہر حالت میں دل و زبان ذکر الٰہی میں مصروف رہتے!

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ جب سورج گرہن پڑا تو نماز کسوف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے فرمایا:

" خدایا! تو نے وعدہ کیا ہے کہ تو لوگوں پر میرے ہوتے ہوئے عذاب نازل نہیں کرے گا! "

☆

ایک دن صحابی عبداللہ بن شخیرؓ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ روتے روتے اس قدر ہچکیاں بندھیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ چکی چل رہی ہے یا ہانڈی ابل رہی ہے!

☆

روایت حضرت ابوہریرہؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"خدا کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالٰی کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہوں"۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ رلیہ والہ وسلم نماز عشاء کے بعد بات چیت کرنا پسند نہ فرماتے' آرام فرماتے آرام فرماتے وقت یہ الفاظ ادا فرماتے:

"خدایا! تیرا نام لے کر مرتا ہوں اور زندہ رہتا ہوں"۔

جاگتے تو فرماتے:

"اس خدا کا شکر جس نے موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف حشر ہوگا"۔

آپ آدھی رات یا پہر رات رہے جاگ اٹھتے مسواک ہمیشہ سرہانے رہتی تھی۔ اٹھ کر پہلے مسواک فرماتے پھر وضو کرتے اور عبادت میں مشغول ہوجاتے۔ آپ کی سجدہ گاہ آپ کے سرہانے ہوتی تھی۔

☆

Marfat.com

روایت حضرت عائشہؓ

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام رات نماز میں کھڑے رہے اور قرآن کی ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے!

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفلِ اصحابؓ یا اُمہات المومنینؓ کے حجروں میں بات چیت میں مشغول ہوتے کہ دفعتہً اذان کی آواز آتی۔ آپ اٹھ کھڑے ہوتے۔

رات کا معتدبہ حصہ گوشب بیداری میں گزرتا تھا تاہم صبح کے وقت اُدھر مؤذن نے اللہ اکبر کہا ادھر آپ بستر سے اٹھ بیٹھتے۔

وقت شب جس ذوق و شوق اور وجد کی حالت میں نماز پڑھتے۔ اس کا نقشہ حضرت عائشہؓ نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:

"کبھی پوری پوری رات آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے رہتے سورہ ء بقرہ' سورہ ء العمران' سورہ ء نساء (یہ قرآن کی سب سے بڑی یعنی طویل سورتیں ہیں) تلاوت فرماتے۔ جب کوئی خوف و خشیت کی آیت آتی' خدا سے دعا مانگتے اور پناہ طلب فرماتے۔ رحمت اور بشارت کی آیت آتی تو اس کے حصول کے لیے دعا کرتے قرات اتنی زور سے فرماتے کہ دور تک آواز جاتی اور لوگ اپنے اپنے بستروں پر پڑے پڑے آپ کی آواز مبارک سنتے۔ کبھی کبھی کوئی آیت آجاتی کہ آپؐ اس کے ذوق و شوق میں محو ہوجاتے"۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپؐ نے نماز میں یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: "اگر تو سزادے تو تیرے بندے ہیں اور اگر معاف کردے تو تو غالب اور حکمت والا ہے"۔

آپؐ پر اس آیت کا اتنا اثر ہوا کہ آپؐ صبح تک یہی آیت پڑھتے رہے!

☆

رمضان کا مہینہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عبادتوں کے لیے سب سے زیادہ ذوق افزا تھا۔

Marfat.com

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

''آپ فیاض تو تھے ہی لیکن جب رمضان کا مہینہ آتا اور جبرئیل قرآن سنانے آتے تو آپؐ کی فیاضی کی کوئی حد نہ رہتی۔ آپؐ کی فیاضی ہوا سے بھی آگے نکل جاتی۔ رمضان کے آخری عشرے میں آپؐ اور زیادہ عبادت گزار ہوجاتے''۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:

''جب رضان کا آخری عشرہ آتا تو آپؐ رات رات بھر بیدار رہتے۔ ازواج سے بے تعلق ہوجاتے۔ اہل بیت کو نماز کے لیے جگاتے۔ اس آخری عشرہ میں عموماً'' اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے یعنی ہمہ وقت مسجد میں بیٹھ کر یاد الٰہی اور عبادت میں مصروف رہتے تھے''۔

جب کبھی زور سے ہوا چلتی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہم سہم جاتے اور آپؐ کا رنگ زرد پڑجاتا۔ کسی ضروری کام میں ہوتے تو اسے ترک کرکے قبلہ رو ہوجاتے اور فرماتے:

''خدایا! تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں۔

جب مطلع صاف ہوجاتا یا پانی برس جاتا تو مسرور ہوتے اور خدا کا شکر ادا فرماتے۔

ایک دن اس قسم کا واقعہ پیش آیا تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا:

''یارسول اللہ ! آپؐ کیوں مضطرب ہوجاتے ہیں؟ لوگ تو پانی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور آپؐ خوفزدہ ہوجاتے ہیں''۔

آپؐ فرماتے ہیں:

''عائشہؓ! تجھے کیا معلوم کہ قوم ہود کا واقعہ کیسے پیش آیا جس نے بادل دیکھ کر کہا کہ ہمارے کھیتوں کو سیراب کرنے آیا ہے۔ حالانکہ وہ عذاب الٰہی تھا اور ان بادلوں میں خدا کا عذاب پوشیدہ تھا''۔

☆

جنگ کے دوران جب دونوں طرف سے فوجیں برسرپیکار ہوتیں' تیروسنان اور تیغ و خنجر کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہورہی ہوتیں اور ہر طرف سے شور برپا ہوتا' رسول مقبول

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت خشو و خضوع اور اطمینان قلب کے ساتھ دعاو زاری اور ذکر الٰہی میں مصروف ہاتے۔

سپاہی شجاعت کے فخروغرور سے پیشانیوں پر بل ڈالے ہوئے دشمنوں کے مقابلہ میں ہوتے لیکن خود سپہ سالار کی پیسانی زمین نیاز پر ہوت۔

تمام بڑے بڑے معرکوں میں آپؐ کی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔

☆

رمضان المبارک کے علاوہ پورے مہینے کا روزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہیں رکھا' صرف ایک شعبان مستثنیٰ ہے۔ اس میں قریب قریب پورا مہینہ آپؐ روزہ سے رہتے۔ اس طرح سال میں دو مہینے شعبان اور رمضان تو پورے روزوں میں گزرتے تھے' سال کے بقیہ مہینوں میں یہ کیفیت رہتی تھی کہ روزہ رکھنے پر آتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب آپؐ کبھی روزہ نہ رکھیں گے۔ مہینہ میں تین دن دو دوشنبہ اور ایک جمعرات کو سلسل روزے رکھا کرتے تھے۔

جمعہ کا روزہ بھی معمولات میں سے تھا۔ ان کے علاوہ محرم کے دس دن یکم سے عاشورہ تک اور شوال کے آغاز میں چھ دن' دوسری سے ساتویں تک آپؐ روزوں میں گزارتے تھے!

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے پاس غسان میں خیمہ زن تھے۔ قریش کے مشہور جرنیل خالد بن ولید آس پاس کی پہاڑیوں میں دشمنوں کی فوج کا ایک دستہ لیے ہوئے موقع کی تاک میں تھے۔ آخر قریش کی یہ رائے قرار پائی کہ مسلمان جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو عین اس وقت ان پر بے خبری میں حملہ کیا جائے۔

عصر کا وقت آیا تو آپؐ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ دشمن اپنی فوج کا بہرا لیے آپؐ کے سامنے تھا۔

صحابہؓ دوحصوں میں منقسم ہوگئے۔

Marfat.com

ایک حصے نے آپؐ کے پیچھے آکر نماز کی صفیں قائم کرلیں اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابل کھڑا ہوگیا۔

پہلی جماعت فارغ ہوکر بتدریج دشمن کے مقابل آگئی اور دوسری ترتیب کے ساتھ پیچھے ہٹ کر نماز میں جاملی۔

اس طرح آپؐ دشمن کی خون آشام تلواروں کے سایہ میں خدا کی عبادت میں مصروف رہے نہ آپؐ ہراساں ہوئے نہ ہی آپ کا کوئی ساتھی ------ اس پر دشمن کو حملہ کرنے کی جرأت ہی نہ ہوسکی!

☆

خیبر پر حملہ کرنے سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سارے لشکر کو اپنے سامنے جمع کیا اور یہ دعا فرمائی:

"اے اللہ!

اے ساتویں آسمانوں کے مالک !! اور جو کچھ ان میں ہے _____ اور اے ساتوں آسمانوں کے مالک ! اور جو کچھ ان میں ہے _____ اور اے بڑی ارواح پر قدرت رکھنے والے اور ان کے بھی جن کو وہ بہکاتی ہیں!!

اے ہواؤں کے مالک اور جن کو وہ بکھرتی اور اڑاتی ہیں!

ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ اس شہر کو اور اس کی زمینوں کی تمام قیمتی پیداوار کو ہمارے قبضہ میں دے دے۔ ہم ان لوگوں کے خلاف اور ان تمام مشکلات کے دور کرنے کے لیے ہمیں گھیرے ہوئے ہیں' تجھ سے مدد مانگتے ہیں"۔

تمام پیدل اور سوار دستوں سے آمین آمین کی صدا بلند ہوئی۔

☆

حجتہ الوداع سے واپسی کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے قریب پہنچ کر ذوالحلیفہ میں شب بسری کی۔

Marfat.com

صبح کے وقت ایک طرف سے آفتاب نکلا اور دوسری طرف سے آپؐ مدینہ میں وارد ہوئے۔ سوادِ مدینہ پر نظر پڑی تو فرمایا:

"خدا بزرگ و برتر ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ کوئی اس کا شریک نہیں بس اسی کی سلطنت ہے اسی کے لیے مدح و ستائش ہے وہ ہر بات پر قادر ہے لوٹ آرہے ہیں توبہ کرتے ہوئے' فرمانبردارنہ زمین پر پیشانی رکھ کر اپنے پروردگار کی مدح و ستائش میں مشغول رہ کر خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اپنے بندے کی نصرت کی اور تمام قبائل کو تنہا شکست دی!"

☆

جب چالیس روز تک کوئی وحی نہ آئی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شوقِ وحی میں اسقدر بے تاب ہوئے کہ اس تاخیر کی وجہ سے بعض مرتبہ ارادہ فرماتے کہ پہاڑ پر سے اپنے آپؐ کو گرادیں مگر خدا کا فرشتہ راہنمائی کرتا اور فوراً" ان الفاظ میں تسلی دیتا:

"آپؐ خدا کے سچے پیغمبر ہیں"۔

چالیس روز کے بعد غار حرا ہی میں آپؐ پر وحی کا نزول ہوا اور سورہء مدثر نازل ہوئی۔ پھر یہ سلسلہ آخر عمر مبارک تک جاری رہا۔

وحی کے نازل ہونے پر آپؐ کو یقین ہوگیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نہ تو آپؐ سے خفا ہے اور نہ ہی بے پرواہ۔

☆

اس موقع پر جو آیات نازل ہوئیں وہ یہ ہیں:

ترجمہ: قسم ہے دن کی جبکہ وہ پوری روشنی پر ہو اور

قسم ہے رات کی جبکہ وہ سنسان ہوجائے کہ تیرے پروردگار نے نہ تجھ کو چھوڑا ہے اور نہ تجھ سے اپنی محبت اٹھائی ہے!

صحیح بخاری میں اس سورہ کی شانِ نزول یوں بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ بیماری کی وجہ سے چند روز اٹھ کر عبادت الٰہی میں مصروف نہ ہوسکے۔ اس پر ایک ہمسایہ عورت

Marfat.com

نے طعن سے کہا: "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ (نعوذباللہ) تیرے شیطان نے تجھ کو چھوڑدیا کیونکہ وہ دوتین روز سے تیرے پاس نہیں آیا ہے"۔

اس پر یہ سورہ نازل ہوئی!

☆

ایک مرتبہ ایک غزوہ میں کوئی عورت گرفتار ہوکر آئی۔ اس کا بچہ گم ہوگیا تھا۔ محبت کا جوش یہ تھا کہ کوئی بچہ مل جاتا تو وہ سینے سے لگالیتی اور اسے دودھ پلاتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو حاضرین سے مخاطب ہوکر فرمایا:

"کیا یہ عورت خود اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟"

لوگوں نے عرض کیا: "ہرگز نہیں"۔

اس پر آپؐ نے فرمایا:

"تو خدا کو اپنے بندوں سے اس سے زیادہ محبت ہے جتنی اس ماں کو اپنے بچے سے ہے (لہٰذا وہ بھی اپنے بندوں کو آگ میں نہیں ڈالے گا)"۔

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے قبل آپؐ کے پاس پانی کا لگن تھا۔ اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرہ مبارک پر ملتے چادر کبھی منہ پر ڈال لیتے اور کبھی ہٹا لیتے اتنے میں ہاتھ اٹھا کر انگلی سے اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا:

بل الرفیق الاا علیٰ

"اب کوئی نہیں بلکہ وہ بڑا رفیق درکار ہے"۔

یہی کہتے کہتے ہاتھ لٹک آئے۔ آنکھیں چھت کو لگ گئیں اور روح پاک عالمِ قدر میں پہنچ گئی۔ اللھم صل علیٰ محمد وآلہ محمد!

☆

غزوہ ء بدر میں دو صحابیؓ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔

Marfat.com

"یارسول اللہ! ہم کو کافروں نے اس شرط پر رہا کیا ہے کہ ہم جنگ میں شرکت نہ کریں"۔

ارشاد ہوتا ہے:

"ہم کو صرف خدا کی مدد درکار ہے"۔

بدر کا میدان خون سے لالہ زار ہورہا ہے اور آپؐ خشوع و خضوع سے دونوں ہاتھ پھیلا کر بارگاہ ایزدی میں عرض کررہے ہیں:

"خدایا! اپنا وعدۂ نصرت پورا فرما"۔

محویت اور بےخودی میں ردائے مبارک کندھے سے گر پڑتی ہے اور آپؐ کو کچھ خبر تک نہیں ہوتی۔ آپؐ سجدے میں سر رکھ کر فرماتے ہیں:

"خدایا! اگر آج یہ چند نفوس مٹ گئے تو پھر قیامت تک تو نہ پوجا جائے گا"۔

اسی اثناء میں حضرت علیؓ تین مرتبہ میدان جنگ سے حاضر خدمت ہوتے ہیں اور ہر مرتبہ یہی دیکھتے ہیں کہ پیشانی مقدس خاک پر ٹکی ہے!

☆

حضرت عثمان بن مظعونؓ جب فوت ہوئے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تعزیت کو تشریف لے گئے۔

لاش دھری تھی۔ ایک عورت نے لاش کی طرف مخاطب ہوکر کہا:

"خدا گواہ ہے کہ خدا نے ان کو نوازا"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم کو کیونکر معلوم ہوا؟"

اس نے عرض کیا: "خدا ان کو نہیں نوازے گا تو اور کس کو نوازے گا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔ مجھ کو بھی ان کی نسبت بھلائی کی توقع ہے لیکن میں پیغمبر ہوکر بھی نہیں جانتا

☆

Marfat.com

کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہونے والا ہے!"

حضرت حذیفہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

الھمہ باسمک اموت و احیاء

"اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں"۔

اور جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیھم النشور

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں س نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے"۔

☆

یہود و منافقین مدینہ اور قریش مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قتل و جلاوطنی کی باہم سازشیں شروع ہوگئی تھیں۔ اس بنا پر صحابہ جانثاری کے مدنظر راتوں کو آکر پہرہ دیا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں ایک رات صحابہؓ آپؐ کا پہرہ دے رہے تھے کہ یہ آیت مبارک نازل ہوئی:

ترجمہ "اور اللہ لوگوں سے تیری حفاظت کرے گا"۔

آپؐ نے اسی وقت خیمہ سے باہر سر نکال کر فرمایا:

"لوگو! واپس جاوء - میری حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لے لیا ہے!!"

☆

روایت حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے خوف و ہیبت سے جس بندہ ء مومن کی انکھوں سے کچھ آنسو نکلے اگرچہ مقدار میں وہ بہت کم مثلاً مکھی کے سر کے برابر ہوں۔ پھر وہ آنسو بہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس چہرے پر آتش دوزخ کو حرام فرما دے گا"۔

Marfat.com

روایت حضرت عبد اللہ بن عباسؓ

ایک دن حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اپنی خالہ میمونہؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ میں سے تھیں) کے ہاں اس غرض سے رہے کہ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ رسول اکرمؐ رات کو کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔

زمین کا فرش کچا تھا۔ رسول اکرمؐ نے اس پر آرام فرمایا ______ رات ڈھلے آپؐ آنکھیں ملتے ہوئے بیدار ہوئے۔ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پانی کا مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ اس سے وضو کیا۔ پھر نماز شروع کی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس بھی وضو کرکے بائیں پہلو میں کھڑے ہوگئے۔ آپؐ نے ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کرلیا۔

12 رکعتیں پڑھ کر آپؐ سو رہے یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی۔

صبح ہونے پر حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ آپؐ اٹھے۔ فجر کی سنتیں ادا کیں۔ پھر مسجد میں تشریف لے گئے!

روایت حضرت ابو سعید حذریؓ

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر سے مسجد میں نماز کے لیے تشریف لائے تو آپؐ نے لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ گویا وہ کھلکھلا کر ہنس رہے ہیں (اور یہ غفلت کی علامت تھی) ________ اس پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

”میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو تو وہ تمہیں اس غفلت میں مبتلا نہ ہونے دے لہٰذا موت کو زیادہ یاد کیا کرو“۔

Marfat.com

بابِ نمبر۹

- شجاعت
- تحمّل و بُردباری
- مدح ـــــ غم خواری
- ایفائے عہد
اور
- حقُوق ہمسایہ

Marfat.com

فرمان خداوندی

ترجمہ: "اور جب تم آپس میں قول و قرار کرو تو اللہ کی قسم کو پورا اور قسموں کو پورا کرنے کے بعد نہ توڑو کیونکہ تم اللہ کو ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ بے شک اللہ تمہارے کاموں سے بخوبی واقف ہے۔"

النحل: ع 13

ترجمہ: "اے مسلمانو! دشمنوں کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو۔ اگر جنگ میں تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو تمہاری طرح ان کو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور تم خدا سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔"

النساء: ع 15

ترجمہ: "اے مسلمانو!

جب تم کافروں کے کسی گروہ سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہا کرو۔ اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

محمدؐ: ع 1

ترجمہ: اگر آپ کج خلق اور بد مزاج ہوتے تو لوگ آپ کے گرد جمع نہ ہوتے بلکہ منتشر ہو جاتے۔"

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" مسلمانو!

گھر بنانے سے پہلے یا خریدنے سے قبل اچھے ہمسائے کو تلاش کیا کرو اور راستہ چلنے سے پہلے ساتھی کو ڈھونڈ لیا کرو۔ "

☆

ایک مرتبہ حرم میں بیٹھ کر کفار نے باہم مشورہ کیا کہ " محمدؐ اب جیسے ہی یہاں قدم رکھیں ان کی بوٹی بوٹی اڑا دی جائے۔ "

حضرت فاطمہؓ ان کی یہ باتیں سن رہی تھیں۔ وہ روتی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور واقعہ عرض کیا۔

آپؐ نے ان کو تسکین دی اور وضو کے لیے پانی مانگا۔

وضو کرکے آپؐ بے خطر حرم کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب خاص صحن حرم میں پہنچے اور کفار کی نگاہیں آپؐ پر پڑیں تو خود بخود (ان کی آنکھیں جھک گئیں۔ کسی ایک کو بھی آپؐ پر حملہ کرنے کی جرات نہ ہوئی۔

☆

غزوہ حنین میں دشمن کا زور تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ 12 ہزار کی فوج تھی دشمن نے دفعتاً اس زور سے حملہ کیا کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ دس ہزار تیر انداز بڑی شدت سے تیر برسا رہے تھے۔ آپؐ کے قریب اسی یا ایک سو کے قریب جاں نثار رہ گئے تھے جن میں علیؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ عباسؓ، ابو سفیان بن حارثؓ ۔ ان کے لڑکے جعفرؓ، فضل بن عباس' ربیعہ بن حارث اسامہ بن زید اور چند اہل خانہ بھی شامل تھے۔

☆

اس فوج قلیل کا سپہ سالار اگر ان چند نفوس کے ساتھ میدان جنگ میں اترتا تو شاید سب سے پہلے بھاگ کر اپنی جان بچاتا لیکن آپؐ کو جس قوت پر بھروسہ تھا' آپ اس کو تنہائی میں بھی اسی طرح ناصر و مددگار سمجھتے تھے۔ جس طرح فوج و لشکر میں۔

Marfat.com

دشمن تیر برساتا ہوا بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ جب آپؐ نے یہ صورتحال دیکھی تو آپؐ جلال میں آ گئے تلوار کھینچ لی اور مرنے مارنے کا فیصلہ کر کے دشمن کی طرف بڑھے۔ آپؐ اپنی پر جلال آواز میں یہ رجز پڑھ رہے تھے:

انا النبی لاکذب

انا ابن عبدالمطلب

ترجمہ: "میں نبی ہوں اس میں کوئی شک نہیں۔ میں **عبدالمطلب** کا فرزند ہوں۔"

لیکن حضرت عباسؓ (بعض کے نزدیک سفیان بن حارثؓ) نے آپؐ کی باگ تھام لی۔ آپؐ کے اس نعرہ اور حضرت عباسؓ کی للکار سے مسلمانوں کا حوصلہ پلٹ آیا۔ لوگ پروانوں کی طرح آپؐ کے گرد جمع ہو گئے اور پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد دشمن بھاگ اٹھا۔

عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ آپؐ نے جب بھی کسی فوج کا مقابلہ کیا تو سب سے پہلے خود وار کیا۔ آپؐ کا حملہ تند ہوتا تھا۔

چنانچہ غزوہ حنین میں بھی یہی ہوا۔ جب مشرکوں نے گھیر لیا تو آپؐ رجز پڑھتے ہوئے دشمن پر حملہ کرنے کو آگے بڑھے اس روز کوئی شخص ایسا نظر نہ آیا تھا۔ جو آپؐ سے زیادہ جری ہو۔ اور نہ ہی دشمن کو آپؐ پر حملہ کرنے کی جرأت ہوتی تھی۔

یہ آپؐ کی شجاعت کی ایک چھوٹی سی مثال ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ جری اور بہادر تھے چونکہ کم گو تھے اس لیے لوگوں کو لڑائی پر آمادہ کرنے کے لیے زیادہ باتوں اور تقریروں سے کام نہیں لیتے تھے۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ:

"جب کارزار میں معرکہ گرم ہوتا تھا اور دونوں صفیں مل جاتیں تو ہم آنحضرت کی آڑ میں ہو جاتے تھے۔ پس دشمن کی طرف آپؐ سے زیادہ قریب اور کوئی نہیں ہوتا تھا۔"

Marfat.com

ایک دفعہ رسول پاکؐ حرم میں نماز پڑھ رہے تھے۔ رؤسائے قریش بھی موجود تھے ابو جہل نے کہا۔ "کاش اس وقت کوئی جاتا اور اونٹ کی اوجھ نجاست سمیت اٹھا لاتا کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدہ میں جاتے تو ان کی گردن پر ڈال دیتا۔"

عقبہ نے کہا۔ "یہ خدمت میں انجام دیتا ہوں۔"

چنانچہ اوجھ لا کر آپؐ کی گردن مبارک پر ڈال دی۔ اپنے فعل بد پر قریش مارے خوشی کے ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے۔ آپؐ نے ان کو برا بھلا کہا نہ بد دعا دی۔

کسی نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو قریش کی اس جسارت کی خبر کی۔ وہ اگرچہ اس وقت پانچ چھ برس کی تھیں، لیکن جوش محبت سے اوجھ ہٹا کر عقبہ کو برا بھلا کہا، اور بد دعائیں دیں۔

☆

ایک رات مدینہ منورہ میں شور و غل برپا ہوا۔ گویا کوئی چور یا دشمن آتا ہے۔ لوگ ڈر گئے۔ آپؐ نے یہ دیکھا تو آگے بڑھ کر حضرت ابو طلحہؓ کا گھوڑا لیا جو ست رفتار اور سرکش تھا۔

آپؐ اس کی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار ہو گئے اور تلوار آڑ سے لٹکائے ہوئے اکیلے ہی جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔

جب لوگ اس آواز کی طرف ہوئے جو انہیں سنائی دے رہی تھی تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے میں واپس آتے ہوئے ملے۔

آپؐ نے لوگوں کو تسلی دی کہ:

"مت ڈرو۔ خطرے کی کوئی بات نہیں۔"

پھر آپؐ نے گھوڑے کی نسبت فرمایا:

"ہم نے اسے دریا کی مانند تیز رفتار بنا دیا ہے۔"

☆

ابو الاسود حجمی بہت طاقتور پہلوان تھا۔ وہ ایسا طاقتور تھا کہ گائے کی کھال پر کھڑا ہو جاتا اور دس جوان اس کھال کو اس کے پاؤں کے نیچے سے نکالنے کی کوشش

Marfat.com

کرتے مگر نہ نکال پاتے۔
حتیٰ کہ چمڑہ پھٹ جاتا۔
اس نے ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا:
"اگر آپؐ مجھے کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں آپؐ پر ایمان لے آؤں گا۔"
حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے پچھاڑ دیا۔
مگر ـــ وہ بدبخت ایمان نہ لایا۔ اپنے عہد سے مکر گیا۔

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

غزوہ بدر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشرکین کے پیچھے تلوار نکالے ہوئے یہ آیت پڑھتے ہوئے دیکھے گئے:

ترجمہ: بہت جلد یہ جماعت شکست کھائے گی اور وہ پیٹھ موڑ دیں گے۔"

اس جنگ میں آپؐ کو منبہ بن الحجاج کی تلوار ذوالفقار غنیمت میں ملی۔ نیز ابو جہل کا مہری اونٹ بھی' جس سے وہ نسل کشی اور جنگ کا کام لیتا تھا' غنیمت میں ملا۔

☆

غزوہ احد میں شکست اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شہادت کی خبر مشہور ہو جانے کے بعد سب سے پہلے بنو سلمہ کعب بن مالکؓ نے آپؐ کو شناخت کیا۔ حضرت کعبؓ نے آپؐ کی آنکھوں سے جو خود کے نیچے چمک رہی تھیں' آپؐ کو پہچانا۔ پھر انتہائی بلند اور پرجوش آواز میں اعلان کیا:

"اے مسلمانو! بشارت ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ موجود ہیں۔
"

اس پر آپؐ نے کعبؓ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

جب مسلمان آپؐ کے پاس آ گئے تو آپؐ درے کی طرف چلے۔ آپؐ کے ہمراہ علیؓ ابن ابی طالب' ابو بکرؓ بن ابو قحافہ' عمرؓ بن خطاب' طلحہ بن عبید اللہ زبیر بن العوام' حارثؓ بن الصمہ' مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ تھے۔

درے پہنچے تو ابی بن خلف یہ کہتا ہوا کہ ـــــــــ "محمدؐ کہاں ہیں۔ میں ہلاک ہو جاؤں اگر وہ بچ جائیں" ـــــــــ آپؐ کے پاس پہنچ

Marfat.com

گیا۔ اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ ضرور ل اللہ کو قتل کر ۔ ۔ مگر آپؐ نے فرمایا: تھا" بلکہ میں تجھ کو قتل کروں گا۔

صحابہؓ نے عرض کی: " آپؐ فرمائیں تو ہم میں سے کوئی آپ کی ناظت کے لیے آپؐ کو اپنی آڑ میں لے لے۔

آپؐ نے فرمایا:

" اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسے آنے دو۔"

چنانچہ جب وہ قریب آ گیا تو آپؐ نے حارث بن الشمہ کا بھالا اٹھایا اور کہا:

" اے کذاب! بھاگ کر کہاں جاتا ہے۔"

اس نے آپؐ پر حملہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی زرہ کے گریبان میں نیزہ مارا وہ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا ______ اور بیل کی طرح خراٹے لینے لگا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے اٹھایا اور تسکین دی کہ تم کو کوئی گہرا زخم نہیں آیا۔ جس سے تم ر رہے ہو۔

وہ کہنے لگا:" کیا محمدؐ نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ بخدا اگر تمام ربیعہ اور بھی آ جاتے تو وہ ضرور ان کو قتل کر دیتے۔ اس لیے اگر وہ مجھ پر تھوک ہی دیتے تو مجھے ہلاک کر دیتے۔"

قریش اسے واپس مکہ لے جا رہے تھے کہ وہ دشمن خدا سرف میں مر گیا۔

ابی خلف یہ بھی کہا کرتا تھا کہ ________ " اے محمدؐ! میں اپنے وڑے عود کو روزانہ دلے ہوئے جو کھلا رہا ہوں۔ میں اس پر سوار ہو کر تم کو قتل کروں گا۔ "

مگر اس دشمن خدا کے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے اور رسولؐ اللہ کی معمولی ضرب ہی سے واصل جہنم ہو گیا۔

☆

غزوہ ء حنین میں ہوازن کے بے پناہ تیروں کی بارش ہوئی تو مسلمانوں کی کثیر التعداد فوج میدان سے ہٹ گئی لیکن آپ چند جاں نثاروں کے ہمراہ بدستور میدان کارزار میں جمے رہے۔ اس وقت آپ بار بار اپنے خچر کو ایڑ لگا کر آگے بڑھنے کا قصد فرماتے لیکن جاں نثار مانع آجاتے۔

Marfat.com

دشمنوں کی تمام فوج کا نشانہ صرف آپ کی ذات تھی لیکن پائے اقدس میں لغزش نہ ہوئی---- حضرت براءؓ جو اس لشکر میں شریک تھے' کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا حنین میں تم بھاگ کھڑے ہوئے تھے-

☆

جواب دیا: "یہ سچ ہے لیکن میں گواہ ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے- خدا کی قسم! جب لڑائی پورے زوروں پر تھی تو ہم لوگ آپ ہی کے پہلو میں آ کر پناہ لیتے تھے- ہم میں سب سے بڑا بہادر وہ شمار ہوتا تھا جو آپ کے ساتھ دشمن کے مقابل کھڑا ہوتا تھا"۔

☆

ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک مزدور عورت لکڑیاں سر پر رکھے بازار سے گزر رہی ہے- بازار والے اس کا مذاق اڑا رہے ہیں- اس پر آپ نے بازار والوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا:

تم لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ اس مزدور عورت کی مدد کرنے کی بجائے ستاتے اور مذاق اڑاتے ہو"۔

☆

ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار میں جا رہے تھے- آپ نے دیکھا کہ ایک اندھی عورت نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر پڑی- ارد گرد چلنے والے لوگ ہنسنے لگے آپ کو اس بات پر اتنا دکھ ہوا کہ آپ کے بے اختیار آنسو بہ نکلے

آپ فوراً آگے بڑھے- بڑی محبت سے اس اندھی عورت کو زمین پر سے اٹھایا- پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر گھر تک پہنچایا-

اس کے بعد آپ نے اپنا معمول بنالیا کہ گھر سے کھانا لیتے اور اس اندھی عورت کو روزانہ خود پہنچاتے-

☆

ایک شخص اپنی بیوی کو مار رہا تھا بہت سے لوگ اردگرد کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے ___ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرف سے گزر رہے تھے- آپ

Marfat.com

یہ ماجرا دیکھ کر رک گئے- پھر مارنے والے شخص اور دوسروں سے مخاطب ہوکر فرمایا:

"عورت کو مت مارو- نہ اسے بازار میں رسوا کرو- عورتوں کو مارنا بہادروں کا کام نہیں- تم سب بہادر ہو اس لیے تمہیں یہ فعل زیب نہیں دیتا"-

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں داخلہ کے وقت سالاروں کو حکم دیا تھا کہ وہ کسی کو قتل نہ کریں- مسجد حرام میں پناہ لینے والے بھی مامون تھے لیکن جب سعد بن عبادہؓ شہر میں داخل ہوتے وقت یہ رجز پڑھتے ہوئے گزرے کہ:

"آج جنگ کا دن ہے!

آج حرم میں خونریزی ہوگی-"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ کے حکم سے فوراً پرچم سعدؓ سے لے کر ان کے صاحبزادے قیسؓ کو دے دیا گیا- آپ ہرگز نہ چاہتے تھے کہ مکہ یا حرم میں خونریزی ہو-

☆

غزوۂ بدر میں مشرکین کو عبرتناک شکست ہوئی- ان کے تقریباً ستر آدمی میدان جنگ میں کام آئے جن میں نامور سردار قریش بھی تھے اور اسی قدر مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر بھی ہوئے- قیدیوں میں حضرت عباسؓ بھی تھے- اتفاق سے ان کی مشکیں اس قدر کس کر باندھی گئیں کہ وہ رات بھر تکلیف سے کراہتے رہے-

سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی کراہیں سن کر بے تاب اور مضطرب ہوگئے- آپ آرام نہ کرسکے اور حالت بے خوابی میں کروٹیں بدلنے لگے- آخر صحابہؓ نے دریافت کیا:

"یارسول اللہ! آپ مضطرب اور بے چین کیوں ہیں؟"

آپ نے فرمایا:

"میرے چچا عباسؓ کی کراہوں نے مجھے بے چین کر رکھا ہے-"

صحابہؓ نے حضرت عباس کے پاس جاکر کراہنے کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ ان کا بند سخت ہے- انہوں نے بند ڈھیلا کردیا- تب وہ سو گئے-

تھوڑی دیر کے بعد حضور پاک نے صحابہؓ کو بلا کر دریافت فرمایا:

Marfat.com

"کیا وجہ ہے اب عباسؓ خاموش ہیں؟"

صحابہؓ نے عرض کیا ____ یارسول اللہ! انہیں رسی کی تکلیف تھی۔ ہم نے اس کو ڈھیلا کردیا اور وہ سوگئے ہیں۔"

آپ نے فرمایا:

" دوسرے قیدیوں کے بند بھی ڈھیلے کردو۔"

☆

ایک مرتبہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس کے ہاتھوں پر گٹے کے نشانات بہت زیادہ تھے۔

آپ نے پوچھا:

" یہ کیا ہے؟"

اس نے عرض کی ____ " اے اللہ کے رسول! میں پہاڑوں میں محنت مزدوری کرتا ہوں۔ پھاوڑا چلاتے چلاتے میرے ہاتھ ایسے ہوگئے ہیں۔"

رسول پاک نے ان ہاتھوں کو چوم لیا۔

☆

روایت حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کسی شخص کا چھوٹا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے" تم نے میرے بندے کے بچے اور اس کے دل کے پھل کو لے لیا---- وہ عرض کرتے ہیں۔ "الٰہی ایسا ہی ہوا" ____ پھر ارشاد ہوتا ہے۔" پھر اس بندے نے اس صدمہ کی خبر سن کر کیا کیا؟" ____ فرشتے عرض کرتے ہیں: " اس نے تیری حمد و ثنا بیان کی اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا" ____ ارشاد ہوتا ہے: " اس بندے کے لیے جنت میں گھر بناوء اور اس گھر کا نام بیت الحمد رکھو۔"

☆

Marfat.com

روایت حضرت جابرؓ

غزوہ ٔ احزاب کے دن مسلمان خندق کھود رہے تھے کہ ایک دن سخت زمین ظاہر ہوئی صحابہ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ خندق کے راستہ میں سخت زمین پیش آگئی ہے۔

آپ نے فرمایا:

"میں خود خندق میں اترتا ہوں۔"

پھر آپ کھڑے ہوئے (حالانکہ بھوک کی شدت سے آپ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا تھا اور صحابہ کرامؓ تین دن کے فاقے سے تھے)۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدال لی اور اللہ کا نام لے کر اسے سخت زمین پر مارا ____ وہ زمین اس ایک ہی ضرب سے ریگ کاروں کا ڈھیر بن گئی اور سخت ترین پتھر کے ٹکڑے فضا میں اڑ گئے۔

☆

ابو سفیان کے ایمان لے آنے کے بعد حضرت عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر عرض کی:

"سرداری اور جاہ پرستی ابو سفیان کی مرری ہے۔ ذرا اس کا خیال رکھیں۔"

چنانچہ آپ نے فرمایا:

"جو شخص ابو سفیان کے گھر پناہ لے گا اسے امان دیجائے گی۔ جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے گا اسے بھی امان ہے اور جو شخص کعبہ میں داخل ہوجائے وہ بھی مامون رہے گا۔"

چنانچہ ____

آپ کے اس عظیم فرمان پر پوری طرح سے عمل کیا گیا اور جن لوگوں نے ابوسفیان کے گھر میں پناہ لی یا اپنے گھروں کے دروازے بند کرلیے یا کعبہ کی عمارت کے اندر داخل ہوگئے ان کو مکمل تحفظ اور امن سے نوازا گیا۔ باوجودیکہ وہ لوگ مسلمانوں کے جانی دشمن اور بد ترین مخالف تھے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل پیرا ہو کر مسلمانوں نے اخوت اور بردباری کی ایک مثال قائم کردی!

☆

Marfat.com

بنو ہاشم کے شعب ابی طالب میں محصوری کے دوران اگر کوئی شخص کچھ پہنچانا چاہتا تو قریش سے چھپ چھپا کر ہی پہنچاسکتا تھا کہا جاتا ہے کہ ابوجہل ابن ہشام، حکیم بن حزام سے ملا۔ جن کے ساتھ ایک لڑکا تھا اور وہ کچھ گیہوں اٹھائے لیے جارہا تھا جو حکیم بن حزام اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کے لیے لے جانا چاہتے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شعب ابی طالب میں تھیں۔ ابوجہل حکیم بن حزام سے چمٹ گیا اور کہا۔ کیا تو کھانا لے کر بنی ہاشم کے پاس جاتا ہے۔ واللہ تو اور تیرا کھانا اس مقام سے آگے نہیں جاسکتا، جب تک میں تیری رسوائی نہ کروں اتنے میں اسکے پاس ابوالبختری بن ہشام آگیا۔ اس سے ابوجہل نے کہا۔ "یہ بنو ہاشم کے پاس کھانا لے جارہا ہے۔"

البختری نے کہا۔ "یہ اس کی پھوپھی کا کھانا ہے جو اس کے پاس بھیجا جارہا ہے۔ کیا تو پھوپھی کا کھانا روک رہا ہے۔ اسے چھوڑ دے۔"

ابوجہل نے انکار کیا اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر موقع مل گیا تو ابو البختری نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لے کر اسے مارا۔ اس کا سر زخمی کردیا اور خوب لاتیں لگائیں حمزہ بن عبدلمطلب اس کے قریب ہی تھے: سمجھتے تھے کہ اس واقعے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ جائے گی۔ تو آپ اور آپ کے صحابی قریش کی اس باہمی کشمکس پر خوشیاں منائیں گے باوجود ان حالات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو دن رات خلوت و جلوت میں اللہ کے حکم سے تبلیغ فرماتے رہے۔ اس تبلیغ کے بارے میں آپ کسی سے بھی خوف نہ کھاتے تھے۔

☆

ایک دن حضرت علقمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا:

"اماں جان! کسی کی موت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟"

انہوں نے فرمایا:

"کسی کی موت پر آپ کے بہت کم آنسو نکلتے تھے البتہ جب کسی کی موت کا آپ کو سخت صدمہ ہوتا یا آپ کسی وجہ سے پریشان ہوتے تو اپنی ریش مبارک ہاتھ سے پکڑ لیتے"۔

☆

Marfat.com

روایت حضرت عباسؓ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نواسی قریب الوفات تھیں۔ حضور پاک نے ان کو گود میں اٹھالیا اور اپنے سامنے کرلیا۔ آپ کے سامنے ہی ان کی وفات ہوگئی۔ ام ایمنؓ (جو حضور کی کنیز تھیں) چلا کر رونے لگیں۔

آپ نے فرمایا:

"کیا اللہ کے نبی کے سامنے بھی رونا شروع کردیا۔"

چونکہ اس وقت آپ کے بھی آنسو ٹپک رہے تھے اس لیے انہوں نے عرض کیا حضور آپ بھی تو رو رہے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"یہ رونا ممنوع نہیں۔ یہ اللہ کی رحمت ہے (کہ بندوں کے قلوب کو نرم فرمادے اور ان میں رحمت و شفقت کا مادہ عطافرمادے)۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"مومن ہر حال میں خیر ہی میں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ خود اس کی روح کو نکالا جاتا ہے اور وہ حق تعالیٰ شانہ کی حمد کرتا ہے"۔

☆

ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولا: "ہم جاہل اور بت پرست تھے۔ اپنی اولاد کو مارڈالتے تھے۔ میرے ہاں ایک لڑکی تھی۔ میں نے اسے بلایا۔ وہ خوشی خوشی میرے پیچھے ہولی۔ جب میں نزدیک ہی اپنے اہل کے ایک کنویں پر پہنچا تو میں نے اسے کنویں میں گرا دیا۔ وہ ابا ابا کہتی تھی"۔

یہ سن کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ آپ نے فرمایا:

"یہ قصہ مجھے پھر سناؤ"۔

اس نے دہرایا تو آپ اتنا روئے کہ آنسوؤں سے داڑھی مبارک تر ہوگئی۔

☆

Marfat.com

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر (رمضان 2ھ) سے واپس تشریف لائے تو راستے میں مقام صفراء میں آپ کے حکم سے حضرت علی مرتضیٰؓ نے نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی کو قتل کر ڈالا۔

نضر مذکوران امرائے قریش میں سے تھا جن کا شغل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچانا اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کرنا تھا۔ اسی نضر کی بیٹی قتیلہ نے جو بعد میں اسلام لائی اپنے باپ کا مرثیہ کہا' جس کے چند اشعار یہ ہیں:

ترجمہ: "اے محمد!

بے شک آپ اس ماں کے بیٹے ہیں جو اپنی قوم میں شریف ہے اور آپ شریف النسل مرد ہیں

آپ کا کچھ نہ بگڑتا' اگر آپ یہ احسان کرتے اور بعض وقت جوان احسان کرتا ہے' حالانکہ وہ غضب ناک اور نہایت خشم ناک ہوتا ہے اور نضر آپ کے تمام قیدیوں میں قرابت میں سب سے زیادہ تھا اور وہ آزادی کا زیادہ مستحق تھا"۔

جب یہ اشعار سید المرسلین' رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچے تو ان کو پڑھ کر آپ اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور فرمایا:

"اگر یہ اشعار نضر کے قتل سے پہلے میرے پاس پہنچ جاتے تو میں ضرور اسے قتیلہ کے حوالے کر دیتا"۔

☆

ہنسنے کی طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رونا بھی ایسا تھا کہ جس میں آواز پیدا نہ ہوتی۔ گریہ کے وقت اتنا ضرور ہوتا کہ آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آتیں اور آنسو بہ جاتے اور سینہ سے رونے کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دیتی۔ کبھی تو میت پر رحمت کے باعث رو دیتے۔ کبھی امت پر نرمی اور خطرات کے باعث۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے اور کبھی کلام اللہ سنتے سنتے رو پڑتے ـــــــ یہ آخری رونا محبت و اشتیاق اور اللہ تعالیٰ کے جلال و خشیت کی وجہ سے ہوتا۔

☆

Marfat.com

ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن عبادہؓ کی عیادت کو تشریف لائے اور ان کی حالت دیکھ کر فرمایا:

"انتقال کر گئے؟"

صحابہؓ نے عرض کیا: "نہیں یارسول اللہ!"

آپ رو پڑے۔ آپ کو روتے دیکھ کر صحابہؓ بھی رو پڑے۔ آپ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو اور دل کے غم سے منع نہیں کرتا"۔

اس کے بعد زبان کی طرف اشارہ کرکے کہا:

"لیکن _____ اس سے عذاب ہوتا ہے!"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے 8ھ میں وفات پائی تو تجہیز و تکفین کے متعلق آپ نے بہ نفس نفیس ہدایات دیں۔

جنازہ قبر کے سامنے رکھا گیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے لیکن زبان مبارک سے ایک لفظ نہ نکلا۔ حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ دونوں آپ کو بہت محبوب تھے! غزوہ موتہ میں ان کی شہادت کی خبر آئی تو چشم مبارک اشک آلود ہوگئی _____ لیکن اسی وقت حضرت جعفرؓ کے گھر سے نوحہ کی آواز آئی تو آپ نے منع فرمادیا۔

آپ کا ایک نواسہ' مبتلائے نزع ہوا تو صاحبزادیؓ نے آپ کو بلا بھیجا لیکن آپ نے سلام کے بعد یہ پیغام بھیجا کہ:

ترجمہ: "اللہ نے جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو دیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کا ہرکام مقررہ وقت پر ہوتا ہے۔ صبر کرو اور اس سے خیر طلب کرو"۔

صاحبزادی نے دوبارہ بہ اصرار بلایا۔ آپ چند صحابہؓ کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے بچہ آپ کی گود میں رکھ دیا گیا۔ وہ دم توڑ رہا تھا۔

آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! یہ کیا ہے □"

ارشاد ہوا:

"یہ جذبہء محبت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے"۔

Marfat.com

پھر مزید فرمایا:۔

"اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دِلوں پر ہی رحم کرتا ہے!"

☆

حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ سے رسول اللہ کو بہت محبت تھی۔ ان کی شہادت پر صدمے کے باعث آپ نے اشک فشانی فرمائی۔ آپ کو روتے دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

" اس میں حیرت کی کونسی بات ہے۔ یہ تو صرف ایک دوست کے آنسو ہیں جو ایک دوست کی جدائی پر بہائے جا رہے ہیں!"

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم 8ھ میں پیدا ہوئے اور سولہ یا سترہ ماہ کی عمر میں ہی وفات پا گئے۔

آپ غزوۂ تبوک سے فارغ ہو کر واپس آ چکے تو آپ کو حضرت ابراہیم کی وفات کے بارے میں جان کر بے حد صدمہ ہوا اور تقاضائے بشریت کے سبب شدّت غم سے آپ پر سکوت طاری ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

آپ نے فرمایا:

" اے ابراہیم! اگر موت ایک امر حق اور سچا وعدہ نہ ہوتا اور پیچھے رہ جانے والے آگے جانے والوں سے نہ جاملا کرتے تو ہم تم پر اس سے بھی زیادہ غم کا اظہار کرتے"۔

پھر مزید فرمایا:

"آنکھ روتی ہے اور دل غمزدہ ہے لیکن ہم اس بات کے سوا جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ہو، کوئی بات منہ سے نہیں نکالتے۔

اے ابراہیم! ہم غم و اندوہ میں ڈوبے ہوئے ہیں!"

☆

ایک صحابی نے حضور پاک صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بات چیت

Marfat.com

کی ۔ لیکن ان پر جلال نبوت طاری ہوا کہ جسم میں رعشہ پڑ گیا۔ آپ نے فرمایا۔
" گھبراوء نہیں۔ میں تو اس عورت کا لڑکا ہوں جو گوشت کے سوکھے ٹکڑے کھایا کرتی تھی"۔

☆

مجالس نبوی میں تمام حاضرین ادب سے سر جھکائے رہتے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود بھی سمٹ کر بیٹھتے۔ جب کچھ فرماتے تو تمام مجلس پر سناٹا چھا جاتا۔ کوئی شخص بولتا تو جب تک وہ چپ نہ ہو جائے' دوسرا شخص بول نہیں سکتا تھا۔
اہل حاجت عرض مدعا میں ادب کی حد سے بڑھ جاتے تو آپؐ کمال حلم کے ساتھ برداشت فرماجاتے۔

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
"بدبخت آدمی کے علاوہ اور کسی کے دل سے رحمت و شفقت سلب نہیں کی جاتی"۔

☆

روایت حضرت انسؓ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابو ذر غفاریؓ سے فرمایا:
"اے ابوذرؓ! کیا میں تجھے ان دو خصلتوں کی خبر نہ دوں جس کا بوجھ پیٹھ پر بہت ہلکا اور نامہ ء اعمال کے ترازو میں بہت بھاری ہے"۔
ابوذرؓ نے عرض کیا: "جی ارشاد فرمایئے!"
آپ نے فرمایا:
" ایک خاموشی اور دوسری نیک خوئی ____ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' مخلوق نے ان دو خصلتوں سے بہتر کوئی کام نہیں کیا"۔

☆

Marfat.com

روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
"کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو دوزخ کی آگ پر حرام ہے اور جس پر دوزخ کی آگ بھی حرام ہے ____ ہر آہستہ اور نرم مزاج پر آتش دوزخ حرام ہے"

☆

روایت حضرت ابوسعیدؓ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
"بردبار شخص وہ ہاتا ہے جس نے اپنے کاموں میں خودلغزشیں کھائی ہوں اور دانا شخص وہ ہوتا ہے جو صاحب تجربہ ہو"۔

☆

روایت عطیہؓ بن عروۃ السعدی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
"غصہ شیطان سے پیدا ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا' اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے ____ تو جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے وضو کرلینا چاہیے"۔

☆

روایت سہل بن سعدؓ ساعدی
نبی ختم الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
" کاموں میں آہستگی اختیار کرنا خدا کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے!"

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مدینہ تشریف لائے تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ عینیہ بن حض نے قبیلہ غطفان کے گھوڑے سوار دستے کے ساتھ جنگل میں آنحضرتؐ کے اونٹوں پر جن کی تعداد بیس تھی چھاپہ مارا۔ جنگل میں اونٹوں کا محافظ قبیلہ بنو غفار کا ایک شخص اور اس کی بیوی تھی۔ انہوں نے اس شخص کو قتل کردیا

Marfat.com

اور عورت کو اونٹ پر سوار کر کے لے گئے! اس مقتول کا نام ذرا بن ابی ذر (غفاریؓ کا بیٹا) تھا جو آنحضرتؐ کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ اس کی بیوی کا نام جس کو گرفتار کر لیا گیا تھا لیلیٰ تھا۔ مگر وہ ان کے چنگل سے بچ کر نکل آئی۔ یہ عورت آنحضرتؐ کی عضبا نامی اونٹنی پر سوار ہو کر وہاں سے فرار ہوئی تھی۔ جب انہیں اس کی خبر ہوئی تو وہ اس کی تلاش میں نکلے' لیکن وہ ان کے ہاتھ نہ آئی اور اس نے یہ نذر مان لی تھی کہ اگر وہ ان کے ہاتھ سے بچ نکلی تو اسی اونٹنی کو ذبح کر دے گی۔

جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پہنچی' تو آپ کو تمام واقعہ کی اطلاع دی۔ نیز عرض کیا۔

" یارسول اللہ میں نے اللہ کی نذر مانی تھی کہ اگر اللہ کے حکم سے میں اس کی سواری پر بچ نکلی تو میں اسے ذبح کردوں گی"۔

"تم نے اس کو بہت بُرا بدلہ دیا کہ اگر خدا نے تمہیں اس پر سوار کرا کر ان غاصبوں سے نجات دلادی تو تم اسے ہی ذبح کر ڈالو گی۔ یاد رکھو! نہ کسی گناہ میں کسی کی نذر صحیح ہے' اور نہ کسی دوسرے کی ملکیت میں نذر ماننی جائز ہے۔ کیونکہ وہ تو میری اونٹنی ہے۔ تم پر اللہ کا بڑا فضل ہوا۔ اب اپنے کنبہ میں واپس چلی جاوء"۔

☆

روایت حضرت انسؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں بہت کم ایسا خطبہ دیا جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ " جو امانت دار نہیں' اس کا ایمان نہیں اور جسے پاس عہد نہیں اس کا دین نہیں"۔

☆

روایت حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ

حضرت ابن ابی الحمساء نے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بعثت ۔ ' پہلے کوئی چیز خریدی۔ کچھ رقم باقی رہ گئی جس پر انہوں نے عرض کی کہ میں رقم لے کر اسی جگہ حاضر ہوتا ہوں۔

پھر وہ بھول گئے

تین دن کے بعد انہیں یاد آیا تو وعدہ والی جگہ پر پہنچے۔ دیکھا کہ نبی اکرم اسی

Marfat.com

جگہ پر تشریف فرما ہیں۔ بہت شرمندہ ہوئے۔

آپ نے فرمایا:

" تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا ـــــــــ میں تین دن سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔

☆

جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور ان کو ایک ایک فرد کی ضرورت تھی۔

حذیفہ بن الیمانؓ اور ابو جبلؓ! دو صحابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

"یارسول اللہ: ہم مکہ سے آرہے ہیں۔ راستے میں کفار نے ہم کو گرفتار کر لیا تھا اور اس شرط پر رہا کیا ہے ہم لڑائی میں آپ کا ساتھ نہ دیں گے لیکن یہ مجبوری کا عہد تھا۔ ہم ضرور کافروں کے خلاف جنگ میں حصہ لیں گے"۔

حضور پاک نے فرمایا:

"ہرگز نہیں۔ تم اپنا وعدہ پورا کرو اور لڑائی کے میدان سے واپس چلے جاؤ۔ ہم (مسلمان) ہرحال میں وعدہ پورا کریں گے۔ ہم کو صرف خدائے بزرگ کی مدد درکار ہے!"

☆

روایت حضرت ابو رافعؓ

ابو رافع ایک قبطی غلام تھے جو مکہ میں رہا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ:

"قریش نے مجھے سفیر بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف بھیجا۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی صداقت جاگزیں ہوگئی۔ میں نے عرض کیا ـــــ "یارسول اللہ! واللہ' میں اب کبھی ان کے پاس لوٹ کر نہ جاؤں گا"۔

آپ نے فرمایا:

"میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصدوں کو اپنے پاس روکتا ہوں۔ تم اب لوٹ جاؤ۔ اگر وہاں بھی تمہارے دل میں صداقت اسلام رہی تو واپس آجانا"۔

Marfat.com

میں واپس چلا گیا- پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لے آیا-

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے- ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا- آپ نے **محجن** ثقفیؓ سے پوچھا:

"یہ کون ہے؟"

محجن نے اس کا نام بتایا اور اس شخص کی نہایت تعریف کی-

آپ نے ارشاد فرمایا:

"دیکھو! یہ سن نہ پائے ورنہ تباہ ہو جائے گا"_ (یعنی دل میں غرور پیدا ہو گا جو موجب ہلاکت ہے)_

☆

روایت حضرت انسؓ

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: "اے بہترین مخلوق"!

آپ نے فرمایا:

"یہ وصف تو میرے باپ ابراہیم کا ہے"_

☆

روایت عبداللہ بن سنجرؓ

بنی عامر کی سفارت کے ساتھ جب ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کی:

"حضور! ہمارے آقا!"

آپ نے فوراً فرمایا:

"آقا خدا ہے"_

پھر ہم لوگوں نے عرض کی _____ "آپ ہم سب میں سے افضل اور سب سے برتر ہیں"_

ارشاد ہوا:

"بات کہو تو دیکھ (سوچ) لو کہ شیطان تو تم کو نہیں بہکا رہا"_

☆

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ایسی تعریف جس سے کسی نبی کی شان میں کمی آتی ہو' پسند نہ فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ:

"انبیاء کے ذکر میں ایسا طرز اختیار نہ کرو کہ دوسرے کے مقابلے میں کمی نکلتی ہو"۔

☆

ایک سفر میں کھانا تیار نہ تھا۔ تمام صحابہؓ نے مل کر کھانا پکانے کا سامان کیا۔ سب نے ایک ایک کام بانٹ لیا۔ جنگل سے لکڑی لانے کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ذمے لیا

صحابہؓ نے عرض کی: "یارسول اللہ! یہ کام خدام کرلیں گے"۔

آپ نے فرمایا:

"ہاں۔ سچ ہے ____ لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تم سے اپنے آپ کو ممتاز کروں۔ خدا اس بندے کو پسند نہیں فرماتا جو اپنے ہمراہیوں میں ممتاز بنتا ہے"۔

☆

حضرت ابوحمامہ سلمیؓ شاعر تھے۔ انہوں نے ایک بار عرض کی ___ "یارسول اللہ! میں نے آپ کی اور خدا کی مدح و ثنا لکھی ہے"۔

آپ نے فرمایا:

"خدا کی تعریف میں جو کچھ لکھا ہے' سناؤ! اور میری مدح کو چھوڑ دو"۔

☆

حضرت **معو. بن عضراء** کی صاجزادی (ربیع) کی شادی پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے اور دلہن کے لیے جو فرش بچھایا گیا تھا اس پر بیٹھ گئے۔ گھر کی لڑکیاں آس پاس جمع ہوگئیں اور دف بجا بجا کر شہدائے بدر کا مرثیہ گانے لگیں۔ گاتے گاتے ایک نے یہ مصرعہ گایا:

"ہم میں ایک پیغمبر ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے"۔

☆

آپ نے یہ سنا تو فرمایا:

"یہ چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں"۔

Marfat.com

آپ کہیں اور کسی بھی جگہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ کی تعریف کی جائے۔

☆

آپ اپنے متعلق جائز تعظیمی الفاظ بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔ ایک بار ایک شخص نے ان الفاظ سے آپ کو مخاطب کیا:

" ہمارے آقا اور ہمارے آقا کے فرزند' ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے فرزند"۔

آپ نے فرمایا:

"لوگو! پرہیز گاری اختیار کرو۔ شیطان تمہیں گرانہ دے۔ میں عبداللہ کا بیٹا محمدؐ ہوں ۔ خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ مجھ کو خدا نے جو مرتبہ بخشا' میں پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے اس سے زیادہ بڑھاوء"۔

☆

روایت حضرت مقداد بن اسودؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے مونہوں میں خاک ڈال دو"۔____ (یعنی انہیں کچھ نہ دو اور محروم واپس کردو)۔

☆

روایت حضرت عمرؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ے فرمایا:

" لوگو! میری مدح میں مبالغہ نہ کرنا۔ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کی مدح میں مبالغہ کیا---- میں تو خدا کا ایک بندہ ہوں اس لیے تم مجھے خدا کا بندہ اور اور رس کا رسول کہو"۔

☆

روایت حضرت انسؓ

صحابہؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن جب وہ آپ کو آتا دیکھتے تو تعظیم کے لیے کھڑے نہ ہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس سے ناخوش ہوتے ہیں۔

☆

Marfat.com

حضرت انسؓ فرماتے ہیں ۔

" تمام مسلمانوں کی نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں تھا مگر اس بے پایاں محبت کے باوجود کوئی بھی مسلمان آپ کو دیکھ کر تعظیماً" کھڑا نہیں ہوتا تھا ___ کیونکہ ہر کوئی جانتا تھا کہ حضور پاکؐ کو اس طرح کی تعظیم سے نفرت اور کراہت ہے کیونکہ اہل عجم ایک دوسرے کی تعظیم اسی طرح کرتے ہیں"۔

☆

لوگوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا کہ فلاں عورت انتہائی عبادت گذار اور پارسا ہے مگر اس کے پڑوسی اس کی زبان درازی سے سخت نالاں ہیں۔

آپ نے فرمایا:

"وہ جہنمی ہے"۔

☆

روایت ابو شریح خزاعیؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قسم اللہ تعالیٰ کی ! وہ مومن نہیں ہے۔ قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں ہے۔ قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں ہے!"۔

ابو شریح نے عرض کیا ___ "یارسول اللہ ! کون مومن نہیں"۔

آپ نے فرمایا:

"وہ آدمی جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں اور آفتوں سے خائف رہتے ہیں"

☆

روایت حضرت انسؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" مجھے اس پروردگار کی قسم! جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہے! جب تک وہ اپنے ہمسائے کے لیے وہی بھلائی نہ

Marfat.com

چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے"۔

☆

روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جہاد کے ارادہ سے نکلے تو ارشاد فرمایا:

"جس نے اپنے پڑوسی کو ایذا پہنچائی۔ وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا"۔

ایک شخص نے عرض کی ____ "یارسول اللہ! میں اپنے پڑوسی کی دیوار میں پانی ڈال دیا تھا"۔

آپ نے فرمایا:

"تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے"۔

☆

روایت 2

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں کے حق میں بہتر ہو ___اور خدا کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے حق میں بہتر ہو"

☆

ایک دن امّ المومنین حضرت خدیجہؓ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی:

"پڑوس میں ایک نہایت غریب بڑھیا رہتی ہے جسے کھانے پینے کی بے حد تکلیف ہے کیونکہ اس کا کمانے والا بھی کوئی نہیں ہے"۔

آپ یہ سن کر بے حد دکھی ہوئے اور فرمایا:

"جب تک تم اس عورت کے کھانے اور کپڑے کا انتظام نہ کرلو۔ نہ خود کھاؤ پیو اور نہ پہنو اور نہ ہی مجھے کھانے پینے یا پہننے کو دو"۔

اس پر امّ المومنین حضرت خدیجہؓ اس غریب بڑھیا کے حقوق ادا کرتی رہیں۔

☆

Marfat.com

روایت حضرت ابن عباسؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
"وہ شخص کامل مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھانا کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے"۔

☆

روایت حضرت عائشہؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جبریل مجھے ہمسایہ کی نسبت ہمیشہ تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے!"

☆

ایک دفعہ مکہ میں ایسا سخت قحط پڑا کہ لوگوں نے ہڈیاں اور مردار کھانے شروع کر دئے۔ ابو سفیان جو ان دنوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدترین دشمن تھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور کہا۔
"محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم لوگوں کو صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہو۔ تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اپنے خدا سے دعا کیوں نہیں کرتے"؟"
گو ابو سفیان نے آپ کو سخت اذیتیں پہنچائی تھیں۔ لیکن آپ نے اس وقت دشمنی کی پرواہ نہ کی۔ آپ کے دست مبارک دعا کے لیے اٹھ گئے۔
اللہ تعالیٰ نے اس قدر مینہ برسایا کہ جل تھل ہو گیا اور قحط دور ہو گیا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۰

فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی

پسند و ناپسند کا معیار

اور

حضور پاکؐ

کا

اثاثہ

Marfat.com

فرمان الٰہی

ترجمہ: "اے نبیؐ!

اللہ نے جس چیز کو آپؐ کے لیے حلال فرمایا ہے۔ آپؐ اسے اپنے لیے حرام کیوں کرتے ہیں۔ کیا آپؐ اپنی ازواج کی خوشنودی چاہتے ہیں ـــــ اللہ بہت بخشنے والا اور بہت مہربان ہے"۔

تحریم:

Marfat.com

حضرت قیس بن سعدؓ حیرہ گئے تو وہاں انہوں نے لوگوں کو رئیس شہر کے دربار میں رئیس کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

آپ نے واپس آکر اس بات کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا اور عرض کیا—"آپؐ کو سجدہ کیا جائے تو آپؐ اس کے زیادہ مستحق ہیں"۔

آپؐ نے فرمایا:

"تم میری قبر پر گزرو گے تو سجدہ کرو گے؟"

عرض کیا—"نہیں"۔

ارشاد فرمایا:

"تو پھر جیتے جی سجدہ نہیں کرنا چاہیے"۔

☆

ایک مرتبہ قریش نے حضور پاکؐ کے سامنے کھانا لا کر رکھا۔ یہ کھانا بتوں کے چڑھاوے کا تھا۔ جانور جو ذبح کیا گیا تھا کسی بت کے نام پر ذبح کیا گیا تھا۔

مگر—

آپؐ نے وہ کھانا کھانے سے انکار کر دیا!

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا علاج امراض ابدان فرمانا تین قسم کا تھا:

1 طبعی دواؤں سے—جنہیں اجزائے جماداتی' نباتاتی اور حیاتیاتی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

2 روحانی اور الٰہی دعاؤں سے جو کہ ادعیہ' اذکار اور آیات قرآنیہ ہیں۔

3 ادویہ مرکبہ سے—جو ان دونوں اقسام سے مرکب ہیں یعنی دواؤں سے بھی اور دعاؤں سے بھی!

☆

جب کوئی پردہ کا واقعہ مجلس عام میں حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے پیش کیا جاتا تو فرط حیا سے آپؐ کو ناگوار گزرتا۔

ایک مرتبہ عاصم نامی انصاری نے مجلس عام میں پوچھا—"اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو

Marfat.com

غیر کے ساتھ دیکھ لے تو کیا حکم ہے؟"

آپؐ کو ناگوار گزرا اور آپؐ نے ان کو سرزنش کی!

☆

عرب تہذیب و تمدن سے کم آشنا تھے۔ مسجد میں آتے تو عین نماز میں سامنے یا دیواروں پر تھوک دیتے۔

رسول پاکؐ اس امر کو نہایت ناپسند فرماتے۔ دیواروں پر سے تھوک کے دھبوں کو خود چھڑی کی نوک سے کھرچ کر مٹاتے۔

ایک مرتبہ تھوک کا دھبہ دیوار پر دیکھا تو اس قدر غصہ آیا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا ایک انصاری عورت نے دھبے کو مٹایا اور اس جگہ خوشبو لا کر ملی۔

آپ نہایت خوش ہوئے اور اس کی تحسین فرمائی!

☆

7 ھ میں جب مسلمانوں کو خیبر کی فتوحات اور جاگیریں حاصل ہوئیں تو جانوروں میں بھی حلال و حرام کی تفریق کی گئی اور اعلان کیا گیا کہ آج سے گدھا' درندہ اور پنجہ دار جانور حرام ہیں۔

8 ھ میں فتح مکہ کے بعد قبیلہ "طے" نے جو عیسائی تھا' اسلام قبول کیا اور شام کے بعض عیسائی مسلمان ہوئے۔ یہ لوگ شکاری کتے پالتے تھے اور ان سے شکار کرتے تھے۔ اسلام لانے پر ان کو معلوم ہوا کہ مردہ جانور حرام ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنا حال عرض کیا۔

اس پر یہ آیت اتری:

ترجمہ: آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا کہہ دو کہ تمام ستھری چیزیں!"

اس کے بعد یہ تفصیل ہے کہ شکاری جانور اگر سدھائے ہوئے ہوں اور خدا کا نام لے کر چھوڑے جائیں تو ان کا شکار کیا ہوا حلال ہے!

☆

لوگ میدانوں میں رفع حاجت کے لیے جایا کرتے تھے لیکن پردہ نہیں کرتے تھے بلکہ ننگے بیٹھ جایا کرتے اور ہر قسم کی بات چیت کرتے۔

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی سخت ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ:

"خدا اس سے ناراض ہوتا ہے"۔

معمول تھا کہ آپؐ رفع حاجت کے لیے اس قدر دور نکل جاتے کہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے۔ مکہ معظمہ میں جب تک قیام رہا' حدود حرم سے باہر چلے جاتے جس کا فاصلہ مکہ سے کم از کم 3 میل تھا۔

☆

عرب میں سرخ رنگ کی مٹی ہوتی ہے جس کو مغرہ کہتے ہیں۔ اس سے کپڑوں کو رنگا جاتا تھا۔ آپؐ کو یہ رنگ سخت ناپسند تھا۔

ایک مرتبہ حضرت زینبؓ اس سے کپڑے رنگ رہی تھیں۔ آپؐ گھر میں تشریف لائے اور یہ دیکھ کر واپس ہو گئے۔

حضرت زینبؓ سمجھ گئیں۔

چنانچہ اسی وقت وہ کپڑے دھو ڈالے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ تشریف لائے اور جب دیکھا کہ اس رنگ کی کوئی چیز نہیں' تب گھر کے اندر قدم رکھا۔

☆

ایک صحابیؓ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رنگین چادر اوڑھے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

"یہ کیا ہے؟"

وہ فوراً سمجھ گئے کہ آپؐ نے اس رنگین چادر کو ناپسند فرمایا ہے۔ چنانچہ اسی دم گھر آئے اور چادر کو چولھے میں ڈال دیا۔

☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے:

1-☆ سورہ فلق

2-☆ سورہ والناس

اور بعض سورہ اخلاص اور سورہ کفرون بھی مراد لیتے ہیں۔

☆

Marfat.com

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپؐ کو محبوب نہ ہوتا تو اس کا نام تبدیل کر دیتے تھے!

☆

کسی غزوہ میں ایک صحابیؓ کا ایک غار پر گزر ہوا جس میں پانی تھا اور آس پاس کچھ ٹولیاں تھیں۔

صحابیؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

"یا رسولؐ اللہ! مجھ کو ایک غار مل گیا ہے جس میں ضرورت کی سب چیزیں ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ وہاں گوشہ نشین ہو کر ترک دنیا کر لوں"۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"میں یہودیت یا نصرانیت لے کر دنیا میں نہیں آیا۔ میں آسان اور سہل ابراہیمی مذہب لے کر آیا ہوں"۔

☆

ایک مرتبہ صحابہؓ کرام نے سواری کے اونٹوں پر سرخ چادریں ڈال دیں۔ آپؐ نے ان چادروں کو دیکھ کر فرمایا:

"میں یہ دیکھنا نہیں چاہتا کہ یہ رنگ تم پر چھا جائے"۔

آپؐ کے اس فرمان پر صحابہؓ تیزی سے دوڑے اور اونٹوں پر سے چادریں اتار کر پھینک دیں۔

☆

قریش اپنے فخر و امتیاز کے لیے مزدلفہ میں قیام کرتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تفریق کو کبھی پسند نہ فرمایا۔

بعثت سے پہلے اور بعثت کے بعد بھی آپؐ ہمیشہ عام لوگوں کے ساتھ مقام فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں یہ بھی گوارا نہ تھا کہ وہیں خاص طور پر کوئی عمدہ جگہ دیکھ کر آپؐ کے لیے مخصوص کر دی جائے ـــــ اور وہاں سایہ کرنے کے لیے کوئی چھپر ڈال دیا جائے۔ صحابہؓ نے یہ تجویز پیش کی تو فرمایا:

"جو پہلے پہنچ جائے اسی کا مقام ہے"۔

☆

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جو چیز نماز میں خلل ڈالتی تھی اس سے احتراز فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ چادر اوڑھ کر نماز ادا فرمائی جس کے دونوں طرف حاشیئے تھے۔ نماز میں اتفاق سے ان حاشیوں پر نظر پڑ گئی۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا!

"یہ لے کر (فلاں شخص) جہیم کو دے آؤ اور ان سے انجانی مانگ لاؤ"۔

حاشیوں نے نماز کی حضوری میں خلل ڈال دیا تھا۔

☆

کفار قریش مزدلفہ سے اس وقت کوچ کرتے تھے جب آفتاب پوری طرح نکل آتا تھا اور آس پاس کی پہاڑیوں پر چوٹیوں پر دھوپ چمکنے لگتی تھی۔ اس وقت باآواز بلند کہتے تھے — "کوہ ثیرا دھوپ سے چمک جا"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رسم کے ابطال کے لیے سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے کوچ فرمایا۔

☆

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاج میں لطافت تھی۔ ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑے پہنے دیکھا۔

آپ نے فرمایا:

"اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ کپڑے دھو لیا کرے"۔

☆

ایک مرتبہ ایک شخص خستہ حال کپڑے پہنے ہوئے خدمت اقدسؐ میں حاضر ہوا۔

آپؐ نے پوچھا:

"تم کو کچھ مقدور ہے؟"

عرض کی — "ہاں"۔

ارشاد ہوا:

"خدا نے نعمت دی ہے تو صورت سے بھی اس کا اظہار ہونا چاہیے"۔

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ دیواروں پر جا بجا دھبے دیکھے۔

آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی۔ اس سے کھرچ کھرچ کر تمام دھبے مٹائے۔ پھر لوگوں کی طرف خطاب کر کے غصے میں فرمایا:

"کیا تم پسند کرتے ہو کہ کوئی شخص تمہارے سامنے آکر تمہارے منہ پر تھوک دے جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو خدا اس کے سامنے اور فرشتے اس کے داہنے جانب ہوتے ہیں اس لیے انسان کو نماز میں (یا آگے پیچھے) سامنے یا دائیں بائیں تھوکنا نہیں چاہیے"

☆

ایک صحابیؓ نے عین نماز میں (جبکہ وہ امام نماز تھے) تھوک دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ فرمایا:

"یہ شخص اب نماز نہ پڑھائے"۔

نماز کے بعد یہ صاحب' خدمت اقدسؐ میں آئے اور عرض کیا۔۔۔"کیا آپؐ نے یہ حکم دیا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔۔۔کیونکہ تم نے خدا اور اس کے نبیؐ کو اذیت دی"۔

☆

روایت حضرت علیؓ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حلہ ء سیراء (**مخطط** یا ریشمی) بطور ہدیہ مجھے عطا فرمایا۔ میں نے اسے پہن لیا۔

لیکن جب آپؐ نے دیکھا کہ وہ حلہ میں (علیؓ) نے پہن رکھا ہے تو حضور انورؐ کے چہرہ ء مبارک پر غضب کے آثار نمودار ہوئے۔ اس پر میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

☆

روایت حضرت عائشہؓ

ایک روز اسماء بنت ابوبکرؓ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئیں اس وقت ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔

Marfat.com

آپؐ نے دیکھا تو منہ پھیر کر فرمایا:

"اے اسماءؓ: عورت جب بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں ہے کہ اس کا کوئی عضو دکھائی دے"۔

☆

روایت حضرت انسؓ

فخر موجودات، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارک کے اندر ایک شخص نے جھانکا —— آپؐ ہاتھ میں تیر لیے ہوئے تھے۔ آپؐ اس کی طرف ایسے بڑھے کہ جیسے اس کے پیٹ میں جھونک دیں گے۔

آپؐ بلا اجازت کسی کے گھر داخل ہونے اور جھانکنے کو پسند نہیں فرماتے تھے!

☆

روایت حضرت ابوہریرہ

ایک دن صحابہ کرامؓ مسجد نبویؐ میں بیٹھے "قضا و قدر" پر بحث و مباحثہ کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔

جب آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو بحث کرتے پایا تو سخت برافروختہ ہوئے، یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ رخساروں پر سرخ انار کو نچوڑ دیا گیا ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا:

"کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے؟ کیا میں تمہارے لیے یہی پیام لایا ہوں (کہ تم قضا و قدر جیسے اہم اور نازک مسائل میں بحث کرو) —— خبردار! تم سے پہلی امتیں اسی وقت ہلاک ہوئیں جب انہوں نے اس مسئلہ میں حجت اور بحث کو اپنا طریقہ بنا لیا —— میں تم کو قسم دیتا ہوں۔ میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں ہرگز حجت و بحث نہ کیا کرو"۔

☆

عرب میں اور ممالک کی طرح شرم و حیا کا بہت کم لحاظ تھا۔ ننگے نہانا عام بات تھی حرم کعبہ کا طواف برہنہ ہو کر کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالطبع یہ ناپسند تھیں۔

ایک مرتبہ فرمایا:

"حمام سے پرہیز کرو"۔

Marfat.com

لوگوں نے عرض کیا——"حمام میں نہانے سے میل چھوٹتا ہے اور بیماری میں فائدہ ہوتا ہے"۔

ارشاد فرمایا:

"نہاؤ تو پردہ کر لیا کرو"۔

عرب میں حمام نہ تھے لیکن شام و عراق کے جو شہر عرب کی سرحد سے ملے ہوئے تھے وہاں کثرت سے حمام تھے۔ اس بنا پر آپؐ نے یہ فرمایا:

"تم عجم فتح کرو گے تو وہاں حمام ملیں گے۔ ان میں جانا تو چادر کے ساتھ جانا"۔

☆

اثاثہ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو لوگ امین تھے۔ ان کے نام یہ ہیں:

1- حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ

آپ ازواج مطہراتؓ کی حفاظت پر مامور تھے۔

☆

2- حضرت اسد بن اسید ساعدیؓ

آپ ازواج مطہراتؓ کے نگران کار تھے اور اہل بدر میں وہ آخری صحابیؓ تھے جنہوں نے سب سے بعد میں وفات پائی۔

☆

3- حضرت بلالؓ- موءذن رسولؐ

آپ امور خانہ داری کے بھی مہتمم تھے۔

☆

4- حضرت معیقیبؓ

آپ، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر مبارک کے محافظ تھے۔

☆

Marfat.com

خداوند تعالیٰ کی حمد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہنے والے شعراء کرام تین تھے:

1- **حضرت حسان بن ثابتؓ**

آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاعرِ خاص بھی کہا جاتا ہے۔ یہ انصاری تھے۔ آنحضرت نے اپنی کنیز ماریہ قطبیہ کی بہن سیرین کو ان کے لیے ہبہ فرما دیا تھا۔

2- **حضرت عبداللہ بن رواحہؓ**

آپ خزرجی انصاری تھے اور قبیلہ بنو عبدالحارث سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ اوائل میں آپ بنو حارث بن خزرج کے نقیب کی حیثیت سے بمقام عقبیٰ حاضر ہوئے تھے۔

3- **حضرت کعب بن مالکؓ**

آپ خزرجی انصاری تھے۔ یہ بھی بمقام عقبہ حاضر خدمتِ اقدس ہوئے تھے۔ آپ اپنے اشعار سے مشرکین کو دہشت زدہ و مرعوب کیا کرتے تھے۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی تفصیل یہ ہے۔ آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا ہوا تھا۔

1- **حضرت زید بن حارثہؓ**

ان کی کنیت ابو اسامہ تھی۔

2- **شقرانؓ (صالح)**

یہ اونٹوں پر عورتوں کے سفر کے وقت حدی خوانی کرتے تھے۔ (حدی) اس گانے کو کہتے ہیں جو اونٹوں کے سامنے گایا جائے تو اونٹ تیز دوڑنے لگتے ہیں)

3- **حضرت ابو رافعؓ**

ان کا نام اسلم، بعض نے ابراہیم اور بعض نے صالح بتایا ہے۔

4- **حضرت سلمان فارسیؓ**

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔

5- **سفینہ**

ان کا نام مہران اور بعض کے نزدیک رومان تھا۔ ان کی کنیت عبدالرحمٰن تھی۔ ان کا

Marfat.com

نام سفینہ، نبی پاکؐ نے رکھا تھا۔

6- **ابو کبشہ**

ان کا نام سلیم ہے۔

7- **رویفع ابو مولھبہ**

یہ قبیلہ مزنیہ کے مُولدّین میں سے تھے۔

8- **رباح اسود**

یہ کبھی کبھی "موءذن" کے فرائض بھی سرانجام دیا کرتے تھے۔

9- **یسار**

یہ چرواہے تھے۔ حضور پاکؐ کے اونٹ چرایا کرتے تھے۔

10- **فضالہ**

یہ یمن کے باشندے تھے۔

11- **مدعم**

یہ سیاہ فام غلام تھے۔

12- **مہران**

یہ آل ابی طالب کے غلام تھے۔

13- **مابور**

یہ خصی تھے۔

14- **سندر**

سلطان مقوقس کی جانب سے آئے تھے!

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس خچر تھے جن میں سے پانچ کے نام یہ ہیں:

1- **ولال**

اسے شاہ مقوقس نے آپؐ کو ہدیتہً بھیجا تھا۔ اس کا رنگ سفید تھا۔ ولال اصل میں سیر کو کہتے ہیں۔ یہ پہلا خچر تھا جس پر اسدی دور میں سواری کی گئی تھی۔۔۔۔ آنحضرتؐ اس پر مدینہ منورہ میں اور دوسرے سفروں میں سواری فرمایا کرتے تھے۔ یہ طویل عمر تک زندہ رہا یہاں تک کہ اس کے دانت جاتے رہے۔ اس لیے اسے جو کُوٹ کر کھلاتے تھے۔ آخر میں یہ اندھا ہو گیا تھا۔ اس

Marfat.com

پر حضرت عثمانؓ سواری کرتے رہے۔ پھر ان کے بعد خوارج سے مقابلہ کے وقت حضرت علیؓ نے اس پر سواری کی تھی۔ ان کے بعد آپ کے صاحبزادگان حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ، پھر حضرت محمد بن حنیفہؒ نے اس پر سواری کی تھی۔

2- فضه (چاندی)

اسے عمرو بن عمرو جذابی نے آپؐ کو ہبہ کیا تھا۔ پھر آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو ہدیہ فرما دیا تھا۔

3- ایک خچر آپؐ کو شہنشاہ ایران کسریٰ نے ہدیتہً بھیجا تھا۔

4- ایک خچر دومتہ الجندل سے آیا تھا۔

5- ایک خچر شاہ حبشہ نجاشی نے بھیجا تھا۔

آپؐ کے گدھوں میں سے ایک کا نام "یعفور" تھا جس کا رنگ سفید سیاہی مائل تھا۔ یہ حجتہ الوداع کے سال مر گیا تھا۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذاتی آٹھ گھوڑے تھے جن کے نام یہ ہیں:

1- السکب (زیادہ بہنے والا)

اسے اس کی تیز رفتاری کی وجہ سے پانی کی تیز دھار اور بہاؤ سے تشبیہ دی گئی تھی۔ یہ پہلا گھوڑا تھا جو آپؐ کی ملکیت میں آیا تھا۔ اسے آپؐ نے ایک دیہاتی سے خریدا تھا۔ اس کا نام "الفرّس" تھا۔ اس کے چہرے پر سفید پٹکا تھا۔ ٹانگوں پر سفیدی تھی۔ صرف دائیں پیر پر سفیدی مفقود تھی۔

2- المرتجز

اس گھوڑے کا یہ نام اس کی سریلی ہنہناہٹ کی بنا پر رکھا گیا تھا۔ اس کا رنگ سفید تھا۔

3- اللّحیف

اس گھوڑے کو حضرت فردہؓ بن عمرو نے شام کے علاقع بلقا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا تھا۔

4- اللزاز

اس کو سلطان مقوقس نے آپؐ کو ہدیہ کیا تھا۔

5- الظّرف

یہ بہت عمدہ اور شریف النفس گھوڑا تھا۔

Marfat.com

6- **الورد (گلاب)**

اسے تمیم داریؓ نے ہدیہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے حضرت عمرؓ کو ہدیتہً عطا فرما دیا تھا۔ اس کا رنگ کمیت اور گہرے سرخ رنگ کے درمیان تھا۔

7- **سبحہ**

(تیز رفتار)

8- **یعسوب**

(شہد کی مکھیوں کا بادشاہ)

یہ آپؐ کے تمام گھوڑوں میں سب سے بہتر تھا۔

☆

مردوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سب سے زیادہ مشہور خادم حضرت **انس بن مالک انصاریؓ تھے**- یہ آپ کے خادم خاص تھے اور دس سال تک برابر حضور پاکؐ کے خدمت گزار رہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ: آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مسواک و نعل بردار تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہیں جانے کے لیے کھڑے ہوتے تو آپؐ کو **نعلین** پہناتے اور جب آپؐ بیٹھ جاتے تو ہر دو چیزیں آپؐ کے اٹھ جانے تک اپنے ہاتھوں میں سنبھالے رکھتے۔ یہ لکڑی لے کر آپؐ کے آگے آگے چلتے' جب تک آپؐ حجرہ میں داخل نہ ہو جاتے۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ: رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خچر کے نگران تھے۔ سفر میں اسے ہانک کر چلتے تھے۔

حضرت اسقع بن شریکؓ: آپؐ کی سواری کے نگران تھے۔

عورتوں میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خادمائیں

حضرت امتہ اللہ بنت زرینہؓ ——

حضرت خولہؓ حضرت حفص بن سعد کی دادی'

حضرت ماریہؓ اُمّ رباب——

اور——

حضرت ماریہؓ مثنیٰ بن صالح بن مہران کی دادی تھیں۔

حضرت ماریہؓ فرماتی ہیں کہ —— "میں نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دست

Marfat.com

مبارک سے زیادہ نرم و گداز کوئی اور چیز نہیں چھوئی۔

☆

استعمال کا سامان

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے استعمال میں جو سامان رہتا تھا' اس کی تفصیل یہ ہے:

ایک مشکیزہ

ایک پتھر کا برتن' جس میں آپ وضو فرماتے تھے۔

کپڑے دھونے کا برتن۔

ہاتھ دھونے کا برتن۔

تیل کی ایک شیشی۔

ایک تھیلا' جس میں آپ آئینہ اور کنگھی رکھتے تھے۔

دو قینچیاں اور مسواک بھی تھیلے میں رہتی تھی۔

ایک کنگھی' جو ساگوان کی بنی ہوئی تھی۔

ایک آئینہ۔

ایک سرمے دانی۔

ایک بڑا پیالہ' جس کے کنڈے تھے اور چار آدمی اسے اٹھاتے تھے۔

ایک مُد۔

ایک ڈنڈا۔

آپ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

ایک عصا' جسے لے کر آپ چلتے تھے۔

ایک شیشے کا پیالہ۔

ایک لکڑی کا پیالہ۔

زرہ۔

کمانیں۔

تیر۔

نیزے۔

ڈھالیں!

☆

Marfat.com

ترکہ میں ـــــ آپؐ نے یہ چیزیں چھوڑیں:

ہتھیار۔

ایک خچر۔

اور ـــ تھوڑی سی زمین۔

زمین صدقہ کر دی گئی۔

ایک برتن چارپائی کے نیچے رات کو پیشاب کرنے کے لیے بھی رہتا تھا۔

سات چیزیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سفر و حضر میں ہمیشہ' بوقت خواب اپنے سرہانے یہ سات چیزیں رکھتے تھے:

1- تیل کی شیشی

2- کنگھا

3- سرمہ دانی

4- قینچی

5- مسواک

6- آئینہ

7- لکڑی کی چھوٹی سی سیخ جو سر کے کھجانے میں کام آتی تھی!

☆

کمانیں

1- رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک کمان کا نام **البیضاء** تھا۔

یہ ایک پہاڑی درخت کی لکڑی سے بنی ہوئی تھی جس کی عام طور پر کمانیں بنائی جاتی تھیں۔ یہ بنو قینقاع کے اسلحہ سے ہاتھ آئی تھی۔

2- ایک کمان کا نام **الروحاء** تھا

3- ایک کمان کا نام **الصفراء** تھا ـــ یہ نبع نامی درخت کی لکڑی سے بنی ہوئی تھی جس سے کمانیں اور اس کی شاخوں سے تیر بنائے جاتے تھے۔ یہ جنگ اُحُد میں ٹوٹ گئی تھی۔

4- ایک کمان کا نام **الزوراء** تھا۔ اسے **الکتوم** بھی کہا جاتا تھا کیونکہ جب اس سے تیر پھینکا جاتا تھا تو اس کی آواز دھیمی رہتی تھی۔

کہا جاتا ہے کہ یہی وہ کمان تھی جس کا ایک سرا جنگ اُحد کے دن کچل کر ٹوٹ گیا تھا۔

☆

Marfat.com

ڈھالیں

1- رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک ڈھال کا نام **الالزلوق تھا**

(زلق کے معنی ہیں: بہت پھیلنے والا) کیونکہ ہتھیار اس پر سے پھسل جاتا تھا۔

2- ایک ڈھال کا نام **فتق** تھا۔

3- ایک بچھو یا مینڈک کی صورت کی تھی۔ یہ حضورؐ کو پسند نہ آئی اس لیے خدا نے اسے غائب ہی کر دیا۔

ایک روایت یہ ہے کہ آپؐ نے اس پر دست مبارک رکھا ہی تھا کہ یہ ڈھال غائب ہو گئی۔

☆

نیزے

1- رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک نیزے کا نام **المثنیٰ** تھا۔

2- ایک کا نام **المثوی** تھا۔ یہ ثویٰ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ٹھہرنا۔ یہ نام اس لیے پڑا کہ جس پر اس سے وار کیا جاتا وہ اپنی جگہ ٹھٹھر کر رہ جاتا تھا' ہل نہ سکتا تھا۔

3- ایک چھوٹے نیزے کا نام **النبعہ** تھا۔

4- **البیضاء** نامی نیزہ بھی چھوٹا تھا۔

5- **الغزہ** نامی نیزہ پستہ قد والے کے مشابہ تھا۔

کہا گیا ہے کہ اسے حضرت زبیرؓ حبشہ سے لائے تھے جسے نجاشی نے انہیں عطا کیا تھا اور اس سے انہوں نے نجاشی کے سامنے اس کے ایک دشمن پر حملہ کیا تھا جس سے نجاشی نے اپنے دشمن پر غلبہ پا لیا تھا۔

حضرت زبیرؓ اسے لے کر غزوہ بدر' غزوہ احُد اور غزوہ خیبر میں شریک ہوئے تھے پھر خیبر سے واپسی پر آنحضرتؐ نے اسے ان سے لے لیا تھا جسے آپؐ عید کے دن اپنے سامنے رکھتے تھے۔

اسے حضرت بلالؓ اٹھا کر چلتے اور آپؐ کے سجدہ گاہ کے سامنے گاڑ دیتے تھے جسے سترہ (نمازیوں کے سامنے کوئی آڑ رکھ دینے کو سترہ کہا جاتا ہے جس کے بعد کسی کا آگے سے گزرنا' جائز' ہو جاتا ہے) بنا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے۔

اسی طرح آپؐ دوران سفر بھی اس سے سترہ کا کام لیتے تھے اور چلتے وقت اسے اپنے دست مبارک میں لے لیتے تھے۔

6- **المھر**

7- **النمر**

یہ دونوں نیزے چھوٹے تھے۔ ☆

Marfat.com

خود

خود "خودہ" کی جمع ہے۔
یہ لوہے کی بنی ہوئی سر کی ٹوپی ہوتی ہے جسے جنگ کے دوران سر پر اوڑھا جاتا ہے۔
رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خود کا نام **الموشع** اور ایک دوسرے خود کا نام **السبوع** یا **ذات السبوع** تھا۔

☆

تلواریں

نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نو (9) تلواریں تھیں جن کے نام یہ ہیں:

1- ماثور

یہ تلوار آپؐ کو اپنے والد سے ورثہ میں ملی تھی جسے آپؐ مدینہ منورہ اپنے ساتھ لے آئے تھے۔

2- العضب

(کاٹنے والی)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر کے لیے تشریف لے گئے تو سعد بن عبادہؓ نے یہ تلوار آپؐ کی خدمت میں بھیجی تھی۔

3- ذوالفقار

یہ تلوار عاص بن وائل کی تھی جو جنگ بدر میں مال غنیمت میں حاصل ہوئی تھی۔ اس کے درمیان میں کچھوے کی پیٹھ جیسے تراشے تھے۔ یہ تلوار ہر جنگ میں آپؐ کے ساتھ رہتی تھی۔

4- الصمصامہ

یہ تلوار عمر بن معد یکرب کی تلوار تھی۔
آپؐ نے یہ تلوار حضرت خالد بن سعیدؓ بن عاص کو بطور ہدیہ عطا فرما دی تھی۔

5- القلعی

یہ تلوار ایک دیہاتی "برج قلعہ" نامی مقام کی طرف منسوب تھی۔

6- حیف

لغوی معنی "موت"۔

7- الرسوب

Marfat.com

یعنی یہ تلوار اندر تک گھس جاتی تھی اور اچھی طرح کاٹتی تھی۔ یہ ان نو عدد تلواروں میں سے ایک تھی جنہیں ملکہ سباء بلقیس نے حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں تحفتہً بھیجا تھا۔

8- **المخذم**

(کاٹنے والی)

9- **القضیب**

(کاٹنے والی)

یہ دونوں تلواریں قبیلہ طے کے بت "فلس" پر لٹکی ہوئی تھیں۔

☆

زرہیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آٹھ زرہیں تھیں جن میں سے سات (7) کے نام یہ ہیں:

1- ذات الفضول

یہ نام اس لیے تھا کہ یہ لانبی تھی۔ جب آپؐ غزوہ بدر کے لیے تشریف لے جانے لگے تو حضرت سعد بن عبادہؓ نے یہ زرہ آپؐ کی خدمت میں بھیجی تھی۔ یہ لوہے کی تھی۔ یہی وہ زرہ تھی جسے آنحضرتؐ نے تیس صاع جو کے بدلے میں ابو شحم یہودی کے پاس رہن رکھا تھا۔ یہ قرض ایک سال کے لیے تھا۔

2- ذات الوشاح

3- ذات الحواشی

4- السغدیہ

السغد ایک مقام کا نام تھا جہاں زرہیں تیار کی جاتی تھیں اور بقول بعض اس مقام کا نام "السغدیہ" تھا۔

5- الفضہّ

یہ قبیلہ بنو قینقاع کی زرہ تھی۔

6- البتراء

یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ چھوٹی تھی ۔

7- الخرنقؔ

یہ نام اس کی نرمی و نزاکت کی بنا پر رکھا گیا تھا۔

☆

Marfat.com

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کر کہا۔
"ہم جاہلیت میں رجب کے مہینے میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ اب آپؐ کیا حکم فرماتے ہیں؟"۔
آپؐ نے فرمایا۔
"خواہ کوئی مہینہ ہو اللہ کے لیے ذبح کرو"۔
اس نے پھر کہا۔ "ہم جاہلیت میں[1] فرع کو ذبح کیا کرتے تھے۔
آپؐ نے فرمایا
"ہر چرنے والے جانور میں فرع ہوتا ہے جسے تمہارے جانور غذا دیتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ پورا اونٹ بن جائے تو اسے ذبح کر کے اس کے گوشت کو خیرات کر دو یہ بہتر ہو گا"۔

☆ ☆ ☆

[1] فرع۔ اونٹ یا بھیڑ بکری کے پہلے بچےؑ کو فرع کہتے ہیں۔ اہل جاہلیت اسے اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے پھر اسے کھاتے اور اس کی کھال کو درخت پر ڈال دیتے تھے

Marfat.com

باب نمبر ۱۱

عدل و انصاف

اور

○ تجارت

○ امانت

○ دیانت

Marfat.com

عدل و انصاف

فرمان الٰہی

ترجمہ : ''اے پیغمبر(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) !اگر یہ یہودی آپ کے پاس آئیں تو آپؐ کو اختیار ہے کہ ان میں فیصلہ کریں یا ان کے معاملات سے کنارہ کش ہوجائیں اور اگر آپ ان سے کنارہ کشی کریں گے تو یہ آپ کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر آپ فیصلہ کریں تو انصاف سے کریں کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

المائدہ :ع

☆

ترجمہ: ''پس اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ جب تک یہ لوگ اپنے باہمی جھگڑے آپ ہی سے فیصلہ نہ کرائیں اور جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس سے کسی طرح دل گیر نہ ہوں بلکہ قبول کرلیں اس وقت تک یہ لوگ ایماندار نہیں ہوسکتے''۔

النساء:ع

☆

ترجمہ : ''اور خدا ہی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو بنادی تاکہ تولنے میں تم لوگ حد اعتدال سے نہ بڑھو اور انصاف کے ساتھ سیدھا تول تولو اور کم نہ تولو''۔

الرحمٰن:رکوع ا

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عدل و انصاف کا یہ اثر تھا کہ مسلمان ایک طرف یہود بھی جو آپ کے شدید ترین دشمن تھے' اپنے مقدمات آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کی بارگاہ میں لاتے تھے۔

☆

Marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں اگرچہ متعدد صحابیؓ بھی فتوے دیتے تھے لیکن زیادہ تر آپ ہی اس فرض کو ادا کرتے تھے۔ فتویٰ کے لیے آپ نے کوئی خاص وقت مقرر نہیں فرمایا تھا بلکہ چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے' غرض جس وقت لوگ آپ سے احکام اسلام کے متعلق سوالات کرتے تھے' آپ ان کا جواب دیتے تھے۔

آپ کے دروازہ پر کوئی دربان نہ تھا۔

☆

جب قریش کے قبیلوں میں تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کو اپنی جگہ نصب کرنے میں اختلاف رونما ہوا تو سب کا اس پر اتفاق ہوا کہ علی الصبح جو سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو وہ جو کچھ حکم کرے اس پر ہم سب راضی ہوں گے۔

تب اگلی صبح سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ اس پر وہ کہنے لگے:

"یہ تو محمد ہیں۔ یہ امین ہیں(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ! یہ جو کچھ فیصلہ فرمائیں گے ہم سب کو منظور ہے"۔

چنانچہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر منگوائی اور اس کے درمیان حجر اسود کو رکھ دیا۔ پھر چادر کے چاروں کونوں کو چاروں قبایل کے سرداروں کو تھما دیا اور خود اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نصب فرمادیا۔

یہ واقعہ اظہار نبوت سے پہلے کا ہے!

☆

ایک مرتبہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں صحابہؓ کا مجمع تھا۔ اتفاق سے داہنی طرف حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیٹھے ہوئے تھے جو بہت کم سن تھے۔ بائیں جانب بڑے بڑے معمر صحابہؓ تھے۔

کہیں سے دودھ آیا۔

آپؐ نے نوش فرما کر عبداللہ بن عباسؓ سے کہا:

Marfat.com

"تم اجازت دو تو میں ان لوگوں کو دوں"۔

انہوں نے عرض کی: "اس عطیہ میں میں ایثار نہیں کر سکتا"۔

چونکہ وہ داہنی جانب تھے اور ترتیب مجلس کی رو سے ان ہی کا حق تھا اس لیے آپؐ نے ان ہی کو ترجیح دی۔

☆

ابو حدرد سلمیؓ ایک صحابی تھے جن پر ایک یہودی کا قرض آتا تھا مگر ان کے پاس تن کے کپڑوں کے سوا کچھ نہ تھا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم خیبر کی مہم کا ارادہ فرمارہے تھے۔ ابوحدردؓ نے یہودی سے کچھ مہلت طلب کی مگر وہ نہ مانا اور ان کو پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔

آپ نے فرمایا:

"اس کا قرض ادا کردو"۔

انہوں نے عذر کیا۔

آپ نے پھر فرمایا:

انہوں نے پھر وہی جواب دیا اور عرض کیا: "یارسول اللہ! غزوہ خیبر قریب ہے شاید وہاں سے واپسی پر کچھ ہاتھ آئے تو میں اس کو ادا کردوں"۔

آپ نے پھر یہی حکم دیا کہ:

"فوراً ادا کردو"۔

اس پر انہوں نے اپنا تہبند اتار کر اس یہودی کو قرض میں نذر کیا اور سر سے عمامہ کھول کر کمر کے گرد لپیٹ لیا۔

☆

بدر کے دن جب قیدی، رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے تو آپ نے صحابہ سے پوچھا:

"ان کے ساتھ کیا کیا جائے؟"

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا: "یہ آپ کے ہم قوم اور اہل خاندان ہیں۔ آپ ان کی جان بخشی فرمائیں اور مہلت دیں۔ شاید اللہ ان پر مہربان ہوجائے اور یہ اسلام لے آئیں"

حضرت عمر فاروقؓ نے کہا: "یارسول اللہ! انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کو اپنے گھر سے نکالا ہے۔ آپ ان سب کو قتل کرادیں"۔

عبد اللہ بن رواحہؓ نے کہا: "آپ ان کے لیے ایک ایسی وادی منتخب کریں جہاں ایندھن وافر ہو پھر ان سب کو اس میں ڈال کر آگ لگا دیں۔ اس پر حضرت عباسؓ نے کہا: "تم نے تو بالکل خاتمہ ہی کردیا"۔ (یہ بھی اس لمحے قیدیوں میں شامل تھے)۔

رسول اللہ خاموش رہے۔ آپ نے کسی کو کوئی جواب نہیں دیا۔ اندر چلے گئے۔ لوگ کہنے لگے کہ آپ ابوبکرؓ کی رائے پر عمل کریں گے۔ کچھ نے کہا کہ عمرؓ کی رائے پر عمل کریں گے۔ بعض نے کہا کہ عبد اللہ بن رواحہؓ کے مشورہ پر عمل کریں گے۔

کچھ دیر بعد آپ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا:

"اس معاملہ میں اللہ عزوجل نے بعض لوگوں کے دل اس قدر نرم کودیے ہیں جیسے دودھ اور بعض کے دل اس قدر سخت کردیے ہیں جیسے پتھر ______ ابوبکر! تمہاری مثال ابراہیم کی سی ہے جنہوں نے کہا تھا ______ ترجمہ: "جس نے میرا ساتھ دیا۔ وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری بات نہ مانی تو تو معاف کردینے والا مہربان ہے"

______ تمہاری مثال عیسیٰ کی سی ہے جنہوں نے کہا تھا ______ ترجمہ: "اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو معاف کردے تو بےشک تو غالب اور دانا ہے"

______ اور اے عمر! تمہاری مثال نوح کی سی ہے جنہوں نے کہا ______ ترجمہ: "اے میرے رب! تو روئے زمین پر کسی کافر کی بستی کو باقی نہ رکھ" ______ اور تمہاری مثال موسیٰ کی سی ہے جنہوں نے کہا تھا ______ ترجمہ: "میرے پروردگار تو ان کی املاک کو بالکل برباد کردے۔ ان کے قلوب جکڑ دے۔ یہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھیں گے ایمان نہیں لائیں گے"۔

Marfat.com

اس کے بعد آپ نے فرمایا:

"آجکل تم غریب ہو اس لیے بغیر فدیہ کے کسی کو رہا نہ کیا جائے اور جو فدیہ نہ دے سکے اسے قتل کردیا جائے"۔

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: "سوائے سہیل بن بیضاء کے کیونکہ میں نے خود اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے"۔

رسول اللہ خاموش ہوگئے۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں: "آپ کے اس سکوت سے میں اس قدر خوفزدہ ہوا کہ میں سمجھتا تھا کہ آسمان سے مجھ پر پتھر گرنے والے ہیں! البتہ جب رسول اللہ نے فرمایا" سوائے سہیل بن بیضاء کے" ______ تو مجھے سکون نصیب ہوا۔

☆

غزوہ ٔ بدر میں رسول پاک صلی الل علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک کافر شاعر کو قیدی بنا کر لایا گیا۔

اس نے آپ سے رہائی کی التجا کی جس پر آپ نے فرمایا:

"وعدہ کرو کہ تم آئندہ کسی مسلمان کی ہجو نہ کہوگے اور اپنے بھائی بندوں کو شعر پڑھ کر نہ بھڑکاوءگے"۔

اس نے وعدہ کرلیا۔

شاعر کے اس وعدے پر اسے چھوڑدیا گیا مگر کچھ عرصہ بعد وہ اپنے وعدے سے مکر گیا اور اس نے دوبارہ مسلمانوں کی ہجو میں شعر کہنے شروع کردیے۔

غزوہ ٔ اُحد میں وہ دوبارہ گرفتار ہوکر آپ کے روبرو لایا گیا۔ اس نے پھر التجا کی کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔

لیکن ----- آپ نے فرمایا:

"یاد رکھو! مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا اس لیے اب میں تمہارے

Marfat.com

فریب میں نہیں آؤں گا"۔

چناچہ آپ کے حکم پر اسے قتل کردیا گیا۔

☆

غزوہ ٔ بدر کے بعد سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ صادر فرمادیا کہ بدر کے جو قیدی فدیہ دینے کی قدرت رکھتے ہیں ان سے بقدر استطاعت فدیہ لیا جائے اور جو فدیہ نہیں دے سکتے اور لکھنا پڑھنا جانتے ہیں وہ انصار کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ جب وہ اچھی طرح سیکھ جائیں تو قیدیوں کو رہا کردیا جائے اور جو فدیہ نہ دے سکتے ہوں اور نہ کتابت جانتے ہوں ان کو بطور احسان چھوڑدیا جائے۔

حضرت عباسؓ کی والدہ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا اس لیے انصار نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ عباسؓ ہمارے بھانجے ہیں ہم ان کا فدیہ چھوڑتے ہیں لیکن حضور نے اصول مساوات کے پیش نظر' حضرت عباسؓ کے صاحب حیثیت ہونے کی بنا پر' انصار کی درخوست کو قبول نہ فرمایا اور حضرت عباسؓ سے ایک بڑی رقم بطور فدیہ طلب فرمائی!

☆

ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا:

"جب دو مسلمان تلواروں سے باہم لڑیں اور ایک کو دوسرا قتل کردے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے"۔

صحابہؓ نے عرض کیا:"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو قاتل تھا مگر مقتول کا کیا جرم؟"

آپ نے فرمایا:

"وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرڈالنے کا خواہاں تھا"۔

☆

Marfat.com

خیبر کے یہودیوں سے جب صلح ہو کر وہاں کی زمین مجاہدین میں تقسیم کر دی گئی تو عبداللہ ابن سہیل ایک مرتبہ کھجوروں کی بٹائی کے لیے گئے۔ **محیصہ**' ان کے چچیرے بھائی ان کے ساتھ تھے۔

عبداللہ گلی میں جا رہے تھے کہ کسی نے ان کو قتل کر کے لاش ایک گڑھے میں ڈال دی۔ **محیصہؓ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر استغاثہ کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم قسم کھا سکتے ہو کہ یہودیوں نے ان کو قتل کیا"۔

بولے: "میں نے انہیں اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا"۔

آپ نے فرمایا:

"تو یہود سے حلف لیا جائے"۔

اس پر **محیصہ** نے عرض کی: "حضور! یہودیوں کی قسم کا کیا اعتبار۔ یہ سو دفعہ جھوٹی قسم کھا لیں گے"۔

خیبر میں یہودیوں کے علاوہ اور کوئی قوم آباد نہ تھی۔ یہ **یقینی** امر تھا کہ یہودیوں ہی نے عبداللہ بن سہیلؓ کو قتل کیا ہے! تاہم چونکہ کوئی عینی شہادت نہ تھی، آنحضرت نے یہود سے تعرض نہیں فرمایا اور خون بہا کے سو 100 اونٹ بیت المال سے دلوا دیے!

☆

رسول اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک شخص سے ایک پیالہ مستعار لیا۔ سوء اتفاق سے وہ گم ہو گیا۔

آپ نے اس کا تاوان ادا فرمایا۔

☆

ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے کچھ کھجوریں قرض لیں چند روز کے بعد وہ تقاضے کو آیا۔ آپؐ نے ایک انصاری کو حکم دیا کہ:

"اس کا قرض ادا کر دیں۔"

Marfat.com

انصاری نے اسے کھجوریں دے دیں لیکن وہ ایسی عمدہ نہ تھیں جیسی اس نے دیں تھی اس شخص نے لینے سے انکار کر دیا۔

انصاری نے کہا: "تم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ کھجور کے لینے سے انکار کر رہے ہو۔"

وہ بولا "ہاں۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدل نہ کریں گے تو اور کون کرے گا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملے سنے تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا:

"یہ بالکل سچ ہے!"

☆

غزوہ حنین میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ اسلحہ کی ضرورت تھی۔ صفوان بن امیہ اس وقت تک کافر تھے۔ ان کے پاس بہت سی زرہیں تھیں۔ آپؐ نے ان سے کچھ زرہیں طلب کیں۔

انہوں نے کہا: "محمدؐ! کیا کچھ غصب کا ارادہ ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"میں عاریتہً مانگتا ہوں۔ اگر ان میں کوئی تلف ہوئی تو میں تاوان دوں گا۔"

چنانچہ انہوں نے 40 زرہیں مسلمانوں کو عاریتہً دیں۔

حنین سے واپسی پر جب اسلحہ اور دیگر سامان کا جائزہ لیا گیا تو کچھ زرہیں کم نکلیں۔

آپؐ نے صفوان سے کہا:

"تمہاری جتنی زرہیں کم ہیں ان کا معاوضہ لے لو۔"

صفوان نے عرض کی: "یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے دل کی حالت اب پہلے جیسی نہیں ہے اب معاوضہ کی حاجت نہیں۔"

رہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔

☆

Marfat.com

عبادہ بن شرجیل' مدینہ میں ایک صاحب تھے۔ ایک مرتبہ قحط پڑا اور بھوک کی حالت میں وہ ایک باغ میں گھس گئے اور کچھ خوشے توڑ کر کھا لیے۔ باغ کے مالک کو معلوم ہوا تو اس نے ان کو آ کر مارا اور ان کے جسم سے کپڑے اتروا لیے۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکایت لے کر آئے۔ مدعا علیہ بھی ساتھ تھا۔ آپؐ نے اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

"یہ جاہل تھا۔ اس کو تعلیم دینا تھی۔ یہ بھوکا تھا اس کو کھانا کھلانا تھا۔"

یہ کہہ کر اسے کپڑے واپس دلائے اور 60 صاع غلہ اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔

☆

ایک مرتبہ خاندان مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ قریش نے چاہا کہ وہ حد سے بچ جائے۔ انہوں نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب خاص تھے' درخواست کی کہ آپؐ سفارش کریں۔

چنانچہ حضرت اسامہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفارش کی۔

آپؐ نے فرمایا:

"کیا تم حد میں سفارش کرتے ہو۔ تم سے پہلے لوگ (بنی اسرائیل) اسی سبب سے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے اور امیروں کو چھوڑ دیتے تھے خدا کی قسم! اگر فاطمہؓ بنت محمدؐ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔"

☆

ایک مرتبہ ایک یہودی نے سربازار کہا: "قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے موسیٰؑ کو تمام انبیاء پر فضیلت دی۔"

ایک صحابیؓ سے رہا نہ گیا۔ وہ کھڑے سن رہے تھے انہوں نے بے تاب ہو کر پوچھا: "کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی؟"

اس نے کہا: "ہاں"

انہوں نے غصے میں ایک تھپڑ اس کے مار دیا۔

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عدل اور اخلاق پر دشمنوں کو بھی اعتبار تھا اسی خیال سے وہ یہودی سیدھا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا۔

آپؐ نے سن کر ان صحابیؓ پر برہمی ظاہر فرمائی۔

☆

ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن للیتمہ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مامور فرمایا۔ وہ اپنی خدمت انجام دے کر واپس آئے اور آپؐ نے ان کا جائزہ لیا۔

تب انہوں نے کہا: "یہ مال مسلمانوں کا ہے اور یہ مجھ کو ہدیتہً ملا ہے"

آپؐ نے فرمایا:

"گھر بیٹھے بیٹھے تم کو یہ ہدیہ کیوں نہیں ملا؟"

آپؐ نے اسی روز ایک عام خطبہ دیا جس میں اس بات کی سخت ممانعت فرمائی۔

ازاں بعد آپؐ نے ابن للیتمہ کو صدقہ وصول کرنے سے بھی ہٹا دیا۔

☆

عمّال کا انتخاب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اور جو لوگ اپنے آپ کو اس خدمت کے لیے خود پیش کرتے تھے ان کی درخواست نا منظور ہوتی تھی۔ چنانچہ ابو موسیٰ اشعریؓ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

"تم کیا کہتے ہو؟"

انہوں نے کہا: "مجھ کو یہ خبر نہ تھی کہ یہ لوگ اس غرض سے آئے ہیں۔"

آپؐ نے ان دونوں کی درخواست نا منظور فرمائی اور فرمایا:

"جو لوگ خود خواہش کرتے ہیں۔ ہم ان کو عامل مقرر نہیں کرتے۔"

اور اسی وقت حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو بلا درخواست یمن کا عامل مقرر کر کے روانہ فرما دیا۔

☆

Marfat.com

سعد بن ربیع جو کہ جنگ اُحُد میں شہید ہوئے تھے ان کی اہلیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: " سعدؓ آپؐ کی خدمت میں شہید ہوئے انہوں نے دو لڑکیاں چھوڑی ہیں لیکن سعدؓ کے بھائی نے سعدؓ کی ساری جائداد پہ قبضہ کر لیا ہے۔ "

آپؐ نے فرمایا:

" اس امر کا فیصلہ خدا کرے گا۔ "

پھر غالباً 4ھ بعد میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں وراثت کے احکام مذکور ہیں:

(ترجمہ) " خدا تم کو تمہاری اولاد کی نسبت حکم دیتا ہے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملے۔ (تا آخر) "

اس آیت پاک کے نزول کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعدؓ کے بھائی کو بلا کر فرمایا:

" سعدؓ کے ترکہ میں دو تہائی ان کی بیٹیوں اور آٹھواں حصہ ان کی بیوی کو دو۔ "

اس کے بعد جو بچ رہے وہ تمہارا ہے۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

☆

حضرت سعدؓ بیمار ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کو گئے۔ انہوں نے عرض کی: " میں مر رہا ہوں اور میرے صرف ایک ہی لڑکی ہے چاہتا ہوں کہ صرف دو تہائی مال خیرات کر دوں۔ "

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کی اجازت نہ دی۔

سعدؓ بولے: " نصف۔ "

آپؐ نے اس کو قبول نہ کیا۔

پھر سعدؓ نے عرض کیا: " تہائی۔ "

Marfat.com

اس پر آپؐ نے فرمایا:

"یہ بھی بہت ہے۔ وارثوں کو غنی چھوڑ کر مرنا اس سے اچھا ہے کہ وہ بھیک مانگتے پھریں۔"

اس وقت سے وصیت ایک ثلث سے زیادہ ممنوع ہو گئی!

☆

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک یہودی مجرم کا مقدمہ آپؐ کی خدمت میں پیش ہوا۔ غالباً یہ 2 ھ کے دوران کا واقعہ ہے۔

آپؐ نے استفسار فرمایا کہ تمہاری شریعت میں اس جرم کی سزا کیا ہے؟ انہوں نے اپنا رواج بتایا۔ آپؐ نے توریت منگوا کر ان سے پڑھوایا۔ انہوں نے رجم کی آیت پر انگلی رکھ کر چھپا دی۔ آخر ایک مسلمان نے نکال کر وہ آیت سنائی۔

آپؐ نے فرمایا:

"خداوندا! یہ تیرا حکم ہے جس کو ان لوگوں نے مردہ کر دیا ہے۔ میں سب سے پہلا شخص ہوں جو تیرے اس حکم کو زندہ کروں گا۔"

چنانچہ آپؐ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور وہ سنگسار کیا گیا۔

☆

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اور کہا:

"میرا شوہر میرے بیٹے کو مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے حالانکہ وہ میری خدمت کرتا ہے۔ میرے لیے کنوئیں سے پانی بھر کر لاتا تھا۔"

آپؐ نے فرمایا:

"قرعہ اندازی کر لو۔"

باپ نے کہا: "بھلا میرے لڑکے کا میرے سوا کون حقدار اور دعوے دار ہو سکتا ہے۔"

اس پر آپؐ نے لڑکے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

Marfat.com

"یہ تمہارا باپ ہے۔ یہ تمہاری ماں ہے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔"

لڑکے نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔

آپؐ نے ماں کو لڑکا لے جانے کی اجازت دے دی۔

☆

ایک صحابیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:

"میرے پاس دولت ہے اور میرا باپ اس کا محتاج ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"تم اور تمہاری دولت دونوں تمہارے باپ کے ہیں۔"

☆

ایک بار حضرت صفوان مسجد میں کمبل بچھا کر سو رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور کمبل چرا کر چلتا ہوا ------ لیکن لوگ اس کو پکڑ کر رسولؐ اللہ کی خدمت میں لائے اور آپؐ نے چوری کے جرم میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

حضرت صفوانؓ کو خبر ہوئی تو حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔

"کیا تین درہم (کے کمبل) کے لیے آپؐ اس کے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ میں یہ کمبل اس کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ یہ قیمت بعد میں ادا کرے گا۔"

آپؐ نے پوچھا:

"میرے پاس لانے سے پہلے ہی کیوں نہ معاف کر دیا۔"

ایک بار آپؐ نے فرمایا تھا کہ:

"خدا کی قسم! اگر میری بیٹی بھی چوری کرے گی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا دوں گا۔"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ دوران جہاد چند سپاہیوں نے کچھ بکریاں لوٹ لیں اور ان کا گوشت پکا کر کھانا چاہا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپؐ نے آکر دیگچیاں الٹ دیں اور فرمایا:

لوٹ کھسوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں ہے!"

☆

ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے گردو پیش لوگوں کا ہجوم تھا۔ ایک شخص آکر منہ کے بل آپؐ پر لد گیا۔ دست مبارک میں پتلی سی لکڑی تھی۔ آپؐ نے اس سے اسے ٹھوکا دیا۔ اتفاق سے لکڑی کا سرا اس کے منہ میں لگ گیا اور حلق میں خراش آگئی۔

آپؐ نے یہ دیکھ کر فرمایا:

"مجھ سے بدلہ لے لو۔"

اس نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں نے معاف کر دیا۔"

☆

اسلام میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر کوئی آزاد شدہ غلام مرجائے تو اس کا ترکہ اس کے مالک کو ملتا ہے۔ ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی قسم کا ایک غلام مر گیا۔ لوگ اس کا متروکہ سامان اٹھا کر آپؐ کے پاس لائے۔

آپؐ نے دریافت فرمایا:

"اس کا کوئی ہموطن یہاں ہے؟"

لوگوں نے کہا: "جی ہاں۔ ہے"

آپؐ نے فرمایا:

"یہ تمام چیزیں اسی کے حوالے کر دو۔"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ ایک شخص خدمت اقدس میں آیا اور زنا کرنے کی اجازت چاہی۔
صحابہؓ نے یہ سن کر ڈانٹنا چاہا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرمایا اور نہایت اطمینان سے کہا:

"کیا تو اپنی ماں کے ساتھ ایسا کیا جانا پسند کرتا ہے؟"

اس نے کہا: "نہیں"

آپؐ نے فرمایا:

"بہن کے ساتھ"

اس نے جواب دیا "نہیں"

آپ نے فرمایا:

"بس جس کے ساتھ تم زنا کرو گے وہ بھی کسی کی ماں بہن ہوگی - جو بات تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لیے کیوں پسند کرتے ہو؟"

☆

روایت حضرت معاذ بن انسؓ

معاذ بن انسؓ ایک غزوہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں نے دوسروں کے پڑاؤ پر جا کر ان کو تنگ کیا۔ لوٹا۔ مارا۔

آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا جس نے منادی کی کہ:

"جو دوسروں کو گھروں میں تنگ کرے یا لوٹے مارے' اس کا جہاد قبول نہیں۔"

☆

روایت حضرت جابر بن عبداللہؓ

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خدا اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے' خریدنے اور تقاضا کرنے میں فیاضی کرنے والا ہو۔"

☆

Marfat.com

روایت حضرت عمرؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" قیامت کے دن قدرو منزلت میں سب لوگوں سے افضل منصف اور نرم مزاج حاکم ہو گا اور قیامت کے دن خدا کے نزدیک قدر و منزلت میں سب سے بد تر ظالم اور احمق ہو گا۔ "

☆

روایت حضرت عمرؓ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" بادشاہ زمین میں سایۂ خدا ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس طرف پناہ لیتا ہے جب وہ انصاف کرتا ہے تو اسے انصاف کرنے کا ثواب ملتا ہے اور رعیت پر اس کی شکر گزاری واجب ہوتی ہے اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو ظلم کے گناہ کا بوجھ اس پر ہوتا ہے۔ اور رعیت کو اس وقت صبر کرنا پڑتا ہے! "

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" خریدنے اور بیچنے والے دونوں میں سے ہر ایک کو اپنی چیز کا اختیار ہے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ اب اگر تاجر اور خریدار سچ بولیں اور اپنی چیز کی اصلیت پر پردہ نہ ڈالیں تو اللہ ان کے معاملہ میں برکت نازل فرمائے گا اور اگر ان میں سے کوئی جھوٹ بولے اور حقیقت کو چھپا لے تو ممکن ہے تاجر کو نفع ہو مگر اس کی برکت جاتی رہے گی! "

☆

ایک مرتبہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یمنی چادر کا ایک گاہک آیا آپؐ نے اس سے فرمایا:

" اس چادر میں سرخی بہت تیز ہے اور یہ سرخی مردوں کے لیے مناسب معلوم نہیں

Marfat.com

ہوتی۔ اگر یہ چادر تم اپنے لیے خریدنا چاہتے ہو تو اسے ہرگز نہ خریدو۔ اور اگر بیوی یا بیٹی کے لیے خریدنا چاہتے ہو تو خرید لو۔ "

حضور پاکؐ کی اس صاف گوئی سے گاہک بے حد متاثر ہوا۔

☆

ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو 100 اونٹوں کا گلہ فروخت کیا۔ آپؐ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ ان میں ایک اونٹ لنگڑا بھی ہے۔

جب خریدار گلہ لے کر کئی کوس دور نکل گیا تب آپؐ کو اس لنگڑے اونٹ کے بارے میں اطلاع ملی۔

آپؐ فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر خریدار کے پیچھے روانہ ہوئے پھر اس سے جا ملے اور فرمایا:

" ان اونٹوں میں ایک اونٹ لنگڑا ہے۔ اس کی قیمت واپس لے لو اور لنگڑا اونٹ لوٹا دو۔ "

خریدار آپؐ کی اس صاف بیانی پر بے حد خوش ہوا۔

☆

خاتم الانبیاء، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب تک کسی کاروبار کے دو ساتھی باہم خیانت نہ کریں میں ان کے ساتھ رہتا ہوں لیکن جب ایک شریک دوسرے شریک سے خیانت کرتا ہے تو میں دونوں کے درمیان سے نکل آتا ہوں اور پھر شیطان ان کے درمیان آ جاتا ہے! "

☆

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہؓ کا مالِ تجارت لے کر شام کی جانب تشریف لے گئے تو راستہ میں بارش کی وجہ سے کچھ کھجوریں خراب ہو گئیں۔

حضور پاکؐ نے جب منڈی میں جا کر مال کھولا تو بھیگی ہوئی کھجوریں ایک طرف

Marfat.com

رکھیں اور اچھی کھجوریں دوسری طرف۔

آپؐ کھجوریں فروخت کرتے وقت گاہکوں اور سوداگروں کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ میرا ناقص مال ہے اور یہ میرا اچھا مال ہے۔ تاجر آپؐ کی اس صاف گوئی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ دوسرے سال بھی وہ آپؐ کی تلاش میں رہے۔

☆

حضرت عبداللہ بن الحمساء بیان کرتے ہیں کہ ----- میں نے بعثت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز خریدی۔ اس کی قیمت میں سے میرے ذمہ کچھ باقی رہا۔ میں نے آپؐ سے وعدہ کیا کہ میں باقی قیمت لے کر اسی جگہ آپؐ کے پاس لوٹ کر آتا ہوں۔

چناچہ میں چلا گیا اور اپنا وعدہ بھول گیا۔ تین راتوں کے بعد مجھے یاد آنا چنانچہ میں باقی قیمت لے کر آیا تو دیکھا کہ حضور اسی جگہ تشریف فرما ہیں جہاں میں انہیں چھوڑ گیا تھا۔

آپؐ نے مجھے دیکھ کر فرمایا:

نوجوان! بے شک تو نے مجھے مشقت میں ڈال دیا۔ میں تین راتوں سے یہاں تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ "

☆

ایک مرتبہ ایک بدو گوشت فروخت کر رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خیال تھا کہ گھر میں چھوہارے موجود ہیں۔ آپؐ نے ایک وسق چھوہاروں پر گوشت چکا لیا۔ گھر آکر دیکھا تو چھوہارے نہیں تھے۔

آپؐ باہر تشریف لائے اور قصاب سے فرمایا:

"میں نے چھوہاروں پر گوشت چکایا تھا مگر چھوہارے میرے پاس نہیں ہیں۔"

قصاب نے واویلا مچایا کہ ہائے بددیانتی!

لوگوں نے اسے سمجھایا کہ کیا رسولؐ اللہ بددیانتی کریں گے؟

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا:

"اسے چھوڑ دو۔ اسے یہ کہنے کا حق ہے۔"

پھر قصاب کی طرف خطاب کر کے وہی فقرہ ادا کیا۔

اس نے پھر وہی فقرہ ادا کیا۔

لوگوں نے پھر روکا۔

آپؐ نے فرمایا:

"اس کو کہنے دو۔ اس کو یہ کہنے کا حق ہے۔"

اور اس جملہ کو کئی بار دہرایا۔

اس کے بعد آپؐ نے اسے ایک انصاریہ کے ہاں بھجوایا کہ اپنے دام کے چھوہارے وہاں سے لے لے۔

جب وہ انصاریہ کے ہاں چھوہارے لے کر پلٹا تو آپؐ صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اس کا دل آپؐ کے حلم و عفو اور حسن معاملت سے متاثر تھا۔ آپؐ کو دیکھتے ہوئے بولا: "محمدؐ! تم کو خدا جزائے خیر دے۔ تم نے قیمت پوری پوری دی اور اچھی دی!"

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تجارت کرتے تھے اس وقت ان کی تجارت کے ایک شریک تھے قیس بن سائب۔ ایک دن انہوں نے رسول پاکؐ سے عرض کی:

"سب تاجروں کے شرکاء میں اختلاف پیدا ہوتا رہتا ہے مگر آپؐ کا کبھی اختلاف نہیں ہوا۔"

اس پر آپؐ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا:

"یہی بات کیا کم ہے کہ ہم اپنی قوم کے عام رواج سے اختلاف کر رہے ہیں۔"

☆

Marfat.com

عرب میں سائب نام کے ایک تاجر تھے۔ وہ مسلمان ہو کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے مدحیہ الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے تعارف کروایا۔

نبی اللہ نے فرمایا

"میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔"

" پھر سائب نے بتایا ----- " میں نے ایک عرصہ تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شرکت میں تجارت کی ہے اور میں نے آپؐ کو ہمیشہ معاملہ کا کھرا پایا۔ "

☆

ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار میں سے گذر رہے تھے تو غلہ کا ایک انبار نظر آیا۔ اسکے اندر ہاتھ ڈالا تو نمی محسوس ہوئی۔

دکاندار سے فرمایا:

" یہ کیا ہے؟ "

جواب دیا: " بارش سے بھیگ گیا ہے۔ "

ارشاد ہوا:

" پھر اس کو اوپر کیوں نہیں کر لیا تاکہ ہر شخص کو نظر آئے۔ جو لوگ فریب دیتے ہیں وہ ہم میں سے نہیں۔ "

☆

ایک مرتبہ رسول پاکؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی بدو سے گھوڑا خریدا اور قیمت ادا کرنے کے لیے اس کو ساتھ لے چلے۔ آپؐ کچھ تیزی سے آگے بڑھ گئے اور بدو پیچھے رہ گیا۔ جن لوگوں کو معلوم نہیں تھا کہ آپؐ نے بدو کے گھوڑے کو خرید لیا ہے وہ اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے۔ نئے خریداروں کو دیکھ کر بدو نے آپؐ کو پکارا اور کہا: " لینا ہو تو لیجیے ورنہ میں اس گھوڑے کو فروخت کر دوں گا۔

آپؐ نے فرمایا:

" تم نے تو اسے میرے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ "

Marfat.com

بدو دیدہ دلیری سے لولا نہیں میں نے اِسے آپؐ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ اگر اس بارے میں کوئی گواہ ہے تو لائیے۔ "

حضرت حذیمہؓ بن ثابتؓ پاس ہی کھڑے تھے۔ اگر چہ وہ بیع کے وقت موجود نہیں تھے لیکن رسولؐ پاک کی عظمت اور کردار کو خوب جانتے تھے اس لیے انہوں نے بدو کو مخاطب کر کے کہا:" میں شہادت دیتا ہوں کہ تم نے رسولؐ اللہ کے ہاتھ گھوڑا فروخت کر دیا ہے۔ "

آپؐ نے حذیمہؓ سے دریافت فرمایا:

" تم نے کیونکر شہادت دی؟ "

حذیمہؓ بولے ---- " محض آپؐ کی تصدیق کی بنا پر۔ کیونکہ آپ کبھی غلط بات نہیں کرتے۔ "

☆

ایک لونڈی زیور پہنے ہوئے مدینہ سے نکلی تو ایک یہودی نے اسے پتھر دے مارا اس لڑکی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ اس میں ابھی کچھ جان باقی تھی۔

رسولؐ اللہ نے دریافت فرمایا:

"کیا تجھ کو فلاں آدمی نے پتھر مارا ہے؟ "

اس نے سر کے ساتھ اشارا کیا کہ " نہیں "

پھر آپؐ نے دوبارہ پوچھا۔

اس نے دوبارہ نفی میں سر ہلا دیا۔

تیسری مرتبہ پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اس پر یہودی کو آپؐ کے رو برو پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اس سے اس کے جرم کے بارے میں پوچھا۔ جس پر اس نے اقرار جرم کر لیا۔

آپؐ نے اسے سنگسار کر دینے کا حکم دیا۔

☆

Marfat.com

طارق بن محاربی کا بیان

جب اسلام عرب میں پھیلنا شروع ہوا تو ہم چند آدمی ربذہ سے نکلے اور مدینہ کو روانہ ہوئے شہر کے قریب پہنچ کر مقام کیا۔ زنانہ سواری بھی ساتھ تھی۔

ہم سب بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے اور سلام دعا کی۔ ہم نے سلام کا جواب دیا۔ ہمارے ساتھ سرخ رنگ کا ایک اونٹ تھا۔ اس کی قیمت پوچھی۔ ہم نے کہا "اتنی کھجوریں۔"

انہوں نے کچھ مول تول نہیں کیا اور وہی قیمت منظور کر لی۔ پھر اونٹ کی مہار پکڑ کر شہر کی طرف بڑھے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ تب سب کو خیال آیا کہ دام تو رہ گئے اور ہم لوگ ان صاحب کو پہچانتے بھی نہیں۔ سب نے ایک دوسرے پر الزام دینا شروع کیا۔ محمل نشین خاتون نے کہا:

" مطمئن رہو۔ ہم نے کسی شخص کا چہرہ اس قدر چودھویں کے چاند کی طرح روشن نہیں دیکھا (یعنی ایسا شخص دغا نہیں کرے گا)۔ "

رات ہوئی تو ایک شخص آیا اور کہا کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے لیے کھانا اور کھجوریں بھیجی ہیں۔"

اس پر تمام لوگ حیران اور خوش ہوئے۔

دوسرے دن صبح کو ہم لوگ مدینہ میں آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں خطبہ دے رہے تھے۔ ہم لوگوں کو دیکھ کر ایک انصاری اٹھا اور کہا:

" یا رسولؐ اللہ! یہ لوگ بنو ثعلبہ کے قبیلہ سے ہیں اور ان کے مورث اعلیٰ نے ہمارے خاندان کے ایک مورث اعلیٰ کو قتل کر دیا تھا۔ اس کے بدلہ میں ان کا ایک آدمی قتل کرا دیجیے۔ "

آپؐ نے فرمایا:

"باپ کا بدلہ بیٹے سے نہیں لیا جا سکتا۔ "

Marfat.com

پھر آپؐ نے فرمایا:

"صدقہ کرو۔ کیونکہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے!"

"طارق اپنے ساتھیوں سمیت ایمان لے آئے۔"

طارق ابن خدیج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا:۔ "اے اللہ کے رسولؐ! سب سے اچھی کمائی کس کی ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

" آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔"

پھر آپؐ نے فرمایا:

سچا اور ایماندار تاجر قیامت کے دن نبیوں' صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔"

☆

روایت حضرت معمرؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو غلہ گراں بیچنے کے خیال سے روکے رکھے گا وہ گنہ گار ہے۔"

☆

روایت حضرت جابرؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ ہو لے اس کو بازار میں نہ بیچے۔"

☆

روایت حضرت معاذؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"گرانی کے انتظار میں غلے کو روکنے والا بہت برا بندہ ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نرخوں میں ارزاں کرتا ہے تو غمگین ہوتا ہے اور گراں ہوتا ہے تو خوش ہوتا ہے!"

☆

روایت حضرت عمرؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

باہر سے غلہ لا کر بیچنے والے کی روزی می برکت دی جاتی ہے اور اگر گرانی کے انتظار میں جو کوئی غلہ روکے گا وہ ملعون ہے!"

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حد و قصاص میں نہایت احتیاط فرماتے اور جہاں تک ممکن ہوتا درگزر فرماتے۔

ماعز اسلمیٰ ایک صاحب تھے جو زنا میں مبتلا ہو گئے تھے لیکن فوراً مسجد میں آئے اور کہا۔ "یا رسول اللہ! میں نے بدکاری کی۔"

آپؐ نے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری سمت ہو گیا۔ آپ نے منہ پھیر لیا۔ حتیٰ کہ کئی بار ایسا ہوا۔ اس نے ہر بار اپنے زنا کا اقرار کیا۔

آپؐ نے فرمایا:

"تم کو جنون تو نہیں ہے" _____ وہ بولا "نہیں"

آپؐ نے فرمایا۔

"تمہاری شادی ہو چکی ہے۔" _____ اس نے اقرار کیا۔

پھر آپؐ نے اس سے فرمایا:

"تم نے اس عورت کو صرف ہاتھ لگایا ہو گا۔"

اس نے کہا۔ "نہیں بلکہ میں نے اس سے مجامعت کی تھی۔"

آخر مجبور ہو کر آپؐ نے اسے سنگسار کیے جانے کا حکم سنایا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۲

زہد و قناعت

- شرم و حیا
- افلاس و غریبی
- تقویٰ
- توکّل اور
- پرہیز گاری

Marfat.com

فرمان الٰہی

" اور اللہ تقویٰ والوں کا دوست ہے! "

: سورۃ الجاثیہ: 19

☆

" جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے گا تو بس اللہ اس کو کافی ہے۔ بے شک اللہ اپنے حکم کو پورا کرکے رہتا ہے اور اللہ نے ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ میری کامیابی تو بس اللہ ہی کی تائید سے ممکن ہے اور میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی طرف رجوع کرتا ہوں۔ "

:سورۃ ہُود: ع 8

☆

" جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو خدا پر بھروسہ کیا کرو۔ "

: آل عمران: ع 7

☆

" بے شک تو پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) ہے سیدھے راستے پر۔ "

: یٰسٓ : ع 1

☆

Marfat.com

صحابہ کرامؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: "حصول جنت کا بہترین وسیلہ کیا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"خوف خدا اور خوش خُلقی۔"

مسجد قبا میں اپنے پہلے خطبۂ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

"ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو جو بہترین نصیحت کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اسے آخرت کی طرف توجہ دلائے اور تقویٰ کا حکم دے۔ تقویٰ عزت بڑھاتا ہے۔ اللہ کو خوش کرتا اور درجات بلند کرتا ہے۔ تقویٰ زندگی کے ہر شعبے کو رونق و جمال بخشتا ہے۔"

مزید فرمایا:

"تقویٰ وہ ہے جس پر تمہارا دل مطمئن ہو جائے اور اثم (گناہ) وہ ہے جو دل میں کھٹکے۔"

☆

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم خدا پر ایسا توکّل کرو جیسا توکّل کرنے کا حق ہے تو خدا یقیناً تمہاری روزی تم تک پہنچائے گا جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ صبح وہ اپنے گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور رات کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔ ان کو اگلے دن کی قطعاً کوئی فکر نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ خوراک کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔

مخلوقات میں صرف دو قسمیں مستقبل کے لیے اندھا دھند ذخیرہ اندوزی کرتی ہیں:

ایک چوہا — کہ اسے جو کچھ ملے اپنے بل میں گھسیٹ کر لے جاتا ہے اور جمع کرتا رہتا ہے۔

دوسرا انسان — جو ہروقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو ملے، جس قدر ملے اور جس طرح ملے حاصل کر لوں۔"

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانۂ مبارک میں مسلسل دو دو مہینے تک چولھے میں آگ نہیں جلتی تھی۔

حضرت عائشہؓ نے ایک موقع پر جب یہ واقعہ بیان کیا تو عروہ بن زبیر نے پوچھا کہ آخر

Marfat.com

گذارا کس چیز پر تھا؟

حضرت عائشہؓ نے فرمایا:

"پانی اور کھجور۔ البتہ ہمسایہ کبھی کبھی بکری کا دودھ بھیج دیتے تو پی لیتے تھے۔ آپؐ نے تمام عمر کبھی چپاتی کی صورت نہیں دیکھی۔ میدہ جس کو عرب میں حواری اور نقی کہتے ہیں کبھی نظر سے نہیں گزرا۔"

سہل بن سعدؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چھلنیاں نہ تھیں؟

بولے: "نہیں"

لوگوں نے پھر پوچھا کہ آخر کس چیز سے آٹا چھانتے تھے؟

بتایہ کہ: "منہ سے پھونک مار کر بھوسا اڑا دیتے تھے۔ جو رہ جاتا اس کو گوندھ کر پکا لیتے تھے۔"

☆

ایک دن فخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک کے عالم میں ٹھیک دوپہر کو گھر سے نکلے۔ راہ میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ملے۔ وہ دونوں بھی بھوک سے بے تاب تھے آپؐ سب کو لے کر حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر آئے۔ ان کا معمول تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دودھ مہیا رکھتے تھے۔ آج آپؐ کے آنے میں تاخیر ہوئی تو انھوں نے وہ دودھ اپنے بچوں کو پلا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر پہنچے تو وہ نخلستان میں جا چکے تھے۔ ان کی بیوی کو خبر ہوئی تو وہ باہر نکل آئیں اور عرض کی:

"حضورؐ کا آنا مبارک!"

آپؐ نے پوچھا:

"ابو ایوبؓ کہاں ہیں؟"

چونکہ نخلستان قریب ہی تھا اس لیے وہ آپؐ کی آواز سن کر دوڑے چلے آئے اور مرحبا کہہ کر عرض کی: "حضور کے آنے کا وقت نہیں۔"

آپؐ نے حالت بیان فرمائی۔

وہ نخلستان میں جا کر کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ لائے اور کہا: "گوشت تیار کرواتا ہوں۔"

Marfat.com

ایک بکری ذبح کی۔

آدھے گوشت کا سالن اور آدھے کے کباب تیار کرائے۔

کھانا سامنے لا کر رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر فرمایا:

"یہ فاطمہؓ کو بھجوا دو۔ کئی دن سے اس کو کھانا نصیب نہیں ہوا۔"

پھر خود صحابہؓ کے ساتھ مل کر کھانا نوش فرمایا۔

متعدد قسم کے کھانے دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا:

"خدا نے جو کہا ہے کہ قیامت میں نعیم☆ سے سوال ہو گا وہ یہی چیزیں ہیں!"

☆

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دولت خانہ میں بعض اوقات دو دو مہینے آگ نہیں روشن ہوتی تھی۔ اور صرف پانی اور چھوہاروں پر گذارا ہوتا تھا۔

بعض اوقات بھوک کی شدت سے آپؐ پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔

حضرت طلحہؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک روز ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا دکھایا۔ پس آپؐ نے اپنے پیٹ مبارک سے دو پتھر بندھے دکھائے۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے:

میرے پروردگار نے مجھؐ سے فرمایا:

"اگر تو چاہے تو تیرے واسطے وادی مکہ کو سونا بنا دوں۔"

مگر میںؐ نے عرض کیا:

"اے میرے پروردگار! میںؐ یہ نہیں چاہتا بلکہ یوں چاہتا ہوں کہ ایک دن سیر ہو کر کھاؤں تو دوسرے روز بھوکا رہوں تو تیرے سامنے زاری و عاجزی کرو اور جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد اور شکر ادا کروں۔"

☆

Marfat.com

ایلا (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ازواج مطہراتؓ سے الگ رہ کر زندگی

1۔ نعمت۔ مال

2۔ نیکی

3۔ پہنچ۔ رسائی

4۔ لاڈ۔ پیار۔ ناز

5۔ انعام میں ملی ہوئی چیز

6۔ صاحب نعمت۔ نعمت والا

بسر کرنا) کے زمانہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مشروبہ (بالا خانہ) میں تشریف رکھتے تھے جہاں کھانے پینے کا اسباب رکھا جاتا تھا۔

حضرت عمرؓ کو جب ایلا کی خبر ملی تو گھبرائے ہوئے اس مشروبہ میں حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کھری چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں جو کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی اور جس پر کوئی توشک وغیرہ نہیں۔ بوریائے خرما کے نشان آپؐ کے پہلوئے مبارک پر پڑے ہوئے ہیں اور بدن مبارک پر ایک تہہ بند کے سوا کچھ نہیں۔ سرہانے ایک تکیہ ہے جس میں خرما کی چھال بھری ہوئی ہے۔

حضرت عمرؓ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خزانہ کو دیکھا۔ ایک کونے میں مٹھی بھر جو رکھے ہوئے تھے اور پاؤں مبارک کے پاس درخت سلم کے کچھ پتے جو دباغت میں کام آتے ہیں' پڑے ہوئے تھے۔ سر مبارک کے پاس ایک کھونٹی پر تین کھالیں لٹکی ہوئی تھیں۔

یہ سب دیکھ کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

آپؐ نے پوچھا:

"ابن خطاب! کیوں روتے ہو؟"

عرض کیا: "کیوں نہ روؤں۔ بوریائے خرما کے نشان آپؐ کے پہلوئے مبارک پر ہویدا ہیں۔ یہ آپؐ کا خزانہ ہے۔ اس میں جو کچھ ہے نظر آ رہا ہے۔ قیصرو کسریٰ کو باغ و بہار کے مزے اور خدا کے برگزیدہ رسول کے خزانے کا یہ حال ہو۔"

آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

" ابن خطاب! کیا تم پسند نہیں کرتے کہ آخرت ہمارے واسطے اور دنیا ان کے لیے ہو۔ "

☆

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس صرف ایک جوڑا کپڑا رہ گیا اور وہ بھی موٹا اور بھاری تھا۔ پسینہ آتا تو اور بھی بوجھل ہو جاتا۔

اتفاق سے انہی دنوں ایک یہودی کے ہاں ملک شام سے کپڑے آئے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ ایک جوڑا اس سے قرض منگوا لیجیے۔

آپؐ نے یہودی کے ہاں آدمی بھیجا۔ اس گستاخ نے کہا: " میں سمجھا۔ مطلب یہ ہے کہ میرا مال یونہی اڑا لیں۔ اور دام نہ دیں۔ "

آپؐ نے یہ ناگوار جملے سن کر صرف اس قدر فرمایا:

" وہ خوب جانتا ہے کہ میں سب سے زیادہ محتاط اور سب سے زیادہ امانت کا ادا کرنے والا ہوں! "

☆

غزوہ احزاب (خندق) میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود خندق کھودنے والوں میں شامل رہے۔

خندق کھودنے کے دوران ایسے بھی مواقع آئے جب مسلمانوں کو کھانے کو کچھ بھی میسر نہ آیا۔ انھوں نے پیٹ پر پتھر باندھ کر یہ خدمت انجام دی۔

چنانچہ ایک دن ایک صحابیؓ نے آپؐ کو اپنا کرتا اٹھا کر دکھایا تو اس پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ ایک وقت کا فاقہ ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابیؓ کو اپنا کرتا اٹھا کر دکھایا تو آپؐ کے پیٹ مبارک پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے جس کے معنی تھے کہ آپؐ کو دو وقت سے کھانا نہیں ملا ہے۔

مسلمان جو خندق کھود رہے تھے، یہ شعر گاتے جاتے تھے:

" ہم ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ جب تک جسم میں جان ہے ہم خدا کی راہ میں لڑتے رہیں گے! "

☆

Marfat.com

ایران میں معمول تھا کہ جب مجلس میں کوئی معزز شخص آ جاتا تھا تو سب تعظیم کو کھڑے ہو جاتے یہ بھی قاعدہ تھا کہ رؤسا اور امراء میں جو کوئی دربار جماتا تو لوگ سینوں پر ہاتھ رکھ کر مؤدب کھڑے رہتے۔

آپؐ نے مسلمانوں کو ان باتوں سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا:

"جس کو یہ پسند آتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے تعظیم سے کھڑے رہیں اس کو اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈنی چاہیے۔"

البتہ جوشِ محبت میں آپؐ کسی کسی کے لیے کھڑے ہو جاتے اور فرط محبت سے ان کی پیشانی چومتے۔

ایک دن لوگوں نے دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلوئے مبارک پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ کوئی گدا بنا کر حاضر کریں۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"مجھ کو دنیا سے کیا غرض؟ مجھ کو دنیا سے اس قدر تعلق ہے جس قدر اس سوار کو جو تھوڑی دیر کے لیے راہ میں کسی درخت کے سائے میں بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس کو چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا ہے۔"

☆

ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر اپنے صحابہؓ کے ہمراہ ایک کان کٹے اور مردہ بکری کے بچے پر ہوا۔

آپؐ نے فرمایا:

"تم میں کون پسند کرتا ہے کہ یہ (مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جائے۔"

صحابہؓ نے عرض کیا: "(درہم تو بڑی چیز ہے ہم تو اس کو پسند نہیں کرتے کہ یہ ہم کو کسی ادنیٰ سی چیز کے بدلے میں بھی ملے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک۔"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ حضرت اُمِّ ایمن نے آٹا چھانا اور اس کی چپاتیاں تیار کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں۔ آپؐ نے پوچھا:

"یہ کیا ہے؟"

اُمِّ ایمنؓ بولیں: "ہمارے ملک میں اسی کا رواج ہے۔ میں نے چاہا ہے آپؐ کے لیے بھی اسی قسم کی چپاتیاں تیار کروں۔"

لیکن — آپؐ نے کمال زہد و تقویٰ سے فرمایا:

"آٹے میں چوکر ملا لو۔ پھر گوندھو۔"

آپؐ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی بہت کم تناول فرماتے تھے۔

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان لوگوں سے جو جہاد سے واپس آئے تھے ارشاد فرمایا:

"مرحبا ہو تم لوگوں پر جو جہاد کر کے آئے ہو مگر ابھی تم نے جہادِ اصغر کیا ہے۔ جہادِ اکبر تمہارے ذمہ باقی ہے۔"

انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! جہادِ اکبر کیا ہے اور کس طرح کیا جاتا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"نفس کے ساتھ جنگ کرنا اور اس پر غالب آ جانا' جہادِ اکبر ہے۔"

ایک دن شفیع المذنبین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم' صحابہؓ کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ ایک صاحب ایک چادر میں ایک پرند کو مع اس کے بچوں کے لپیٹے ہوئے لائے اور آپؐ سے عرض کی:

"یا رسول اللہ! میں نے ایک جھاڑی سے ان بچوں کو اٹھا کر کپڑے میں لپیٹ لیا۔ ان کی ماں نے یہ دیکھا تو میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے ذرا سے کپڑے کو کھول دیا تو فوراً بچوں پر گر پڑی۔"

اس پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"کیا اپنے بچوں کے ساتھ ماں کی محبت پر تم کو تعجب ہے۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے جو محبت اس ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ ہے خدا کو اپنے

Marfat.com

بندوں کے ساتھ اس سے بدرجہا زیادہ ہے۔"

ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کا ہاتھ تھام کر فرمایا:

"اے معاذؓ! مجھے تجھ سے محبت ہے!"

حضرت معاذؓ نے عرض کی: "یا رسول اللہ! مجھے بھی آپؐ سے محبت ہے!"

آپؐ نے فرمایا:

"اس محبت ہی کی بنا پر میں تجھ سے کہتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور اسے کبھی ترک نہ کرو......

رب اعنی اعلیٰ ذکرو شکرک و حسن عبادتک

"اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی اور اپنے شکر کی اور اپنی بہتر عبادت کی۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ہمراہ غار ثور میں پناہ لی۔ قریش کو اپنی ناکامی کا بے حد غصہ تھا اور اس لیے اس وقت تک اُن کے انتقام کے جذبات میں غیر معمولی طلاطم برپا تھا۔ وہ آپؐ کے تعاقب میں نشانات قدم کو دیکھتے ہوئے ٹھیک اس غار کے نزدیک پہنچ گئے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی: "یا رسول اللہ! دشمن اس قدر قریب ہیں کہ اگر ذرا جھک کر اپنے پاؤں کی طرف دیکھیں تو ہم پر نظر پڑ جائے گی۔"

آپؐ نے پر سکون آواز میں ارشاد فرمایا:

"ان دو کو کیا غم ہے جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔"

"**لا تحزن ان اللہ معنا** — غم نہ کر۔ خدا ہمارے ساتھ ہے!"

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تواضع اور خاکساری کے خیال سے اکثر معمولی کپڑے استعمال فرماتے تھے۔۔ حضرت عمرؓ کو خیال ہوا کہ جمعہ و عیدین یا سفراء کے ورود کے مواقع پر آپؐ شان و تجمل کے کپڑے زیب تن فرمائیں۔

Marfat.com

اتفاق سے ایک بار بازار میں ایک ریشمی حلہ بک رہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے موقع پا کر عرض کی: "یا رسولؐ اللہ! یہ کپڑا خرید لیں اور جمعہ میں اور سفراء کی آمد کے موقع پر ملبوس فرمائیں۔"

ارشاد ہوا:

"یہ وہ پہنے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔"

☆

روایت حضرت عائشہؓ

ایک مرتبہ ایک انصاری عورت نے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بستر مبارک دیکھا کہ عبا☆ کو بچھا رکھا ہے۔ اس نے ایک بستر جس میں اون بھری ہوی تھی تیار کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے حضرت عائشہ کے پاس بھیج دیا۔

جب حضور پاکؐ تشریف لائے تو اس کو رکھا ہوا دیکھ کر فرمایا:

"یہ کیا ہے؟"

حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ فلاں انصاری عورت نے آپؐ کے لیے بنوا کر بھیجا ہے!

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اس کو واپس بھیج دو۔"

حضرت عائشہؓ کا دل نہیں چاہتا تھا کہ اتنے اچھے بستر کو واپس کر دیا جاوے مگر آپؐ نے بااصرار فرمایا:

"اگر میں چاہوں تو حق تعالیٰ شانہ میرے لیے سونے چاندی کے پہاڑ چلتے ہوئے کر دے۔"

اس ارشاد پر حضرت عائشہؓ نے وہ بستر واپس کر دیا۔

☆

روایت حضرت عائشہؓ

☆ ایک لمبا کوٹ یا چغہ جو پاؤں تک ہوتا ہے۔ جب!

Marfat.com

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ بسا اوقات فاقے بھی رہتے اور بھوک کے عالم میں تمام رات بے چین رہتے۔ مگر آپؐ کی یہ بھوک آپؐ کو اگلے روز روزہ رکھنے سے نہ روک سکتی۔ سحری کو کھائے پیئے بغیر ہی روزہ رکھ لیتے۔ حالانکہ اگر آپ چاہتے تو اللہ رب العزت سے دنیا بھر کے خزانے اور ہر قسم کی نعمتیں فراوانیاں مانگ سکتے تھے لیکن آپؐ نے سدا فقر و فاقہ کو عیش سامانی پر ترجیح دی۔

حضرت عائشہؓ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگتیں جبکہ خود ان کی یہ حالت ہوتی کہ بھوک سے برا حال ہوتا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرنے لگتیں اور حضور پاکؐ سے کہتیں: "کاش ہمیں صرف گذر بسر کی حد تک ہی کھانے پینے کا سامان میسر ہوتا۔ فراخی نہ سہی، کم از کم اتنا تو ہوتا کہ اطمینان سے ہمارا گذر بسر ہوتا۔"

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی یہ بات سن کر آپؐ نے فرمایا:

"اے عائشہؓ! ہمیں دنیا سے کیا غرض! مجھ سے پہلے میرے بہت سے بھائی جو جلیل القدر پیغمبر رہے، اس دنیا میں آئے۔ انھوں نے مجھ سے زیادہ سختیاں برداشت کیں مگر صبر کیا اور اسی حال میں اپنے خدا سے ملے۔ وہاں انہیں بلند مقامات سے نوازا گیا اور طرح طرح کی نعمتیں ان کو عطا کی گئیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ مجھے اس دنیا میں فراخی دے دی گئی تو آخرت کی لازوال نعمتوں میں کمی ہو جائے گی۔"

پھر مزید فرمایا:

میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کوئی بات نہیں کہ میں اپنے دوستوں اور بھائیوں سے اسی حالت میں جا ملوں۔"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرمائی، اس کے بعد مشکل سے ایک ماہ آپؐ ہم میں رہے پھر آپؐ کا وصال ہو گیا اور آپؐ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے!

انا للہ وانا الیہ راجعون○

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ کے ہمراہ بازار میں ایک سرابیل (پاجامہ) چار درہم میں خریدا۔

حضور پاکؐ نے وزن کرنے والے سے فرمایا:

"قیمت میں مال کو خوب خوب کھینچ کر تولو۔"

Marfat.com

(یعنی وزن میں کم یا برابر نہ لو بلکہ زیادہ لو۔(غالباً اس عہد میں کپڑا تول کر فروخت ہوتا تھا)۔

وزن کرنے والا شخص حیرت زدہ ہو کر بولا: "میں نے کبھی بھی کسی کو قیمت کی ادائیگی میں ایسا کہتے نہیں سنا۔"

اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا:

"افسوس ہے تجھ پر کہ تو اپنے نبیؐ کو نہیں پہچانتا۔"

اس پر وہ شخص ترازو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دینا چاہا مگر آپؐ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا اور فرمایا:

"یہ عجمیوں کا دستور ہے کہ وہ اپنے بادشاہوں اور سربراہوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ میںؐ بادشاہ نہیں ہوں۔ میںؐ تو تم ہی میں سے ایک شخص ہوں!"

☆

حضرت انسؓ سے دو روایتیں

ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پرانے "پالان" پر حج کیا۔ اس پر ایک پرانا کپڑا پڑا ہوا تھا جو چار درہم کا بھی نہ ہو گا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگ رہے تھے:

"یا اللہ!

اس حج کو ایسا حج فرمائیو جس میں ریا اور شہرت نہ ہو۔"

جب مکہؓ فتح ہوا اور آپ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مکہؓ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور تواضع سے سر کو پالان پر جھکایا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ اس کے اگلے لکڑی کے سرے پر آپؐ کا سر مبارک لگ جائے۔

☆

ایک روز رسول پاک، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دعا کی:

ترجمہ: "اے خدا!

مجھے مسکین زندہ رکھ اور مجھے مسکین موت دے اور قیامت کے دن غریبوں کے گروہ میں میرا حشر کر۔"

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: "یا رسولؐ اللہ! یہ کیوں؟"

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا:

" یہ دولت مندوں سے چالیس سال پہلے بہشت میں جائیں گے۔ اے عائشہؓ! کسی مسکین کو اپنے دروازے سے نامراد نہ پھیرنا' گو نصف خرما ہی کیوں نہ ہو (اسے دے دو)۔ اے عائشہؓ! غریبوں سے محبت رکھ اور ان کو اپنے سے نزدیک کر۔ خدا تجھے قیامت کے دن اپنے سے نزدیک کرے گا۔ "

☆

روایت حضرت امام باقرؒ

حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپؓ کے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر کیسا تھا؟

انہوں نے فرمایا ——" چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ "

حضرت حفصہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپؓ کے گھر میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر کیسا تھا؟

انہوں نے فرمایا ——" ایک ٹاٹ تھا جس کو ہم دوہرا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے۔ ایک روز مجھے خیال آیا کہ اگر اس کو چار تہ دے کر بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا۔ میں نے اسی طرح بچھا دیا۔

حضور پاکؐ نے صبح کو فرمایا:

" میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی؟ "

میں نے عرض کی کہ وہی روز مرّہ کا بستر تھا۔ رات کو اسے ایک تہ اور دے دی تھی کہ زیادہ نرم ہو جائے۔ "

اس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" میرے بستر کو پہلے ہی حال پر رہنے دو۔ اس کی نرمی رات کو مجھے تہجد میں مانع ہوئی۔ "

☆

ابتدائے ہجرت میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام مہاجرین انصار کے گھروں میں مہمان رہے تھے۔ دس دس آدمیوں کی ایک ایک جماعت ایک ایک گھر میں مہمان اتاری گئی۔

Marfat.com

مقداد بن الاسودؓ کہتے ہیں کہ میں خود اس جماعت میں تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بذات خود شامل تھے گھر میں چند بکریاں تھیں جن کے دودھ پر گزارا تھا۔ دودھ دوہ چکتا تو سب لوگ اپنے اپنے حصے کا پی لیتے اور آپؐ کے لیے پیالے میں چھوڑ دیتے۔

ایک شب کا واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تشریف آوری میں تاخیر ہوئی لوگ دودھ پی کر سو رہے۔ آپؐ نے آکر دیکھا تو پیالہ خالی پایا۔ خاموش ہو رہے۔ــــــ پھر فرمایا:

"اے خدا! جو آج کھلا دے اس کو تو بھی کھلا دینا۔"

حضرت مقداد چھری لے کر کھڑے ہوئے کہ بکری کو ذبح کر کے گوشت پکائیں لیکن آپؐ نے روک دیا۔

پھر بکری کو دوبارہ دوہ کر جو کچھ نکلا' اسی کو پی کر سو رہے اور کسی کو اس فعل پر ملامت نہ کی!

☆

روایت حضرت عیاضؓ بن حمار المجاشی

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالٰی نے مجھ پر وحی کی کہ۔ "اس قدر تواضع اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"تم سفید کپڑے پہنو کہ وہ اچھے اور پاکیزہ ہیں!"

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

"مال و اسباب کی زیادتی تونگری نہیں ہے بلکہ اصلی تونگری یہ ہے کہ نفس' بے نیاز اور قانع رہے۔"

☆

ایک مرتبہ ایک غفاری' رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاں آکر مہمان ہوا۔ رات کو کھانے میں صرف بکری کا دودھ تھا جو آپؐ نے اس کی نذر کر دیا۔

Marfat.com

یہ رات، خانۂ نبوت میں فاقہ سے گزری۔ حالانکہ اس سے پہلی شب بھی یہاں فاقہ ہی تھا۔

☆

مسجد نبویؐ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نشست کے لیے کوئی ممتاز جگہ نہ تھی باہر سے اجنبی لوگ آتے تو آپؐ کو پہچاننے میں دقت ہوتی۔

اس پر صحابہؓ نے ایک چھوٹا سا مٹی کا چبوترہ بنا دیا۔ آپؐ اس پر تشریف فرما ہوتے باقی دونوں طرف صحابہؓ حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے۔

☆

دوران سفر رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے خود اسے درست کرنا چاہا تو ایک صحابیؓ نے عرض کیا: "یا رسولؐ اللہ! لایئے میں ٹانک دوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"یہ تشخص پسندی ہے جو مجھے محبوب نہیں ہے۔"

☆

جب سرور دوجہاں، رحمتہ اللعالمین، شفیع المذنبین نبی آخرالزماں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت عائشہؓ کے گھر، طاق میں سوائے آدھا پیمانہ جو کے کچھ کھانے کو نہ تھا اور آپؐ کی زرہ مبارک ایک یہودی کے ہاں تیس صاع جو کے عوض گروی پڑی ہوئی تھی!

ایک مرتبہ کھانے کے موقع پر جگہ تنگ تھی اور لوگ زیادہ آ گئے تھے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اکڑوں بیٹھ گئے کہ جگہ نکل آئے۔ ایک بدو بھی مجلس میں شریک تھا۔ اس نے کہا — "محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم!) یہ کیا طرز نشست ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"خدا نے مجھے خاکسار بنایا ہے جبار اور سرکش نہیں بنایا۔"

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب آئینہ میں چہرہ انور کو دیکھتے تو یہ الفاظ زبان مبارک پر ہوتے:

Marfat.com

ترجمہ: "میرے اللہ!
تو نے جس طرح میری تخلیق کو بہتر بنایا' ایسے ہی میری خُلق۔ یعنی عادت کو بہتر بنا اور میرے رزق میں وسعت دے۔"

☆

ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص ملنے آیا لیکن رعبِ نبوت اس قدر طاری تھا کہ کانپنے لگا۔

آپؐ نے فرمایا:

"گھبراؤ نہیں۔ میں بادشاہ نہیں ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے۔ گفتگو کے دوران میں انھوں نے کہا: "جو خدا چاہے اور جو آپؐ چاہیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"تم نے خدا کا شریک اور ہمسر ٹھہرایا۔ کہو کہ جو خدا تنہا چاہے!"

☆

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی کپڑا کبھی تہ کر کے نہیں رکھا گیا۔"

یعنی ——— صرف ایک جوڑا کپڑوں کا ہوتا تھا۔ دوسرا نہیں ہوتا تھا جو تہ کر کے رکھا جا سکتا۔

☆

روایت حضرتِ انسؓ

ایک دن خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپؐ نے شکم مبارک کو کپڑے سے کس کر باندھ رکھا ہے۔

سبب پوچھا:

تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: "بھوک کی وجہ سے!"

☆

Marfat.com

حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ ——ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد کے صحن میں زمین پر لیٹے ہوئے ہیں اور بھوک کی وجہ سے بار بار کروٹیں بدلتے ہیں۔

☆

روایت انسؓ بن مالک

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چھت پر جانے کے لیے جو سیڑھی تھی، وہ کسی وجہ سے گر گئی۔

جب اس کی مرمت کا ارادہ کیا تو آپؐ نے روک دیا اور فرمایا:

"میرا اور دنیا کا کیا تعلق۔ میں دنیاوی جاہ و نمائش اور فضولیات کی بربادی کے لیے بھیجا گیا ہوں نہ کہ ان کی آبادی کے لیے!"

☆

غزوہ خیبر میں——

جب رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا داخلہ ہوا تو آپؐ ایک گدھے پر سوار تھے جس کے منہ میں لگام کی جگہ کھجور کی چھال بندھی تھی۔

☆

عید کے روز، رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معمول تھا کہ جس راستے سے عید کی نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے جاتے۔ اس راستے سے واپس گھر تشریف نہ لاتے بلکہ کسی دوسرے راستے سے واپس آتے۔

☆

جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تین حج کیے۔

دو ہجرت سے قبل۔

اور——ایک ہجرت کے بعد، جس کے ساتھ آپؐ نے عمرہ بھی کیا۔

مجاہد سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ حج سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دو عمرے کیے۔

اس قول کی خبر حضرت عائشہؓ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

Marfat.com

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں۔ ان میں ایک عمرہ حج کے ساتھ ہوا۔ عبداللہ بن عمرؓ ان سے بخوبی واقف ہیں!"

☆

ایک مرتبہ قریش نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھانا لا کر رکھا۔ یہ کھانا بتوں کے چڑھاوے کا تھا۔ جانور جو ذبح کیا گیا' کسی بت کے نام پر ذبح کیا گیا تھا۔

آپؐ نے وہ کھانا کھانے صاف انکار کر دیا۔

نبوت سے پہلے بھی آپؐ کو بت پرستی اور اس کے جملہ امور سے سخت نفرت تھی!

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۳

سیّد الانبیاء والمرسلینؐ کے

مُعجزات و پیشین گوئیاں

Marfat.com

فرمان الٰہی

کفار قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزوں کے طالب ہوتے تھے مگر جب معجزے دیکھتے تو کاہن اور جادوگر کہنے لگتے تھے۔

اس سلسلے میں قرآن مجید نے فرمایا:

ترجمہ: "اے پیغمبرؐ!

تو اپنے پروردگار کے فضل سے کاہن نہیں ہے۔"

طور: 2

☆

ترجمہ "تو اپنے پروردگار کی عنایت سے مجنون نہیں۔"

ن:1

☆

ترجمہ: "تو اپنے پروردگار کی عنایت سے نہ تو کاہن ہے اور نہ مجنون—کافروں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔"

☆

ترجمہ: "اے پیغمبرؐ!

ان لوگوں سے کہہ دے کہ خود میرا نفع و نقصان بھی میرے قبضہ اختیار میں نہیں ہے لیکن جو چاہے خدا—اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا اور مجھ کو کوئی گزند نہ پہنچتا۔ میں تو صرف ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں' ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔"

اعراف: 33

☆

ترجمہ: "اور وہ کہتے ہیں کہ اس پیغمبرؐ پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی نہیں اترتی۔ کہہ دے کہ نشانیاں تو خدا ہی کے پاس ہیں۔ میںؐ تو صرف کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں۔ کیا یہ ان کو بس نہیں کرتا کہ ہم نے تجھ پر کتاب اتاری جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے!"

Marfat.com

غزوہ خندق

مسلمان خندق کے اندر سے چڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے۔ آپؐ اس وقت ترکی خیمہ میں تشریف فرما تھے۔

سلمانؓ نے کہا——"یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر نثار ہوں۔ خندق میں ایک بہت بڑا سفید پتھر' جو انتہائی سخت اور چکنا ہے' نکل آیا ہے۔ اس سے ہمارے اوزار ٹوٹ گئے ہیں۔ ہم اس کو اکھاڑنے سے عاجز ہیں۔ اس پر کچھ اثر ہی نہیں ہوتا۔ اب جیسا ارشاد عالی ہو——ہم تو آپؐ کے خط سے سرمو تجاوز کرنا پسند نہیں کرتے"۔

اس پر رسولؐ اللہ خیمہ سے نکل کر حضرت سلمانؓ کے ساتھ خندق میں اترے۔ آپؐ کے خندق میں اترتے ہی کئی آدمی خندق کے اوپر آگئے۔ آپؐ نے حضرت سلمانؓ کے ہاتھ سے کدال لی اور اس سے پتھر پر ایک ضرب لگائی جس سے وہ ٹوٹ گیا اور اس سے بجلی کی ایسی چمک نکلی جس سے تمام مدینہ روشن ہو گیا۔ وہ روشنی اس قدر تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اندھیری کوٹھری میں چراغ روشن ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیرِ فتح کہی۔ پھر مسلمانوں نے بھی تکبیرِ فتح کہی۔ دوسری مرتبہ آپؐ نے اس پر ضرب لگائی اور اس مرتبہ اسے بالکل توڑ ڈالا۔ اس مرتبہ پھر اس میں سے حسب سابق چمک ظاہر ہوئی جس سے تمام مدینہ روشن ہو گیا۔ رسولؐ اللہ نے تکبیرِ فتح کہی' پھر مسلمانوں کا ہاتھ پکڑ کر خندق کے اوپر چڑھ آئے۔

حضرت سلمانؓ نے کہا——"یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ میں نے آج ایسی بات دیکھی جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔"

رسولؐ اللہ نے صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر پوچھا:

"کیا تم نے بھی وہ بات دیکھی ہے جس کس' کا ذکر سلمانؓ کر رہے ہیں؟"

انہوں نے عرض کیا——"ہمارے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں' بے شک ہم نے دیکھا کہ جب آپؐ پتھر پر ضرب لگاتے تھے تو اس سے نوح کی طرح بجلی چمکتی تھی آپؐ نے تکبیر کہی۔ اس کے سوا تو ہم نے اور کچھ نہیں دیکھا"۔

آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

"تم سچ کہہ رہے ہو۔ بے شک جب میں نے پہلی ضرب لگائی اور اس سے وہ بجلی کوندی جسے تم نے دیکھا۔ اس کی ضو میں حیرہ کے قصر اور کسریٰ کے شہر کتوں کے دانتوں کی طرح مسلسل مجھے نظر آئے۔ جبریلؑ نے مجھے بشارت دی کہ میری اُمّت ان پر فتح یاب ہو گی ——— پھر میں نے دوسری ضرب لگائی اس سے پھر روشنی ہوئی جسے تم دیکھ چکے ہو۔ اس کی ضو میں صنعاء کے قصر کتوں کے دانتوں کی طرح میں نے دیکھے۔ جبریلؑ نے مجھؐ سے کہا کہ ان پر بھی میری اُمّت کو فتح یابی ہو گی ——— پھر میں نے ضرب لگائی تو روشنی ہوئی جو تم دیکھ چکے ہو۔ اس کی ضو میں مجھے روم کے سرخ قصر کتوں کے دانتوں کی طرح نظر آئے۔ جبریلؑ نے مجھ سے کہا کہ ان پر بھی میری اُمّت فتح یاب ہو گی۔"

"تم کو بشارت ہو ہمیں خدائی نصرت ضرور حاصل ہو گی۔"

اس سے تمام مسلمانوں نے بشارت لی اور کہا ——— "تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جو سچا اور پکا وعدہ کرنے والا ہے۔ اس نے ہمارے محصور ہونے کے بعد ہم سے نصرت کا وعدہ کیا ہے۔"

مسلمانوں نے یہ تمام شہر فتح کیے اور یوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی پوری ہوئی!

☆

8ھ میں جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ سے واپس ہوئے تو آپؐ نے قیس بن سعد بن عبادہؓ کو یمن میں قبیلہ صداء کے ساتھ 400 مسلمانوں کی معیت میں جنگ کی غرض سے روانہ فرمایا۔

صداء کے ایک شخص زیاد بن حارث اپنی قوم کی طرف سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے اپنے جیش کو واپس طلب کر لیا۔

بعد میں زیاد بن حارث 15- افراد پر مشتمل ایک وفد لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

وفد نے اپنے علاقے میں ایک کنوئیں میں گرمیوں کے دنوں میں پانی کم ہونے کی شکایت کی۔ آپؐ نے انہیں سات کنکریاں عطا فرمائیں اور کنوئیں میں ایک ایک کر کے بسم اللہ پڑھ کر ڈالنے کو کہا۔

وفد نے واپسی پر ایسے ہی کیا تو کنواں آپؐ کی دی ہوئی کنکریوں کی برکت سے پانی سے بھر گیا۔

آپؐ نے وفد کی تواضع کرنے کے علاوہ حسب ضرورت انہیں لباس بھی عطا فرمایا۔ قبیلہ

Marfat.com

صداء میں اسلام سرعت سے پھیلا۔ حجتہ الوداع کے موقع پر اس قبیلہ کے 100 افراد آپؐ کی زیارت کو حاضر ہوئے۔

☆

وفد ثقیف رمضان 9ھ میں مدینہ طیبہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

سب سے پہلے عروہ بن مسعودؓ اسلام لائے تھے۔ یہ صلح حدیبیہ میں قریشِ مکہ کے وکیل تھے۔ غزوہ ہوازن کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپؐ سے ثقیف میں اسلام پھیلانے کی اجازت چاہی۔

آپؐ نے فرمایا:

"تمہاری قوم تمہارے ساتھ جنگ کرے گی۔"

عروہ بن مسعودؓ نے عرض کی ——— "وہ میرے ساتھ اپنے اکلوتے بیٹوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔"

عروہؓ نے اصرار کیا تو رسول پاکؐ نے اجازت دے دی جس پر وہ اپنے قبیلے میں گئے اور اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی لیکن ان ظالموں نے دوسرے دن باہم مشورہ سے آپ کو بحالت نماز شہید کر دیا۔

☆

روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ

ایک دن کفار نے جمع ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ

"اگر آپؐ سچے ہیں تو ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ ایک ٹکڑا ابو قیس پر رہے اور دوسرا تعیقعان پر"۔

چودھویں کی رات تھی۔ پورا چاند طلوع تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس معجزہ کے لیے بارگاہ الٰہی میں دعا کی۔ فوراً ہی چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ نصف حصہ ابو قیس پر چلا گیا اور نصف حصہ تعیقعان پر چلا گیا۔

جب کفار نے یہ معجزہ "شق القمر" دیکھا تو اسے جادو قرار دے دیا جس پر حضور پاکؐ پر یہ وحی نازل ہوئی۔

ترجمہ: "نزدیک آئی قیامت اور چاند پھٹ گیا اور اگر وہ کوئی بھی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیں او

Marfat.com

کہیں کہ یہ تو جادو ہے۔ جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔"

قمر:1

☆

غزوہ بدر کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مشرکین اور ان کی تعداد پر نظر ڈالی۔ پھر اپنے صحابہؓ کی تعداد پر جو 300 سے کچھ ہی زیادہ تھے۔ اس کے بعد آپؐ نے قبلہ رو ہو کر بارگاہ ایزدی میں دعا شروع کی۔

آپؐ نے عرض کیا:

"اے بار الہا!

"تو نے جو وعدہ مجھ سے کیا ہے اسے پورا کر۔ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو تیری عبادت موقوف ہو جائے گی۔" آپؐ برابر دعا میں مصروف رہے۔

آپؐ کی چادر مبارک گر پڑی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اٹھا کر اسے پھر آپؐ پر ڈال دیا۔ اور پھر آپ کے پیچھے سے بالکل قریب ہو کر عرض کی:

"یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر نثار۔ آپؐ نے دعا کا حق ادا کر دیا۔ اب آپؐ زیادہ نہ کہیں۔ بہت جلد اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرے گا"۔

اس موقع پر یہ وحی نازل ہوئی:

ترجمہ: "جبکہ تمؐ نے اپنے رب سے فریاد کر کے مدد مانگی۔ اس نے تمہاری درخواست کو منظور کیا کہ میں ایک ہزار ملائکہ کو جن کے ساتھ کوتل گھوڑے ہیں، تمہاری مدد کو بھیجتا ہوں"۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چچا ابو لہب آپؐ پر ہمیشہ طعن و تشنیع کرتا رہتا تھا۔ اس کی عورت ام جمیل بنت حرب کا نام اللہ تعالیٰ نے حمالۃ الحطب رکھا، اس لیے کہ وہ کانٹے اٹھا لاتی اور رسولؐ اللہ کے راستے پر، جدھر سے آپؐ تشریف لے جاتے تھے، ڈال دیتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے متعلق فرمایا:

ترجمہ: "ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ خود بھی تباہ ہو گیا۔ اس کا مال اور اس نے جو کچھ کمایا، اس کے کچھ کام نہ آیا۔ عنقریب وہ شعلے والی آگ میں داخل

Marfat.com

ہو گا اور اس کی عورت تو لکڑ ہارن ہے۔ اس کے گلے میں مونج کی رسی ہے"۔

حمالتہ الحطب ام جمیل نے جب وہ حصہ قرآن سنا جو اس کے اور اس کے شوہر کے متعلق نازل ہوا تھا' تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوئی کہ آپؐ مسجد میں کعبتہ اللہ کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپؐ کے پاس حضرت ابوبکرؓ بھی تھے۔

اس کے ہاتھ میں پتھر کا ٹکڑا تھا۔ جب وہ آپؐ دونوں کے پاس آکر کھڑی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی روک دی۔ اس کی حالت یہ ہو گئی کہ بجز ابوبکرؓ کے وہ اور کسی کو نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ پھر اس نے کہا ——— "اے ابوبکرؓ! تمہارا دوست کہاں ہے؟ مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ میری ہجو کرتا ہے۔ واللہ! اگر میں اسے پاتی تو اس کے منہ پر (نعوذ باللہ) اسی پتھر کو مارتی۔ سن۔ واللہ! میں بھی شاعرہ ہوں"۔

پھر اس نے یہ شعر کہا: (ترجمہ)

"ہم نے ایک قابل مذمت شخص کی نافرمانی کی۔ اس کی بات سے انکار کر دیا اور اس کے دین سے نفرت کی"۔

پھر وہ لوٹ گئی۔

اس پر ابوبکرؓ نے کہا ——— "آپؐ کا کیا خیال ہے کیا اس نے آپؐ کو نہیں دیکھا۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اس نے مجھے نہیں دیکھا۔ اللہ نے اس کی بینائی مجھ سے پھیر دی"

☆

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر سے لوٹ کر مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو آپؐ نے یہود کو بازار بنی قینقاع میں جمع کیا اور ان سے فرمایا:

"مسلمان ہو جاؤ ورنہ تمہارا بھی وہی حال ہو گا جو قریش کا ہوا۔"

وہ بولے ——— "نازاں نہ ہو۔ تیرا ایسی قوم سے مقابلہ ہوا جو فن حرب سے واقف نہ تھی۔ اگر ہم سے پالا پڑا تو معلوم ہو جائے گا کہ ہم بہادر ہیں اور تو ہماری مانند نہیں۔"

اس پر یہ آیت اتری جس میں یہ خبر دی گئی تھی کہ ——— یہود

Marfat.com

عنقریب مغلوب ہو جائیں گے!

چنانچہ یہ پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ خیبر میں یہودیوں کو جو شکست ہوئی اس سے ان کا سارا غرور ملیا میٹ ہو کر رہ گیا۔

☆

10ھ میں عامر بن طفیل' اربد بن ربیعہ اور حیان بن مسلم پر مشتمل ایک وفد مدینہ طیبہ آیا۔

ان لوگوں کا تعلق بنو عامر سے تھا۔ یہ بڑے شیطان طینت لوگ تھے۔ عامر لعین کا مقصد رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دھوکا دے کر ہلاک کرنا تھا۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد عامر کہنے لگا——"یا محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اپنے بعد حکومت مجھے دے دیں"۔

آپؐ نے فرمایا:

"یہ نہ تیرے لیے ہے اور نہ تیری قوم کے لیے۔ اللہ جسے چاہے گا دے دے گا"۔

عامر نے کہا——"اچھا تم مجھے جنگل و بیابان دے دو اور آبادی و شہر اپنے لیے مخصوص کر لو"۔

آپؐ نے اسے بھی ناممکن بتایا اور فرمایا:

"میں تجھے گھوڑوں کی گردنیں دیتا ہوں کیونکہ تو ایک مرد شہسوار ہے۔"

اس پر عامر نے ترشروئی سے کہا——"میں تمہارے مقابلے میں گھوڑ سواروں اور پیادوں سے میدان بھر دوں گا۔"

یہ کہہ کر عامر واپس چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ: "اے اللہ!

عامر کو ہدایت دے اور اسلام کو عامر سے بے پرواہ کر دے"۔

راستے میں عامر طاعون کے عذاب میں مبتلا ہوا۔ اربد پر بجلی گری اور اسے خاکستر کر گئی۔

Marfat.com

اس واقعہ کے بعد علقمہ بن علاثہ' ہوزہ بن خالد بن ربیع مع اپنے لڑکے کے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

☆

حکم بن ابی العاص نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ استہزاء کے لیے اپنا منہ ٹیڑھا کرلیا۔

آپ نے فرمایا:

"اسی طرح رہے!"

چنانچہ وہ کج دہن ہی رہا۔ یہاں تک کہ مرگیا۔

☆

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلم بن جشامہ کو ایک سریہ میں بھیجا جس پر عامر بن الاضبط کو امیر بنایا تھا۔

جب وہ ایک وادی میں پہنچے تو محلم نے' عامر کو ایک معاملے کے سبب جو دونوں میں تھا' دھوکے سے قتل کردیا۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے خدا کے حضور دعا فرمائی کہ:

"محلم کو زمین قبول نہ کرے"۔

اس دعا کے سات دن بعد محلم مرگیا ______ جب اس کو دفن کیا گیا تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا۔

اس طرح کئی مرتبہ کیا گیا مگر زمین نے اسے قبول نہ کیا۔ آخر کار اسے ایک غار میں ڈال دیا گیا اور پتھروں کی ایک دیوار اس پر بنا دی گئی۔

☆

ہجرت کے دوران جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار ثور سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک گھوڑے پر سوار ہوکر آپ کے تعاقب میں بالکل قریب آگیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں تو آلیا"۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا:

"غم نہ کر۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

جب سراقہ دو تین نیزے کے فاصلہ پر رہ گیا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا فرمائی:

"اے اللہ! تو جس طرح چاہے ہم کو بچا"۔

اس پر سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر سراقہ نے عرض کیا ---- "یا محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! میں جانتا ہوں کہ یہ آپ کا کام ہے۔ آپ اس مصیبت سے میری نجات کے لیے دعا فرمائیے۔ اللہ کی قسم! میں کسی کو تعاقب میں آپ تک نہ آنے دوں گا"۔

چنانچہ آپ کی دعا سے سراقہ نے نجات پائی اور واپس لوٹ گیا۔

راستہ میں جس سے ملتا اسے یہ کہہ کر موڑ لیتا کہ میں نے بہت ڈھونڈا۔ حضرت' ادھر نہیں ہیں۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"میرے بعد تیس (کے قریب) جھوٹے نبی ہوں گے"۔

"تحقیق کہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ پیشین گوئی حرف حرف پوری ہوئی۔ کئی جھوٹے نبی ہوئے مگر سب کا انجام عبرت ناک ہوا۔

☆

سیّد الاولین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

ایک مرتبہ مجھ پر (عالم مثال میں) قومیں پیش کی گئیں۔ بعض پیغمبر ایسے تھے کہ ان کے پیچھے صرف ایک یا دو ہی اُمتی تھے۔ بعض تنہا ہی تھے۔ ان کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اتنے میں ایک بھیڑ نظر آئی۔ خیال ہوا کہ یہ میری اُمت ہوگی تو بتایا گیا کہ یہ موسیٰ کی امت ہے۔ پھر کہا گیا کہ ______ دوسرے کنارے کی طرف دیکھو ____ دیکھنے پر اتنا سواد عظیم نظر آیا کہ اس سے افق چھپ گیا۔ پھر کہا گیا۔ "اسی طرح ادھر دیکھو" بڑی کثیر تعداد دکھائی دی۔ کہا گیا:

"یہ سب تیری اُمت ہے"۔

☆

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ مدینہ کے ایک یہودی سے قرض لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اتفاق سے کھجوریں کثرت سے پیدا نہ ہوئیں اور ان کا قرض جو انہوں نے یہودی سے لے رکھا تھا' ادا نہ ہوسکا۔ اس پر پورا سال گزر گیا۔

بہار آئی تو یہودی نے پھر تقاضا شروع کردیا لیکن اب کی بار بھی پھل بہت کم آیا۔ اس پر انہوں نے آئندہ فصل تک کی مہلت مانگی مگر یہودی نہ مانا۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر تمام واقعات بیان کیے۔

آپ چند صحابہؓ کے ہمراہ خود یہودی کے گھر تشریف لے گئے اور اسے سمجھایا کہ:

"مہلت دے دو"۔

اس نے کہا_____ "ابوالقاسم! میں کبھی مہلت نہ دوں گا۔

اس پر آپ نخلستان میں تشریف لے گئے اور ایک چکر لگا کر یہودی کے پاس آئے اور اس سے گفتگو کی لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے فرمایا کہ:

"چبوترہ پر (جو مسقف تھا) فرش بچھا دو"۔

چنانچہ ایسا کیا گیا۔ آپ اس پر سوگئے۔ سوکر اٹھے تو پھر یہودی سے خواہش فرمائی کہ مہلت دے دے لیکن وہ شقی القلب نہ مانا۔

اس کے بعد آپ درختوں کے جھنڈ میں جاکر کھڑے ہوگئے اور جابرؓ سے فرمایا:

"کھجوریں توڑنا شروع کرو"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اتنی کھجوریں نکلیں کہ یہودی کا قرض ادا کرنے کے بعد بھی بہت سی بچ رہیں۔

☆

روایت حضرت انسؓ

ایک دن مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ حاضر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی"۔

Marfat.com

صحابہؓ پر یہ بات سخت ناگوار گزری۔

تب آپ نے فرمایا:

"لیکن خوشخبریاں باقی ہیں"۔

صحابہؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! وہ خوشخبری کیا ہیں؟"

فرمایا:

"مرد مومن کی رویائے صالحہ۔ وہ نبوت کے اجزا میں سے ایک جزُ ہے"۔

☆

ایک دن ابوجہل (شیطانِ مکہؔ) نے اپنے ہم جلیسوں سے کہا:

" اے گروہ قریش! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تو ہمارے دین پر عیب لگائے ہمارے آباواجداد کو گالیاں دینے' ہمارے عقلندوں کو احمق بتانے اور ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہنے کے سوا ہربات سے انکار کردیا۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو میں تو اب عہد کرتا ہوں کہ کل کوئی ایسا بڑا پتھر جسے میں اٹھا سکوں' لے کر اس کے لیے بیٹھوں گا۔ پھر جب وہ نماز کے سجدہ میں ہوگا تو اس سے اس کا سر کچل دوں گا اس کے بعد خواہ تم میری مدد سے دستبردار ہوجاؤ یا میری حمایت کرو اور بنی عبد مناف مجھ سے جو چاہیں سلوک کریں"۔

انہوں نے کہا ____ واللہ! ہم تیری مدد سے کبھی اور کسی قیمت پر بھی دستبردار نہ ہوں گے۔ تو جو چاہے کر۔"

جب صبح ہوئی تو ابوجہل نے ایک ویسا ہی پتھر لیا جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھات میں بیٹھ رہا۔ صبح سویرے جس طرح حسب معمول آپ نکلا کرتے تھے' نکلے اور جب تک آپ مکہ میں تھے' آپ کا قبلہ شام کی جانب تھا۔ پس جب آپ نماز پڑھتے تو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھا کرتے اور کعبۃ اللہ کو اپنے اور شام کے درمیان کرلیتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے اور قریش بھی صبح سویرے اپنی مجلسوں میں انتظار کرنے لگے کہ ابوجہل کیا کرتا ہے؟

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو ابوجہل نے پتھر اٹھایا اور آپ کی جانب چلا۔ یہاں تک کہ آپ سے قریب ہوا۔ پھر اس حالت میں لوٹا کہ اعضا پاش پاش چہرے کا رنگ سیاہ' ہیبت زدہ۔ اس کے دونوں ہاتھ پتھر پر ہی شل تھے۔

Marfat.com

حتیٰ کہ اس نے پتھر ہاتھ سے پھینک دیا۔

قریش کے لوگ اس کے پاس آکھڑے ہوئے اور اس سے کہا ____ "اے ابوالحکم! تجھے کیا ہوگیا؟"

اس نے کہا ___ "میں اس کے پاس جاکھڑا ہوا کہ اس سے وہ سلوک کروں جس کا ذکر تم سے رات کو کرچکا تھا۔ جب میں نزدیک ہوا تو ایک اونٹ اس کے اور میرے درمیان حائل ہوگیا۔ میں نے اس کے ڈیل ڈول کا سا کوئی اونٹ نہیں دیکھا۔ نہ اس کی گردن کی سی گردن اور نہ اس کے سے کسی اونٹ کے کبھی دانت دیکھے۔ اس نے مجھے کھانے کا ارادہ کیا (جس پر میں خوفزدہ ہو کر چلا آیا)"۔

اس واقعہ پر رسول پاکؐ نے بعض اصحاب سے فرمایا۔

"وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ اگر ابوجہل پاس آتا تو وہ اسے پکڑ لیتے۔"

☆

ایک سفر میں صحابہ کرامؓ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی۔

آپ نے دو افراد کو پانی کی تلاش میں بھیجا۔ یہ لوگ جستجو میں نکلے تو انہیں ایک ناقہ سوار عورت ملی جس کے ساتھ پانی کی دو مشکیں تھیں۔

ان دونوں افراد نے اس کو آپ کی خدمت میں پیش کردیا۔ آپ نے ایک برتن منگوایا اور اس میں دونوں مشکوں سے پانی انڈیل کر مشکوں کے دہانے بند کردیے۔ پھر اعلان عام کے ذریعے تمام صحابہؓ آئے اور پانی پی کر سیراب ہوئے لیکن مشکوں کے پانی میں کوئی کمی نہ ہوئی۔

جب عورت نے یہ معجزہ دیکھا تو واپس اپنے قبیلے میں آکر بیان کیا کہ:

"خدا کی قسم! آسمان و زمین کے درمیان حضرت محمد عجوبہء روزگار اور خدا کے سچے پیغمبر ہیں"۔

ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ، جن میں عجمی اور بدوی سبھی شامل تھے، تلاوت قرآن پاک کررہے تھے۔

آپ کاشانہء نبوت سے برآمد ہوئے اور فرمایا:

"پڑھے جاوء۔ سب کا طرز اچھا ہے۔ تم لوگوں کے بعد ایک قوم پیدا ہوگی جو

Marfat.com

قران کو تیر کی طرح سیدھا کرے گی لیکن اس کا مقصد ثوابِ آخرت نہیں بلکہ دنیا ہوگا"

☆

غزوہ ء خیبر میں ایک شخص نہایت بے جگری سے لڑ رہا تھا لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

"وہ دوزخی ہے"۔

اس پر تمام صحابہؓ کو سخت تعجب ہوا۔

ایک صحابیؓ تصدیق کے لیے اس لڑنے والے کے ساتھ ہولیا۔ سوئے اتفاق سے وہ زخمی ہوگیا اور زندگی سے ایسا تنگ آیا کہ اس نے خودکشی کرلی۔

یہ حالت دیکھ کر صحابیؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول برحق ہیں"۔

(اسلام میں خودکشی حرام ہے۔ چونکہ یہ ایک امر حرام ہے اس لیے اس کی سزا دوزخ ہے)

☆

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر کسی کے دل میں رائی برابر بھی غرور ہوگا تو وہ مرنے کے بعد دوزخ میں داخل ہوگا"۔

حضرت عبداللہؓ بن قیس انصاری یہ سن کر رو پڑے۔

آپ نے فرمایا:

"کیوں روتے ہو"۔

بولے ۔۔۔۔ آپ کا ارشاد سن کر"۔

آپ نے فرمایا:

"تمہیں خوشخبری ہو کہ تم جنتی ہو"۔

☆

انصار اونٹ پالتے تھے۔ ان میں سے ایک نے سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کی ۔۔۔۔ "یارسول اللہ! ہمارا ایک اونٹ ہے جس پر ہم پانی لاد کرلاتے ہیں۔ اب وہ سرکشی و مستی کرنے لگا ہے وہ اپنی پشت پر بوجھ لادنے نہیں

Marfat.com

دیتا- ہمارے نخلستان اور باغات سب پیاسے ہیں"۔

اس پر حضور اکرم اپنے صحابہؓ کے ساتھ اٹھے اور اونٹ کی جانب تشریف لے چلے- جب باغ میں پہنچے اور کھڑے ہوئے تو اونٹ اس کے ایک گوشے میں بیٹھا تھا-

انصار نے عرض کی ___ "یارسول اللہ! یہ وہ اونٹ ہے جو کتوں کی مانند کاٹتا ہے- ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ حضور کی ذات ستودہ صفات کو بھی گزند نہ پہنچائے"۔

فرمایا:

میرا کوئی خوف نہ کرو"۔

پھر جب حضور اونٹ کے سامنے آئے تو اس نے اپنا سر اٹھایا- دیکھتے ہی سر کو آپ کے آگے سجدہ میں رکھ دیا-

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ___ "یارسول اللہ! یہ حیوان بے سمجھ اور بے عقل ہے- جب یہ آپ کو سجدہ کرتا ہے تو ہم زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں"۔

اس پر حضور نے فرمایا:

"کسی بشر کو یہ نہ چاہیے اور یہ اسے سزاوار ہے کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے اگر جائز ہوتا کہ ایک بشر دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کے عظیم حقوق کی بنا پر انہیں سجدہ کریں"۔

☆

حضرت قتادہ بن نعمانؓ کی آنکھ پر جنگ احد کے دوران ایسی چوٹ لگی کہ آنکھ کا ڈیلا نکل کر رخسار پر آگیا-

حضرت قتادہؓ نے رسول پاک سے عرض کی ___ "یارسول اللہ! میری بیوی مجھے بے حد پیاری ہے- میں ڈرتا ہوں کہ زخمی اور مکروہ آنکھ کے ساتھ اس کے ساتھ جاؤں تو وہ مجھے پسند نہیں کرے گی"۔

جب حضور نے ان کی آنکھ کا ملاحظہ فرمایا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے- آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی:

"اے خدا! جیسے اس نے اپنے چہرے سے تیرے نبی کی روئے مبارک کی حفاظت کی ہے اور اسے زخم پہنچا ہے- اب تو اس کی اس آنکھ کو دوسری آنکھ سے بہتر بنا دے"۔

اس کے بعد اپنے دست مبارک سے آنکھ کا ڈیلا اس کی جگہ پر رکھ دیا- اس پر

Marfat.com

حضرت قتادہؓ کی یہ دوسری آنکھ سے زیادہ بہتر اور بینا تر ہو گئی۔

رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم مطلبی قریش میں سب سے طاقتور تھا۔ وہ ایک دن مکہ کے راستے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا۔

آپ نے اس سے فرمایا:

"رکانہ! کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا اور میری دعوت اسلام کو قبول نہیں کرتا"۔

اس نے کہا ____ "اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ درست ہے تو میں آپ پر ایمان لے آؤں"۔

آپ نے فرمایا:

"اگر میں تجھے کشتی میں پچھاڑ دوں تو کیا تو مان جائے گا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ سچ ہے؟"

وہ بولا ____ "ہاں"۔

آپ نے اسے پکڑتے ہی چاروں شانے چت گرا دیا۔

کہنے لگا ____ "محمد! آپ مجھ سے دوبارہ کشتی لڑیں"۔

اس پر آپ نے دوسری مرتبہ بھی اسے پچھاڑ دیا۔

پھر اس نے کہا ____ "محمد! خدا کی قسم! آپ کا مجھے پچھاڑنا عجیب ہے"۔

آپ نے فرمایا: "اگر تو خدا سے ڈرے اور مجھ پر ایمان لائے تو اس سے بھی عجیب امر تجھ کو دکھاؤں"۔

اس نے پوچھا ____ "وہ کیا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"یہ درخت جو تو دیکھتا ہے میں اسے بلاتا ہوں وہ میرے پاس چلا آئے گا"۔

اس نے کہا ____ "آپ اسے بلائیے"۔

چنانچہ وہ درخت آپ کے بلانے پر آپ کے پاس آ کھڑا ہوا۔

رکانہ نے کہا ____ "اسے حکم دیجئے کہ اپنی جگہ پر چلا جائے"۔

آپ کے حکم پر وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا لیکن اس پر بھی رکانہ نے دین حق کو قبول نہ کیا بلکہ اس نے اپنی قوم میں واپس جا کر کہا کہ ____ "میں نے محمد سے بڑھ کر کسی کو جادوگر نہیں دیکھا"۔

رکانہ فتح مکہ میں ایمان لایا۔

☆

Marfat.com

زراہ بن عمر ابن نخعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نخع کے وفد میں آئے تو انہوں نے کہا:

"یارسول اللہ! آتے ہوئے راستہ میں میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میری گدھی نے، جسے میں اپنے قبیلہ میں چھوڑ آیا ہوں، بکری کا بچہ دیا ہے جس کے دو رنگ ہیں۔ سیاہ اور سفید"۔

اس پر آپ نے فرمایا:

"کیا تیری کوئی باندی ہے جسے تو گھر چھوڑ آیا ہے اور وہ حاملہ ہو چکی ہے"۔

عرض کیا ـــــــ "ہاں ـ میرے گھر میں ایک باندی ہے جس پر میرا گمان ہے کہ وہ حاملہ ہو چکی ہے"۔

حضور نے فرمایا:

"یقیناً" وہ باندی اس لڑکے کو جنم دے گی جو تیرا ہے"۔

زرارہؓ نے کہا ـــــــ "پھر سیاہ و سفید رنگ کے بچے کو جننے کا کیا مطلب ہے؟"

حضور نے فرمایا:

"میرے قریب ہو"۔

اس پر زرارہؓ آپ کے قریب ہو گئے۔ آپ نے فرمایا:

"کیا تیرے بدن پر برص کا داغ ہے جسے تو لوگوں سے چھپاتا ہے"۔

زرارہؓ نے عرض کیا ـــــــ "ہاں۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اس برص کے نشان کو آج تک میرے سوا کسی نے دیکھا نہ اسے کوئی جانتا ہے۔"

رسول اللہ نے فرمایا:

"اس بچے کے بدن میں یہ سیاہی و سفیدی تیرے برص کے اثر سے ہو گی"۔

☆

روایت حضرت انسؓ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لوگوں میں سب سے پہلا میں ہوں گا جب وہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے ـــــــ میں ان کا خطیب ہوں گا جبکہ وہ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے

Marfat.com

____ اور میں بشارت دینے والا ہوں گا جبکہ وہ ناامید ہوں گے۔ لواء احمد (حمد کا جھنڈا) میرے ہاتھ میں ہو گا اور اپنے پروردگار کے نزدیک میں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں"______ (یہ فخریہ نہیں ہے)

☆

دوسری روایت

"میں ان کا قائد ہوں گا جبکہ وہ دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے ____ اور میں ان کا خطیب ہوں گا جبکہ وہ خاموش ہوں گے ____ اور میں ان کا شفیع ہوں گا۔ جبکہ وہ رد دیے جائیں گے ____ اور لوء اکرم (کرم کا جھنڈا) میرے ہاتھ میں ہے اور میرے گرد ہزار ایسے خادم حلقہ باندھے ہوں گے۔ گویا وہ مرداریدنا سفتہ ہیں"۔

☆

حضرت عدیؓ (حاتم طائی کے بیٹے) اسلام لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا:

"خدا اس کام کو اس طرح پورا کرے گا کہ ایک شترسوار صفا سے لے کر حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو خدا کے سوا یا بھیڑیے کے سوا (کہ اس کی بکریاں نہ اٹھالی جائیں) اور کسی کا ڈر نہ ہو گا"۔

ابو داؤد کے الفاظ میں یہ ہے کہ:

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ____ ایک عورت حیرہ سے چلے گی اور آکر کعبہ کی زیارت کرے گی اور اس کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا"

حضرت عدیؓ کہتے ہیں کہ ____ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ایک عورت حیرہ سے سفر کرکے حرم تک آتی ہے اور اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔

☆

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ آج رات اپنے اس بستر پر، جس پر آپ معمولاً استراحت فرماتے ہیں، نہ سوئیں۔

Marfat.com

چنانچہ قریش اپنی قرارداد کے مطابق (کہ آپ کو سب قبائل کے نوجوان مل کر قتل کر دیں) آپ کے دروازے پر جمع ہوئے اور تاک میں رہے کہ جب آپ سو جائیں تو وہ حملہ کر کے آپ کو ختم کر دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ کفار آگئے ہیں تو آپ نے علیؓ ابن ابی طالب سے کہا:

"تم میرے بستر پر سو جاوء اور میری سبز حضرمی چادر اوڑھ لو۔ تم کو کفار کی جانب سے کوئی گزند نہ پہنچے گا" ____ اگر ابن ابی قحافہ تمہارے پاس آئے تو اس سے کہہ دینا کہ میں جبل ثور جاتا ہوں تم میرے پاس آجاوء۔ تم مجھے کھانا بھیجنا۔ کرایہ کا ایک راہ نما بھی بھیجنا جو مجھے مدینہ لے جائے اور ایک اونٹنی بھی میرے لیے خرید لینا"۔

یہ ہدایات دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رخصت ہوگئے۔

جو لوگ آپ کے انتظار میں دروازہ کے قریب موجود تھے ان کی آنکھیں پٹ کر دی گئیں۔ ان کو کچھ نظر نہ آیا۔ آپ ان کے قریب سے بخریت گزر گئے۔

دروازے کے قریب موجود کفار میں ابوجہل بھی تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

"محمد مدّعی ہے اگر تم اس کی بات مان کر اس کے پیرو ہو جاوء تو عرب و عجم کے مالک ہو جاوء گے اور مرنے کے بعد پھر زندہ کیے جاوء گے اور تم کو اردن کے باغات دیے جائیں گے اور اگر تم میری بات نہ مانو گے تو ذبح کر دیے جاوء گے اور مرنے کے بعد زندہ کیے جاوء گے اور پھر تم کو اس آگ میں جلایا جائے گا"۔

وہ بات کر ہی رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم برآمد ہوئے۔ آپ نے مٹھی بھر خاک اٹھائی اور کہا:

"ہاں _ میں یہ کہتا ہوں اور جو آگ میں جلائے جائیں گے ان میں سے ایک تو ہے"۔

آپ ان کے سروں پر مٹی ڈالتے اور قرآن پاک کی آیات (یٰسٓ القرآن الحکیم ----) کی تلاوت کرتے جاتے تھے۔ وہ کچھ نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ آپ نے ہر ایک کے سر پر خاک ڈالی۔ اس کے بعد آپ جہاں جانا چاہتے تھے چلے گئے۔

پھر ایک شخص نے جو کفار کے ہمراہ نہیں تھا، آکر ان سے کہا ____ "یہاں کس کا انتظار کر رہے ہو؟"

Marfat.com

انہوں نے جواب دیا۔۔۔۔ "محمد کا"۔

اس نے کہا ۔۔۔ "اللہ نے تمہارے منصوبے خاک میں ملا دیئے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے سامنے سے گزر گئے اور انہوں نے تم میں سے ہر شخص کے سر پر مٹی ڈال دی۔ وہ اپنی راہ چلے گئے۔ تمہیں کچھ خبر ہے کہ تمہارے سروں پر کیا ہے؟"

اب انہوں نے تاک جھانک شروع کی۔ اندر دیکھا تو حضرت علیؓ کو نبی کریمؐ کی چادر تان کر سوتے دیکھا۔ کہنے لگے ۔۔۔۔ "یہ ضرور محمدؐ ہے جو چادر اوڑھے سو رہا ہے"۔

صبح تک دروازے پر جمے انتظار کرتے رہے۔ پھر حضرت علیؓ بستر پر سے اٹھے۔ اس وقت ان سب کو معلوم ہوا کہ جو بات ان سے کہی گئی تھی وہ سچ تھی۔

☆

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میری امت پر وہ وقت آنے والا ہے۔ جب دوسری قومیں لقمہ تر سمجھ کر تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح کھانے والے دسترخواں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔"

کسی نے پوچھا ۔۔۔۔۔ "یارسول اللہ! کیا اس زمانے میں ہماری تعداد اسقدر کم ہو جائے گی کہ ہمیں نگل لینے کے لیئے قومیں متحد ہو کر ہم پر ٹوٹ پڑیں گی۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"نہیں ۔۔۔۔۔ اس وقت تمہاری تعداد کم نہ ہو گی البتہ تم سیلاب میں بہنے والے تنکوں کی طرح بے وزن ہو گے اور تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب نکل جائے گا۔ اور تمہارے دلوں میں بزدلی اور کم ہمتی پیدا ہو جائے گی۔" اس پر ایک آدمی نے پوچھا۔

"ہمارے دلوں میں بزدلی کیوں کر پیدا ہو گی۔"

فرمایا:

"اس وجہ سے کہ تم دنیا سے محبت کرنے لگو گے اور موت سے بھاگنے اور نفرت کرنے لگو گے۔" نبی کریمؐ کی یہ پیش گوئی آج کے مسلمانوں پر حرف بحرف صادق آتی ہے۔ کیا ہم اب بھی اپنے احوال پر غور نہیں کریں گے۔

☆

Marfat.com

روایت حضرت انسؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جس پر صبر کرنے والا شخص اس آدمی کے مانند ہوگا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو"۔

(جس طرح انگارے کو ہاتھ میں رکھنا دشوار ہے اسی طرح دین پر قایم رہنا بھی دشوار ہوگا)۔

☆

روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں (صحابہ اکرامؓ) ______ پھر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانے کے لوگوں کے بعد آئیں گے (تابعین) ______ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (تبع تابعین)"۔

آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ اس کے بعد مزید فرمایا:

"پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی گواہی قسم سے سبقت لے جائے گی اور ان کی قسم گواہی پر سبقت لے جائے گی"۔

☆

مدینہ والوں پر قحط کی وبا نازل ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپؐ سے اس کی شکایت کی۔

آپ نے منبر پر جاکر بارش کیلئے دعا مانگی۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اتنی بارش ہوئی کہ آس پاس کے لوگ ڈوبنے کے ڈر سے شکایت لے کر پہنچے۔

آپ نے فرمایا:

"یااللہ! ہمارے اطراف میں پانی برسا۔ ہم پر نہ برسا"۔

پھر مدینہ پر سے ابر پھٹ کر اس کے اطراف میں بہ صورت دائرہ ہوگیا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر آج ابوطالب ہوتے تو انہیں اس سے خوشی ہوتی"۔

بعض صحابہؓ نے عرض کی ____ "یارسول اللہ! گویا آپؐ ان کے اس شعر کی

Marfat.com

طرف اشارہ فرمارہے ہیں کہ:

ترجمہ شعر: "جو ایسے روشن چہرے والا ہے کہ اس کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے۔

یتیموں کی سرپرستی کرنے والا ـــــ بیواؤں کی پناہ!"

آپؐ نے سن کر فرمایا:

"ہاں! ـــــ"

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ہر نبی کو وہ معجزہ ملا جس پر اس کی امت ایمان لائی لیکن جو مجھےؐ ملا وہ وحی ہے جو خدا نے بھیجی ـــ اور مجھےؐ امید ہے کہ میرے پیروکارتمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے!"

☆

غزوۂ بدر میں جب حریف مقابل آئے اور ایک دوسرے کے قریب آگئے تو مکہ کے فرعون ابوجہل نے کہا ـــــ "خداوندا! یہ ہم میں سب سے زیادہ قطع رحم کرنے والا ہے۔ اس نے بالکل نئی بات کی ہے۔ آج تو اسے ختم کردے"۔

مگر نتیجہ نے بتادیا کہ گویا یہ اس نے اپنے لیے بددعا کی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھائیں۔ ان کو لے کر آپؐ قریش کے سامنے جاکھڑے ہوئے اور فرمایا:

"چہرے رسوا اور ذلیل ہوئے"۔

پھر کنکریاں دم کرکے قریش کی طرف پھینکیں اور صحابہؓ سے فرمایا:

"اب حملہ کرو"۔

حملہ کرتے ہی قریش نے شکست کھائی۔ مسلمانوں نے اللہ کی مدد سے قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کردیا ار ان میں سے بہت سے قید ہوئے۔ جب مسلمان ان کو پکڑنے میں مصروف ہوئے' آپؐ اپنی جھونپڑی میں تشریف فرماتھے اور حضرت سعد بن معاذؓ تلوار حمائل کیے جھونپڑی کے دروازے پر کھڑے تھے۔

☆

Marfat.com

غزوہ ٔ بدر کے بعد حضرت عباسؓ نے کئی بار حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہجرت کی اجازت طلب کی لیکن آپؐ نے باز رکھا اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے جس طرح مجھ پر نبوت ختم کی۔ اسی طرح آپؐ پر ہجرت تمام کرے گا"۔

ہوا بھی ایسا ہی ____!

حضرت عباسؓ نے سب سے آخر میں ہجرت کی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچے تھے۔

☆

غزوہ ٔ اُحد

قزمان نامی شخص کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ:

"وہ دوزخی ہے"۔

جنگ اُحد میں وہ نہایت ہی شجاعت اور بسالت سے لڑا۔ اس نے (دیا ۹) مشرکوں کو تہ تیغ کر دیا۔ یہ ایک زبردست اور بہادر آدمی تھا۔ جب زخموں نے اسے بے کار کر دیا تو لوگ اسے بنی ظفر کے مکان پر اٹھا لائے۔

بعض مسلمان اس سے کہنے لگے ______ "قزمان! آج تم نے خوب ہی داد مردانگی دی۔ تم کو بشارت ہو"۔

اس نے کہا ____ "کس بات کی بشارت؟ _____ بخدا میں تو اپنی قومی روایات اور شجاعت کو برقرار رکھنے کے لیے اسطرح سے لڑا تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں جنگ میں شرکت ہی نہ کرتا"۔

جب اس کے زخموں کی تکلیف زیادہ بڑھی۔ اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا او اس سے اس نے اپنی نبضیں قطع کر دیں۔ اس سے اس کے بدن کا تمام خون بہ گیا اور وہ مر گیا۔

جب رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس کی خودکشی (جو ایک حرام فعل ہے) سے آگاہ کیا گیا تو اس بات کی تصدیق ہو گئی جو آپ نے اس کے دوزخی ہونے کے بارے میں کہی تھی۔

☆

Marfat.com

وہ معاہدہ جو قریش نے بنو ہاشم کے خلاف تحریر کیا تھا' اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت ابو طالب سے کہا:

"اے چچا! اللہ نے دیمک کو نوشتہ ء قریش پر غالب کردیا۔ اس نے جتنے نام اللہ کے تھے وہ تو چھوڑ دیے اور جتنی ظلم و زیادتی' رشتے توڑنے اور بہتان کی باتیں تھیں اس نے اس میں سے سب نکال ڈالیں"۔

انہوں نے پوچھا ______ "کیا آپ کے پروردگار نے آپ کو اس بات کی خبر دی ہے ؟"

آپ نے فرمایا:

"نعم" ____ (ہاں)۔

کہا ______ "پھر تم پر کوئی فتح یاب نہیں ہو سکتا"۔

پھر حضرت ابو طالب قریش کے پاس گئے اور کہا ____ "اے گروہ قریش! میرے بھتیجے نے مجھے اس بات کی خبر دی ہے کہ ایسا ایسا ہے۔ پس تم اپنا لکھا ہوا معاہدہ لاوء۔ اگر ویسا ہی ہے جیسا میرے بھتیجے نے کہا ہے تو پھر ہمارے قطع تعلق سے باز آوء اور جو کچھ اس میں درج ہے اسے چھوڑ دو اور اگر وہ جھوٹا ہوا تو میں اپنے بھتیجے کو تمہارے حوالے کردوں گا"۔

تمام لوگوں نے کہا ______ "ہم راضی ہیں"۔

اور انہوں نے اسی بات پر عہد و پیمان بھی کرلیا۔ پھر سب نے جاکر اسے دیکھا تو دیکھتے کیا ہیں کہ حالت بالکل ویسی ہی ہے جیسی کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمائی تھی لیکن اس واقعے نے ان کی بدسلوکی اور بڑھا دی۔

ازاں بعد قریش ہی کی ایک جماعت نے اس معاہدہ کو تلف کرڈالا۔

☆

حضرت سہلؓ بن عمرو نہایت پرجوش خطیب تھے۔ حالت کفر میں وہ اسلام کے خلاف تقریریں کیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا ____ "ان کے نیچے کے اگلے دو دانت تڑوا دیجے تاکہ تقریر کرنے میں زبان نہ چلنے پائے"۔

آپ نے فرمایا:

Marfat.com

"میں مثلہ کرنا نہیں چاہتا۔ ممکن ہے کہ ان کی تقریروں سے کبھی اسلام کو فائدہ پہنچے"۔ ازاں بعد وہ اسلام لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب تمام عرب میں ارتداد کی ہوا چل گئی تو انہوں نے قریش کے سامنے ایک زبردوست تقریر کی جس کے چند فقرے یہ ہیں:

"اے گروہ قریش!

یہ نہ ہو کہ تم سب کے اخیر میں تو اسلام لائے اور سب سے پہلے مرتد ہو جاوء۔

خدا کی قسم!

یہ دین وہاں پہنچ کر رہے گا جہاں سے سورج نکلتے اور ڈوبتے ہیں"۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایران کے شہنشاہ کی طرف سفارت بھیجی۔

شہنشاہ خسرو کو اس کے لڑکے سیروز (عربی کتب میں اس کا نام شیرویہ لکھا ہے) نے حال ہی میں قتل کردیا تھا اور یہ (اس کے لیے) عجیب خریطہ اس کے سامنے پیش کیا گیا۔

سیروز کو پیغام کا مضمون پڑھ کر اچنبھا ہوا کیونکہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح مخاطب کیا تھا:

"محمد بن عبداللہ' رسول اللہ کی طرف سے

خسرو (خط بھیجتے وقت وہ زندہ تھا) بادشاہ ایران کے نام!"

صحرا کے ایک عرب کی' اس کے نام سے پہلے اپنے نام کو لکھ دینے کی اس گستاخی پر سیروز بھڑک اٹھا۔

اس نے خط کے پرزے پرزے کر دیے اور اپنے یمن کے گورنر کو ہدایت کی "مدینہ میں قبیلہ قریش کا ایک (نعوذباللہ جنونی' اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے۔

اس کا دماغ درست کردو یا پھر اس کا سر مجھے بھیج دو"۔

جب آپ نے یہ بات سنی تو اپنے شانوں کو جنبش دی اور بڑی بے اعتنائی سے محض اتنا کہا:

جس طرح اس نے خط کے پرزے کیے ہیں' اللہ تعالیٰ اس کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا"۔

Marfat.com

آپ کی یہ پیش گوئی جلد ہی پوری ہو گئی۔

بیس سال بھی نہ گزرے تھے کہ ایران مملکت اسلامیہ کی ایک باجگزار ریاست بن چکا تھا اور اس کا حاکم بھی حضور پاکؐ ہی کا تربیت یافتہ تھا۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جو میں دیکھتا ہوں' کیا تم بھی دیکھتے ہو ______ میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح بارش کے قطرے!"

☆

روایت حضرت ابو بکرؓ

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

میرا یہ فرزند سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا"

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"خلافت میرے بعد تیس برس تک رہے گی پھر بادشاہت کا دور شروع ہو جائے گا"

جب حضرت علی کرم اللہ وجہ کے دن پورے ہوئے تو خلافت کو تیس برس پورے ہو گئے تھے۔

ان کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے دور سے بادشاہت شروع ہو گئی تھی۔

☆

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہاری عورتیں بے قابو ہو جائیں گی۔ تمہارے نوجوان بدچلن ہو جائیں گے اور تم جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے"۔

Marfat.com

صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی زبان سے یہ سنا تو انہیں بڑا تعجب ہوا۔

پوچھا ــــــ "اے اللہ کے رسولؐ! کیا یہ بھی ہونے والا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' اس سے بھی زیادہ سخت مرحلہ آنے والا ہے"

صحابہؓ نے پوچھا ــــــ "یارسول اللہ! وہ کیا ــــــ؟"

آپؐ نے فرمایا:

"اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جب تم نہ نیکی کا حکم دو گے نہ برائی سے روکو گے ــــــ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم دیکھو گے کہ معروف منکر اور منکر معروف ہو گیا ہے ــــــ اور جب تم خود برائی کا حکم دو گے اور بھلائی سے روکو گے"۔

پھر مزید فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ اس وقت میں ان کے لیے ایسے ایسے فتنے برپا کردوں گا کہ بڑے بڑے دانش ور بھی چکرا جائیں گے!"

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پیالے میں پانی پیتے تھے۔ وہ حضرت انسؓ بن مالک کے پاس محفوظ تھا۔ ایک بار وہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے اس کو چاندی کے تار سے جڑوا دیا۔اس میں ایک لوہے کا حلقہ بھی لگا ہوا تھا۔ لیکن بعد میں حضرت انسؓ نے اس میں سونے یا چاندی کا حلقہ لگوانا چاہا۔ لیکن حضرت طلحہؓ نے منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کام کیا ہے اس میں تغیر نہیں کرنا چاہیے۔ آپؐ کے دو اور پیالے حضرت سہیلؓ اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے پاس محفوظ تھے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر۱۴

○ صدقہ

○ زکوٰۃ (خیرات)

○ ہدایہ وقرض

Marfat.com

فرمان الٰہی

ترجمہ: ”اور نماز پڑھا کرو اور زکواۃ دیا کرو اور نماز پڑھنے والو کے ساتھ (با جماعت) نماز پڑھا کرو۔“

البقرہ: ع5

☆

ترجمہ: ” اور اللہ نے (اہل کتاب) سے فرمایا کہ تم اگر نماز پڑھتے رہو اور میرے (سب) پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو تو میں تمہارے ساتھ ہوں اور بے شک میں تمہارے گناہ تم سے دور کر دوں گا۔ اور ضرور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔“

المائدہ: ع 3

☆

ترجمہ: ” جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے رہتے ہیں اور اس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے ان کو روز قیامت کے دردناک عذاب کی خبر سنا دو۔ جس دن اس (سونے چاندی) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کے ماتھے' ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اور کہا جائے گا! یہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ آج اپنے جمع کیے ہوئے کا مزہ چکھو۔“

التوبہ: ع 5

☆

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:
باہم تحفے تحائف دیتے رہا کرو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے اور محبت بڑھتی ہے۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اور اپنے خاندان کے لیے صدقہ و زکواۃ لینے کو سخت موجب ننگ و عار سمجھتے تھے فرمایا کرتے کہ:
"جب میں گھر آتا ہوں تو کبھی کبھی اپنے بستر پر کھجور پاتا ہوں ______ جی میں آتا ہے کہ اٹھا کر منہ میں ڈال لوں۔ پھر خیال آتا ہے کہ کہیں صدقہ کی کھجور نہ ہو اس لیے وہیں رکھ دیتا ہوں۔"

☆

ایک مرتبہ حضرت امام حسنؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ڈانٹ کر کہا:
"کیا تمہیں خبر نہیں کہ ہمارا خاندان صدقہ نہیں کھاتا۔"
اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام عالی مقام کے حلق میں انگلی ڈال کر وہ کھجور اگلوا دی!

☆

ایک مرتبہ عبد المطلب بن زمعہ بن حارث اور فضل بن عباسؓ نے جو کہ عم زاد بھائی اور بھتیجے تھے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی کہ اب ہمارا سن نکاح کے قابل ہو گیا ہے۔ تمام لوگوں کی طرح ہمیں بھی صدقہ کا عامل مقرر فرما دیجیے تاکہ اس کے معاوضہ سے کچھ مال جمع کر کے نکاح کے لیے سرمایہ مہیا کریں۔"
آپؐ نے فرمایا:
"صدقہ آل محمدؐ کے لیے جائز نہیں۔ وہ لوگوں کا میل ہے۔"

☆

روایت حضرت انسؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"صدقہ اللہ تعالی کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے!"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ عید میں صدقہ کی ترغیب دی۔ عورتوں کا مجمع تھا۔ حضرت بلالؓ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اپنے کانوں کی بالیاں اور ہاتھوں کی انگوٹھیاں تک اس میں ڈالتی جاتی تھیں۔

☆

آس پاس کے ملوک و سلاطین بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفے بھیجا کرتے تھے حدود شام کے ایک رئیس نے آپؐ کو تحفہ میں ایک سفید خچر دیا تھا۔ عزیز مصر نے بھی آپؐ کو مصر سے ایک خچر روانہ کیا تھا۔ ایک امیر نے آپؐ کو موزے ارسال کیے تھے۔ ایک مرتبہ قیصر روم نے آپؐ کو ایک پوستین بھیجی جس میں دیبا کی سنجاف لگی ہوئی تھی۔ آپؐ نے ذرا دیر کے لیے پہن لی۔ پھر اتار کر حضرت جعفر بن ابی طالب کے پاس بھیج دی۔ وہ پہن کر آپؐ کی خدمت اقدس میں آئے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

" میں نے یہ پوستین اس لیے تمہیں نہیں بھیجی تھی کہ تم خود اسے پہنو۔ " عرض کی:

" پھر کیا حکم ہے۔؟ " ارشاد فرمایا:

" اپنے بھائی نجاشی کو بھیج دو۔" حضرت جعفر فتح خیبر تک حبش میں رہے اور نجاشی نے ان ہی سے اسلام کی تعلیم پائی تھی۔

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ہدایہ اور تحفے قبول فرماتے تھے لیکن اس کے صلہ میں ضرور کوئی شے یا معاوضہ دیتے تھے۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ہدیہ اور تحفے قبول فرماتے تھے اور ان کا صلہ بھی ضرور عطا فرماتے تھے۔ عائشہؓ سے روایت ہے:

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کا معاوضہ دیتے تھے۔ " یمن کے مشہور بادشاہ ضیزن، جس نے حبشی حکومت مٹا کر ایران کے زیر اثر عربی حکومت قائم کی تھی، نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک قیمتی حلہ بھیجا جس کو اس نے 33 اونٹوں کے عوض خریدا تھا۔ آپؐ نے اسے قبول فرمایا اور پھر اسے ایک حلہ ہدیہ بھیجا جو 20 سے زائد اونٹ دے کر خریدا تھا۔

Marfat.com

☆

ایک مرتبہ کسی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک شلوکہ ہدیۃً بھیجا۔

آپ نے اس کو پہن کر نماز ادا فرمائی۔

لیکن نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسے نہایت کراہت اور نفرت سے اتار پھینکا اور فرمایا:

پرہیز گاروں کے لیے یہ ریشمی کپڑے مناسب نہیں۔"

☆

ایک مرتبہ شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ ادھار لیا جب وہ مانگنے کے لیے آیا تو تقاضا کرنے میں اس قدر سخت کلامی سے کام لیا کہ بعض صحابہؓ کو غصہ آگیا اور اسے باہر نکالنے لگے۔ آپؐ نے اپنے رفقاء سے کہا:

"اسے تقاضا کرنے کا حق ہے۔ اسے طلب کرنے دو۔۔ تم اس کے لیے اونٹ تلاش کرو۔" آخر بڑی جستجو اور تلاش کے بعد انہوں نے ایک اونٹ پا لیا۔ اتفاق سے وہ کہیں زیادہ اچھا تھا۔

آپؐ نے فرمایا:

"اس کو یہی دے دو۔"

قرضخواہ ایسا اچھا اونٹ لے کر بہت خوش ہوا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو بہترین طریقہ پر قرض ادا کرے۔"

☆

ایک روز حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ کوئی یہودی ایک ہاشمی پر سختی کر رہا ہے کہ میرا قرض ادا کر۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپؐ کو بے حد دکھ ہوا۔ آپؐ فوراً اپنے گھر گئے اور قرض کی رقم لا کر ہاشمی کی طرف سے یہودی کو ادا کر دی۔

ازاں بعد آپؐ نے ہاشمی سے فرمایا:

Marfat.com

"اتنا قرض نہ لو جو ادا نہ ہو سکے اور پھر غیر قوم کے سامنے شرمندگی بھی ہو۔"
داور محشر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
"شہید فی سبیل اللہ کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں لیکن اگر قرض اس کے ذمہ ہو تو اسے معاف نہیں کیا جاتا۔"

☆

روایت حضرت عبداللہ بن حجشؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرض کے بارے میں فرمایا:
"قسم اس ذات کی کہ میری جان اس کے قبضے میں ہے کہ اگر کوئی جہاد میں شہید ہو جائے اور پھر زندہ ہو کر دوبارہ شہید ہو جائے۔ پھر زندہ ہو کر (سہ بارہ) شہید ہو جائے اور اس کے ذمہ کسی کا قرض آتا ہو۔ وہ جنت میں نہ جائے گا۔ جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے گا۔"

☆

روایت حضرت ابو قتادہؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
"جسے یہ بات اچھی لگے کہ قیامت کے دن خدا اسے تکالیف اور غموں سے نجات دے تو اسے چاہیے کہ تنگ دست مقروض کو مہلت دے یا سارا قرض اسے معاف کر دے۔"

☆

روایت حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
"ان کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے خدا نے منع فرمایا ہے۔ سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک' جسے لے کر بندہ خدا کے حضور میں حاضر ہو گا' یہ ہے کہ آدمی قرضدار مرے اور اتنا مال نہ چھوڑے جس سے اس کا قرض ادا کیا جا سکے!"

☆

Marfat.com

روایت حضرت انسؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی کسی کو قرض دے تو پھر قرض لینے والے سے کوئی ہدیہ قبول نہ کرے۔"

☆

حضور مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی آدمی پیوند پر پیوند لگائے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ قرض لے اور اس کو ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔"

☆

آپؐ کا ارشاد ہے:

"مسلمانو! قرض لینے سے بچو کیونکہ یہ رات کے وقت رنج و فکر پیدا کرتا ہے اور دن کو ذلت و خواری میں مبتلا کرتا ہے!"

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۵

ماں باپ سے حسنِ سلوک

Marfat.com

ماں باپ سے حسن سلوک

فرمان الٰہی

ترجمہ: ”تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرو“۔

ع 71 : 3 پ

ترجمہ: ”اے میرے حبیبؐ!

لوگ آپؐ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں؟ آپؐ فرماد یجئے کہ مال میں سے جو کچھ بھی تم خرچ کرو، وہ (سب سے پہلے) والدین کے لیے خرچ ہونا چاہیے (بعد میں دوسروں کا حق ہے)۔

ع 2 : 62 پ

ترجمہ: ”تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف (ہوں) بھی مت کہو اور نہ ان کو جھڑکو۔ بلکہ ان کے ساتھ ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے نیاز مندی کے ساتھ اپنے کندھے جھکا دو“۔

ع ۱۷ : ۳ پ

Marfat.com

روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ

فخر کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خدا کی خوشنودی' والدین کی خوشنودی میں ہے اور خدا کی ناراضی' والدین کی ناراضی میں ہے"۔

☆

روایت حضرت عباسؓ

سیّدالاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو نیک اولاد بھی ماں باپ پر محبت بھری ایک نظر ڈالتی ہے' اس کے بدلے میں خدا اس کو ایک حجِ مقبول کا ثواب بخشتا ہے"۔

لوگوں نے پوچھا ____ "اے خدا کے رسولؐ! اگر کوئی ایک دن میں سوبار اس طرح رحمت اور محبت کی نظر ڈالے"۔

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں ___ اگر کوئی سوبار ایسا کرے تب بھی خدا (تمہارے تصور سے بڑا اور تنگ دلی سے) بالکل پاک ہے"۔

☆

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ:

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ____ یارسولؐ اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟"

آپ نے ارشاد فرمایا:

"ماں باپ ہی تمہاری جنت' ہیں اور ماں باپ ہی تمہاری دوزخ"۔

☆

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں شریکِ جہاد ہونے کی غرض سے حاضر ہوا۔

آپ نے اس سے دریافت فرمایا:

تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟"

Marfat.com

اس نے عرض کیا ــــــ "جی ہاں ــــــ زندہ ہیں"
ارشاد ہوا:
"جاوٴ ان کی خدمت کرتے رہو۔ یہی جہاد ہے"۔

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ــــــــــ "اے خدا کے رسولؐ!
میرے نیک سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟"
آپؐ فرمایا:
"تیری ماں"
اس نے پوچھا ـــــــ پھر کون ہے؟"
آپؐ نے فرمایا: "تیری ماں"۔
اس نے کہا ــــــــ "پھر کون؟"
تب آپؐ نے فرمایا:
"تیرا باپ ــــــــ!"

☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر ایک آدمی نے کہا ــــــــ حضور! میں نے اپنی ماں کو یمن سے لاکر حج کرایا ہے۔ اسے اپنی پیٹھ پر لاد کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اسے لیے ہوئے عرفات گیا۔ اسی حالت میں اسے مزدلفہ لایا اور منیٰ میں کنکریاں ماریں۔ وہ نہایت بوڑھی ہے۔ ذرا بھی حرکت نہیں کرسکتی۔ میں نے یہ سارے کام اسے اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے انجام دیئے ہیں ــــ تو کیا میں نے اس کا حق ادا کردیا؟"
آپؐ نے فرمایا:
"نہیں ۔ اس کا حق ادا نہیں ہوا"۔
اس نے پوچھا ـــــــ کیوں؟"

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا:

"اس لیے کہ اس نے تمہارے بچپن میں تمہارے لیے ساری مصیبتیں جھیلیں اس تمنا کے ساتھ کہ تم زندہ رہو------ اور تم نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا اس حال میں کیا ہے کہ تم اس کے مرنے کی تمنا رکھتے ہو"۔

☆

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجے"۔

صحابہؓ نے عرض کیا ___ "یارسول اللہ! کوئی اپنے ماں باپ پر کیونکر لعنت بھیج سکتا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"اس طرح کہ جب کوئی کسی کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا تو وہ بھی اس کے ماں باپ دونوں کو برا بھلا کہے گا"۔

☆

روایت حضرت انسؓ

رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر کوئی بندہء خدا زندگی میں ماں باپ کا نافرمان رہا اور والدین میں سے کسی ایک یا دونوں کا اسی حال میں انتقال ہوگیا تو اب اس کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لیے برابر دعا کرتا رہے اور خدا سے ان کی بخشش کی دعا کرتا رہے یہاں تک کہ خدا اپنی رحمت سے اس کو نیک لوگوں میں لکھ دے"۔

☆

روایت حضرت مالک بن ربیعہؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی:

"یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کی کوئی خدمت اولاد کے ذمے ہے؟

"

Marfat.com

آپؑ نے فرمایا:

”ہاں ـــــ نماز پڑھنا ـــــ ماں باپ کے لیے استغفار کرنا۔

اگر انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو اس کو پورا کرنا۔

ماں باپ کے واسطے سے جن لوگوں کی رشتہ داری ہوتی ہے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

ماں باپ کے دوستوں کو عزت و اکرام کرنا۔

یہ سب باتیں ماں باپ کے انتقال کرجانے کے بعد ان کی خدمت میں شامل ہیں“۔

(ان کو پورا کرنے والا جس ثواب کا سزوار ہے اس کا شمار نہیں کیا جاسکتا)

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۶

عفوُ و دَرگزُر

Marfat.com

فرمان خداوندی

ترجمہ: "اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) معاف کرنے کا شیوہ اختیار کرو اور لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہو اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو رہو۔"

الاعراف: ع 24

☆

Marfat.com

روایت حضرت عائشہؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بالطبع فحش گو تھے اور نہ تکلف سے فحش کہنے والے تھے اور نہ بازاروں میں چیختے چلاتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتے تھے بلکہ معاف کرتے اور درگذر فرماتے تھے۔"

☆

ایک مرتبہ کسی جنگ میں آپؐ سے عرض لیا گیا:

"یا رسولؐ اللہ ! آپ دشمنوں پر لعنت کیوں نہیں کرتے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"میں رحمت بن کر آیا ہوں۔ لعنت ڈالنے والا بن کر نہیں آیا۔"

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسیران جنگ کی نسبت تاکید کی کہ ان کو کسی طرح تکلیف نہ ہونے پائے۔ اسیران بدر کو جب آپؐ نے صحابہؓ کے حوالے کیا تو تاکید کی کہ ان کو کھانے پینے کی تکلیف نہ ہونے پاوے۔ چنانچہ خود صحابہؓ کھجور وغیرہ کھا کر گزر بسر کر لیتے تھے مگر قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

غزوہ حنین میں چھ ہزار اسیر رہے۔ سب چھوڑ دیے گئے اور آپؐ نے ان کے پہننے کے لیے چھ ہزار (مصر کے کپڑے کے) جوڑے بھی عنایت فرمائے۔

قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مذّمم کہہ کر گالیاں دیا کرتے تھے مگر آپؐ فرمایا کرتے:

"کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ قریش کی دشنام و لعنت کو کس طرح مجھ سے باز رکھتا ہے۔ وہ مذّمم کہہ کر گالیاں دیتے اور لعنت کرتے ہیں حالانکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)ہوں"

☆

راہ حق کا مسافر سقراط زہر کا پیالہ پی کر فنا ہو گیا——

حضرت نوحؑ نے مخالفت سے تنگ آ کر ایک قیامت خیز طوفان کی استدعا کی اور دنیا کا بیشتر حصہ برباد ہو گیا——

Marfat.com

حضرت عیسیٰؑ تیس چالیس اشخاص کی مختصر جماعت پیدا کر کے بروایت نصاریٰ سولی پر چڑھ گئے لیکن——

سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرض ان سب سے بالا تر تھا۔

حضرت حبابؓ بن الارث نے جب قریش کی ایذا رسانی سے تنگ آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپؐ ان کے حق میں بددعا کیوں نہیں فرماتے تو آپ کا روئے مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ:

"تم سے پہلے وہ لوگ گزرے ہیں جن کے سر پر آرے چلائے جاتے تھے اور چیر ڈالے جاتے تھے تاہم وہ اپنے فرض سے باز نہ آئے——خدا اس کام کو پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک شتر سوار صنعا سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا۔"

☆

آپؐ نے قریش کی زیادتیوں پر ہمیشہ درگذر سے کام لیا اور عفو پر عمل پیرا رہے!

ایک مرتبہ ایک یہودی نے شرارتاً رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو "السلام علیکم" کی بجائے "السام علیکم" (تم پر موت ہو) کہا۔ آپؐ نے اس کے جواب میں فقط "وعلیکم" کہا"۔

حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے عرض کیا:

"یا حضرت! آپؐ نے بھی "السام" کا لفظ کیوں نہ کہا اور فقط "وعلیکم" پر ہی کیوں اکتفا کیا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"برے کلمے سے زبان کو آلودہ کرنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ "وعلیکم" سے بھی وہی مطلب نکل سکتا ہے یعنی تم پر بھی——علاوہ ازیں خداوند تعالیٰ کا ایک نام "رفیق" بھی ہے۔ اس واسطے وہ رفق یعنی نرمی کو پسند کرتا ہے۔"

☆

روایت حضرت ابوہریرہؓ

ایک اعرابی نے مسجد نبویؐ میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے مار پیٹ کرنے کو دوڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں روکتے ہوئے فرمایا:

اسے جانے دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تم نرم گیر بنا کر بھیجے گئے ہو سخت گیر بنا کر نہیں۔"

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ کھجوریں ادھار لیں۔ جب کھجوریں دینے والے نے تقاضا کیا تو آپؐ نے فرمایا:

"آج ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ مہلت دیجئے۔ کچھ آ جائے تو ادا کر دوں گا"

یہ سن کر وہ بولا۔۔۔۔ آہ! بے وفائی۔"

اس پر حضرت عمرؓ کو غصہ آگیا مگر آپؐ نے فرمایا:

عمرؓ جانے دو۔ صاحبِ حق ایسا ویسا کہا ہی کرتا ہے۔"

پھر آپؐ نے حضرت خولہؓ بنت الانصاریہ سے کھجوریں منگوا کر اس کے حوالہ کیں۔

☆

البید بن اعصم یہودی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا۔ آپؐ امدادِ الٰہی سے تندرست ہو گئے۔

حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے عرض کیا:

"یا رسولؐ اللہ! جس نے یہ حرکت کی ہے آپؐ اسے ظاہر کیوں نہیں فرماتے اور اسے رسوا کیوں نہیں کرتے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ میںؐ لوگوں میں کسی کی برائی پھیلاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تندرستی دے دی اس لیے اب میںؐ نہیں چاہتا کہ اس (یہودی) کی برائی پھیلاتا پھروں!"

☆

فضالہ بن عمرؓ سے روایت

فتح مکہ کے سال جبکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف میں مشغول تھے، میں نے دل سے چاہا کہ حضورؐ کو شہید کر دوں۔ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

"اے فضالہ! تم دل میں کیا باتیں کر رہے تھے؟ کیا تم مجھے شہید کرنا چاہتے تھے؟

عرض کیا: نہیں یا رسول اللہؐ"

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسّم فرمایا۔ میرے لیے استغفار کی اور اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر رکھا تو میرے دل کو سکون محسوس ہوا۔

خدا کی قسم!

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابھی اپنا دست مبارک اٹھایا نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری یہ حالت کر دی کہ کوئی چیز میرے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیادہ محبوب نہ معلوم ہوتی تھی۔"

☆

روایت حضرت رافع بن خدیجہ

حضرت رافع غزوہ اشمار میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

رسول پاکؐ کی آمد کی خبر سن کر اعراب پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے گئے۔ غطفان نے **دعثور** بن حارث کو جو ان کا سردار تھا کہا محمد اس وقت اپنے اصحابؓ سے علیحدہ ہیں تمہیں انہیں مارنے کا ایسا موقعہ پھر نہ ملے گا۔

اس پر دعثور اپنی تیز تلوار لیے نیچے اتر آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک درخت کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ وہ تلوار کھینچ کر آپؐ کے سرہانے جا کھڑا ہوا۔ جب آپؐ آہٹ سن کر بیدار ہوئے تو کہنے لگا:

"اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟"

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:"اللہ۔"

اس پر جلالتِ رسولؐ کا ایسا رعب پڑا کہ وہ بے جان ٹانگوں کے ساتھ گر پڑا۔

تب ——

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کی تلوار اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا:

"اب تجھ کو مجھؐ سے کون بچائے گا۔؟"

وہ لرزتے ہوئے بولا:"کوئی نہیں۔"

لیکن —— رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے کچھ نہ کہا۔ معاف کر دیا۔ جس پر وہ اسی وقت ایمان لے آیا۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شہ سواروں نے ایک شخص کو گرفتار کیا مگر وہ جانتے نہیں تھے کہ جسے انھوں نے گرفتار کیا ہے وہ کون ہے!

انھوں نے اسے لا کر آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

آپؐ نے فرمایا:

"تمہیں کچھ معلوم ہے تم نے کسے گرفتار کیا ہے؟ یہ اثامہ بن اثال حنفی ہے۔"

Marfat.com

پھر آپؐ کے حکم سے اسے مسجد نبویؐ کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا تاکہ وہ مسلمانوں کے بہترین طریقہ عبادت اور ان کی اجتماعی شان کو دیکھے تو ممکن ہے اس کا دل پگھل جائے۔

کچھ دیر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے پاس آئے اور پوچھا:

"اے ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟"

ثمامہ نے عرض کیا: اے محمدؐ! میرے نزدیک سب کچھ بہتر ہے۔ اگر آپؐ مجھے قتل کر دیں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کا خون بہانا روا ہے اور اگر آپؐ مہربانی فرمائیں گے۔ تو ایک شکر گزار پر مہربانی فرمائیں گے۔ اگر آپؐ کو مال چاہیے تو فرمایئے جتنا آپؐ چاہیں گے پیش کر دیا جائے گا۔"

لیکن آپؐ نے اس سے کوئی بات نہ کی بلکہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

جب دوسرا دن ہوا تو پھر اس سے سوال فرمایا:

"اے ثمامہ! اب تمہارا کیا خیال ہے؟"

عرض کیا: "وہی جو پہلے آپؐ سے عرض کر چکا ہوں۔"

آپؐ نے پھر اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

تیسرے دن پھر اس سے پوچھا:

"اے ثمامہ اب تمہارا کیا خیال ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔"

آپؐ نے فرمایا: "ثمامہ کو کھول دو۔"

ثمامہ آزاد ہونے کے بعد کھجور کے ایک درخت کے پاس پہنچے۔ غسل کیا پھر مسجد میں آئے اور کلمہ پڑھا:

"اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول اللہ"

پھر عرض کیا:

"واللہ! اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم!! پہلے میرے نزدیک روئے زمین پر آپؐ سے زیادہ کوئی شخص مبغوض نہیں تھا لیکن آج آپؐ کا روئے مبارک میرے نزدیک تمام چہروں سے محبوب ہے ——— واللہ! پہلے میرے نزدیک کوئی مذہب آپؐ کے مذہب سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا لیکن آج آپؐ کا مذہب میرے نزدیک تمام ادیان عالم سے زیادہ پسندیدہ ہے ——— واللہ! پہلے آپؐ کے شہر سے زیادہ کوئی شہر میرے نزدیک مبغوض نہیں تھا لیکن آج آپؐ کا شہر میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ میں عمرہ کے ارادے سے سفر کر رہا تھا کہ آپؐ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا۔ اب آپؐ مجھے کیا مشورہ دیتے ہیں؟"

Marfat.com

اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں دنیا و آخرت کی بھلائی کے حصول کا مژدہ سنایا اور عمرہ ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ثمامہ نے اگر اسلام قبول کیا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کردار اور عفوو درگذر کی وجہ سے کیا تھا۔

☆

کعب بن زہیر اور ان کے بھائی بجیر ابرق عزافؓ میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ایک دن بجیر نے کعب سے کہا:

" تم یہاں ٹھہرو۔ میں اس مدعیِ نبوت کے پاس جاتا ہوں تاکہ دیکھوں کہ وہ کیا کہتا ہے!

"

بجیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ سے کلام پاک سنا تو وہ مسلمان ہو گئے۔

کعب کو جب اس امر کا پتہ چلا تو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجو اور اسلام کی توہین میں یہ اشعار بجیر کو لکھ بھیجے:

کعب کے اشعار کا ترجمہ:

" آگاہ رہو! میری طرف سے اور بجیر کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کیا تو نے دل سے کلمۂ شہادت پڑھ لیا ہے!"

" تجھ پر افسوس! کیا تو نے دل سے کلمہ پڑھ لیا ہے!"

ابوبکرؓ نے تجھے سیراب کرنے والا پیالہ پلا دیا اور امین (محمدؐ) نے تجھے اس پیالہ سے پہلی بار اور دوسری بار پلا دیا' اس لیے تو اسباب ہدایت چھوڑ کر اس کا پیرو بن گیا——اس نے تجھے کیا بتایا۔ تو اوروں کی طرح ہلاک ہو گیا۔ اس نے ایسا مذہب بتایا جس پر تو نے اپنے ماں باپ کو نہ پایا اور نہ اپنے بھائی کو اس پر پایا۔"

اگر تو نے میرا کہا نہ مانا تو میں تجھ پر تاسف نہ کروں گا اور تو ٹھوکر کھا کر گر پڑے گا تو میں دعا نہ کروں گا کہ تو اٹھ کر کھڑا ہو جائے"

حضرت بجیرؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ ماجرا عرض کر دیا جس پر آپؐ نے کعب کا خونِ ہدر☆ فرما دیا اور پھر حضرت بجیرؓ نے کعب کو اطلاع دی اور ترغیب دی کہ حاضر خدمت ہو کر معافی مانگ لے چنانچہ وہ 9ھ کو غزوہ تبوک سے پہلے حاضر خدمت ہوا۔

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ کعب سے واقف نہ تھے۔ کعب نے آپؐ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر عرض کیا:

"یا رسول اللہ! کعب بن زہیر مسلمان ہو کر امان طلب کرتا ہے۔ اجازت ہو تو میں اس کو لے آؤں؟"

آپؐ نے اجازت فرمائی تو کعب نے عرض کیا:

"یا رسولؐ اللہ کعب میں ہی ہوں"

بعد ازاں اسلام لا کر انھوں نے اپنا قصیدہ پڑھا جس میں یہ شعر بھی ہے:

ترجمہ: "مجھے خبر دی گئی ہے کہ بارگاہ رسالتؐ سے میری نسبت وعیدِ قتل صادر ہوئی ہے۔ حالانکہ رسولؐ اللہ سے عفو کی امید کی جاتی ہے۔"

اس قصیدہ سے خوش ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت کعب کو اپنی چادر (بردہ) عنایت فرمائی اور ان کی گزشتہ خطا کا ایک حرف بھی زبان پر نہ لائے۔

☆

ایک مرتبہ ایک شخص نے آکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی:

"یا رسولؐ اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے آپ حد (سزا) کا حکم دیں"

آپؐ خاموش رہے اور نماز کا وقت ہو گیا۔

نماز پڑھنے کے بعد اس شخص نے پھر وہی درخواست کی۔

آپؐ نے فرمایا — "تم نے نماز پڑھی ہے؟"

عرض کیا۔ "ہاں - پڑھ لی۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"خدا نے تمہارا گناہ معاف کر دیا۔"

☆

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک عورت کو دیکھا جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ رک گئے اور اس سے مخاطب ہو کر فرمایا:

کسی کے خون کو مباح قرار دے دینا۔

Marfat.com

"صبر کرو——"

وہ عورت آپؐ کو پہچانتی نہ تھی گستاخی کے ساتھ بولی: "ہٹو! تم کیا جان سکتے ہو کہ مجھ پر کیا بیت رہی ہے۔"

آپؐ چلے آئے۔

لوگوں نے عورت سے کہا۔ "تو نے نہیں پہچانا۔ وہ رسولؐ اللہ تھے"

وہ دوڑی ہوئی آئی اور کہا۔ "میں حضور کو پہچانتی نہ تھی۔"

آپؐ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ "صبر وہی معتبر ہے جو عین مصیبت کے وقت کیا جائے"

آپؐ نے عورت کی تلخ بات پر اسے کچھ نہیں کہا اور درگذر سے کام لیا۔

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

"ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس مبارک سے اٹھے اور ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک اعرابی حضورؐ کے قریب آیا اور اس نے حضور پاک کی گردن مبارک میں پڑی ہوئی چادر کو اس زور سے کھینچا کہ چادر کی درشتی سے آپؐ کی گردن مبارک چھل گئی۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کی طرف دیکھا تو اس نے کہا—— "خدا کے اس مال میں سے جو آپؐ کے پاس ہے مجھے دینے کا حکم فرما دیں۔ میرے پاس یہ جو دو اونٹ ہیں انہیں مال سے لاد دیں کیونکہ میں بال بچے دار ہوں۔ یہ مال نہ آپؐ کا ہے نہ آپؐ کے باپ کا۔"

حضور پاکؐ نے انتہائی شفقت سے فرمایا:

"میں ہرگز اس وقت تک مال نہیں دوں گا جب تک تو مجھے اس چادر کی گرفت سے نہ چھوڑے گا جسے تو نے کھینچ رکھا ہے۔"

اعرابی نے کہا: "خدا کی قسم! میں ہرگز اس چادر کو ڈھیل نہ دوں گا۔ جب تک آپؐ میرے ان دونوں اونٹوں کو لدوا نہیں دیتے۔"

پھر حضور پاکؐ نے کسی شخص کو بلا کر فرمایا: "اس کے ایک اونٹ پر کھجوریں اور دوسرے پر جو لدوا دو"

Marfat.com

چنانچہ اس کے دونوں اونٹ لاد دیے گئے۔

اس کے بعد اس شقی القلب نے آپ کی چادر چھوڑی۔ آپؐ نے اسے کچھ کہا اور نہ ہی کسی اور کو کچھ کہنے دیا۔

کیا دنیا کا کوئی مورخ یا دانشور عفو و درگذر کی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے؟

☆

غزوۂ بدر کے بعد جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لیے کاروائی شروع کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے بھی اپنے شوہر (ابوالعاص) کے فدیہ کے لیے کچھ مال بھیجا۔ اس میں وہ ہار بھی تھا جو خدیجہؓ نے ابوالعاص سے ان کی شادی کرتے وقت ان کو جہیز میں دیا تھا۔

اس ہار کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت متاثر ہوئے۔ آپؐ نے صحابہ سے فرمایا:

"مناسب سمجھو تو زینبؓ کی خاطر اس کے اسیر شوہر کو رہا کر دو اور اس کا ہار اسے واپس کر دو۔"

سب نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! ہم بخوشی تیار ہیں۔"

چنانچہ ابو العاص کو چھوڑ دیا گیا۔ اور حضرت زینبؓ کا ہار ان کو واپس بھجوا دیا گیا۔

آپؐ نے اگر ابوالعاص کے ساتھ درگذر سے کام لیا تو صحابہؓ کے مشورے کے بغیر نہ لیا' حالانکہ وہ آپؐ کے داماد تھے اور آپؐ تنہا بھی ان کے بارے میں ہر قسم کا فیصلہ کرنے کے مجاز تھے۔

☆

رمضان 2ھ میں غزوہ بدر پیش آیا۔

مسلمانوں کے مقابلہ پر اہل مکہ کے لشکر میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل تھے جو مشرکین کے مجبور کرنے پر سخت ناگواری کے ساتھ شریک جنگ ہوئے۔ حضرت عباسؓ' ابو البختری بن ہشام اور کچھ دوسرے اشخاص ایسے ہی لوگوں میں تھے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حقیقت حال کا علم تھا اس لیے جنگ سے پہلے صحابہؓ سے فرمایا:

"بعض لوگ زبردستی ہمارے مقابلے پر کھینچ لائے گئے ہیں۔ وہ ہم سے قطعاً لڑنا ہیں

Marfat.com

چاہتے لہٰذا اثنائے جنگ میں میرے چچا عباس بن عبدالمطلب یا بنو ہاشم کا کوئی دوسرا آدمی ابو البختری بن ہشام تمہارے سامنے آ جائیں تو ان کو قتل نہ کرنا۔"

جلیل القدر صحابی ابو حذیفہؓ بن عتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی اس حکمت کو نہ سمجھ سکے اور بول اٹھے:

"یہ حق و باطل کا مقابلہ ہے۔ یہ کیا تفریق ہے کہ ہم اپنے بیٹے' بھائی اور خاندان والوں کو تو قتل کریں اور عباس اور دوسرے بنو ہاشم کو چھوڑ دیں۔ واللہ! اگر میں نے عباس کو پالیا تو انہیں اپنی تلوار کی لگام دوں گا۔"

حضور پاکؐ کو ابو حذیفہؓ کی بات ناگوار گزری۔ آپؐ نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"ابو حفص! تم نے سنا۔ کیا عمِ رسولؐ کا چہرہ تلوار کے قابل ہے؟ حضرت عمرؓ فرط غضب سے بے تاب ہو گئے اور عرض کی:

"یا رسولؐ اللہ! اگر اجازت ہو تو ابو حذیفہ کا سر قلم کر دوں۔"

چونکہ حضرت ابو حذیفہؓ نہایت مخلص اور جانثار صحابی تھے اور یہ جذباتی بات حضرت عمرؓ کے منہ سے اتفاقاً نکل گئی تھی اس لیے رحمت دوعالم نے درگذر سے کام لیا۔

☆

غزوہ بدر کے قیدیوں میں سہیل بن عمرو بھی شامل تھا یہ عموماً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں تقریریں کیا کرتا تھا۔

حضرت عمرؓ نے رسولؐ اللہ سے عرض کیا:

"آپ' سہیل بن عمرو کے سامنے کے دو دانت تڑوا دیں تاکہ اس کی زبان نہ چل سکے پھر یہ کسی جگہ آپؐ کی مخالفت میں تقریر نہیں کر سکے گا۔"

آپؐ نے فرمایا:

"میں ایسا نہیں کروں گا۔ اگر میں نے اب اس کے دانت تڑوا دیے تو اللہ تعالیٰ مجھے بھی سزا دے گا اگرچہ میں نبی ہوں ـــــ ممکن ہے یہ آیندہ ایسی تقریریں کرنے لگے جس پر تم کو کوئی اعتراض نہ ہو۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا اسلام لانے کے بعد سہیل بن عمرو کے بارے میں عفو سے کام نہ لیتے

Marfat.com

تو حالات کچھ اور ہو جاتے۔ سہیل بن عمرو جیسے خطیب کی حمایت حاصل نہ ہوتی اور مخالفت و دشمنی میں بھی مزید اضافہ ہو جاتا۔

☆

جب یمن کے قبیلہ طے کے مقتدی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے تو ان میں ایک لڑکی بھی تھی۔ اس نے حضور پاکؐ کی خدمت میں عرض کیا:

"اگر آپؐ مناسب سمجھیں تو مجھے آزاد کر دیں اور قبائل عرب میں میری تضحیک نہ کریں میں اپنے قبیلے کے سردار کی بیٹی ہوں۔ میرا باپ اپنے قبیلے کی حمایت کرتا۔ قیدی کو رہا کر دیتا۔ بھوکے کو پیٹ بھر کھانے کو دیتا۔ برملا سلام کرتا تھا اور اہل حاجت کو کبھی محروم نہیں جانے دیتا تھا۔ میں حاتم طائی بیٹی ہوں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اے لڑکی! یہ صفات سچے مومنوں کی ہیں۔ اگر تیرا باپ مسلمان تھا تو ہم اس کے لیے رحم و مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔"

پھر آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا:

"اس لڑکی کو چھوڑ دو۔ اس کا باپ مکارم اخلاق کو پسند کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ بھی مکارم اخلاق کو پسند کرتا ہے۔"

اس پر ابو بردہ بن نیارؓ کھڑے ہو کر کہنے لگے۔یارسولﷺ کیا اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو پسند کرتا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جنت میں بجز خوش اخلاق کے اور کوئی داخل نہ ہو گا۔"

☆

جب قریش نے حضور پاکؐ کو جھٹلایا اور حد سے زیادہ آپؐ کو ایذا پہنچائیں تو حضرت جبریلؑ نے حاضر ہو کر کہا:

"اللہ تعالیٰ نے اس فرشتہ کو حکم فرمایا ہے جو پہاڑوں پر مقرر ہے اور تمام پہاڑ اس کے قبضہ و تصرف میں ہیں کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمائیں۔ ان کا حکم بجا لاؤ چنانچہ پہاڑوں کو ان پر فرشتہ نے عرض کیا۔ "اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! حکم فرمایئے آپؐ کیا چاہتے ہیں۔ اگر آپؐ چاہیں تو اخیشبین نامی پہاڑوں کو ان پر زیر و زبر کر دوں۔"

Marfat.com

(اخشبین مکہ مکرمہ میں دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان آبادی ہے)۔

حضور پاکؐ نے فرمایا:

"نہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ ہلاک ہوں۔"

نیز قریش کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ:

"میں پسند کرتا ہوں کہ صبر کروں اور اپنی امت کے بارے میں عذاب کی تاخیر چاہوں شاید کہ حق تعالیٰ انہیں بخش دے اور انہیں توبہ کی توفیق دے کر ان پر رحمت فرمائے۔"

☆

صلح حدیبیہ

صلح حدیبیہ کے دوران یہ واقعہ پیش آیا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فراش بن امیہؓ کو بلا کر ثعلب نامی اونٹ مکہ بھیجا تاکہ وہ اشرافِ مکہ کو آپؐ کے آنے کی غرض بتائیں۔

جب وہ مکہ پہنچے تو قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اونٹ کو ذبح کر ڈالا اور فراش کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن حبشیوں نے ان کی حمایت کی۔ اس پر قریش نے ان کو چھوڑ دیا۔

اس کے بعد ....!

حضرت فراشؓ رسول اللہؐ کے پاس چلے آئے۔

قریش نے چالیس سے پچاس آدمی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جانب اس غرض سے روانہ کیئے وہ رسول اللہؐ کی فرودگاہ کا چکر لگائیں تاکہ آپ کے صحابہؓ میں اگر کسی پر ان کا داؤ چلے تو وہ اسے قتل کر دیں۔ ان بدبختوں نے آپؐ کی فرودگاہ میں پتھر اور تیر پھینکے۔

جب یہ فتنہ پرور لوگ گرفتار ہو گئے اور انہیں حضور پاکؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے نہ صرف انہیں معاف کر دیا بلکہ رہا کرنے کا حکم بھی دے دیا۔

☆

غزوہ احد میں کفار کی یلغار پر آپؐ نے فرمایا:

اللھم اغفر لھم—(اے خدا! انہیں معاف فرما دے)۔

صحابہؓ کو بہت شاق گزرا۔ انہوں نے آپؐ سے عرض کیا:

"یا رسول اللہؐ! کاش آپؐ ان پر بددعا فرماتے اور یہ ہلاک ہو جاتے۔"

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا:

"میں بد دعا کے لیے نہیں مبعوث ہوا ہوں بلکہ میں حق کی دعوت اور جہان بھر کے لیے رحمت بن کر مبعوث ہوا ہوں۔"

غزوہ احد میں ایسا کون سا ظلم تھا جو دشمن نے آپ پر نہیں کیا لیکن سراپا رحمتؐ نے ان کے لیے پھر بھی بد دعا نہ کی بلکہ اللہ کے حضور ان کی بہتری کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

☆

کفارِ ثقیف جنھوں نے طائف میں رسول پاکؐ کے پائے مبارک کو زخمی کر دیا تھا مدینہ میں وفد لے کر آئے تو آپؐ نے ان کو مسجد نبویؐ میں اتارا اور بہ نفس نفیس ان کی مہمانی کے فرائض ادا کیے۔

دشمن کے ساتھ یہ حسن سلوک' رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کا کام تھا۔ خدا اور اس کے بندے کیوں نہ انہیں رحمت للعالمین کہہ کر پکاریں۔

☆

بنو ثقیف کے محاصرہ کے دوران پہلی بار قلعہ شکن آلات یعنی دبابہ اور منجنیق استعمال کیے گئے۔ دبابہ پر اہل قلعہ نے لوہے کی گرم سلاخیں برسائیں اور اس شدت کی تیراندازی کی کہ حملہ آوروں کو ہٹنا پڑا۔ بہت سے لوگ زخمی ہوئے مگر شہر فتح نہ ہو سکا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نوفل ابن معاویہؓ کو بلا کر پوچھا:

"تمہاری کیا رائے ہے؟"

انہوں نے عرض کیا کہ: "لومڑی بھٹ میں گھس گئی ہے اگر کوشش جاری رہی تو پکڑی جائے گی۔ اگر چھوڑی جائے تب بھی کوئی اندیشہ نہیں۔"

چونکہ آپؐ کی جانب سے صرف مدافعت مقصود تھی اس لیے آپؐ نے حکم دیا کہ محاصرہ اٹھا لیا جائے۔

صحابہ نے عرض کی: "آپؐ ان کو بد دعا دیں۔"

اس پر آپؐ نے یہ دعا دی:

اللھم اھد ثقیفا و ائت بھم

"اے خدا ثقیف کو ہدایت دے اور توفیق دے کہ میرے پاس حاضر ہو جائیں۔"

آپؐ نے انہیں بد دعا نہ دی اور جو دعا خدا کے حضور کی وہی دعا مقبول ہوئی۔

☆

Marfat.com

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غنائم حنین تقسیم فرما رہے تھے تو ایک رئیس الخوارج نے کہا:

"یا رسولؐ اللہ! عدل کیجئے!"

آپؐ نے فرمایا:

"تجھ پر افسوس! میں اگر عدل نہ کروں گا تو اور کون کرے گا۔ اگر میں عادل نہیں تو تو نا امید و زیاں کار ہے۔"

حضرت عمرؓ نے عرض کیا—— "مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اسے جانے دو——کیونکہ اس کے اصحاب ایسے ہیں کہ ان کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غزوہ حنین میں دشمن کے جس رسالہ کے پیچھے مسلمانوں کو بھیجا تھا آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ اگر بجاد (یہ سعد بن کبر سے تھا) پر تمہارا قابو چل جائے تو اسے جانے نہ دینا۔ کسی نہ کسی طرح پکڑ لینا "——اس نے کوئی جرم کیا تھا۔

جب وہ مسلمانوں کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ اسے اور اس کے اہل و عیال اور شیما بنت الحارث بن عبداللہ بن عبدالعزی کو جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رضاعی بہن تھی گرفتار کرنے کے بعد گھسیٹتے ہوئے لے چلے۔ شیما کے چیخنے چلانے پر مسلمانوں نے اس پر سختی کی تو وہ بولی:

کچھ جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ بخدا! میں تمہارے صاحب کی رضاعی بہن ہوں——"

مگر مسلمانوں نے اس وقت اس کی اس بات کو سچ نہ مانا اور اسے اسطرح گھسیٹتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے لے آئے۔ شیما نے رسول پاکؐ کے سامنے پہنچ کر کہا——"یا رسولؐ اللہ! میں آپ کی بہن ہوں۔"

آپؐ نے پوچھا:

"اس کی کیا علامت ہے؟"

اس نے کہا——بچپن میں ایک مرتبہ میں آپؐ کو پیٹھ پر چڑھائے ہوئے تھی۔ آپؐ نے میری پیٹھ پر زور سے کاٹ لیا تھا۔ اس کا نشان اب تک موجود ہے——!

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس نشان کو پہچان لیا۔ اس کے بعد آپؐ نے اس کے بیٹھنے کے لیے چادر بچھا دی اور کہا:

"آؤ۔ اس پر بیٹھو۔"

"اس کے بعد اسے اختیار دیتے ہوئے فرمایا:

"اگر میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو میں عزت اور محبت کے ساتھ تم کو رکھوں گا۔ اگر اپنے گھر جانا چاہتی ہو تو آؤ! میںؐ تمہیں کچھ دے کر تم کو تمہارے گھر واپس کر دوں۔"

شیما نے کہا: بہتر یہ ہے کہ آپؐ مجھ کو میرے گھر بھجوا دیں۔

چنانچہ — آپؐ نے اسے کچھ مال و متاع دے کر باعزت اس کو اس کے گھر کو روانہ فرما دیا

☆

غزوہ حنین میں رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا تو ایک نصرانی نے کہا:

"یہ تقسیم خدا کی رضا مندی کے لیے نہیں ہے۔"

آپؐ نے سنا تو فرمایا:

"خدا موسیٰؑ پر رحم کرے۔ ان لوگوں نے اس سے بھی زیادہ اسے ستایا تھا۔"

☆

روایت حضرت اسامہؓ بن زید بن حارثہ

— "رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس کی خوگیر☆ پر ایک فدک کی چادر پڑی ہوئی تھی۔ پوست خرما کی رسی کی لگام تھی۔ آپؐ نے مجھے پیچھے بٹھا لیا اور سعد بن عبادہؓ کی بیماری میں مزاج پرسی کے لیے تشریف لے چلے۔ آپؐ عبداللہ بن ابی کے پاس سے گزرے تو تراحم نامی قلعے میں تھا۔

آپؐ کی سواری کی گرد اڑی تو اس منافق نے اپنی ناک پر چادر رکھ لی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بولا۔ "دیکھو گرد نہ اڑاؤ۔"

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قریب پہنچے تو اس نے کہا۔ "محمدؐ! اپنا گدھا ہٹاؤ تمہارے گدھے کی بدبو نے میرا دماغ پریشان کر دیا ہے۔"

عبداللہ بن ابی کے ارد گرد قوم والے بیٹھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو

Marfat.com

ان کے پاس سے یوں ہی گزرنا مناسب نہ لگا اس لیے آپؐ اپنے گدھے پر سے اتر پڑے۔ اور تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے۔ آپؐ نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی جانب دعوت دی۔ اللہ کے نام سے نصیحت اور پرہیزگاری کی تلقین فرمائی۔ خوش خبری سنائی اور خوف دلایا۔

عبداللہ بن ابی چپ چاپ سنتا رہا۔ جب آپؐ گفتگو فرما چکے تو اس نے کہا:

جناب! آپؐ کی ان باتوں سے بہتر کوئی بات نہیں' اگر یہ سچی ہیں——لیکن آپؐ اپنے گھر میں بیٹھئے اور جو شخص ان باتوں کو سننے کے لیے آپؐ کے پاس آئے اس سے بیان کیجئے۔ جو آپؐ کے پاس نہ آئے اسے ان باتوں سے تکلیف نہ دیجئے جو وہ ناپسند کرتا ہو۔"

عبداللہ بن رواحہؓ نے جن کے پاس اور مسلمان بھی بیٹھے ہوئے تھے' کہا:

"آپؐ کیوں ایسا نہ کریں۔ ہماری مجلسوں' ہمارے احاطوں اور ہمارے گھروں میں آپؐ ایسی باتیں ضرور کیا کیجئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو بخدا' ہمیں بے حد پسند ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت عطا فرمائی اور ان کی جانب رہنمائی فرمائی۔[2]"

عبداللہ بن ابی نے جب اپنی قوم کی یہ مخالفت دیکھی تو بولا:

ترجمہ اشعار:

"جب تیرا دوست تیرا مخالف ہو جائے تو تو ہمیشہ ذلیل ہوتا رہے گا۔ اور جن سے تو ہشت مشت کرتا رہتا ہے وہ تجھے پچھاڑ دیں گے۔"

"کیا باز اپنے بازو نہ ہونے پر بھی بلند ہو سکتا ہے اور اگر کبھی اس کے پر اکھاڑ دیے جائیں تو وہ ضرور گر پڑے گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید کوئی بات نہ کی۔ وہؐ آگے ہو لیے اور سعدؓ بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے۔

عبداللہ بن ابی کی باتوں سے رسول پاکؐ کا چہرہ مبارک اداس دکھائی دے رہا تھا۔ سعد یہ دیکھ کر بولے:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپؐ کے چہرہ مبارک پر کچھ تغیر دیکھ رہا ہوں۔ گویا آپؐ نے ایسی بات سماعت فرمائی ہے جو آپؐ ناپسند فرماتے ہیں۔"

1. [illegible] زین کے نیچے کا کپڑا' نمارا

2. یہ باتیں تاریخ طبری میں [illegible] ہیں۔

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا۔ "ہاں!"

پھر آپؐ نے انہیں ان باتوں کے بارے میں بتایا جو عبداللہ بن ابی نے کہی تھیں۔

حضرت سعدؓ نے سن کر عرض کیا:

"یا رسول اللہ! اس سے نرمی فرمایئے کیونکہ واللہ! اللہ آپؐ کو ہمارے پاس ایسے وقت لایا جب ہم اس کے لیے تاج تیار کر رہے تھے۔ آپؐ کی آمد سے یہ سب کچھ دھرے کا دھرا رہ گیا جس پر وہ سمجھتا ہے کہ آپؐ نے اس کی حکومت چھین لی۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کی منافقانہ باتوں پر جس عفو و درگذر سے کام لیا' شاید ہی کوئی اپنے دشمن کے بارے میں اس فراخدلی سے لے سکے۔

☆

جس زمانے میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کی تیاریاں کر رہے تھے اس بات کی خاص احتیاط فرما رہے تھے کہ قریش کو ہمارے ارادوں کی خبر نہ ہو۔ حاطبؓ ایک صحابی تھے انھوں نے چاہا کہ قریش کو اس کی اطلاع کر دیں۔ چنانچہ ایک خط لکھ کر انھوں نے چپکے سے ایک عورت کی معرفت مکہ روانہ کیا۔ آپؐ کو اس کی خبر ہو گئی۔ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ اسی وقت بھیجے گئے جو قاصد کو مع خط کے گرفتار کر لائے۔ حاطبؓ کو بلا کر پوچھا تو انھوں نے صاف صاف اپنے قصور کا اعتراف کیا اور معذرت چاہی۔

یہ موقع تھا کہ ہر سیاستدان مجرم کو سزا کا فتویٰ دیتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس لیے معاف فرما دیا کہ وہ شرکائے بدر میں سے تھے عورت جو اس جرم میں برابر کی شریک تھی اس سے بھی کسی قسم کا تعرض نہیں فرمایا۔ حالانکہ یہ خط اگر دشمنوں کے ہاتھوں تک پہنچ جاتا تو مسلمانوں کو سخت خطرات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔

☆

روایت قتادہ

فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا:

"سوائے اللہ واحد کے کوئی اور خدا نہیں۔ وہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور صرف اس نے مشرکین کی جماعتوں کو شکست دے کر بھگا دیا۔ سن لو! سوائے کعبہ کی خدمت اور حجاج کی آب رسانی کے ہر عمارت'

Marfat.com

خون اور ہر قسم کی جائیداد آج بالکل میرے اختیار میں ہے۔ جو شخص خطا سے مارا جائے اس کے عوض وہ دیت مقرر کی جاتی ہے جو کوڑے یا ڈنڈے عمداً مارنے کی دیت ہے ہے اور یہ دیت واجب ہے جس سے کوئی مصرف نہیں اور وہ یہ ہے کہ چالیس حاملہ اونٹیاں دی جائیں۔

اے قریش!

اللہ نے نخوت اور جاہلیت کو تم سے دور کر دیا ہے تم کو اسے قطعی ترک کر دینا چاہیے۔

تمام انسانوں کے باپ آدمؑ تھے اور آدمؑ کو اللہ نے مٹی سے بنایا ہے۔"

اس کے بعد آپؐ نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ: "اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو خاندانوں اور قبائل میں تقسیم کیا تاکہ شناخت ہو سکے۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہے۔"

☆

روایت عبداللہ بن ابی نجیع

جس وقت ذی طویٰ سے رسول مقبول نے اپنی فوج کو جنگ کے لیے مختلف حصوں میں تقسیم کیا تو آپؐ نے حضرت زبیرؓ کو حکم دیا کہ وہ کچھ لوگوں کو کداء کی سمت سے مکہ میں داخل کریں۔

حضرت زبیرؓ آپؐ کے میسرہ پر تھے۔ انہوں نے سعدؓ بن عبادہ کو اس سمت سے بڑھنے کا حکم دیا بعض علماء سیر نے بیان کیا ہے کہ جب سعدؓ مکہ میں داخل ہونے کے لیے چلے تو انہوں نے کہا کہ آج بے دریغ قتل کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت کا لحاظ نہ کیا جائے گا۔

ان کے اس جملہ کو مہاجرین میں سے کسی نے سن لیا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر عرض کیا کہ ذرا سنئے! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ قریش پر زیادتی کریں گے۔

اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ ابن ابی طالب سے فرمایا کہ

"تم فوراً سعدؓ کے پاس پہنچو اور جھنڈا ان سے لے کر تم خود مکہ میں داخل ہو۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز یہ نہیں چاہتے تھے کہ فتح یا کامیابی کی صورت میں کسی کو کوئی نقصان یا معمولی سا صدمہ بھی پہنچایا جائے۔ آپؐ عفوو درگذر کی راہ پر گامزن تھے۔

☆

Marfat.com

ہند بنت عتبہ کے بارے میں ایک روایت

مکہ کے جبار قریش میں سے ہند بن عتبہ بھی شامل تھی۔ اس نے اپنی اس حرکت کی وجہ سے جو حمزہ کے ساتھ اس نے احد میں کی تھی' چہرے پر نقاب ڈال رکھا تھا۔ اسے اپنے آپ میں خوف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسے اپنے قبضہ میں کر لیں گے۔ جب سب عورتیں آپؐ کے پاس بیعت کے لیے آئیں تو آپؐ نے ان سے کہا:

"اس اقرار کے ساتھ میری بیعت کرو کہ اللہ واحد کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی۔"

ہند بولی: "آپؐ ہم سے ایسی بات کا اقرار لے رہے ہیں کہ اس کا اقرار آپؐ نے مردوں سے نہیں لیا مگر اس کے لیے آمادہ ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اس بات کا عہد کرو کہ چوری نہ کرو گی۔"

ہند نے عرض کی: "ابو سفیان کے مال سے البتہ تھوڑا بہت مجھے مل بھی جاتا تھا مگر میں نہ جانتی تھی کہ میرے لیے وہ جائز ہے یا ناجائز۔"

اس پر ابو سفیان نے جو وہاں اس وقت موجود تھا' کہا کہ اب سے پہلے جو کچھ تم کو اس میں سے پہنچا ہے وہ تمہارے لیے حلال ہے۔"

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا:

"کیا تم ہند بنت عتبہ ہو؟"

اس نے کہا۔ "ہاں میں ہند بنت عتبہ ہوں۔ آپؐ میری گزشتہ خطائیں معاف فرمائیں۔ اللہ آپؐ کی خطائیں معاف کر دے گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اور یہ اقرار کرو کہ زنا نہ کرو گی۔"

ہند نے عرض کیا: "یا رسولؐ اللہ! کیا شریف بی بی زنا کرتی ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"اور یہ اقرار کرو کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گی۔"

ہند نے عرض کیا: "ہم نے چھوٹوں کو پال کر بڑا کیا تھا۔ آپؐ ہی نے بدر میں ان کو قتل کر دیا۔ یہ بات آپؐ سمجھ لیں۔"

Marfat.com

اس بات پر حضرت عمرؓ بن خطاب اس قدر ہنسے کے بے قابو ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اور یہ اقرار کرو کہ کسی پر بہتان نہ لگاؤ گی۔"

ہند بولی ——— "بخدا بہتان بہت ہی بری اور ذلیل بات ہے اور بعض لوگوں سے درگذر کر دینا زیادہ کارگر ہوا کرتا ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اقرار کرو کہ میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو گی۔"

ہند نے عرض کیا ——— "ہم یہاں اس لیے نہیں آئے کہ کسی اچھی بات کے لیے آپؐ کے حکم کی خلاف ورزی کریں۔"

اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا:

"ان کی بیعت لے لو۔"

پھر آپؐ نے ان سب کے لیے دعائے مغفرت کی۔

حضرت عمرؓ نے ان سے بیعت لے لی۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوائے ان عورتوں کے جن کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لیے حلال نہیں فرمایا تھا یا جو آپؐ کی محرم تھیں، اور کسی غیر عورت سے نہ مصافحہ کرتے تھے نہ اسے ہاتھ لگاتے تھے اور نہ کوئی غیر عورت آپؐ کو ہاتھ لگاتی تھی۔ آپؐ نے اللہ اور اس کے دین کی خاطر ہندہ جیسی ظالم عورت کو بھی معاف فرما دیا۔

☆

کفار مکہ 21 سال تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپؐ کے نام لیواؤں کو ستاتے اور ان پر ہر طرح کا ظلم و ستم ڈھاتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ گھربار اور وطن تک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے لیکن جب مکہ فتح ہوا تو اسلام کے یہ بدترین دشمن جو اب تک مکمل طور پر رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رحم و کرم پر تھے اور آپؐ کے ایک اشارے پر ان کو خاک و خون میں ملایا جا سکتا تھا' پیش ہوئے تو آپؐ نے ان تمام جابروں اور ظالموں سے' جو فتح مکہ کے بعد اب آپؐ کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے' پوچھا:

"تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں۔"

انہوں نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا ——— "اے صادق! اے امینؐ! تم ہمارے

Marfat.com

شریف بھائی اور شریف برادرزادے ہو۔ ہم نے تمہیں ہمیشہ رحم دل پایا ہے ـــــ!"

حضور پاکؐ نے فرمایا:

"آج میں تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔"

پھر ذرا توقف کے بعد فرمایا:

"تم پر کچھ الزام نہیں ـــــ جاؤ! آج تم سب آزاد ہو۔"

دنیا میں اس سے بڑھ کر عفو و درگذر کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے!

☆

ہبار بن الاسود وہ شخص تھا جس کے ہاتھ سے جگر گوشہ رسولؐ حضرت زینبؓ کو سخت تکلیف پہنچی تھی۔ ہبار بن السود نے جان بوجھ کر انؓ کو اونٹ سے نیچے گرا دیا تھا جس سے ان کو سخت چوٹ آئی اور حمل ساقط ہو گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی بعض جرائم کا وہ مرتکب ہوا تھا اور اسی بنا پر فتح مکہ کے وقت ہبار اشتہاریان قتل میں داخل تھا۔ چاہا کے بھاگ کر ایران چلا جائے کہ داعی ہدایت نے خود آستانہ نبوت کی طرف جھکا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

یا رسولؐ اللہ! میں بھاگ کر ایران جانا چاہتا تھا لیکن پھر مجھے حضورؐ کے احسانات اور حلم و عفو یاد آئے۔ میری نسبت آپؐ کو جو خبریں پہنچیں وہ صحیح تھیں مجھے اپنی جہالت اور قصور کا اعتراف ہے ـــــ اب میں اسلام سے مشرف ہونے آیا ہوں۔"

باب رحمت وا تھا

آپؐ نے اسے معاف فرما دیا: (سبحان اللہ)

اس سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت عفو و درگذر کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے!!

☆

وحشی، جس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے محبوب چچا حمزہؓ کو غزوہ احُد میں شہید کیا تھا، مکہ میں رہتا تھا۔ جب اسلام کی قوت نے مکہ میں ظہور کیا تو وہ بھاگ کر طائف آیا۔ طائف نے بھی آخر سرِ اطاعت خم کیا اور وحشی کے لیے طائف میں بھی امن نہ رہا۔ لیکن اس نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سفراء کے ساتھ کبھی سختی سے پیش نہیں آتے۔ ناچار اس نے رحمت دوعالم کے دامن میں آ کر پناہ لی اور اسلام قبول کیا۔

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے صرف اس قدر فرمایا:
"میرے سامنے نہ آیا کرنا کہ تم کو دیکھ کر مجھے اپنے چچا کی یاد آتی ہے!"

☆

صفوان بن امیہ جاہلیت کے دور میں اشراف قریش میں سے تھے اور اسلام کے سخت دشمن تھے۔ فتح مکہ کے دن بھاگ گئے۔ حضرت عمیرؓ بن وہب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

"صفوان میری قوم کے سردار ہیں وہ بھاگ گئے ہیں تاکہ اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیں۔ احمر و اسود کو آپؐ نے امان دی ہے ان کو بھی امان دید یجئے۔"

آپؐ نے سن کر فرمایا:
"تو اپنے چچیرے بھائی کو لے آ۔ اسے امان ہے۔"

حضرت عمیرؓ نے عرض کیا: "حضور! امان کی کوئی نشانی چاہیے جو میں اس کو دکھا سکوں۔"

اس پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا عمامہ جو فتح مکہ کے دن پہنے ہوئے تھے' عطا فرمایا۔

صفوان جدہ میں جہاز پر سوار ہونے کو تھا کہ حضرت عمیرؓ جا پہنچے اور ان کو مژدہ امان سنایا۔

صفوان نے کہا۔ "مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔"

حضرت عمیرؓ نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلم و کرم اس سے برتر ہے۔"

حضرت عمیرؓ کی اس بات پر صفوان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔۔۔یہ عمیرؓ کہتا ہے کہ آپؐ نے مجھے امان دی ہے۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"عمیرؓ سچ کہتا ہے۔"

یہ سن کر صفوان نے کہا۔ "یا رسول اللہ مجھے دو ماہ کی مہلت دیجئے۔"

آپؐ نے فرمایا:
تجھے چار ماہ کی مہلت ہے۔"

Marfat.com

مہلت ملنے کے بعد صفوان' غزوہ طائف کے بعد ایمان لے آئے!

☆

عکرمہ بن ابی جہل قرشی مخزومی اپنے باپ کی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت دشمن تھا۔ فتح مکہ کے دن وہ بھاگ کر یمن چلا گیا۔ اس کی بیوی جو مسلمان ہو چکی تھی وہاں پہنچی اور اپنے شوہر سے بولی:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر صلہ رحم اور احسان کرنے والے ہیں۔"

وہ اپنے شوہر عکرمہ کو بارگاہ رسالت میں لائی۔

عکرمہ نے آپؐ کو سلام کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عکرمہ کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور ایسی جلدی سے ان کی طرف بڑھے کہ چادر مبارک گر پڑی۔

فرمایا——"مرحبا بالراکب المہاجر"——(ہجرت کرنے والے سوار کو آنا مبارک ہو)۔

اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن اس وقت تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۷

○ جُود و سخا

و

○ مہمان نوازی

Marfat.com

فرمان الٰہی

ترجمہ: ''آپ اپنے قرابت داروں' مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دے دیا کریں مگر اس میں فضول خرچی نہ کیا کریں کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں''۔
سورۃ الاسراء:

☆

Marfat.com

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

"میں تو صرف بانٹنے والا خازن ہوں اور دیتا اللہ ہے!"

☆

روایت، حضرت علیؓ

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"خیرات کرنے میں (حتی الامکان) جلدی کیا کرو کیونکہ بلا اس سے آگے بڑھ نہیں پاتی"۔

☆

روایت حضرت جابرؓ

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کچھ مانگا گیا ہو اور آپ نے "نہیں" کا لفظ فرمایا ہو"۔

☆

روایت حضرت ابن عباسؓ

"نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں تو بہت سخی ہو جاتے تھے!"

☆

روایت حضرت انسؓ

"رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین' سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے!"

☆

حضرت مقداد کا بیان ہے!

میں اور میرے دو رفیق اس قدر تنگدست تھے کہ بھوک سے بینائی جاتی رہی۔ ہم نے

Marfat.com

اپنے تکفل کی درخواست کی لیکن کسی نے منظور نہیں کیا۔ آخر ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ہمیں اپنے دولت خانہ پر لے گئے اور تین بکریوں کو دکھا کر فرمایا:

"ان کا دودھ پیا کرو"۔

چنانچہ ہم میں سے ہر شخص دودھ دوہ کر اپنا اپنا حصہ پی لیا کرتا تھا"

☆

حضرت مخرمہؓ نے اپنے بیٹے سے کہا:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہیں سے چادریں آئی ہیں اور وہ تقسیم فرما رہے ہیں۔ آؤ ہم بھی لینے چلیں"۔

جب یہ وہاں پہنچے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زنانہ میں تشریف لے جاچکے تھے حضرت مخرمہؓ نے بیٹے کو آواز دینے کے لیے کہا۔ اسپر بیٹے نے عرض کی: "میرا رتبہ ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آواز دوں؟"

حضرت مخرمہؓ بولے: "بیٹا! محمد جبار نہیں ہیں"۔

ان کے جرأت دلانے پر بیٹے نے آواز دی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً" نکل آئے۔ پھر انہیں دیبا کی قبا عنایت کی جس کی گھنڈیاں زریں تھیں!

☆

روایت حضرت ابو سعیدؓ خدری

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

" تم راستوں میں مت بیٹھا کرو کہ اس میں بہت سی خرابیاں ہیں۔ آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور غیر محرم عورتوں پر نظر پڑتی ہے۔ "

حضرات صحابہؓ نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ! ہم لوگوں کو راستوں پر ضرور بیٹھنا پڑتا ہے۔ وہیں وہ ہم لوگ باتیں کرتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا۔

"اچھا جب تم یہ نہیں کرسکتے اور راستوں پر بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو ایسا کرو راستہ کا حق ادا کرو۔"

انہوں نے پوچھا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستہ کا حق کیا ہے؟"

Marfat.com

آپ نے فرمایا:

نگاہ نیچی رکھنا اور راہ گیروں کو نہ ستانا' اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتوں کا حکم کرنا' بُری باتوں سے منع کرنا"۔

ابو طلحہؓ صحابی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی:

"یارسول اللہ ابیرحا (ایک زمین کا نام ہے جو مدینہ میں واقع تھی) مجھ کو سب سے محبوب ہے۔ میں اس کا خدا کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور اس کا ثواب اور اجر خدا سے چاہتا ہوں۔ آپ جس طرح میں چاہیں اسے رکھیں"۔

چنانچہ حضور پاک کے مشورہ سے اُنہوں نے اس کا منافع غرباء پر وقف کردیا۔

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چھ اشرفیاں تھیں۔ چار تو آپ نے خرچ کردیں اور دو بچ رہیں۔ ان کی وجہ سے آپ کو تمام رات نیند نہ آئی۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: "معمولی بات ہے۔ صبح ان کو خیرات کر دیجیے گا"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

؟اے حمیرا! (حضرت عائشہؓ کا لقب) کیا خبر ہے میں صبح تک زندہ رہوں یا نہیں"۔

☆

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ نوے ہزار درہم کہیں سے آئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بورے پر ڈلوائے اور وہیں پڑے پڑے سب تقسیم کرڈالے۔

☆

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اہل مدینہ سے زکواۃ اور صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا۔ انہوں نے حضرت عباسؓ سے زکواۃ کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کچھ دینے سے انکار کردیا۔ اس پر دونوں بزرگوں کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کو ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔

حضور نے فرمایا۔

"میں نے عباسؓ سے دوسال کی زکواۃ پہلے ہی وصول کررکھی ہے۔ اب تم ان سے کچھ نہ کہنا۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ چچا اور والد ایک ہی درخت کی دوشاخوں جیسے ہیں"۔

☆

Marfat.com

روایت میں ہے کہ رسول اللہ مال غنیمت کے خمس میں سے حضرت عباسؓ کی اعانت فرمایا کرتے تھے اور خیبر کی پیداوار سے بھی انہیں سالانہ دیا کرتے تھے۔

ختم ہوجانے کے بعد ایک سائل آیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میرے پاس تو کچھ رہا نہیں۔ تو کسی سے میرے نام پر قرض لے لے۔جب میرے پاس ہوگا' ادا کردوں گا"۔

☆

ایک مرتبہ ایک شخص خدمت اقدس میں آیا اور دیکھا کہ دور تک رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے۔

اس نے آپ سے درخواست کی اور آپ نے سب کی سب اسے دیدیں۔

اس شخص نے آپ کی اس سخاوت پر اپنے قبیلہ میں جاکر کہا:

"اسلام قبول کرلو۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے فیاض ہیں کہ اپنے مفلس ہوجانے کی بھی پروا نہیں کرتے"۔

☆

ایک غزوہ میں حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری ہمرکاب تھے۔ ان کی سواری میں جو اونٹ تھا' ست رو تھا اور تھک کر اور بھی ست ہوگیا تھا۔

رسول پاک نے اونٹ ان سے خرید لیا۔ اس کے بعد دام کے ساتھ اونٹ بھی ان کو دے دیا کہ دونوں تمہارے ہیں۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیاضی کا یہ حال تھا کہ جو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اگر اس وقت آپ کے پاس کچھ سرمایہ موجود ہوتا تو اس کو کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے ورنہ وعدہ فرماتے۔

اس معمول کے مطابق لوگ اس قدر دلیر تھے کہ ایک مرتبہ عین اقامت نماز کے وقت ایک بدو آیا۔ آپ کا دامن پکڑا اور کہا:"میری ایک معمولی سی حاجت باقی رہ گئی ہے

Marfat.com

خوف ہے کہ میں اس کو بھول نہ جاؤں۔ اس کو پورا کر دیجیے"۔

چنانچہ آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی حاجت پوری کرنے کے بعد آکر نماز پڑھی۔

☆

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ دونوں ہمسفر تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ کی سواری کا اونٹ سرکش تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناقہ سے آگے نکل جاتا تھا۔

عبداللہ بن عمرؓ اسے روکنے کی بہتیری کوشش کرتے مگر وہ رکتا نہ تھا۔

حضرت عمرؓ بار بار عبداللہ کو ڈانٹتے تھے۔ اس پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا:

"یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو"۔

انہوں نے عرض کیا:"نذر ہے"۔

آپ نے فرمایا:

"نہیں۔ دام لو"

انہوں نے دوبارہ عرض کی:"یونہی حاضر ہے"۔

آپ نے انکار کیا۔

حضرت عمرؓ نے دام لینے منظور کیے۔تب آپ نے اسے خرید کر حضرت عبداللہ کو دے دیا اور فرمایا:

"یہ تمہارا ہے"۔

اس کے بعد وہ اونٹ نہ بدکا۔

☆

ام المومنین حضرت ام سلمٰی بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسلم گھر میں تشریف لائے تو چہرہ مبارک متغیّر تھا۔

ام سلمٰی نے عرض کیا:"یارسول اللہ !خیر ہے؟"

آپ نے فرمایا:

Marfat.com

"کل جو سات دینار آئے تھے۔ شام ہوگئی اور وہ بستر پر پڑے رہ گئے"۔
اور جب تک آپ نے انہیں خیرات نہ کرلیا' چین نہیں آیا!

☆

ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ' رسول پاک کے ہمراہ جارہے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا:
"ابوذر! اگر اُحُد کا پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے تو میں کبھی یہ پسند نہ کروں گا کہ تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس ایک دینار برابر سونا بھی باقی رہ جائے لیکن ہاں! وہ دینار جس کو میں ادائے قرض کے لیے چھوڑ دوں"۔

☆

ایک دن عصر کی نماز پڑھنے کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے اور پھر فوراً" نکل آئے۔
لوگوں کو تعجب ہوا۔
آپ نے فرمایا:
"مجھ کو نماز میں خیال آیا کہ کچھ سونا گھر میں پڑا رہ گیا ہے۔ گمان ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات ہوجائے اور گھر میں پڑا رہ جائے۔ اس لیے جاکر اس کو خیرات کر دینے کو آیا ہوں"۔

☆

ایک روز مدینہ منورہ میں حضرت انسؓ کی والدہ ام اُنسؓ نے اپنی جائداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے اسے قبول فرمایا۔
ازاں بعد آپ نے اس جایداد کو اپنے پاس نہ رکھا بلکہ اپنی دائی امُّ ایمنؓ کو دے دی اور خود فقر و فاقہ کو پسند فرمایا۔

☆

ایک مرتبہ چند انصار نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگا۔ آپ نے دے دیا۔ پھر مانگا۔ پھر دے دیا۔ پھر جب تک آپ کے پاس کچھ رہا۔ آپ دیتے رہے یہاں تک کہ آپ کے پاس کوئی شے نقد و جنس کی صورت میں نہ رہی لیکن اس پر بھی وہ آپ سے درخواست کرتے رہے۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا:

"میرے پاس جو کچھ بھی تھا میں نے وہ تم لوگوں سے بچا کر نہیں رکھا"۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حضرت عثمانؓ آپ کی خدمت میں کھجور کے چند خوشے لے کر حاضر ہوئے اور وہ آپ کے سامنے رکھ دیے۔

آپ نے کھانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ دروازے پر ایک سائل نے عرض کیا:

"اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو ہم پر رحم فرمائے"

آپ نے وہ خوشے اس سائل کو دے دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت عثمانؓ کی خواہش یہ تھی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوش فرمائیں اس لیے انہیں یہ معاملہ ناگوار گزرا۔ لہذا انہوں نے باہر نکل کر اس سے وہ خوشے خرید کر پھر آنحضرت کی خدمت میں پیش کردیے سائل نے واپس آکر پھر سوال کیا۔

یہ عمل تین مرتبہ ہوا۔

ہر مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے دے دیتے تھے۔ حتیٰ کہ آنحضرت نے اس سے سوال فرمایا:

"کیا تم سائل ہو یا تاجر؟"

اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

ترجمہ "آپ کسی سائل کو نہ جھڑکیے"

ایک بار قبیلہء مصر کے بہت سے فاقہ زدہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کی حالت دیکھی تو چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ آپ نے نماز کے بعد خطبہ دیا جس میں لوگوں کو ان پر صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔

آپ کے اس خطبہ کا صحابہ کرامؓ پر خاطر خواہ اثر ہوا ______ ایک صحابیؓ کے پاس درہم اور دینار کی ایک تھیلی تھی اس قدر وزنی تھی کہ اس کو بمشکل اٹھا سکتے تھے لیکن انہوں نے یہ پوری تھیلی آپ کے سامنے ڈال دی۔ اس کے علاوہ اور بھی صحابہؓ نے کپڑے اور غلے کا ڈھیر آپ کے سامنے لگا دیا۔

آپ نے وہ سب کچھ فاقہ زدہ لوگوں میں تقسیم کردیا۔

☆

Marfat.com

حضرت ربیعؓ کہتی ہیں کہ:

"میں ایک طباق کھجوروں کا اور چھوٹی چھوٹی پتلی پتلی ککڑیاں لے کر حاضر خدمت ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے دست مبارک سے سونا اور زیور مرحمت فرمایا"۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

"میں تین دن سے زیادہ اپنے پاس ایک دینار بھی رکھنا پسند نہیں کرتا۔ بجز اس دینار کے جس کو قرض ادا کرنے کے انتظار میں اپنے پاس رکھ چھوڑتا ہوں"۔

☆

رئیس فدک نے ایک بار چار اونٹوں پر غلہ بار کرکے خدمت نبوی میں بھیجا۔

حضرت بلالؓ نے بازار میں غلہ فروخت کرکے ایک یہودی کا قرض ادا کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر اطلاع دی۔

آپ نے پوچھا:

"کچھ بچ تو نہیں رہا؟"۔

حضرت بلالؓ نے عرض کی: "جی ہاں' کچھ بچ بھی رہا"۔

آپ نے فرمایا:

"جب تک کچھ باقی رہے گا میں یہاں سے نہیں جاسکتا"۔

حضرت بلالؓ نے عرض کیا: "میں کیا کروں کوئی سائل نہیں"۔

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات مسجد میں بسر کی۔ دوسرے دن حضرت بلالؓ نے آکر عرض کیا: "یارسول اللہ! خدا نے آپ کو سبکدوش کردیا"۔ (یعنی جو کچھ تھا' وہ تقسیم ہوگیا)۔

آپ نے خدا کا شکر ادا کیا اور اُٹھ کر گھر تشریف لے گئے!

☆

ایک مرتبہ بحرین سے خراج آیا۔ یہ اس قدر کثیر رقم تھی کہ اس سے پہلے کبھی دارالاسلام میں نہیں آئی تھی۔

Marfat.com

آپ نے حکم دیا کہ اس کو صحن مسجد میں ڈلوادو۔ اس کے بعد جب آپ مسجد میں تشریف لائے تو اس پر مڑکر نظر بھی نہ ڈالی۔

نماز سے فارغ ہوکر آپ نے اس کی تقسیم شروع کی۔ جو سامنے آتا اس کو دیتے جاتے۔ حضرت عباسؓ کو جو غزوہ ء بدر کے بعد دولت مند نہیں رہے تھے' اتنا دیا کہ اٹھا کر چل نہیں سکتے تھے۔ اسی طرح اور لوگوں کو بھی عنایت فرماتے جاتے تھے۔ جب کچھ نہ رہا تو اپنے کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

☆

غزوہ ء حنین میں جو کچھ ملا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو خیرات فرما کر واپس آ رہے تھے کہ راہ میں بدوؤں کو خبر ملی کہ ادھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہونے والا ہے۔

آس پاس سے دوڑ دوڑ کر آئے اور آپ سے لپٹ گئے کہ ہمیں بھی کچھ عنایت ہو۔ آپ اس اژدہام سے گھبرا کر ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہوگئے۔انہوں نے ردائے مبارک تھام لی۔ اس کشاکش میں جسم اطہر سے چادر اتر کر ان کے ہاتھ میں رہ گئی۔

فیاض عالم نے فرمایا:

"میری چادر دے دو۔ خدا کی قسم اگر ان جنگلی درختوں کے برابر بھی اونٹ میرے پاس ہوتے تو میں سب کے سب تم کو دے دیتا اور پھر مجھ کو بخیل نہ پاتے نہ دروغ گو نہ نامرد"۔

☆

یہودیان بنو نضیر میں سے مخیریق نامی ایک شخص نے اپنے سات باغ مشیب' صافقہ' دلال' حسنیٰ' برقہ' اعواف' مشربہ ام ابراہیم! مرتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصیت کردیے۔

آپ نے ان سب باغات کو خدا کی راہ میں خیرات کردیا۔ ان باغات میں جو کچھ پیدا ہوتا تھا غرباء اور مساکین کو دے دیا جاتا تھا۔

☆

جزیہ اور خراج کی رقم سپاہیوں کی تنخواہ اور جنگی مصارف میں صرف ہوتی تھی۔ تمام صحابہؓ ضرورت کے وقت والنشهو سپاہی تھے۔ جو کچھ وصول ہوکر آتا' آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم سب کو اسی وقت تقسیم فرمادیتے تھے۔

اول آپ ان لوگوں کو عطا فرماتے تھے جو پہلے غلام رہ چکے تھے۔

ایک رجسٹر پر لوگوں کے نام لکھے ہوتے تھے۔ اسی ترتیب سے نام پکارتے جاتے تھے۔

جو لوگ صاحب اہل و عیال ہوتے تھے ان کو دو حصے اور مجرد لوگوں کو ایک حصہ ملتا تھا۔

☆

عہد نبوی میں جاگیریں اس فیاضی اور وسعت کے ساتھ دی جاتی تھیں کہ ہر شخص حسب استطاعت ان کا انتخاب اور ان کے رقبہ کی تجدید کر سکتا تھا۔

ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ سکے وہ زمین ان کی جاگیر میں داخل ہوگی۔

چنانچہ انہوں نے گھوڑا دوڑادیا۔

جب ان کا گھوڑا ایک جگہ پر پہنچ کر رک گیا تو انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا اور وہ جس نکتہ پر گرا وہی ان کی جاگیر کا رقبہ قرار پایا۔

☆

ایک شخص نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگا۔

آپ نے فرمایا:اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تم میرے ساتھ آؤ"۔

حضرت عمرؓ بھی ساتھ تھے۔ عرض کی: "آپ کے پاس کچھ موجود نہیں تو آپ پر کیا ذمے داری ہے؟"

ایک اور صاحب حاضر تھے۔ انہوں نے کہا: "یارسول اللہ! آپ دیے جائیں اور عرش والے خدا سے نہ ڈریئے۔ وہ آپ کو محتاج نہیں کرے گا۔"

اس شخص کی بات پر آپ فرط بشاشت سے مسکرادیے!

☆

حضرت زید بن سعنہ جو احبار یہود میں سے تھے۔ اپنے اسلام لانے کا قصہ یوں بیان کرتے ہیں کہ "میں نے توریت میں نبی آخرالزماںؐ کی نبوت کی جو علامات پڑھی تھیں۔ وہ سب میں نے روئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی پہچان لیں۔ صرف دو خصلتیں ایسی تھیں جن کا آزمانا باقی تھا۔ یعنی آپؐ کا حلم آپؐ کے غضب پر سبقت لے جاتا ہے یا

Marfat.com

نہیں اور دوسرے کی شدت جہالت و ایذا آپؐ کے حلم کو اور زیادہ کر دیتی ہے یا نہیں ان دونوں باتوں کی آزمائش کا میں منتظر تھا ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت خانہ سے نکلے۔ آپؐ کے ہمراہ حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے۔ ایک سوار جو بظاہر بادیہ نشیں تھا آپؐ کی خدمت میں آیا اور یوں عرض کرنے لگا۔

"یا رسول اللہ! فلاں قبیلے کے لوگ ایمان لائے ہیں۔ میں ان سے کہا کرتا تھا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہیں رزق بکثرت ملے گا۔ اب ان کے ہاں امساک باراں☆اور قحط ہے۔ یا رسولؐ اللہ! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ طمع کے سبب سے اسلام سے برگشتہ نہ ہو جائیں کیونکہ طمع کے لیے ہی وہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اگر آپؐ کی رائے مبارک ہو تو کچھ ان کی دستگیری فرمائیے۔" یہ سن کر رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پہلو میں ایک شخص (جو میرے گمان میں حضرت علیؓ تھے) کی طرف دیکھا۔ اس نے عرض کیا کہ اس میں سے تو کچھ باقی نہیں رہا۔ یہ دیکھ میں آگے بڑھا۔ اور آپؐ سے کھجوروں کی معیاد معیّن معلوم کر کے خرید کی۔ اور اس کی قیمت اسّی مثقال سونا اپنی ہمیان سے نکال کر پیشگی دے دی آپؐ نے وہ اسی مثقال اس سوار کو دے دیئے اور فرمایا کہ جلدی جاؤ اور اس قبیلہ کے لوگوں میں تقسیم کر دو۔ جب معیاد ختم ہونے میں تین دن باقی رہ گئے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری

کے جنازہ کے ساتھ نکلے۔ جب آپؐ نماز جنازہ سے فارغ ہوئے اور بیٹھنے کے لیے دیوار کے قریب پہنچے تو میں نے آگے بڑھ کر آپؐ کی قمیض اور چادر کے دامن پکڑ لیے۔ اور تند نگاہ سے آپؐ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اے محمدؐ کیا تو میرا حق ادا نہیں کرے گا عبد المطلب کے خاندان والو! قسم بخدا تم ادائے حق سے گریز کرنے کے لیے حیلے حوالے کیا کرتے ہو۔" حضرت عمرؓ نے غصے سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دشمن خدا! کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہتا ہے جو میں سن رہا ہوں' اور آپؐ کے ساتھ یہ سلوک کرتا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو یہ حق دے کر بھیجا ہے' اگر مجھے مسلمانوں اور تیری قوم کے درمیان صلح کے فوت ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آرام و آہستگی اور تبسم کی حالت میں حضرتؓ عمر کی طرف دیکھ کر فرمایا:

☆ بارش کی کمی۔ قحط سالی

Marfat.com

"عمرؓ! مجھے اور اسے بجائے سختی کے اس بات کی زیادہ ضرورت تھی کہ تم مجھے حسن ادائے حق اور اسے حسن تقاضا کی تلقین کرتے۔ اے عمرؓ! اس کو لے جاؤ اور اس کا حق ادا کر دو۔ اور اسے جو تم نے دھمکایا ہے اس کے عوض بیس صاع کھجوریں اور دے دو۔"

حضرت عمرؓ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور مجھے میرا حق ادا کر دیا اور بیس صاع کھجوریں بھی دیں۔ میں نے کہا۔ "عمرؓ! میں زید بن سنعہ ہوں۔" فرمایا وہی زید جو یہودیوں کا عالم ہے۔ میں نے کہا۔ ہاں پھر پوچھا۔ کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟" میں نے کہا۔ "اے عمرؓ! جس وقت میں نے روئے مبارک رسول پاکؐ کا دیکھا تھا تو میں نے وہ تمام علامات جو میں نے توریت میں آخری نبی کے بارے میں پڑھی تھیں موجود پائیں ان میں سے صرف دو علامتیں باقی تھیں جو میں نے اب آزما لیں۔ اے عمرؓ! میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ اللہ کو اپنا پروردگار اور اسلام کو اپنا دین اور محمدؐ کو اپنا پیغمبر ماننے پر راضی ہو گیا اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میرا آدھا مال اُمّت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدقہ ہے۔" اس کے بعد حضرت عمرؓ مجھے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور میں نے بارگاہ رسالت میں اظہار اسلام کیا۔"

اسلام لانے کے بعد حضرت زید بن سنعہ بہت سے غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ رہے اور غزوہ تبوک میں دشمن کی طرف بڑھتے ہوئے شہید ہوئے۔

☆

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نزع کے وقت انسان ہر چیز کو فراموش کر دیتا ہے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے وقت میں یاد آیا کہ حضرت عائشہؓ کے پاس کچھ اشرفیاں رکھوائی تھیں' وہ پڑی ہوں گی۔

اس نازک موقع پر بھی یہ سہو آپؐ کو توکّل علی اللہ کی شان کے خلاف محسوس ہوا۔ ارشاد فرمایا:

عائشہؓ! کیا محمدؐ خدا سے بدگمان ہو کر ملے گا۔ جاؤ پہلے ان کو خیرات کر دو۔"

چنانچہ اسی وقت وہ اشرفیاں خیرات کر دی گئیں!

☆

Marfat.com

فرمان رسولؐ

" اور مہمان کے لیے حلال (درست) نہیں کہ وہ کسی کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ میزبان کو تنگدل کر دے۔"

" آدمی اپنے مہمان کا استقبال دروازے سے باہر نکل کر کرے اور رخصت کے وقت گھر کے دروازے تک پہنچائے۔"

☆

روایت حضرت ابو کریمتہؓ السامی

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

" رات کے آنے والے مہمان کی میزبانی ہر مسلمان پر واجب ہے!"

صحابہؓ میں سب سے مفلس اور نادار گروہ اصحابؓ صفہ کا تھا۔ وہ مسلمانوں کے عام مہمان تھے لیکن ان کو زیادہ تر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مہمان ہونے کا شرف حاصل رہتا۔

ایک بار آپؐ نے فرمایا:

" جس شخص کے پاس دو افراد کا کھانا ہو وہ ان میں سے تین آدمیوں کو اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ ان میں سے پانچ آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جائے۔"

چنانچہ حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو اپنے ہمراہ لے گئے لیکن حضور پاکؐ اپنے ہمراہ دس آدمیوں کو لے کر گئے تاکہ ان سب کو کھانا کھلایا جائے!

☆

ایک مرتبہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور خود بہ نفس نفیس مہمانداری کے تمام کام انجام دیے۔

صحابہؓ نے عرض کی: " ہم یہ خدمت انجام دیں گے۔"

آپؐ نے فرمایا:

" ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے۔ اس لیے میں خود ان کی خدمت گزاری کرنی چاہتا ہوں۔"

☆

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی مہمان آتا تو آپؐ خود بہ نفس نفیس اس کی خاطرداری فرماتے۔

جب آپؐ مہمان کو اپنے دسترخوان پر کھانا کھلاتے تو بار بار فرماتے:

" اور کھایئے۔ اور کھایئے!"

جب مہمان خوب آسودہ ہو جاتا اور انکار کرتا تب آپؐ اصرار سے باز آتے۔

☆

فیاضی میں کافر و مسلمان کا امتیاز نہیں تھا۔

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپؐ نے بکری کا دودھ اسے پلایا۔ وہ سارے کا سارا پی گیا۔

آپؐ نے دوسری بکری منگوائی۔ وہ بھی کافی نہ ہوئی۔ غرض کہ سات بکریاں دوہی گئیں اور وہ سب کا دودھ پیتا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی قسم کی ناراضگی ظاہر نہ فرمائی۔ شاید نہیں بلکہ یقیناً یہ اسی حُسن اخلاق کا اثر تھا کہ وہ صبح کو مسلمان تھا ------ اور صرف ایک بکری کے دودھ پر قانع ہو گیا۔

آپؐ کی عادت کریمہ تھی کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر مہمانوں کی خبرگیری کیا کرتے تھے!

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں جب کبھی مہمان آ جاتے تو آپؐ انہیں کھانے کے لیے اصرار فرماتے۔

ایک بار ایک شخص کو دودھ پلانے کے بعد بار بار فرمایا:

" اشرب' اشرب " ------ (اور پیو۔ اور پیو)۔

یہاں تک کہ اس شخص نے قسم کھا کر عرض کی: قسم ہے اس خدائے برتر کی' جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اب اور گنجائش نہیں ہے۔ "

☆

عرب مختلف اطراف اور صوبوں سے جوق در جوق لوگ بارگاہ نبویؐ میں آتے تھے۔

رملہؓ ایک صحابیہ تھیں۔ ان کا گھر دارالقیوض تھا۔ یہیں لوگ مہمان اترتے تھے۔

Marfat.com

ام شریکؓ جو ایک دولت مند اور فیاض انصاریہ تھیں' ان کا گھر بھی گویا ایک مہمان خانہ تھا۔ مخصوص لوگ مسجد نبی میں اتارے جاتے تھے' چنانچہ وفد ثقیف یہیں اترا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہ نفس نفیس ان مہمانوں کی خاطر داری اور تواضع فرماتے تھے۔

یوں بھی جو لوگ حاضر ہوتے تھے' بغیر کچھ کھائے پیے واپس نہ آتے تھے۔

☆

ایک مرتبہ چند بدو مدینہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مہمان ہوئے۔ ان میں سے ایک کو زیادہ کھانے کی وجہ سے دست آنے لگے۔ صبح کو وہ شرم کے مارے چلا گیا۔

حضورؐ بستر کی غلاظت صاف کرنے لگے۔

لوگوں نے عرض کیا: "ہماری موجودگی میں آپؐ تکلیف نہ فرمائیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"میرے مہمانوں کی تمام خدمات کی بجا آوری میرے ذمہ ہے!"

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۸

پیغمبرِ اسلام شاہِ کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مُنافقین و مُشرکین سے برتاؤ

Marfat.com

فرمان خداوندی

مشرک بھی اگر پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو اور اس کو اس کی جائے امن تک پہنچا دو۔"

"سب سے بڑا رحم کرنے والا' رحم کرنے والوں ہی پر رحمت کرتا ہے۔ پس زمین جو بھی ہے اس پر رحم کرو۔ آسمان جو ہے' تم پر رحم کرے گا۔

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ـــــ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مشرکین پر بدعا کریں"۔

آپ نے فرمایا:

"میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ میں تو صرف اور صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر صحابہ کرامؓ اور سچے مسلمانوں کے لیے سب سے مشکل معاملہ منافقین کا تھا۔ یہ کفار کا ایک گروہ تھا جس کا رئیس عبداللہ ن ابی تھا۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس زمانے میں مدینہ تشریف لائے' اس سے کچھ دن پہلے تمام شہر نے اس پر اتفاق کرلیا تھا کہ وہ مدینہ کا فرمانروا بنادیا جائے۔ جنگ بدر کے بعد اس نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا لیکن دل سے کافر تھا اسلیے زندگی بھر کافر ہی رہا۔ اس کے پیرو کار بھی اسی قسم کی منافقت میں مبتلا تھے۔ اس طرح منافقین کی ایک مستقل جماعت قائم ہوگئی۔ یہ لوگ درپردہ اسلام کے خلاف ہرقسم کی تدبیریں کرتے رہتے تھے۔ قریش اور دیگر قبائل سے سازش رکھتے اور ان کو مسلمانوں کے مخفی رازوں کی خبریں دیتے رہتے۔

بایں ہمہ بظاہر اسلام کے مراسم ادا کرتے۔ جمعہ کی جماعت میں شریک ہوتے اور لڑائیوں میں ساتھ جاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے حالات اور ایک ایک کے نام و نسب سے واقف تھے لیکن چونکہ شریعت اور قانون کے احکام دلوں کے اسرار سے نہیں بلکہ ظاہری اعمال سے متعلق ہیں اس لیے آپ ان پر کفر کے احکام جاری نہیں فرماتے تھے۔

یہاں تک تو شریعت اور قانون کا معاملہ تھا لیکن فیاض دلی اور عفو و حلم کے اقتضا سے آپ ان سے ہمیشہ حسن سلوک و اخلاق ہی کا برتاوء کرتے تھے۔

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی قینقاع کو ان کے ایک بازار میں جمع کرکے فرمایا:

Marfat.com

"اے یہود! اللہ عزوجل سے ڈرو کہ کہیں وہ تم کو بھی ایسی سزا نہ دے جیسی اس نے قریش کو دی ہے ــــــ تم اسلام لاؤ، تم جانتے ہو کہ مَیں نبی مرسلؐ ہوں۔ جس کا ذکر تمہاری کتابوں اور اس میثاق میں ہے جو اللہ نے تم سے لیا تھا"۔

یہود نے کہا ــــــ "اے محمد! تم ہم کو بھی اپنی قوم جیسا ہی سمجھتے ہو۔ تم ایسے لوگوں کے مقابلہ میں جو لڑائی سے بالکل واقف نہ تھے کہ تم نے موقع پاکر ان کو زیر کرلیا اپنی کامیابی سے دھوکہ میں نہ پڑو۔ بخدا اگر تم ہم سے لڑے تو تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ ہم مرد اہل نبرد ہیں"۔

مگر ــــــ یہود کا یہ تکبر کام نہ آیا۔ انہیں زبردست ذلت اور شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور جلد ہی بنی قینقاع کو اپنے غرور کا انعام مل گیا۔

☆

حضرت ابو ہریرہؓ کی ماں کافرہ تھیں اور بیٹے کے ساتھ مدنیہ میں رہتی تھیں۔ جہالت سے اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتی تھیں۔

ابو ہریرہؓ نے خدمت اقدس میں عرض کی۔ آپ نے انؓ کی والدہ پر غیض و غضب کا اظہار نہ کیا بلکہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

☆

ابو بصرہ غفاریؓ کا بیان ہے کہ جب وہ کافر تھے' مدینہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان ہوئے۔ رات کو تمام بکریوں کا دودھ پی گئے لیکن آپ نے کچھ نہ فرمایا۔ رات بھر تمام اہل بیتؓ بھوکے رہے۔

☆

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا تمام کاروبار حضرت بلالؓ کے سپرد تھا۔ روپیہ پیسہ جو کچھ آتا تھا' ان کے پاس رہتا تھا۔ ناداری کی حالت میں وہ بازار سے سودا سلف ادھار بھی لایا کرتے تھے اور جب کہیں سے کوئی رقم آجاتی تو اس سے ادا کردیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ بازار میں جارہے تھے تو ایک مشرک نے کہا: "تم قرض لیتے ہو تو

Marfat.com

مجھ سے لے لیا کرو"۔

انہوں نے قبول کیا اور اس سے قرض لینا شروع کردیا۔

ایک دن اذان دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ مشرک چند سوداگروں کے ساتھ آیا اور ران سے کہا ___ "او حبشی!"

انہوں نے اس بد تہذیبی کے جواب میں لبیک کہا۔

پھر وہ بولا: "کچھ خبر ہے۔ وعدہ کے صرف چار دن رہ گئے ہیں۔ تم نے اس مدت میں قرضہ ادا نہ کیا تو تم سے بکریاں چرواکر چھوڑوں گا"۔

یہ عشاء پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور سارا حال بیان کرکے کہا:

"خزانہ میں کچھ نہیں ہے۔ کل وہ مشرک دوبارہ آکر مجھے لعن طعن کرے گا۔ اس لیے مجھے اجازت ہو تو میں کہیں نکل جاؤں۔ پھر جب قرضہ ادا کرنے کا سامان ہوجائے گا تو میں آجاؤں گا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ سب کچھ کہنے کے بعد گھر آکر سو رہے اور سامان سفر، یعنی تھیلا' ڈھال اور جوتی سر کے نیچے رکھ لی۔

صبح اٹھ کر سفر کا قصد کررہے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہا: "آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمایا ہے"۔

یہ گئے تو دیکھا کہ چار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا:

"مبارک ہو۔ یہ اونٹ رئیس فدک نے بھیجے ہیں"۔

اس پر بلال نے بازار میں جاکر سب چیزیں فروخت کیں اور مشرک کا قرضہ ادا کرکے مسجد نبوی میں آئے اور رسول پاکؐ سے عرض کی:

"سارا قرض ادا ہوگیا ہے!"

☆

حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کی والدہ مشرکہ تھیں۔ ایک دن حضرت اسماءؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

"میری والدہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے۔ کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں"۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا:

"ہاں ـــــــ تو اپنی ماں سے صلۂ رحمی کر!"

☆

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کی کسی بات پر ناراض ہوگئے۔ رخسار مبارک غصے سے سرخ ہوگئے۔ یہودی اٹھ کر چلے گئے۔

کچھ دیر بعد آپؐ نے ان کو اپنے پاس سے کچھ کھانے کی چیزیں بھیجیں تاکہ انہیں اس بات کا کوئی احساس نہ رہے کہ آپ ان سے ناراض ہیں۔

☆

جب رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ کو اس بات کا پتہ چلا کہ اس کے باپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازیبا الفاظ کہے ہیں تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کی:

"اس شکایت کی بنا پر جو آپؐ کو میرے باپ کے بارے میں پہنچی ہے' میں نے سنا ہے کہ آپ اس کو قتل کروادینا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ مجھے حکم دیں۔ میں ابھی اس کا سر کاٹ لاتا ہوں تمام خزرج اس بات کے گواہ ہیں کہ تمام قبیلے میں مجھ سے زیادہ اپنے باپ کا مطیع و فرمانبردار اور کوئی نہ ہوگا۔ اس لیے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میرے علاوہ کسی اور کو آپؐ اس کے قتل کا حکم دیں گے اور وہ اسے قتل کرے گا تو یہ مناسب نہ ہوگا ـــــــ کہ آپؐ میرے باپ کے قاتل کو لوگوں میں چلتا پھرتا دیکھنے کے لیے مجھے چھوڑدیں ـــــــ اور اگر میں اسے قتل کربیٹھا تو اس طرح میں ایک مومن کو قتل کرکے ہمیشہ کے لیے دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بناؤں گا"۔

رسول اللہ نے فرمایا:

"ہم قتل کرنا نہیں چاہتے بلکہ جب تک وہ ہمارے ساتھ ہیں ہم ان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں"۔

اس کے بعد عبداللہ بن ابی کوئی بات کرتا تو اس کی قوم ہی اسے برا کہتی'

Marfat.com

ڈاہیو اور سزا کی دھمکی دیتی۔

جب آپؐ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ اب اس کی یہ گت بن رہی ہے کہ خود اس کی قوم ہی اسے ذلیل اور مفسد سمجھتی ہے تو آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا:

"اب بتاؤ۔ اگر میں تمہارے مشورے کے مطابق اسی دن اسے قتل کرادیتا تو ضرور اس کی قوم کی رگ حمیت میں جوش آجاتا ______ اور آج اگر میں س کے قتل کا حکم دوں تو اس کی قوم والے ہی ابھی اس کا کام تمام کردیں"۔

اس دن کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا:

"مجھے اس روز محسوس ہوا کہ بےشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کاروائی، میرے مشورے سے زیادہ موجب برکت تھی"۔

☆

جنگ بدر میں منافق عبداللہ بن ابی عین لڑائی کے وقت 300 آدمیوں کے ساتھ واپس چلا گیا جس سے مسلمانوں کی قوت کو سخت صدمہ پہنچا!

تاہم _____ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درگذر فرمایا اور جب وہ مراتو اس کے پاس احسان کے عوض میں کہ اس نے حضرت عباسؓ کو اپنا کرتہ دیا تھا، مسلمانوں کے روکنے کے باوجود آپؐ نے اسے اپنا پیرہن مبارک پہنا کر دفن کیا!

☆

جب لشکر اسلام مدینہ اور احد کے درمیان مقام شوط پر پہنچا تو عبداللہ بن ابی

ایک ثلث آدمیوں کو ساتھ لے کر واپس ہوگیا اور کہا ________ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسروں کی بات مان لی اور میری نہ مانی ____ لوگو! میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس جگہ اپنے آپ کو موت کا لقمہ کیوں بنایا جائے"۔

غرض جو لوگ نفاق اور شک و شبہ کے شکار تھے، انہیں لے کر عبداللہ بن ابی واپس ہوگیا۔ عبداللہ بن عمروؓ بن حرام ان لوگوں کے پیچھے گئے اور کہا ________ اے قوم! میں تمہیں یاد دلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ اپنی قوم اور اپنے نبی برحقؐ کو دشمن کے نرغے میں یوں چھوڑ کر چلے جاؤ"۔

منافقین نے جواب دیا------ "اگر ہمیں یقین ہوتا کہ جنگ اور قتال ضرور ہوکر رہے گا تو ہم تمہیں دشمن کے نرغے میں ہرگز نہ چھوڑتے۔ جنگ و قتال

Marfat.com

کی نوبت آئے گی یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے"۔

جب منافقین نے عبداللہ بن عمروؓ کی ایک نہ سنی اور واپس جانے پر ہی کمر باندھ لی تو انہوں نے منافقین سے کہا:

"اے دشمنان خدا! اللہ تمہیں اپنی رحمت سے محروم رکھے۔ خدائے بزرگ و برتر اپنے نبیؐ کو جلد تم سے بے نیاز کردے گا۔ انہیں تمہاری کوئی ضرورت نہ رہے گی"۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی منافقت پر کوئی بات نہ کی۔

☆

حضرت خدیجہؓ کے چچیرے بھائی حکیم بن حزامؓ جو قریش کے نہایت معزز رئیس تھے! ہجرت کے آٹھویں سال تک ایمان نہ لائے لیکن حالت کفر میں بھی آنحضرت سے نہایت محبت رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ کعبہ میں بادشاہ ذویزن کا اسباب نیلام ہوا۔ اس میں ایک عمدہ حلہ تھا۔ انہوں نے یہ ۵۰ اشرفیوں میں خرید لیا۔

پھر وہ اس حلہ کو اس غرض سے مدینہ لے کر آئے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نذر کریں مگر آپ نے وہ حلہ نہ لیا اور فرمایا:

"میں مشرکوں کا ہدیہ قبول نہیں کرتا البتہ اگر قیمت لے لو تو لے سکتا ہوں"۔

اس پر حکیم بن حزام نے آپ سے قیمت لے کر وہ حلہ دے دیا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس وقت فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس تعریف کی وجہ سے عرش ہل جاتا ہے"۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۹

فرامین

خطوط و خطبات

خطوطِ نبویؐ میں ذیل کا جملہ خاص طور پر لکھوایا جاتا تھا

اَسلِم تَسلَم

اسلام لاؤ
سلامتی پاؤ گے

Marfat.com

فرمان خداوندی

"مشرک بھی اگر پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو اور اس کو اس کی جائے امن تک پہنچا دو"۔

"سب سے بڑا رحم کرنے والا' رحم کرنے والوں ہی پر رحمت کرتا ہے ــــــ پس ــــــ زمین پر جو بھی ہے اس پر رحم کرو۔ آسمان پر جو ہے' تم پر رحم کرے گا"۔

☆

Marfat.com

فرمان الٰہی

ترجمہ: "اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
تم لوگوں کو اس دین کی طرف بلاتے رہو اور خود بھی جیسا تم کو فرمادیا گیا ہے اور اس پر قائم رہو اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو"۔

ع 2:پ 25

ترجمہ: "ہم نے آپؐ کو سات عظیم آیتیں (سورہ فاتحہ) جو نمازوں میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور پورا قرآن عظیم ہی عطا فرمایا ہے۔ پس ہم نے دوسرے (کافروں) کو جو نعمتیں دی ہیں۔ آپؐ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیے نہ ان پر غم کھائیے __ اور مسلمانوں سے شفقت و نرمی سے پیش آیئے"۔

الحجر:

☆

Marfat.com

حضور پرنور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین یا منبر پر کھڑے ہوکر یا اونٹ پر سوار ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے۔

خطبہ کے وقت چہرے پر جلال ہوتا اور آواز میں ایسا جوش ہوتا جس سے معلوم ہوتا کوئی جنرل اپنی فوج کو خطاب کررہا ہے۔

آپؐ ابتدا تشہدؑ سے فرماتے اور خطبہ کو استغفار پر ختم کرتے۔

جمعہ اور عید کے لیے تو خطبات کا ہونا ضروری تھا لیکن ان کے علاوہ بھی جب ضرورت ہوتی' خطبہ ارشاد فرماتے _____ جن میں وقتی ضروریات اور مصالح کا ذکر فرماتے۔

خطبات عموماً" مختصر ہوتے اور فرمایا کرتے:

" عقلمندی یہی ہے کہ خطبہ مختصراور نماز طویل ہو"_

عموماً" خطبات میں جوش آجاتا اور جب یہ کیفیت طاری ہوتی تو بدن مبارک جھوم جھوم جاتا اور ہاتھوں کو اس زور سے حرکت دیتے کہ پٹھوں کے چٹخنے کی آواز سنائی دیتی۔

جب کبھی آخرت کے متعلق خطبہ ارشاد فرماتے تو دوزخ اور جنت کے مناظر سامنے فرما دیتے اور اس طرح بیان فرماتے۔ گویا سننے والا دیکھ رہا ہے۔

ایک مرتبہ آپؐ نے عذاب قبر کے متعلق خطبہ دیا تو سارے حاضرین ایک دم سے چیخ اٹھے!

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عموماً" خطبات مختصر ہوا کرتے تھے۔

آپؐ کے جوش بیان کا یہ حال تھا کہ آنکھیں سرخ اور آواز نہایت بلند ہوجاتی تھی۔ غصہ بڑھ جاتا تھا۔ انگلیاں اٹھتی جاتی تھیں۔ گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ کسی فوج کو جنگ کے لیے ابھار رہے ہیں۔ جوش بیان میں جسد مبارک جھوم جھوم جاتا تھا۔ ہاتھوں کو حرکت دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس قسم کی پرجوش حالت کی نہایت صحیح تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمارہے تھے کہ: " خداوند صاحب جبروت آسمان و زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا"_

یہ بیان کرتے ہوئے کبھی مٹھی بند کرلیتے اور پھر کھول دیتے تھے۔ آپؐ کا جسم اطہر کبھی دائیں ور کبھی بائیں جھک جاتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا تو اس کا سب سے نچلا حصہ بھی اس قدر ہل رہا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ آپؐ کو لے کر گر تو نہیں پڑے گا"۔

Marfat.com

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبات درحقیقت معجزہ الہٰی ہوا کرتے تھے پتھر سے پتھر دل بھی ان کو سن کر چند لمحوں میں موم ہو جاتے مکہ معظمہ میں ایک دن آپ نے سورہ والنجم کی آیتیں تلاوت کر کے سنائیں تو یہ اثر ہوا کہ آپؐ کے ساتھ مسلمان تو کیا بڑے بڑے کفار بھی سجدہ میں گر پڑے۔

☆

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا سے مدینہ کے لیے روانہ ہوئے۔

آپؐ بنی سالم بن عوف کے پاس ان کی ایک وادی کے بطن میں پہنچے کہ نماز جمعہ کا وقت آگیا - اس مقام پر اس روز ایک مسجد بنائی گئی اور یہ اسلام میں پہلا جمعہ ہے جو رسول اللہؐ نے ادا کیا۔

آپؐ نے اس جمعہ میں خطبہ بھی دیا اور یہی پہلا خطبہ ہے۔ خطبہ یہ ہے:

" تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ اس سے مدد مانگتا ہوں اس سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ اس سے انکار نہیں کرتا بلکہ جو اس کا منکر ہے اس سے اپنی عداوت کا اعلان کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے جسے اس نے ہدایت' روشنی اور مواعظت دے کر بندوں کے لیے اس لیے مبعوث فرمایا ہے کہ بہت روز سے انبیاء کا آنا رک گیا تھا اور جہالت و گمراہی کا دور دورہ ہو گیا تھا اور اس کے لیے کہ اب زمانہ ختم ہو رہا ہے۔ آخرت کی گھڑی آگئی ہے اور وقت قریب آ پہنچا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی ' وہ کامیاب ہوا اور جس نے ان کی نافرمانی کی وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔ وہ حد سے متجاوز ہو گیا۔ اور بہت دور غلط راستے پر چلا گیا۔

میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ یہ بہترین مشورہ ہے جو ایک مسلم دوسرے مسلم کو دے سکتا ہے کہ وہ اسے آخرت کے لیے عمل نیک پر برانگیختہ کرے اور اللہ کے خوف کو ہر وقت پیش نظر رکھنے کا حکم دے۔ بس تم اللہ سے ڈرتے رہو۔ جبکہ اس نے اپنے سے ڈرایا ہے۔ اس سے بہتر نہ کوئی مشورہ ہے نہ نصیحت۔

اللہ سے ڈرنے کے معنی یہ ہیں کہ تم صدق نیت سے آخرت کے لیے اللہ کے خوف کو پیش نظر رکھ کر نیک اعمال کرو اور جو شخص ظاہر و باطن میں حسن نیت کے ساتھ

Marfat.com

اللہ کی خوشنودی کے لیے عمل کرے گا اللہ اسے دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی یاد رکھے گا یہاں تک کہ قیامت برپا ہو۔ جبکہ اس کے خلاف عمل کرنے والا چاہے گا کہ کاش اس کے اور اس کے بُرے عمل کے درمیان مسافت بے حد حائل ہوتی۔

☆

اللہ تم کو اپنے سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کا قول صادق ہے۔ جو اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے اور خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ وہ فرماتا ہے ______ ہمارے پاس خلافِ وعدگی نہیں ہوتی اور ہم ہرگز بندوں پر ظلم نہیں کرتے۔"

ظاہر و باطن میں اپنے دنیاوی و دینی معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ جو اس سے ڈرتا رہے گا وہ اس کی برائیوں کے اثرِ بد سے اس شخص کو محفوظ رکھے گا۔ اور اسے بڑا اجر دے گا----- جو اللہ سے ڈرتا رہا اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ اللہ کا خوف' اس کی دشمنی' عقوبت اور ناراضگی سے بچاتا ہے۔ اللہ کے خوف سے چہرے نورانی ہو جاتے ہیں۔ رب راضی ہوتا ہے اور مرتبہ بلند ہوتا ہے اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو۔ اور اللہ کے خوف کے مقابلہ میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ نے اپنی کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور تمہارے لیے اپنا راستہ بتا دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون سچے تھے اور کون جھوٹے ______ لہٰذا جیسا احسان اللہ نے تمہارے ساتھ کیا ہے ویسا ہی تقویٰ تم اختیار کرو۔ اس کے دشمنوں سے دشمنی کرو اور اس کی راہ میں نیک نیتی سے جہاد کرو۔

اور اس نے تم کو اختیار دیا ہے اور تم کو مسلمان کیا ہے تاکہ اس حجّتِ نبوت کے بعد اب جو برباد ہو۔ اور جو زندہ رہے زندہ رہے۔

" تمام قوت صرف اللہ کو حاصل ہے۔ اکثر اللہ کو یاد کرتے رہو۔ آخرت کے لیے عمل کرو جو شخص اللہ سے اپنی بات بنا لے گا۔ اور اللہ پھر سب میں اس کی بات بنا دے گا۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ کا فیصلہ لوگوں پر نافذ ہے۔ ان کی کوئی بات اس پر نہیں چلتی۔ اور وہ تمام لوگوں کا مالک ہے۔ لوگ اس کے قطعی مالک نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام قوتیں صرف اللہ بزرگ کو حاصل ہیں۔"

☆

Marfat.com

شفیع المذنبین، خیر الانام، نبی آخر الزماں، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ منوّرہ میں پہلا خطبہ یہ تھا:

"حمد و ثنا کے بعد"

(اے لوگو!) ________ اپنی ذات کے لیے کچھ اچھے کام کر لو۔ تمہیں معلوم ہونا ضروری ہے کہ تم میں سے ایک ایک شخص صاعقۂ موت کا نشانہ بنے گا۔ پھر وہ اپنی بکریوں کو اس حالت میں چھوڑ جائے گا کہ جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ پھر اس سے پروردگار اس طرح گفتگو فرمائے گا کہ نہ کوئی ترجمان (درمیان) ہوگا نہ اس کے سامنے کوئی پردہ ہو گا کہ اسے چھپائے۔ (وہ فرمائے گا) "اے بندے! کیا تیرے پاس میرا رسول نہیں آیا تھا؟ اور اس نے تجھے تبلیغ نہیں کی تھی؟ میں نے تجھے مال دیا۔ تجھ پر اپنا فضل رکھا۔ تو اپنی ذات کے لیے (موت سے پہلے) تو نے کیا کیا؟"

بندہ دائیں بائیں دیکھنے لگے گا اور کچھ نہ پائے گا۔ پھر وہ سامنے دیکھے گا تو دوزخ کے سوا کچھ نہ دیکھے گا لہٰذا جس طرح ہو سکے اپنا چہرہ آگ سے بچا لے۔ اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے سے بچائے۔ اسے چاہیے کہ وہ ایسا کرے جو شخص، (کھجور کا) ایک ٹکڑا بھی نہ پائے گا تو ایک نیک بات ہی کے ذریعے سے (سہی) کیونکہ اس کا بدلہ اسے دیا جاوے گا۔ اور ایک نیکی کا عوض دس گنا سے 700 گنا تک ہو گا۔

اور تم پر؟ اور اللہ کے رسولؐ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو۔"

☆

حضرت ماریہؓ کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام ابراہیمؑ رکھا۔

آپؐ کو اس بچے سے بے پناہ محبت تھی۔ یہ بچہ ڈیڑھ سال (17 یا 18 ماہ) زندہ رہا جس دن ابراہیمؑ نے وفات پائی، سورج گرہن ہوا۔

عرب کا عقیدہ تھا کہ سورج گرہن کسی عظیم الشان انسان کی وفات کی علامت ہے۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ ابراہیمؑ کی وفات کا نتیجہ ہے۔

آپؐ نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ ارشاد فرمایا:

"سورج اور چاند خدا کی قدرت ہیں۔ کسی کے مرنے اور جینے سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔"

Marfat.com

"یہ وہ لوگ تھے جو کہتے تھے کہ سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کی موت پر چھپ جاتے ہیں۔ حالانکہ دراصل وہ تو خدا کی دو نشانیاں ہیں۔ پس تم جب ان کو دیکھو تو نماز کر کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ گرہن دور ہو جائے۔" اس کے بعد آپؐ نے کسوف کی نماز با جماعت ادا فرمائی۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تدفین کے وقت کچھ نصیحت فرمایا کرتے تھے۔
یہ خطبہ بھی کسی ایسے ہی موقع کا ہے:

"اے لوگو!

ہماری غفلت کا یہ حال ہے کہ گویا موت ہمارے لیے نہیں بلکہ محض دوسروں کے لیے مقرر ہو چکی ہے اور گویا حق ادائیگی ہم پر نہیں بلکہ تنہا دوسرے لوگوں پر واجب ہے۔

ہم ان (مردوں) کو قبروں میں دفن کر دیتے ہیں اور ان کا مال ایسے اطمینان سے کھاتے ہیں، گویا ہم کو ان کے بعد دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ نصیحت کی ہر بات ہم بھلا بیٹھے اور ہر آفت کی طرف سے مطمئن ہو چکے۔

مبارک باد ہے اس شخص کے لیے جو اپنے عیوب پر نظر کر کے دوسروں کی عیب جوئی سے بچ رہا۔

مبارک باد ہے اس کے لیے جس نے حلال کمائی خدا کی راہ میں خرچ کی اور علماء وعقلمندوں کی ہم نشینی اختیار کی اور غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ ملتا جلتا تھا۔ مبارک ہے وہ شخص جس کے اخلاق اچھے ہوں، دل پاکیزہ ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

مبارک ہے وہ شخص جو ضرورت سے بچا ہوا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا کرے اور فضول گفتگو سے پرہیز کرے۔

راہِ شریعت پر عمل کرنا اس کے لیے آسان ہو اور بدعت اسے اپنی طرف راغب نہ کر سکے!"

☆

ابتدائی زمانۂ اسلام میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک زبردست خطبہ اہل قریش کے سامنے ارشاد فرمایا:

خدا کی قسم!

Marfat.com

اگر میںؑ سب لوگوں سے جھوٹ کہنے پر تیار ہو جاتا تب بھی تم سے خلافِ واقعہ بات نہ کرتا ______ اور اگر سب لوگوں کو دھوکہ دینے پر بھی آمادہ ہو جاتا تو تم کو ہرگز دھوکے میں نہ ڈالتا۔

اُس خدا کی قسم! جو وحدہٗ لا شریک ہے کہ __________

میںؑ تمہاری طرف خصوصاً اور باقی تمام لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ بخدا تم کو ضرور ایک دن مر جانا ہے' بالکل اسی طرح جیسا کہ روز سوتے ہو اور پھر بلا شبہ زندہ ہونا ہے' جیسا کہ روز سونے سے بیدار ہوتے ہو اور تمہارے اعمال کا ضرور محاسبہ ہو گا۔ نیکی کا بدلہ نیکی اور برائی کا بدلہ برائی مل کر رہے گا' اس وقت (تم لوگوں کو) ہمیشہ کے لیے جنت ملے گی یا ابدی جہنم۔ "

☆

غزوہ بدر

حضرت نوحؑ نے کہا ______ "خداوندا! اب زمین پر کوئی کافر بسنے والا نہ چھوڑ ______ جب تک وہ زندہ رہیں گے تیرے نام کی تقدیس نہ ہو گی اور نہ ان کی نسل سے کوئی تیرا نام لیوا پیدا ہو گا۔ "

حضرت موسیٰؑ نے کہا ______ " خدا وندا! ان کے دل سخت کر دے کہ جب تک عذاب نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے۔ "

لیکن ______

غزوہ بدر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک سے جو فقرہ نکلا وہ یہ تھا:

" خدا وندا!

اپنا وعدہ پورا کر۔ اگر یہ مٹھی بھر مسلمان تباہ ہو گئے تو پھر تیرا نام لینے والا کوئی نہ ہو گا۔ "

حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ نے براہ راست اپنی اپنی قوم کی تباہی کی دعا مانگی لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب دعا مانگی تو صرف اہل توحید کی فتح و نصرت کی۔ دشمنوں کی تباہی و بربادی کے لیے نہیں!

☆

Marfat.com

جنگِ موتہ کا خطبہ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاہ غسان شرجیل کے پاس حضرت حارث بن عمیرؓ کو دعوت اسلام دے کر بھیجا۔ اس ظالم نے انہیں قتل کروا دیا۔ چونکہ سفیروں کا قتل کسی مذہب و ملت میں روا نہیں تھا۔ اس لیے حضور پاکؐ نے اس خون کا بدلہ لینے کے لیے 3000 کی فوج روانہ فرمائی۔

روانہ فرمانے سے پہلے آپؐ نے انہیں ایک مختصر خطبہ ارشاد فرمایا:

اس فوج کا سردار میرا غلام زید بن حارثؓ ہو گا اگر وہ شہید ہو جائے تو اس کی جگہ میرا چچا زاد بھائی جعفر طیار ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو پھر تمہاری سرداری عبداللہ بن رواحہ کریں گے۔

دیکھنا ________ تم لوگ پہلے دشمن کو اسلام کی دعوت دینا۔ اگر وہ قبول کر لیں تو جنگ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر قبول نہ کریں تو جنگ کرنا۔

خبردار! بد عہدی نہ کرنا۔ خیانت نہ کرنا ظلم نہ کرنا عورتوں اور بچوں پر ہاتھ نہ اٹھانا۔ کسی بوڑھے کو نہ مارنا۔ کسی مریض کو قتل نہ کرنا۔ کسی درخت کو بلا وجہ نہ کاٹنا - کسی کھیتی کو مت جلانا۔ کسی گائے یا بکری یا اونٹ کو خیانتاً ذبح نہ کرنا۔ ______ اور جو لوگ اپنے دروازے بند کر لیں ان کو نہ چھیڑنا۔

جو عبادت خانوں میں محصور ہو جائیں ان سے بھی کسی قسم کا تعرض نہ کرنا۔

اور جہاں حارث بن عمیرؓ شہید ہوئے ہیں وہاں اظہار ہمدردی کے لیے ضرور جانا۔ اللہ کی مدد اور نصرت تمہارے ساتھ ہو!"

مدینہ منورہ میں یہودیوں سے بڑھ کر کوئی دشمن نہیں تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بات بات پر مذاق اڑاتے تھے اور کسی طرح حضورؐ کی بات کو سننا گوارا نہیں کرتے تھے۔

انہیں یہویوں میں ایک عبداللہ بن سلام نامی شخص بھی تھا جو یہودیوں کا امام' سردار اور لیڈر تھا۔ اسے خاص طور پر حضورؐ اور حضورؐ کے پیام سے عداوت تھی لیکن حضورؐ کے خطبات میں دل کشی و دل نشینی تھی کہ سننے والا بغیر اثر لیے رہ نہیں سکتا تھا۔

ایک دن یہی عبداللہ بن سلام' آپؐ کا مذاق اڑانے کی غرض سے خطبہ میں آیا۔ لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے خطبہ کے مختصر اور جامع الفاظ سنے تو اس کا سارا نشہ ہرن ہو گیا۔ مذاق اڑانا بھول گیا اور بے ساختہ بلند آواز میں پکار اٹھا:

Marfat.com

اشھدان لا الہ الا اللہ محمد عبدہ و رسولہ خطبے کے الفاظ یہ تھے:

ترجمہ: "اے لوگو!

اپنے پرائیوں کو سلام کرو۔

کھانا کھلایا کرو۔

قرابت داروں سے اچھا برتاؤ کرو۔

اور جب سب لوگ سوتے ہوں تو عبادت کیا کرو۔"

خطبے کے یہ انہیں چند الفاظ نے عبداللہ بن سلام کے دل کی دنیا بدل کر رکھ دی!

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حقوق مسلمین کے بارے میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"اے لوگو!

حسد مت کرو۔ دھوکا مت دیا کرو۔ دلوں میں بغض رکھ کر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش نہ کیا کرو۔ ایک دوسرے کی (کسی معاملہ میں) بولی پر بولی نہ بولا کرو۔

اللہ کے بندو!

بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ کسی مسلمان پر ظلم کرو نہ کسی کو رسوا کرو۔ نہ جھٹلاؤ نہ حقیر جانو!

تقویٰ یہاں ہے!"

پھر آپؐ نے 3 بار اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

انسان کے لیے شر اور برائی سے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل کرے۔

ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون' عزت اور مال (ناحق) حرام ہے۔

جس نے کسی مسلمان کی تکلیف کو رفع کیا خدا اس پر سے قیامت کی تکلیفوں کو رفع کرے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دست کی مدد کی' خدا' دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کے عیب کو چھپایا خدا اس کے عیبوں کو دنیا و آخرت میں چھپائے گا۔ اللہ تعالیٰ (اس) بندے کی مدد میں رہتا ہے۔ جب تک (وہ) بندہ کسی بندے

Marfat.com

کی مدد میں رہتا ہے۔

اور جو شخص علم طلب کرنے کے لیے نکلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دیتا ہے۔

اور جب کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھنے اور آپس میں درس کے لیے جمع ہوئی' اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اس کو ڈھانپ لیا_______ اور فرشتے حاضر ہوئے _________ اور خدا نے ان کا ذکر اپنے یہاں کیا۔

آگاہ رہو جس کا عمل اسے آگے نہ بڑھا سکا' اس کو اس کا نسب آگے نہ بڑھا سکے گا!"

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا:

"سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اس کی ہم حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اور اسی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں

اور ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اپنے سے شریر لوگوں سے اور بدترین اعمال سے جس کو خدا ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

ہم گواہی دیتے ہیں _______ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں

____

اور گواہی دیتے ہیں _________ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔

☆

ایک مرتبہ ایک نومسلم قبیلہ ہجرت کر کے مدینہ آیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی امداد کی ضرورت سمجھی۔ مسجد نبویؐ میں تمام مسلمان جمع ہوئے تو آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی کہ تمام انسان ایک ہی نسل سے ہیں! یعنی:

ترجمہ: "اے لوگو!

Marfat.com

اس خدا سے ڈرو جس نے ایک ذات سے تم سب کو پیدا کیا۔ "
پھر سورہ حشر کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

ولتنظر نفس ماقدمت لغد

اس کے بعد فرمایا:
" درہم' کپڑا' غلہ' بلکہ چھوہارے کا ایک ٹکڑا جو ہو' راہ خدا میں دو۔ "

آپؐ کی رقت انگیز اور موثر تقریر سے یہ عالم ہو گیا کہ ہر صحابیؓ کے پاس جو کچھ تھا' اس قبیلے کے سامنے رکھ دیا۔ بعضوں نے اپنے کپڑے اتار کر دے دیے۔ کسی نے گھر کا غلہ لا کر دے دیا۔ ایک انصاری گئے اور گھر سے اشرفیوں کا ایک توڑا اٹھا لائے جو اس قدر وزنی تھا کہ بمشکل ان سے اٹھ سکا۔

تھوڑی دیر کے بعد آپؐ کے سامنے غلہ اور کپڑے کے دو بڑے بڑے ڈھیر لگ گئے اور جوش و مسرت سے آپؐ کا چہرہ کندن کی طرح دمکنے لگا۔

☆

رجب 9ھ میں

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے آخری غزوہ پیش آیا۔ اس کو غزوہ تبوک کہا جاتا ہے۔

تبوک مدینہ منورہ سے شام کی جانب 14 منزل دور ایک مقام ہے۔

اس موقع پر آپؐ کے ساتھ 30 ہزار صحابہ کرامؓ تھے۔ آپؐ نے ایک نماز میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں تفصیلی طور سے اسلام کو پیش کیا گیا ہے۔

آپؐ نے خداوند تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تعریف و تقدیس بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب ہے۔
سب سے بڑھ کر بھروسہ کی بات تقویٰ کی بات ہے۔
سب سے بہترین ملت حضرت ابراہیمؑ کی ملت ہے۔
سب سے بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے۔
سب سے بہتر ذکر اللہ کا ذکر ہے۔
سب واقعات سے پاکیزہ آیۂ قرآنی ہے!
بہترین کام اولی العزمی کے کام ہیں۔

Marfat.com

سب سے بڑا کام بدعت ہے۔
انبیاء کا طریقہ سب طریقوں سے اعلیٰ ہے۔
شہیدوں کی موت سب اموات سے افضل ہے۔
سب سے بڑی گمراہی وہ ہے جو ہدایت کے بعد آئے۔
عملوں میں وہ عمل بہتر ہے جو نفع بخش ہو۔
بہترین روش وہ ہے جس پر سب چل سکیں۔
بدترین گمراہی دل کی گمراہی ہے۔
اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی ______ خیرات دینے والا ہاتھ اور دوسروں کی مدد کرنے والا ہاتھ اس ہاتھ سے بہتر ہے جو کسی کا دست نگر ہو)۔
تھوڑا اور کافی مال ______ اس مال سے بہتر ہے جو خدا سے غافل کر دے۔

بدترین معافی وہ ہے جو موت کے وقت مانگی جائے۔ (یعنی ______ ساری زندگی توبہ نہ کرے اور مرتے وقت توبہ کرے)۔
بدترین ندامت وہ ہے جو قیامت میں ہو گی۔
بعض لوگ ایسے ہیں جو جمعہ کو آتے ہیں لیکن دل سے آگے پیچھے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کا ذکر کبھی کبھی کیا کرتے ہیں۔
سب گناہوں سے عظیم تر جھوٹی زبان ہے۔
سب سے بڑی مال داری دل کی مال داری ہے۔
سب سے عمدہ توشہ تقویٰ ہے۔
خدا کا خوف عقلمندی کا سرمایہ ہے۔

شک پیدا کرنا کفر ہے۔
یقین دل میں رکھنے کی چیز ہے۔
آواز اور نوحہ سے رونا جاہلیت ہے۔
نشہ میں ہونا آگ میں پڑنا ہے۔
شعر ابلیس کا حصہ ہے (یعنی ______ وہ شاعری جو فحش، لغو اور فضول ہو)۔

شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔

Marfat.com

بدترین روزی یتیم کا مال کھا جانا ہے۔
سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑتا ہے۔
اصل بد بخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بدبخت ہو۔
بدترین خواب' جھوٹا خواب ہے۔
جو بات ہونے والی ہے وہ بہت قریب ہے۔ (یعنی ______ موت اور قیامت)۔
مومن کو گالی دینا فسق ہے۔
مومن کا قتل کرنا کفر ہے۔
مومن کا گوشت کھانا (یعنی ______ غیبت کرنا) بدترین گناہ ہے۔
مومن کا مال ایسا ہی حرام ہے جیسا اس کا خون۔
جو اللہ سے تکبر کرتا ہے - اللہ اس کو باطل کر دیتا ہے۔
جو کسی کے عیب چھپاتا ہے اللہ اس کے عیب چھپائے گا۔
جو معاف کرتا ہے اسے معافی دی جاتی ہے۔
جو غصے کو پی جاتا ہے خدا اسے اجر دیتا ہے۔
جو صبر کرتا ہے خدا اُسے بڑھاتا ہے۔
جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا اسے عذاب دیتا ہے۔
جو نقصان پر صبر کرتا ہے خدا اسے اس کا عوض دیتا ہے۔
لوگو!
خدا سے معافی مانگو۔ وہی معاف کرنے والا ہے۔"
یہ خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار استغفار فرمایا اور خطبہ ختم کر دیا۔

جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر' ناقہ قصواء پر کجاوا کسنے کا حکم دیا۔
چنانچہ کجاوا کس دیا گیا۔
آپؐ اس پر سوار ہو کر وادیؐ عرفہ کے درمیان آئے اور اونٹنی کی پشت ہی پر لوگوں کو خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"لوگو!

تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں (یعنی ـــــــــ ناحق کسی کا خون کرنا اور ناجائز طریقے پر کسی کا مال لینا تمہارے لیے ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہے)ـــــــــ بالکل اسی طرح کہ جس طرح آج یوم العرفہ کے دن' ذی الحجہ کے اس مبارک مہینے میں' اپنے اس مقدس شہر مکہ میں (تم ناحق کسی کا خون کرنا اور کسی کا مال لینا حرام جانتے ہو)۔

خوب ذہن نشین کر لو کہ جاہلیت کی ساری چیزیں (یعنی ـــــــــ اسلام کی روشنی کے دور سے پہلے تاریکی اور گمراہی کے زمانہ کی ساری باتیں اور قصے) ختم ہیں۔ یہ سب میرے دونوں قدموں کے نیچے دفن اور پامال ہیں ـــــــ (یعنی ــــــــ میں ان کے خاتمہ اور منسوخی کا اعلان کرتا ہوں)۔

اور زمانۂ جاہلیت کے کسی خون کا بدلہ نہیں لیا جائے گا اور سب سے پہلے میں اپنے گھرانے کے ایک خون ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کے خون کے ختم اور معاف کرنے کا اعلان کرتا ہوں جو قبیلہ ہذیل کے آدمیوں نے قتل کر دیا تھا۔ (ہذیل سے اس خون کا بدلہ لینا ابھی باقی تھا) ــــــــ لیکن اب میں اپنے خاندان کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ اب یہ قصہ ختم ہے اور بدلہ نہیں لیا جائے گا۔

اور زمانۂ جاہلیت کے تمام سودی مطالبات (جو کسی کے ذمے باقی ہیں وہ سب بھی) ختم اور سوختہ ہیں (اب کوئی مسلمان کسی سے اپنا سودی مطالبہ نہیں کرے گا)۔ اور اس باب میں بھی سب سے پہلے اپنے خاندان کے سودی مطالبات میں سے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کے سودی معاملات کے ختم اور سوختہ ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ (اب وہ کسی سے اپنا سودی مطالبہ وصول نہیں کریں گے)۔ ان کے سارے سودی مطالبات آج ختم کر دیے گئے!

اور اے لوگو!

عورتوں کے حقوق اور ان کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ اس لیے کہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے۔ اور اللہ کے حکم اور اس کے قانون سے ان کے ساتھ تمتع[1] تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا خاص حق ان پر یہ ہے کہ جس آدمی کا تمہارے گھر میں آنا اور تمہاری جگہ اور تمہارے بستر پر

[1] فائدہ حاصل کرنا

Marfat.com

بیٹھنا تم کو پسند نہ ہو ' وہ اس کو اس کا موقع نہ دیں لیکن اگر وہ یہ غلطی کریں تو تم (تنبیہہ کر سکتے ہو۔ آیندہ سدباب کے لیے اگر کچھ مناسب سمجھو) ان کو خفیف سی سزا دے سکتے ہو۔ اور ان کا خاص حق تم پر یہ ہے کہ اپنے مقدور اور حیثیت کے مطابق ان کے کھانے پہننے کا بندوبست کرو۔

اور میںؐ تمہارے لیے وہ سامان ہدایت چھوڑ رہا ہوں کہ تم اس سے وابستہ رہے اور اس کی پیروی کرتے رہے تو تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ ہے:

1- کتاب اللہ اور

2- میریؐ سنت

اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا کہ میںؐ نے تم کو اللہ کی ہدایت اور اس کے احکام پہنچائے یا نہیں ؟ تو بتاؤ تم وہاں کیا کہو گے؟ کیا جواب دو گے؟

اس پر حاضرین نے عرض کیا کہ ________ " ہم گواہی دیتے ہیں اور قیامت کے دن بھی گواہی دیں گے کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کے احکام ہم کو پہنچا دیے اور رہنمائی و تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اور نصیحت و خیر خواہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ " اس پر آپؐ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا:

اللھم اشھد ________ اللھم اشھد ________ اللھم اشھد۔

یعنی ______ اے خدا گواہ رہ کہ میں نے تیرا پیغام اور تیرے احکام تیرے بندوں تک پہنچا دیئے اور یہ تیرے بندے اقرار کر رہے ہیں۔

☆

بعض روایات کے مطابق آپؐ نے اسی خطبے میں یہ بھی فرمایا کہ :

" لوگو!

بے شک تمہارا ربّ ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے۔

ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر' سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے (ایک دوسرے پر فضیلت ہو گی۔

تمہارے غلام! تمہارے غلام! ________ جو خود کھاؤ۔ وہی ان کو کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ خدا نے ہر حقدار کو از روئے شریعت اس کا

Marfat.com

حق دے دیا ہے۔ اب کسی کو وراثت کے حق میں وصیت جائز نہیں۔ لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ جو لڑکا اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب سے ہونے کا دعوی کرے اور جو غلام اپنے مولا کے سوا کسی اور طرف اپنی نسبت کرے اس پر خدا کی لعنت ہے۔

ہاں ______ عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں۔

قرض ادا کیا جائے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز کو واپس کیا جائے۔

عطیہ لوٹایا جائے۔

ضامن، تاوان کا ذمہ دار ہے۔" عین اس وقت جب آپؐ یہ فرض نبوت ادا کر رہے تھے' یہ آیت اتری:

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا۔"

نہایت حیرت انگیز اور عبرت خیز منظر یہ تھا کہ شہنشاہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت لاکھوں آدمیوں کے مجمع میں فرمان ربانی کا اعلان فرما رہے تھے' ان کے تخت شہنشاہی کا مسند و بالیں (کجاوہ و عرق گیر) ایک روپیہ سے زیادہ قیمت کا نہ تھا۔

☆

خطبہ حجتہ الوداع

ترجمہ: "ہاں! شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اب تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش قیامت تک نہ کی جائے گی البتہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اس کی پیروی کرو گے اور وہ اس پر خوش ہو گا۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر تمام مسلمانوں کو اپنے فیضِ دیدار سے مشرف فرمایا اور ان کو مسرت کے ساتھ وداع کیا۔

شہدائے احُد جو بل ھم احیاءٌ کے مژدہ جانفزا سے فیضیاب تھے' آٹھ برس کے بعد آخری مرتبہ آپؐ نے ان کو بھی اپنی زیارت سے مشرف کرنا ضروری سمجھا۔

Marfat.com

چنانچہ اس زمانہ میں ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور ان کے لیے دعائے خیر فرمائی اور اس وقت رقت انگیز طریقہ سے ان کو وداع کیا کہ جس طرح ایک مرنے والا اپنے زندہ اعزا کو وداع کرتا ہے۔"

اس کے بعد آپؐ نے ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا:

" میں تم سے پہلے حوض پر جا رہا ہوں۔ اس کی وسعت اتنی ہے جتنی ایلہ سے جحفہ تک۔ مجھ کو تمام دنیا کے خزانوں کی کنجی دی گئی ہے۔ مجھے خوف نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرو گے لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا میں نہ مبتلا ہو جاؤ اور اس کے لیے آپس میں کشت و خون کرو۔ اور پھر اسی طرح ہلاک ہو جاؤ جس طرح تم سے پہلی قومیں ہلاک ہو گئیں!"

☆

حجتہ الوداع میں وادی محسر کے راستہ سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمرہ کے پاس تشریف لائے اور ابن عباسؓ سے، جو اس وقت کمسن تھے فرمایا:

مجھے کنکریاں چن کر دو۔"

چنانچہ ابن عباسؓ نے آپؐ کو کنکریاں چن کر دیں۔

آپؐ نے کنکریاں پھینکیں۔ اس کے بعد لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اس سے برباد ہوئیں اس کے ساتھ مزید فرمایا:

حج کے مسائل سیکھ لو۔ میںؐ نہیں جانتا شاید کہ اس کے بعد مجھے دوسرے حج کی نوبت آئے یا نہ آئے۔"

☆

دنیا میں عدل وہ انصاف، جورو ستم، جان و مال اور آبرو کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما چکے تھے لیکن عرب کے صدیوں کے زنگ کو دور کرنے کے لیے مکرر تاکید کی ضرورت تھی۔ اس دن آپؐ نے عجب بلیغ انداز اختیار فرمایا۔

لوگوں سے مخاطب ہو کر پوچھا:

"کچھ معلوم ہے آج کون سا دن ہے؟"

لوگوں نے عرض کی ـــــ " اللہ اور اس کے رسولؐ کو زیادہ علم ہے۔

Marfat.com

آپؐ دیر تک چپ رہے۔
لوگ سمجھے شاید آپؐ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے۔
دیر تک سکوت کے بعد فرمایا:
"کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟"
لوگوں نے کہا------- "بے شک ہے!"
پھر ارشاد ہوا:
"یہ کون سا مہینہ ہے؟"
لوگوں نے پھر اسی طریقہ سے جواب دیا۔
آپؐ نے پھر دیر تک سکوت فرمایا------- اور ارشاد ہوا:
"کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟"
لوگوں نے کہا _______ "ہاں۔ بے شک ہے۔"
پھر پوچھا:
"یہ کون سا شہر ہے؟"
لوگوں نے بدستور جواب دیا۔
آپؐ نے دیر تک سکوت کے بعد فرمایا: اور پھر کہا:
"کیا یہ بلدۃ الحرام نہیں ہے؟"
لوگوں نے کہا _________ "ہاں بے شک ہے۔"
جب سامعین و حاضرین کے دل میں یہ خیال پوری طرح جاگزیں ہو چکا کہ:
آج کا دن
مہینہ'
اور خود شہر بھی محترم ہے۔
یعنی اس ' دن' اس ماہ' اس مقام میں جنگ اور خونریزی جائز نہیں

تب آپؐ نے فرمایا:
"تمہارا خون' تمہارا مال اور تمہاری آبرو (تا قیامت) اس طرح محترم ہے جس طرح یہ دن' اس مہینہ میں اور اس شہر میں محترم ہے۔"

☆

Marfat.com

جحفہ سے تین میل دور مقام خم ہے۔ عربی تالاب کو غدیر کہتے ہیں اس لیے اس مقام کا نام عام روایتوں میں غدیر خم آتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں صحابہؓ کو جمع کر کے ایک مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: حمد و ثنا کے بعد _______ اے لوگو!

میںؐ بھی بشر ہوں۔ ممکن ہے خدا کا فرشتہ جلد آ جائے اور مجھے قبول کرنا پڑے (یعنی موت)!

میںؐ تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں:

ایک--------- خدا کی کتاب جس کے اندر ہدایت اور روشنی ہے۔ اسے مضبوطی سے پکڑو۔

دوسرے _______ میرے اہل بیت ہیں۔ میںؐ اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ "

پھر مزید فرمایا:

" جس کو میںؐ محبوب ہوں۔ علیؓ بھی اس کو محبوب ہونا چاہیے۔ الہیٰ! جو علیؓ سے محبت رکھے اسے تو بھی محبت رکھ! _______ اور جو علیؓ سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ!!"

☆

مسجد نبویؐ میں نماز کے بعد آنحضرت نے ایک خطبہ دیا جو آپؐ کی حیات ظاہری کا آخری خطبہ تھا۔

آپؐ نے فرمایا:

" خدا نے اپنے ایک بندے کو اختیار عطا فرمایا ہے کہ خواہ دنیا کی نعمتوں کو قبول کرے یا خدا کے پاس (آخرت میں) جو کچھ ہے اس کو قبول کرے لیکن اس نے خدا ہی کے پاس چیزیں قبول کیں۔ "

یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔

لوگوں نے تعجب سے ان کی طرف دیکھا کہ آپؐ تو کسی شخص کا واقعہ بیان کر رہے ہیں اس میں رونے کی کیا بات ہے!

لیکن _______

رازدارِ نبوت سمجھ چکا تھا کہ بندہ خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

Marfat.com

رسول پاکؐ نے اپنی تقریر کا سلسلہ آگے بڑھایا اور فرمایا:

سب سے زیادہ میں جس دولت اور محبت کا ممنون ہوں، ابوبکرؓ ہیں۔ اگر میں دنیا میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا دوست بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا ----- لیکن اسلام کا رشتہ دوستی کے لیے کافی ہے ----- مسجد کے رخ کوئی دریچہ ابوبکرؓ کے دریچہ کے سوا باقی نہ رکھا جائے۔ ہاں! تم سے پہلی قوموں نے اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا تھا۔ دیکھو تم ایسا نہ کرنا میں منع کر جاتا ہوں۔"

☆

ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت موثر انداز میں خطبہ ارشاد فرمایا: اور کہا:

"اے معشر قریش!

اپنی خبر لو۔ میں تم کو خدا سے نہیں بچا سکتا۔

اے عبد مناف!!

میں تم کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا۔

اے عباسؓ بن عبدالمطلب!

میں تم کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا۔

اے صفیہؓ! رسول خدا کی پھوپھی!!

میں تجھ کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا۔

اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ!

میں تجھ کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا!"

☆

ایک جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ، بدعت اور اتباع سنت پر بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔

آپؐ نے کہا:

" صرف دو باتیں ہیں ----- ایک قول ----- دوسرا عمل۔ ----- بس بہترین قول اللہ کی کتاب ہے ----- اور بہترین عمل محمدؐ کا عمل ہے۔

دین میں نئی نئی باتیں کرنے سے بچو۔ دین میں نئی نئی باتیں بدترین چیزیں ہیں۔ ہر نئی بات (خود ساختہ) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

Marfat.com

لمبی عمروں کی آرزو نہ کرو کہ دل سخت ہو جائیں۔

جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ دور تو وہ ہے جو آنے والی نہیں ہے۔

بدبخت اپنی ماں کے پیٹ میں ہی بدبخت ہوتا ہے۔

خوش نصیب وہ ہے جو دوسروں کے حال سے نصیحت پکڑے۔

آگاہ ہو کہ مسلمان سے قتال کرنا کفر ہے ______ اور گالی گلوچ کرنا فسق۔

کسی مسلمان کے لیے تین دن سے زیادہ اپنے بھائیؑ سے رنجیدہ رہنا جائز نہیں اور دیکھنا جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔"

☆

روایت حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کو کھڑے ہوئے اور اس میں فتنہء قبر کو بیان کیا جس میں انسان کی آزمائش کی جائے گی۔

جب یہ بیان کیا تو مسلمان چیخ اٹھے۔

☆

قوموں کی بربادی ہمیشہ آپس کے جنگ و جدل اور باہمی خونریزیوں کا نتیجہ رہی ہے اس پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیروؤں سے با آواز بلند فرمایا:

"ہاں _____ میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا کہ خود ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونا پڑے گا اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ہاں ____ مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔ ہاں! باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا جوابدہ باپ نہیں""اگر کوئی حبشی بینی بریدہ[1] غلام بھی امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو"۔

☆

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ:

"ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا۔ یہ خطبہ اس قدر موثر تھا کہ میں نے ایسا خطبہ نہیں سنا۔

[1] جس کا ناک کٹا ہوا ہو۔

Marfat.com

اثنائے تقریر میں آپؐ نے فرمایا:
"اے لوگو!
جو میںؐ جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ"۔
اس فقرہ کا ادا ہونا تھا کہ لوگوں کی یہ حالت ہوگئی کہ منہ پر کپڑے ڈال کر بے اختیار رونے لگے۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز خطبہ ء ارشاد فرمایا:
"اگر تم لذتوں کو قلع قمع کرنے والی (موت) کو پیش نظر رکھتے تو آج میںؐ تم کو ہنستے ہوئے نہ دیکھتا۔ سو موت کو اکثر اپنے سامنے رکھو کیونکہ قبر سے ہر روز آواز آتی ہے کہ میں عبرت اور تنہائی کا گھر ہوں۔ پس جب کوئی مومن قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو وہ اس سے کہتی ہے:
" مرحبا! آنا مبارک ہو۔ میری پشت پر چلنے پھرنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب تھے۔ آج جبکہ تم مجھے ملے ہو' میرا سلوک دیکھ لو گے"۔
پھر اس کے لیے حد نظر تک فراخ ہوجاتی ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی بدعمل اور کافر دفن ہوتا ہے تو قبر اسے دھتکار کر کہتی ہے:
"تجھے فراخی اور آرام نصیب نہ ہو۔ میری پشت پر چلنے والے تو مجھے سب سے زیادہ مبغوض تھا۔ آج جبکہ تو میرے قابو میں آیا ہے تجھے میرا سلوک معلوم ہوجائیگا" پھر قبر سمٹ کر اسے بھینچتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں توڑ پھوڑ کر ایک دوسری میں داخل کردیتی ہے"۔
اس موقع پر آپؐ اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈال کر بتایا کہ یوں پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہوجائیں گی۔
پھر آپؐ نے فرمایا:
" اور اس کے لیے ۔ ایسے زہریلے اژدہے مقرر کیے جاتے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی دنیا میں پھنکار مار دے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زمین کی قوت نامیہ (بڑھنے کی قوت) ختم ہوجائے۔ حشر تک وہ اژدہے اسے ڈستے اور نوچ نوچ کر کھاتے رہیں گے۔ قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا"۔

Marfat.com

طلب رزق کے سلسلے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

"لوگو!

میں نے تمہیں اُس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے جو جنت دلانے اور دوزخ کی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہے .... اور ہر اس کام سے روک چکا ہوں جو جنت سے محروم کرنے اور دوزخ میں پہنچا دینے کا باعث ہے۔

اور روح الامینؑ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے کہ اپنا نصیبہ پورا کرنے سے پہلے کوئی جاندار نہیں مرے گا۔ پس تم خدا سے ڈرو اور مناسب طریقوں سے (ضروریات) طلب کیا کرو اور ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر تمہیں ارتکاب معاصی پر آمادہ کر دے کیونکہ خدا کے ہاں چیزیں صرف اس کی اطاعت سے حاصل ہو سکتی ہیں"۔

☆

ایک عیدالاضحیٰ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ خطبہ دیا:

"اے مسلمانو!

سب سے پہلے ہم نماز عید کے لیے عیدگاہ روانہ ہوں گے اور عید کی نماز اور خطبہ کے بعد قربانی کے جانور ذبح کریں گے اور اگر کسی شخص نے عید کی نماز سے قبل جانور ذبح کیا تو وہ قربانی نہیں ہو گی صرف گوشت کھانے کا جانور ہو گا۔"

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ و ابو سعیدؓ

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ آپؐ کی زبان اطہر سے یہ الفاظ نکلے:

والذی نفسی بیدہ

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے"۔

یہ الفاظ آپؐ نے تین مرتبہ فرمائے اور پھر جھک گئے۔ لوگوں پر یہ اثر ہوا کہ جو جہاں تھا وہیں سر جھکا کر رونے لگا۔ کسی کو ہوش نہ رہا۔

☆

Marfat.com

جمعہ کے خطبات میں سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک خطبہ یہ بھی ہے:

"لوگو!

سب حمد و ثنا خداوند عالم کے لیے ہے۔ جس نے سارے جہانوں کو پیدا کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

بے شک اللہ سوتا نہیں ہے اور نہ اس کی شان ہے کہ وہ سوئے۔

وہی قسمت کو بلند اور پست کرتا ہے۔

اس کے پاس رات کے سارے کام دن سے پہلے پہنچ جاتے ہیں اور دن کے کام رات آنے سے پہلے۔

اللہ کا پردہ نور ہے۔"

☆

روایت حضرت عمرو بن العاصؓ

شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"سن لو اور یاد رکھو!

دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے جو فی الوقت حاضر اور نقد ہے۔ (اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اسی لیے) اس میں ہر نیک و بد کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں۔

اور یقین کرو کہ آخرت وقت مقررہ پر آنے والی ہے۔ یہ ایک سچی اور اٹل حقیقت ہے۔ .... اور سب کچھ وقت رکھنے والا ل شہنشاہ اسی میں (لوگوں کے اعمال کے مطابق جزا و سزا کا) فیصلہ کرے گا۔

یاد رکھو۔ ساری خیر اور خوش گواری اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور سارا دکھ اور شر اور اس کی تمام قسمیں دوزخ میں ہیں۔

پس خبردار!

Marfat.com

جو کچھ کرو، اللہ سے ڈرتے ہوئے کرو۔ (اور ہر عمل کے وقت آخرت کے انجام کو پیش نظر رکھو)۔

اور یقین کرو کہ تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیے جاؤ گے۔

جس نے ذرہ برابر بھی کوئی نیکی کی ہو گی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہو گی وہ اس کو پا لے گا!"

☆ ☆ ☆

Marfat.com

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو بنی الحارث بن کعب کے پاس نجران بھیجا .... اور حکم دیا کہ:

لڑنے سے قبل ان کو اسلام کی دعوت دینا اور اس کے لیے تین دن کی مہلت دینا۔ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے اسلام لانے کو تسلیم کر لینا۔ ان میں قیام پذیر ہونا۔ ان کو کتاب اللہ' اس کے نبیؐ کی سنت اور ارکان اسلام کی تعلیم دینا....... اگر وہ اسلام نہ لائیں تو پھر ان سے جنگ کرنا۔"

خالدؓ مدینہ سے چل کر نجران آئے اور انہوں نے ہر سمت شتر سوار دعوت اسلام کے لیے روانہ کیے جو کہتے تھے:

"لوگو!

اسلام لے آؤ محفوظ رہو گے"۔

چنانچہ سبؑ کے سب مسلمان ہو گئے۔ خالد وہاں ٹھہر گئے اور ان کو اسلام' کتاب اللہ اور اس کے نبیؐ کی سنت کی تعلیم دینے لگے۔ اس کے متعلق خالدؓ نے حسب ذیل خط رسولؐ اللہ کو لکھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط محمد النبی رسولؐ اللہ کی جانب خالد بن ولیدؓ کی طرف سے لکھا جاتا ہے۔

آپ پر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمت اور برکات نازل ہوں۔

میں آپؐ کے سامنے اس اللہ کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تعریف کرتا ہوں۔

اما بعد!

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ نے مجھے بنی الحارث بن کعب کے پاس ارسال کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ یہاں پہنچ کر میں تین دن تک ان سے اور

Marfat.com

اس مدتؑ میں ان کو اسلام کی دعوت دوں۔ اگر وہ اسلام لے آئیں تو میں اسے تسلیم کر کے ان کو ارکان اسلام، کتاب اللہ اور اس کے نبیؐ کی سنت کی تعلیم دوں۔ اور اگر وہ اسلام نہ لائیں تو ان سے جنگ کروں۔ میں ان کے پاس آیا۔ میں نے یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے حکم کے مطابق تین دن تک ان کو اسلام کی دعوت دی اور شتر سواروں کے ذریعہ سے یہ پیغام پہنچایا کہ اے بنی الحارث! اسلام لے آؤ۔ بچ جاؤ گے۔ وہ اسلام لے آئے اور جنگ نہیں کی۔ اب میں یارسولؐ اللہ آپؐ کے حکم کے آنے تک ان لوگوں کے ساتھ مقیم ہوں اور ان کو ارکان اسلام کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اللہ کی تعلیم دے رہا ہوں۔

آیندہ جیسا ارشاد ہو۔

والسلام علیک یا رسولؐ اللہ و رحمتہ اللہ و برکاتہ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یہ خط محمد النبیؐ رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولیدؓ کو لکھا جاتا ہے کہ تم پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں تعریف کرتا ہوں۔

اما بعد!

تمہارا خط تمہارے قاصد کے ہاتھ مجھے ملا جس میں تم نے مجھے بنی الحارث کی جنگ سے قبل ہی اسلام لانے کی اطلاع دی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے جو اسلام کی دعوت ان کو دی اسے انہوں نے قبول کیا اور اس بات کی شہادت دی ہے کہ سوائے وحدہ لا شریک کے اور کوئی خدا نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور اللہ نے انہیں اپنی ہدایت کے قبول کرنے کی توفیق دی۔ تم ان کو جنت کی بشارت دے دو۔ دوزخ سے ڈراؤ اور پھر چلے آؤ ______ اور اپنے ساتھ ان کا ایک وفد بھی لاؤ۔

والسلام علیک و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔"

☆

Marfat.com

صلح حدیبیہ کے دوران اور واقعہ خیبر سے پہلے رفاعہ بن زیدؓ الجذامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے ایک غلام آپؐ کو ہدیہ کیا اسلام لایا اور بہت ہی مخلص مسلمان ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے ان کی قوم کے نام ایک خط لکھ کر دیا جس میں آپؐ نے تحریر فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یہ خط محمد رسولؐ اللہ کی جانب سے رفاعہ بن زیدؓ کے لیے لکھا ہے!

میں نے ان کو ان کی تمام قوم کے پاس اور ان لوگوں کے پاس جو اب ان کی قوم میں شامل ہوں' بھیجا ہے تاکہ یہ ان کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے لیے دعوت دیں۔ جو قبول کر لے وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی جماعت میں داخل ہو گیا اور جو اس سے انکار کرے اسے دو ماہ کی امان دی جائے۔"

اس خط کو لے کر جب حضرت رفاعہؓ اپنی قوم کے پاس آئے تو ان کی قوم نے رفاعہؓ کی دعوت کو قبول کیا اور سب مسلمان ہو گئے اور پھر وہ حرہ الرجلاء آکر وہاں سکونت پذیر ہو گئے۔

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ خطوط جو عیسائی فرمانرواؤں کو تحریر کیے جاتے تھے ان میں یہ آیت خصوصی طور پر درج کی جاتی تھی۔

ترجمہ: "اے اہل کتاب! آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے' یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں ---- اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا رب نہ بنائے"۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی النجار کے عمرو بنؓ حزم الانصاری کو ان کا والی مقرر کیا تاکہ ان کو دین اسلام کی تبلیغ کریں۔ سنت رسولؐ بتائیں اور ارکان اسلام سے آگاہ کریں اور ان سے صدقات وصول کریں۔

Marfat.com

اس کے متعلق آپؐ نے عمرو بن حزمؓ کو فرمان تقرر لکھ کر دیا اور اس میں آپؐ نے اپنی جانب سے احکام دیے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یہ بیان اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے لکھا جاتا ہے

اے ایمان والو!

اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ یہ عہد محمدؐ النبی کی جانب سے عمرو بن حزمؓ کو یمن بھیجتے وقت ان کے لیے لکھا جاتا ہے۔ میںؐ نے ان کو یہ حکم دیا ہے کہ ——

وہ اللہ کے ہر معاملہ میں اس سے ڈرتے رہیں اس لیے کہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ جو اللہ سے ڈریں اور نیک کردار ہیں۔

میںؐ نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کے حق وصول کریں لوگوں کو خیر کی بشارت دیں اور خیر کا حکم دیں۔

لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور دین کے ارکان سمجھائیں۔

لوگوں کو برائیوں سے روکیں اور صرف وہ شخص جو پاک ہو' قرآن کو ہاتھ لگائے۔ لوگوں کو ان کے فرائض و حقوق سے آگاہ کریں۔

نیکی میں لوگوں کے ساتھ نرمی کریں اور جب وہ ظلم کے مرتکب ہوں تو ان پر سختی کریں۔ اللہ تعالیٰ ظلم کو برا سمجھتا ہے اور اس سے اس نے منع کیا ہے اسی لیے وہ کہتا ہے کہ خبردار ہو جاؤ۔ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

لوگوں کو جنت کی بشارت دیں اور اس کے اعمال سے آگاہ کریں —— لوگوں کو دوزخ سے ڈرائیں اور اس کے اعمال سے متنبہ کریں۔

لوگوں کے ساتھ نہایت اخلاق سے پیش آئیں تاکہ وہ ارکان دین کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔

لوگوں کو حج کے ارکان بتائیں۔ ان میں جو سنت اور فرض ہے اس کی تشریح کریں اور حج اکبر کے اور حج اصغر یعنی عمرہ کے متعلق اللہ نے جو احکام دیے ہیں' ان سے لوگوں کو واقف کرائیں۔

وہ لوگوں کو محض ایک چھوٹا سا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے سے روک دیں۔ البتہ اگر وہ کپڑا اتنا بڑا ہو کہ شانوں پر ڈالا جا سکے تو مضائقہ نہیں۔

لوگوں کو ایک کپڑے میں کفات باندھ کر اس طرح بیٹھنے سے کہ ان کی شرمگاہ

Marfat.com

کھل جائے، ممانعت کر دیں۔

لوگوں کو اس بات کی بھی ممانعت کر دیں کہ اگر کسی کے سر کی گُدّی میں بال نہ ہوں تو وہ جوڑا نہ باندھے۔

اس بات کی ممانعت بھی کر دیں کہ جنگ میں لوگ قبائل اور خاندان کا واسطہ دے کر حمایت کے لیے آواز نہ اٹھائیں بلکہ صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لیے ایک دوسرے کی حمایت کریں۔ اور جو اللہ کی حمایت کے لیے دعوت نہ دے بلکہ محض قبیلے ور خاندان کی حمایت کے لیے دے، اسے تلوار سے ختم کر دینا چاہیے۔ تاکہ صرف اللہ وحدہ لا شریک کی دعوت قائم ہو۔

لوگوں کو وضو کا حکم دیں۔ اسی طرح کہ وہ اپنا منہ دھوئیں۔ کہنیوں تک ہاتھ دھوئیں۔ ٹخنوں تک پاؤں دھوئیں اور اللہ کے حکم کے مطابق سر کا مسح کریں۔

اور میں نے ان کو اوقات مقررہ پر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ رکوع کو پوری طرح ادا کریں۔ قیام میں رقتِ قلب ظاہر کریں۔ صبح کی نماز تڑکے پڑھیں۔ دوپہر کی نماز کو زوال شمس کے بعد پڑھیں۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھیں جبکہ آسمان کا سایہ زمین پر ٹیڑھا ہو جائے اور مغرب کی نماز رات کے شروع ہونے پر ادا کریں۔ اس میں ستاروں کے نمودار ہونے کا انتظار کریں۔ رات کے اول حصے میں عشاء کی نماز پڑھیں۔

جمعہ کی نماز کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ جب اذان ہو تو فوراً تیزی کے ساتھ نماز کے لیے جائیں۔ نماز کو جاتے ہوئے غسل کریں۔

میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ مالِ غنیمت میں سے اللہ کا خمس وصول کریں اور زمینوں میں سے مومنین سے بقدر عشر لگان وصول کریں۔ لگان کی یہ مقدار ان زمینوں کے متعلق ہے جو بارش یا چشمے سے سیراب ہوتی ہوں اور جو ڈول سے سیراب ہوں ان سے نصف عشر لیا جائے۔ دس اونٹوں پر دو بکریاں لی جائیں۔ بیس اونٹوں پر 4 بکریاں لی جائیں۔ 40 گائیوں میں ایک گائے، 30 گائیوں میں سے ایک بچھڑا یا نر یا 40 بکریوں میں سے ایک بکری .... یہ مقدار اللہ کی جانب سے مسلمانوں پر زکواۃ کے لیے فرض کی گئی ہے جو اس سے زیادہ دے اس میں اس کا فائدہ ہی ہے۔

جو یہودی یا نصرانی اپنی خوشی سے، خلوصِ دل سے مسلمان ہو جائے اور اللہ کے دین کو قبول کر لے وہ مومن ہے اور اس کے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو دوسرے

Marfat.com

مسلمانوں کے ہیں۔

جو شخص اپنے مذہب پر یہودی یا نصرانی قائم رہے اسے ہرگز ترک مذہب کے لیے کسی طرح بھی مجبور نہ کیا جائے البتہ ان کے ہر بالغ مرد و عورت پر، وہ آزاد ہو یا غلام، ایک دینار کامل جزیہ عائد کیا جائے جو سالانہ نقد یا جنس کی صورت میں ان سے وصول کیا جائے۔ نقد نہ وصول ہو تو اس کی قیمت کا کپڑا لے لیا جائے ——— اور جو اس رقم کے دینے سے انکار کرے وہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور تمام مسلمانوں کا دشمن سمجھا جائے۔"

عمروؓ بن حزمؓ نجران پر آپؐ کے عامل تھے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کے لئے قاضی (عامل) بنا کر روانہ فرمایا تو ان کو رخصت کرتے وقت آپ نے چند نصیحتیں اور وصیتیں ان کو فرمائیں - ارشاد ہوا:

"اے معاذؓ! شاید میریؐ زندگی کے اس سال کے بعد میریؐ تمہاری اب ملاقات نہ ہو"
یہ سن کر حضرت معاذؓ آپ کے فراق کے صدمہ سے رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر کر اور مدینہ کی طرف رخ کر کے فرمایا (غالباً" آپؐ خود بھی آبدیدہ ہوگئے تھے اور بہت متاثر تھے):
"مجھ سے بہت زیادہ قریب اور مجھ سے تعلق رکھنے والے وہ سب بندے ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں (اور تقویٰ کی زندگی گذارتے ہیں) وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں"۔

☆

یمن میں تبلیغ اسلام کے لیے آنحضرتؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو نامزد فرمایا۔ دونوں صاحب یمن کے ایک ایک ضلع میں بھیجے گئے۔
چلتے وقت آپؐ نے انہیں نصیحت فرمائی:
"سہولت سے کام کرنا۔ سخت گیری نہ کرنا۔
لوگوں کو خوش خبری سنانا۔ نفرت نہ دلانا۔
تم کو ایسے لوگ ملیں گے جو پہلے سے کوئی مذہب رکھتے ہیں۔ جب ان کے ہاں پہنچو تو پہلے ان کو توحید اور رسالت کی دعوت دینا۔ جب وہ اس کو تسلیم کرلیں تو کہنا کہ خدا نے تم پر روز و شب میں نماز بھی فرض کی ہے۔ جب یہ بھی مان لیں تو ان کو سمجھانا کہ تم پر زکوۃ

Marfat.com

بھی واجب ہے۔ تم میں جو امیر ہوں زکوۃ ان سے لے کر غریب لوگوں کو دے دی جائے۔
دیکھو! جب وہ زکوۃ منظور کرلیں تو چن چن کر اچھی اچھی چیزیں نہ لے لینا۔
مظلوموں کی بد دعا سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں"۔
حضرت ابو اشعریؓ نے پوچھا: "یانبی اللہ! ہمارے ملک یمن میں جو اور شہد کی شراب بنتی ہے کیا یہ بھی حرام ہے؟"
آپؐ نے فرمایا:
"ہر چیز جو نشہ پیدا کرے حرام ہے"

☆

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو ایک صحابیؓ کے ساتھ یمن کی گورنری پر روانہ فرمایا تو پہلے دونوں کو عام طور سے وصیت فرمائی۔
یسرا" ولاتعسرا وبشرا ولا متنفراو ولامختلفا"۔
" آسانی پیدا کرنا۔ دشواری نہ پیدا کرنا۔ لوگوں کو بشارت دینا اور ان کو وحشت زدہ نہ کرنا۔ باہم اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔"
اس پر بھی تسکین نہ ہوئی تو معاذ بن جبلؓ جب پاؤں رکاب میں ڈال چکے تو ان سے خاص طور پر یہ الفاظ فرمائے:
احسن خلقک للناس
" لوگوں کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ برتاوء کرنا"۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فوج کو کسی مہم پر روانہ فرماتے تو امیر عسکر کو خاص طور پر پرہیز گاری اختیار کرنے اور اپنے رفقاء کے ساتھ نیکی کرنے کی ہدایت فرماتے۔ پھر تمام فوج کی طرف ہوکر فرماتے:
ترجمہ: " خدا کے نام پر خدا کی راہ میں کفار سے لڑو۔
خیانت اور بدعہدی نہ کرنا۔
مردوں کے ناک کان نہ کاٹنا۔
بچوں کو قتل نہ کرنا"۔
اس کے بعد شرائطِ جہاد کی تلقین فرماتے۔ جب فوج کو رخصت کرتے تو یہ الفاظ فرماتے:

Marfat.com

ترجمہ: "میں تمہارے قرض کو' امانت کو اور تمہارے اعمال و نتائج کو خدا کے حوالے کرتا ہوں"۔

☆

رسولِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اپنی آمد کے چند ماہ بعد اھ میں ایک نوشتہ مرتب فرمایا جسے مدینہ کے سبھی لوگوں نے تسلیم کیا۔ یہ معاہدہ طرفین کی بھلائی اور حقوق کی نگہبانی میں جامعیت کے اعتبار سے تاریخ کا اہم باب ہے۔

اس دستاویز کی 53 دفعات درج ذیل ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ا- یہ دستاویز محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے ہے جو نبی ہیں۔ مہاجرین اور اہل یثرب میں سے مسلمانوں اور ان لوگوں کے مابین جو ان کے تابع ہوں اور اُن کے ساتھ شامل ہو جائیں ان کے ہمراہ کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیں' دوسرے تمام لوگوں کے بالمقابل ان کی ایک علیحدہ سیاسی وحدت ہوگا۔

2- قریش کے مہاجر' قبل اسلام کے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کریں گے اور اپنے اسیروں کا فدیہ ادا کریں گے تاکہ ایمان والوں کا برتاوء باہم نیکی اور انصاف کا ہو۔

3- اور بنی عوف اپنے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کریں گے اور ہر گروہ اپنے اسیروں کو خود فدیہ دے کر چھڑائے گا تاکہ ایمان والوں کا برتاوء باہم نیکی اور انصاف کا ہو۔

4- اور بنی حارث اپنے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کیا کریں گے اور ہر گروہ اپنے اسیروں کو خود فدیہ دے کر چھڑائے گا تاکہ ایمان والوں کا برتاوء باہم نیکی اور انصاف کا ہو۔

5- اور بنی ساعدہ اپنے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کیا کریں گے اور ہر گروہ اپنے قیدی خود فدیہ دے کر چھڑائے گا تاکہ ایمان والوں کا برتاوء باہم نیکی اور انصاف کا ہو۔

6- اور بنی جشم اپنے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کریں گے اور ہر گروہ اپنے قیدی خود فدیہ دے کر چھڑائے گا تاکہ ایمان والوں کا برتاوء باہم نیکی اور انصاف کا ہو۔

7- اور بنی نجار اپنے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کریں گے اور ہر گروہ اپنے قیدی خود فدیہ دے کر چھڑائے گا تاکہ ایمان والوں کا برتاوء باہم نیکی اور انصاف کا ہو۔

8- اور بنی عمرو بن عوف اپنے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کریں گے اور ہر قیدی خود فدیہ دے کر چھڑائے گا تاکہ ایمان والوں کا برتاوء بام نیکی اور انصاف کا ہو۔

Marfat.com

9- اور بنی الشطیت اپنے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کریں گے اور ہر گروہ اپنے قیدی خود فدیہ دے کر چھڑائے گا تاکہ ایمان والوں کا برتاوء باہم نیکی اور انصاف کا ہو۔

10- اور بنی اوس اپنے دستور کے مطابق خوں بہا ادا کریں گے اور ہر گروہ اپنے قیدی خود فدیہ دے کر چھڑائے گا تاکہ ایمان والوں کا برتاوء باہم نیکی ور انصاف کا ہو۔

11- اور ایمان والے کسی قرض کے بوجھ سے دبے ہوئے کو مدد دیئے بغیر نہ چھوڑیں گے تاکہ اس کا فدیہ یا خوں بہا بخوبی ادا ہوسکے۔

12- اور کوئی مومن کسی دوسرے مومن کی اجازت کے بغیر اس کے مولا سے معاہدہ نہیں کرے گا۔

13- اور متقی ایماندار ہر اُس شخص کی مخالفت پر کمربستہ رہیں گے جو ان میں سے سرکشی کرے یا استحصال بالجبر کرنا چاہے یا گناہ یا زیادتی کا مرتکب ہو یا ایماندار لوگوں میں فساد پھیلائے۔ ان سب کے ہاتھ ایسے شخص کی مخالفت پر ایک ساتھ اٹھیں گے۔ خواہ وہ ان میں سے کسی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

14- اور کوئی ایماندار کسی ایماندار کو کافر کی خاطر قتل نہ کرے گا اور نہ کسی ایماندار کے خلاف کافر کو مدد دے گا۔

15- اور خدا کا ذمہ ایک ہی ہے۔ مسلمانوں میں سے ادنیٰ تر فرد بھی کسی کو پناہ دے کر سب پر پابندی عائد کرسکے گا۔

16- اور یہودیوں میں سے جو ہمارا اتباع کرے گا تو اسے امداد و مساوات حاصل ہوگی نہ ان پر ظلم ہوگا ور نہ ان کے خلاف کسی کو مدد دی جائے گی۔

17- اور ایمان والوں کی صلح ایک ہی ہوگی۔ اللہ کی راہ میں لڑائی ہو تو کوئی ایمان والا کسی دوسرے ایمان والے کو چھوڑ کر دشمن سے صلح نہیں کرے گا جب تک یہ صلح سب کے لیے برابر نہ ہو۔

18- اور وہ تمام گروہ جو ہمارے ساتھ ہوکر جنگ کریں گے' ایک دوسرے کے پیچھے ہوں۔

19- اور ایمان والے اس چیز کا انتقام لیں گے جو خدا کی راہ میں ان کے خون کو پہنچے۔

20- اور اس میں کوئی شبہ نہیں وہ متقی ایمان والے سب سے اچھے اور سب سے سیدھے راستہ پر ہیں۔

21- اور کوئی مشرک قریش کے مال اور جان کو پناہ نہ دے گا اور نہ اس سلسلے میں کسی مومن کی آڑ لے گا۔

22- اور جو شخص کسی مومن کو ناحق قتل کرے گا اور اس کا ثبوت مہیا ہو تو اس سے

Marfat.com

قصاص لیا جائے گا' بجز اس صورت کہ مقتول کا ولی خون بہا پر راضی ہوجائے اور تمام ایمان والے اس کی تعمیل کے لیے اٹھیں گے اور اس کے سوا ان کے لیے کوئی صورت جائز نہ ہوگی۔

23- اور کسی ایمان والے کے لیے جو اس دستاویز کے مندرجات کا اقرار کرچکا اور خدا اور یوم آخرت پر ایمان لاچکا ہو۔ یہ بات جائز نہ ہوگی کہ کسی قاتل کو مدد یا پناہ دے اور جو اسے مدد یا پناہ دے گا تو قیامت کے دن خدا کی لعنت اور غضب کا مستوجب ٹھہرے گا اور اس سے کوئی فدیہ یا معاوضہ قبول نہ کیا جائے گا۔

24- اور جب کبھی تم میں کسی چیز کے متعلق اختلاف پیدا ہو تو اللہ تعالٰی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

25- اور یہودی اس وقت تک مومنین کے ساتھ اخراجات برداشت کرتے رہیں گے جب تک وہ مل کر جنگ کرتے رہیں۔

26- اور ابن عوف کے یہودی مومنین کے ساتھ ایک سیاسی وحدت (امت) تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہودی اپنے دین پر رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خواہ موالی ہوں یا اصل۔ البتہ جو لوگ ظلم اور عہد شکنی کے مرتکب ہوں گے وہ اپنی ذات یا گھرانے کے سوا کسی کو ہلاکت و فساد میں نہیں ڈالیں گے۔

27 - اور بنی بخار کے یہودیوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو بنی عوف کے یہودیوں کو۔

28 - اور بنی حارث کے یہودیوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو بنی عوف کے یہودیوں کو۔

29- اور بنی ساعد کے یہودیوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو بنی عوف کے یہودیوں کو۔

30- اور بنی جشم کے یہودیوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو بنی عوف کے یہودیوں کو۔

31- اور بنی اس کے یہودیوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو بنی عوف کے یہودیوں کو۔

32- اور بنی ثعلبہ کے یہودیوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو بنی عوف کے یہودیوں کو۔ البتہ جو ظلم یا عہد شکنی کا ارتکاب کرے گا تو اکی ذات اور گھرانے کے سوا کوئی مبتلائے ہلاکت و فساد نہ ہوگا۔

Marfat.com

33- اور جفنہ جو بنی ثعلبہ کی شاخ ہے اسے بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اصل کو۔

34- اور بنی شیطبہ کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو بنی عوف کے یہودیوں کو اور وفاشعاری ہو نہ کہ عہد شکنی۔

35- اور ثعلبہ کے موالی کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اصل کو۔

36- اور یہودیوں کے قبائل کی ذیلی شاخوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اصل کو۔

37- اور یہ کہ ان میں سے کوئی بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر جنگ کے لیے نہیں نکل سکے گا۔

38- اور زخم کا بدلہ لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے گی۔ جو کوئی خونریزی کرے تو اس کی ذمہ داری اس پر اور اسکے گھرانے پر ہوگی۔ بجز اس شخص کے جس پر ظلم کیا گیا ہو' اور خدا اس کے ساتھ ہے جو دستاویز کی زیادہ سے زیادہ وفا شعارانہ تعمیل کرے۔

39- یہودی اپنے خرچ کے ذمہ دار ہوں گے اور مسلمان اپنے خرچ کے۔

40- اور جو کوئی اس صحیفہ کو قبول کرنے پر ان سے جنگ کرے تو یہودی اور مسلمان ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ان میں باہم حسن مشورہ اور بہی خواہی ہوگی۔ وفا ان کا شیوہ ہوگا نہ کہ عہد شکنی۔

41- کوئی شخص اپنے حلیف کی بد عملی کا ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے گا اور مظلوم کو بہر حال مدد دی جائے گی۔

42- جنگ میں یہودیوں پر ان کے خرچے کا بار ہوگا ور مسلمانوں پر ان کے خرچے کا۔

43- یثرب کا میدان اس نوشتے کے ماننے والوں کے نزدیک مقدس و محترم ہوگا۔

44- پناہ گزین سے ویسا ہی برتاوء ہوگا جیسا کہ پناہ دہندہ سے ہورہا ہو۔ نہ اسے کوئی نقصان پہنچایا جائے گا نہ وہ خود عہد شکنی کرے گا۔

45- کسی عورت کو اس کے کنبے والوں کی اجازت کے بغیر پناہ نہ دی جائے گی۔

46- اس نوشتے کو قبول کرنے والوں کے درمیان کوئی نیا معاملہ یا جھگڑا پیدا ہو کہ جس کی بنا پر فساد رونما ہونے کا ڈر ہو تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رجوع کیا جائے گا۔ اس نوشتے میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کو اس پر زیادہ سے زیادہ احتیاط اور وفاشعاری پسند ہے۔

47- اور قریش کو پناہ دی جائے گی اور نہ اس شخص کو جو ان کا معاون ہو۔

48- اور اگر کوئی یثرب پر حملہ آور ہو تو یہودیوں اور مسلمانوں پر ایک دوسرے کی امداد و

Marfat.com

نصرت لازم ہو گی۔

49- اور اگر ان کو کسی صلح میں مدعو کیا جائے تو وہ بھی صلح کریں اور اس میں شریک رہیں گے۔ اس طرح جب وہ کسی کو صلح کے لیے بلائیں گے تو اسے قبول کریں گے اور مسلمانوں پر بھی قبول کرنا لازم ہو گا بجز اس صورت کے کہ کوئی دینی جنگ کرے۔

50- ہر شخص کے حصہ میں اس کی مدافعت آئے گی جو اس کے بالمقابل ہو گا۔

51- اور اوس کے یہودیوں کو موالی ہو کہ اصل وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اس دستاویز کے ماننے والوں کو حاصل ہیں اور وہ بھی اس دستاویز والوں کے ساتھ خالص وفا شعاری کا برتاوء کریں گے اور وفاشعاری ہو گی نہ کہ عہد شکنی۔ جو جیسا کرے گا ویسا خود ہی بھرے گا اور خدا اس کے ساتھ ہے' جو دستاویز کی مندرجات کی زیادہ سے زیادہ صداقت اور زیادہ سے زیادہ وفاداری کے ساتھ تعمیل کرے۔

52- یہ نوشتہ کسی ظالم یا عہد شکن کے آڑے نہ آئے گا اور جو شخص جنگ کے لیے نکلے اور وہ بھی جو گھر میں بیٹھا رہے وہ بھی امن کا مستحق ہو گا۔ صرف وہ لوگ مستثنیٰ ہوں گے جو ظلم یا عہد شکنی کے مرتکب ہوں گے۔

53- اور اللہ تعالیٰ اس شخص کا حامی ہے جو عہد و اقرار میں وفاشعار اور پرہیزگار ہے اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس کے حامی ہیں۔

یثاق مدینہ محض میثاق نہیں بلکہ ایک دستور ہے جو تحریری ہے اور اس کے لیے لفظ صحیفہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور تھا۔ اس کا ایک مقصد اسلام کی حقانیت کو ممتاز کرنا بھی تھا۔

معاہدے کا مرکزی مسئلہ جنگ و صلح کے امور ہیں۔ پروفیسر نکلسن کہتا ہے:

"بظاہر یہ ایک محتاط اور دانشمندانہ اصطلاح ہے۔ حقیقت میں یہ ایک انقلاب ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائل کی آزادی پر کھلم کھلا تو ضرب نہ لگائی مگر اسے ختم کر ڈالا۔ ----- کیونکہ آپؐ نے کعبہ کے قبائلی مرکز کو مرکزیت میں رنگ دیا۔ اگرچہ اس وحدت میں یہودی' مشرکین اور مسلمان سبھی شریک تھے لیکن آپؐ بخوبی اس حقیقت کو سمجھتے تھے کہ اس نوزائدہ ریاست میں فعال اور بااثر' حصہ دار مسلمان ہی ہیں۔ اس حقیقت کو آپؐ کے مخالفین پہلے نہ دیکھ سکے"۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۰

فخرِ کائنات وفخرِ موجُودات
شاہِ کونین، شفیع المذنبین،
سیدالمرسلین و الانبیأ، رحمۃ اللعالمین
شاہِ لولاک
رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے
ارشادات

Marfat.com

فرمان الٰہی

ترجمہ "اے مسلمانو!
اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس کی اطاعت سے روگردانی نہ کرو۔ حالانکہ تم (ہمارا ارشاد) سنتے ہو اور ان لوگوں کی مانند ہو جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا۔ حالانکہ وہ سنتے سناتے کچھ بھی نہیں"۔

الانفال : ۳ع

☆

ترجمہ: " جو رسولؐ تم کو دے دیں اس کو لے لو اور جس سے تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ"۔

الحشر ۷

☆

Marfat.com

آپؑ نے فرمایا:

لم تقولون مالا تفعلون

"جو نہیں کرتے وہ کہتے کیوں ہو"

"تمام مخلوق اللہ کا خاندان ہے۔

پس اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان اور مخلوق کا (سب سے زیادہ) پیارا ہو"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ایسی بات یا ایسا کام کرنے سے پرہیز کر' جس سے تجھے شرمندگی ہو اور تجھے معافی مانگنی پڑے کیونکہ مومن کے لیے یہ زیبا نہیں کہ وہ بار بار ندامت سے سرجھکائے اور معافی مانگتا پھرے۔ اس کے برعکس منافق ہروقت ایسی حرکات کرتا اور بعد میں معذرت خواہ ہوتا رہتا ہے!

جب تو دیکھے کہ کوئی آدمی اپنی گفتار' اپنے کردار اور اپنی حرکات سے لوگوں کی عزت سے کھیل رہا ہے تو کوشش کر کہ وہ تجھے نہ پہچانے یعنی اس سے دور رہ کیونکہ ایسے لوگ اپنے جاننے والوں کی عزت کے ساتھ ہروقت کھیلتے رہتے ہیں"۔

☆

پیغمبر اسلام حضور خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"امید ---- آرزو اور رحمت ہے ہماری پیروی کرنے والوں کے لیے ---- اگر امید نہ ہوتی تو کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ نہ دیتی اور کوئی باغبان درخت نہ لگاتا ماں اپنے نومولود سے مستقبل کی ہزاروں امیدیں وابستہ کیئے ہوتی ہے لہذا اسی امید کے سہارے نہایت شوق اور جذبے سے بچے کی زندگی کی طالب ہوتی ہے اور دودھ پلاتی ہے۔ باغبان بھی آج کے لگائے ہوئے پودے سے مستقبل میں پھل حاصل کرنے کے لیے ہزاروں امیدیں وابستہ کیے بیٹھا ہے۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بلیغ تمثیل میں اسلام کی تکمیل دین کی تشریح فرمائی ---- فرمایا:

"میری اور دوسرے انبیاء کی مثال یوں ہے کہ جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی۔ لوگ

Marfat.com

اس کے اندر جاتے ہیں اور اس کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں لیکن دیکھتے ہیں اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے!

تو میں ----- وہ آخری اینٹ ہوں!"

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"شقاوتِ قلب (دل سخت ہونے) کی چار علامتیں ہیں!

1- شقی القلب انسان اپنے کیے ہوئے گناہوں کو فراموش کردیتا ہے۔

2- اپنے کیے ہوئے ان نیک کاموں کو یاد کرکے بخشش کی خوش فہمی میں مبتلا رہتا ہے جن کے متعلق اسے علم ہی نہیں کہ وہ بارگاہ خداوندی میں مقبول بھی ہیں کہ نہیں!

3- دنیا کے کاموں میں اپنے آپ کو فوقیت دیتا ہے۔

4- آخرت کے کاموں میں بہت کم توجہ دیتا ہے۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا کا ترجمہ:

"خدایا!

جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی و متصرف بنایا جائے پس وہ ان کو مشقت میں ڈالے' تو اس والی کو مشقت میں ڈال ----- اور جو شخص میری امت کے کسی کام کو والی بنایا جائے پس وہ ان کس ساتھ نرمی کرے تو اس والی کے ساتھ نرمی کر!"

☆

"تم دوسروں کے مشوروں کے محتاج نہ بنو بلکہ خود صائب الرائے اور پختہ ارادہ کرنے والے بنو۔

اور بن بلائے کسی کے گھر کھانا کھانے نہ جایا کرو۔

تم کہتے ہو کہ جو ہم سے نیکی کرے گا ہم بھی اس سے نیکی کریں گے اور جو برائی کرے گا ہم بھی اس سے برائی کریں گے لیکن تم کو چاہیے کہ تم اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنالو کہ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو اور جو تم سے بدی کرے تم اس سے بھی بدی نہ کرو بلکہ احسان کرو"۔

☆

Marfat.com

"قیامت کے دن غریب ہمسایہ امیر کا دامن گیر ہوگا"۔

"پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے' اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور سارا دن روزہ رکھے"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ سے فرمایا:

"دیکھو زیادہ چین اور مزے نہ کرنا۔ اللہ کے نیک بندے چین نہیں کیا کرتے"۔

☆

"جس کے شر سے پڑوسی بے خوف ہو وہ مسلمان نہیں۔ خواہ وہ پڑوسی مسلمان ہو یا کافر!"

☆

"جب جنازہ کے ہمراہ جائے تو مردے کے غم سے زیادہ اپنا غم کر اور خیال کر کہ وہ ملک الموت کا منہ دیکھ چکا اور تجھے ابھی دیکھنا ہے۔ وہ موت کی تلخی کا مزہ چکھ چکا ہے اور تجھے ابھی چکھنا ہے۔ وہ خاتمہ کے ڈر سے نکل گیا ہے۔ تجھ پر (یہ ڈر) ابھی باقی ہے!"

☆

نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اس ذات کی قسم' جس کے قبضے میں میری جان ہے!

تم لوگ لازماً" نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو ورنہ تم پر خدا ایسا عذاب بھیج دے گا کہ پھر تم پکارتے رہو گے اور کوئی شنوائی نہ ہوگی!"

☆

ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس وقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے گا اس وقت جو شخص میرے طریقے تھامے رہے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا"۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

"یا علیؓ!

چار چیزیں انسان کی پشت کو توڑ دیتی ہیں!

Marfat.com

پہلی یہ کہ ایسا امیر شخص کہ تمام لوگ اس کی فرمانبرداری کریں مگر وہ خدا کا نافرمان ہو۔
دوسری یہ کہ ایک شوہر زوجہ کی خدمت کرے مگر زوجہ شوہر کے ساتھ خیانت کرے ------
تیسری یہ کہ فقر و تنگ دستی جس کا صاحبِ فقر کے پاس کوئی علاج نہ ہو۔
چوتھی یہ کہ بدہمسایہ' جو ہر وقت اس کو پریشان کرے!

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت معاذ بن جبلؓ کو دس باتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی ---- فرمایا کہ :

1- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' اگرچہ تم کو قتل کردیا جائے۔
2- کبھی ایک فرض نماز بھی قصداً" نہ چھوڑو کیونکہ جس نے ایک فرض نماز قصداً" چھوڑی' اس کے لیے اللہ کا عہد اور ذمہ نہیں رہا۔
3- اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو۔ اگرچہ وہ تم کو حکم دیں کہ اپنے اہل و عیال اور مال و منال چھوڑ کے نکل جاوء۔
4- ہرگز کبھی شراب نہ پیو کیونکہ شراب نوشی سارے فواحش کی جڑ اور بنیاد ہے۔
5- ہر گناہ سے بچو کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے۔
6- جہاد کے معرکے سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو' اگرچہ کشتوں کے پشتے لگ رہے ہوں۔
7- اور جب تم کسی جگہ لوگوں کے ساتھ رہ رہے ہو اور وہاں کسی وبائی مرض کی وجہ سے موت کا بازار گرم ہوجائے تو وہیں جمے رہو (جان بچانے کے خیال سے وہاں سے مت بھاگو)۔
8- اور اپنے اہل و عیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو۔
9- اور ادب دینے کے لیے ان پر سختی بھی کیا کرو۔
10- اور ان کو اللہ سے ڈرایا بھی کرو۔

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی' جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے!
اگر تم میں سے کوئی آدمی رسی لے کر جنگل کو چلا جائے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے پاس جاکر سوال کرے اور وہ اسے دے یا نہ دے"۔

Marfat.com

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے قرآن والو!

قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا بنالو۔ بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو۔ جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کو پھیلاوء اور اسکو دلچسپی اور محبت سے پڑھا کرو اور اس میں تدبر کیا کرو۔

امید رکھو ------ تم اس سے فلاح پاوء گے اور اس کا عاجل☆ معاوضہ لینے کی فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب اور معاوضہ (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے!"

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ سے اس طرح ہاتھ اٹھا کر مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رخ سامنے ہو۔ ہاتھ الٹے کرکے نہ مانگا کرو اور جب دعا مانگ چکو تو اٹھے ہوئے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرلو"۔

☆

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمہاری دعائیں اس وقت تک قبول ہوتی ہیں کہ جب تک جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ (جلد بازی یہ ہے) کہ بندہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول ہی نہیں ہوئی"۔

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی بندہ استغفار کو لازم پکڑے (یعنی اللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تنگی اور مشکل سے نکلنے اور رہائی پانے کا راستہ بنادے گا اور اس کی ہر فکر اور پریشانی کو دور کرکے کشادگی اور اطمینان عطافرمائے گا۔ اور اس کو ان طریقوں سے رزق دےگا جن کا اس کو خیال و گمان بھی نہ ہوگا"۔

☆

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"چار باتیں اور خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر تم کو وہ نصیب ہوجائیں تو پھر دنیا اور اس کی نعمتوں کے فوت ہوجانے اور ہاتھ نہ آنے کا کوئی مضائقہ ہے نہ گھاٹا۔

لے جلد باز۔ جلدی سے۔

Marfat.com

وہ چار چیزیں یہ :

1- امانت کی حفاظت

2- باتوں میں سچائی

3- حسن اخلاق

4- کھانے میں احتیاط اور پرہیزگاری۔

☆

نبی اکرم، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو وہ مل جائیں تو وہ دین و دنیا کی بھلائی اس کو نصیب ہو جائے:

1- شکر گزاری۔

2- ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنے والی زبان۔

3- بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم ----- اور

4- وہ عورت جو اپنی ذات اور اپنے شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے!

☆

ایک شخص حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

"مجھے نصیحت فرمایئے اور مختصر فرمایئے (تاکہ یاد رہے)!"

آپ نے ارشاد فرمایا:

"ایک بات تو یہ یاد رکھو، جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اس شخص کی طرح سے نماز پڑھو جو سب کو الوداع کہنے والا اور سب سے رخصت ہونے والا ہو۔

دوسری بات یہ کی ایسی بات منہ سے نہ نکالو جس کی کہ تم کو معذرت اور جواب دہی کرنی پڑے۔

تیسری بات یہ یاد رکھو کہ آدمیوں کے پاس اور ان کے ہاتھ میں جو کچھ نظر آتا ہے اس سے اپنے آپ کو قطعاً" مایوس کرلو (نہ خواہش کرو نہ حسد)"۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

پانچ حالتوں کو دوسری پانچ حالتوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو اور ان سے جو فائدہ

Marfat.com

اٹھانا چاہو' اٹھا لو:

1- غنیمت جانو جوانی کو بڑھاپا آنے سے پہلے۔

2- غنیمت جانو تندرستی کو بیمار ہونے سے پہلے۔

3- غنیمت جانو خوش حالی و فراخ دستی کو ناداری و تنگدستی سے پہلے۔

4- غنیمت جانو فرصت اور فراغت کو مشغولیت سے پہلے
زندگی کو موت کے آنے سے پہلے۔

5- غنیمت جانو زندگی کو موت کے آنے سے پہلے۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"چار خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ پکا منافق ہو گا اور جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہو گی تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہو گی تا آنکہ وہ اس کو ترک کر دے

وہ چار خصلتیں یہ ہیں:

1- جب بولے تو جھوٹ بولے۔

2- جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔

3- جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

4- جب کسی سے اس کا جھگڑا ہو تو گالی پر اتر آئے!"

☆

نبی مکرم' رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں سب سے پہلا شفیع[1] ہوں گا اور سب سے پہلا وہ شخص جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

میں پہلا شخص ہوں گا جو جنت کی شفاعت کرے گا!"

☆

[1] شفاعت لغت میں شفیع سے نکلا ہے جس کے معنی جوڑا بننے' ایک کے ساتھ دوسرے کے ہونے کے ہیں۔ شفاعت اصل میں یہ ہے کہ کسی درخواست کنندہ اور عریضہ گذار کے ہم آہنگ ہو کر کسی بڑے کے سامنے اس کی عرض درخواست کو قبول کر لینے کی خواہش کا اظہار کرنا!"

Marfat.com

رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" مجھ کو دیگر انبیاء پر چند فضیلتیں عطا ہوئیں۔ ان میں سے ایک یہ کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی! "

" حلال و حرام کی نسبت میری طرف نہ کی جائے۔ میںؐ نے وہی چیز حلال کی ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کی ہے۔ "

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

" یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں کم درجہ کی بیماری فکر و غم ہے۔ "

☆

اصل مسکین (جس کو صدقہ سے مدد کرنی چاہیے) وہ آدمی نہیں ہے ______ جو (مانگنے کے لیے) لوگوں کے پاس آتا جاتا رہتا ہے اور ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں لے کر واپس لوٹ جاتا ہے بلکہ اصلی مسکین وہ بندہ ہے جس کے پاس اپنی ضرورتیں پوری کرنے کا سامان ہی نہیں اور کسی کو اس کی حاجتمندی کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ صدقہ سے اس کی مدد کی جائے اور نہ وہ چل پھر کر لوگوں سے سوال کرتا ہے! "

☆

" مسلمان کی رنجش کا خاتمہ **سلام علیک** ہے "

☆

یاد رکھو: " بدوں سے نیکی کرنا نیک انسانوں کا کام ہے اور نیکوں سے بدی کرنا بد انسانوں کا کام ہے۔ "

☆

" ہر قوم کے معزز اور با اثر انسان کی عزت کرو۔ "

☆

" تجارت اور سوداگری میں دھوکہ فریب کرنے والوں کے بارے میں آپؐ نے فرمایا: "

" جو دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ "

Marfat.com

" تہمت کی جگہ سے دور رہو۔ اپنے بارے میں کسی کو بدگمانی میں نہ ڈالو۔ "

☆

" اگر تو صاحبِ حیثیت یا صاحب منزلت ہے تو کسی کے لیے سعی کرنے میں دریغ نہ کر۔ "

☆

" غریبوں سے دوستی رکھو اور امیروں کی مجلس سے دور رہو۔ "

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن عباسؓ سے فرمایا:
" اے لڑکے! میں تجھے چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں
تو خدا کے حقوق کی محافظت کر۔ خدا تیری حفاظت کرے گا۔
تو خدا کی یاد رکھ' خدا تجھے سامنے ملے گا۔
جب بھی تو مانگ
خدا سے مانگ ۔
اور جب بھی مدد چاہ
خدا سے مدد چاہ۔

جان لے کر ساری امت اگر
تجھ کو نفع پہنچانا چاہے تو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتی مگر جو خدا نے لکھ دیا ہے اور یہ بھی جان لے کہ ساری امت اگر تجھے نقصان پہنچانا چاہے تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر جو خدا نے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھائے جا چکے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔
تو تونگری اور خوش حالی میں خدا کو پہچان' خدا سختی اور بد حالی میں تجھے پہچانے گا۔
جان لے جو کچھ تو غلطی کر چکا ہے وہ درست ہونے والی نہ تھی اور جو درست کر چکا ہے وہ غلط ہونے والا نہ تھا۔

خبردار ہو جا ______ مدد صبر پر ہے۔
کشادگی مصیبت کے بعد ہے اور سختی کے بعد آسانی ہے۔ "

☆

Marfat.com

" ایسا اشارہ بھی حرام ہے جس سے کوئی رنج ہو چہ جائیکہ کوئی کلام ہو۔ ایسا کوئی کام حلال نہیں جس سے کوئی گھبرائے یا ڈر جائے۔ "

☆

" کوئی صدقہ زبانی صدقہ سے بہتر نہیں اور زبانی صدقہ ہے کہ تو کسی کی سفارش کر دے ـــــ یا اذیت ہٹا دے ـــــ یا جان بچائے! "

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا:
" جب تو میری امت کو اس حال میں دیکھے گا کہ ظالم کو ظالم کہنے سے لوگ ڈرنے لگیں تو تم ان سے رخصت ہو جانا ـــــ یعنی ان کی مجلسوں میں شرکت نہ کرنا۔ "

☆

" زیارت قبور کے لیے جا۔ خود عبرت حاصل کر اور مغفرت مسلمین کے لیے دعا کر۔ "

☆

" سادگی ایمان کی علامت ہے۔ "

☆

" صبر ایمان سے ایسا ملا ہوا ہے جیسے سر جسم سے! "

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے فرمایا:
" ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ یا تو تو احمق مُلّا کہلائے گا یا بدکاری کو اختیار کرے پس جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ بدکاری اختیار نہ کرے اور نکو کہلانے کو پسند کرے۔ "

☆

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
" دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو۔

اس کو جمع کرے جس کے کوئی عقل نہ ہو اس میں مشغول ہو جس کی کوئی

Marfat.com

سمجھ نہ ہو۔ اس کے پیچھے وہ پڑے جس کو کوئی علم نہ ہو۔ اس پر وہ شک کرے جس کے کوئی دانائی نہ ہو۔ اس کے پیچھے وہ دوڑے جس کو آخرت کا کوئی یقین نہ ہو!"

☆

——— "جب تین اشخاص سفر کو جائیں تو ایک کو اپنا سردار بنا لیں۔"

☆

"آپس میں سلام کا رواج عام کرو۔ اس سے محبت بڑھے گی۔"

☆

——— چار اشخاص مرفوع القلم (جس کا جرم قابلِ باز پرس نہ ہو) ہیں:

1- نابالغ۔

2- معذور۔

3- دیوانہ یا مخبوط الحواس۔

4- سویا ہوا۔

(لڑکا ——— جب تک بالغ نہ ہو۔

بڈھا ——— جس کی عقل زیادتی عمر کی وجہ سے زائل ہو گئی ہو۔

دیوانہ ——— جب تک تندرست نہ ہو جائے۔

سویا ہوا ——— جب تک بیدار نہ ہو!)

☆

——— "تم میں سے کوئی شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے لیکن کھل کر بیٹھو اور جگہ کو فراخ کر دو۔ خدا تم کو بافراغت جگہ دے گا!

☆

——— "تین باتوں میں توقف مت کرو:

1- نماز میں ——— جب اس کا وقت ہو جائے۔

2- جنازہ میں ——— جب تیار ہو۔

3- بیوہ کے نکاح میں ——— جب اس کا جوڑ مل جائے!"

☆

Marfat.com

———"کوئی مرد' دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے مقامِ ستر کی طرف دیکھے۔
نہ کوئی مرد' دوسرے مرد کے ساتھ بغل گیر ہو کر ایک ہی چادر میں سوئے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ بغل گیر ہو کر ایک ہی کپڑے میں سوئے"
(واضح رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کمر سے ران تک مقامِ ستر قرار دیا ہے۔)

☆

———"جب تک لوگ امربالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرتے رہیں گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں گے تب تک ان میں خیر و برکت باقی رہے گی۔ جونہی ان کاموں کو چھوڑ دیں' برکت ان سے سلب ہو جائے گی———بعض ان کے بعض پر مسلط ہو جائیں گے۔ اس وقت زمین و آسمان میں ان کا کوئی یار و مددگار باقی نہ رہے گا۔"

☆

"جس نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ علم و عقل سے خالی رہا۔ جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا۔"

☆

———"جو امراء کے دروازے پر آیا وہ فتنے میں پڑا۔ جس قدر اس کا امیر لوگوں کے نزدیک ہوا اتنا ہی خدا تعالی سے دُور ہوا۔"

☆

———"سب اعضاء زبان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا خیال کر کے خدا سے ڈرنا اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک دعا کا ترجمہ:
"اے خدا!
میں تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ اگر غصے میں آ کر میں نے اپنی اُمت کے

Marfat.com

کسی فرد کو برا کہا ہو یا لعنت کی ہو ——— تو میں بھی انسان ہوں' مجھے بھی ایسا ہی غصہ آتا ہے جیسا اور لوگوں کو آتا ہے۔ تو نے مجھے مخلوق کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے تو قیامت کے دن میری لعنت کو اس پر رحمت کیجیو!"

☆

——— "مومن اپنی خوش خلقی کے باعث رات کو عبادت کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔"

☆

——— "خیرات کرو ——— پہنو اور کھاؤ ——— اس حد تک کہ فضول خرچی اور تکبر ظاہر نہ ہو۔"

☆

——— "مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔"

☆

——— "بغیر سختی اٹھانے کے حلیم اور بغیر تجربہ کے حکیم نہیں ہو سکتا۔"

☆

"زمانے کو برا نہ کہو۔ اس کا فاعل حقیقی خدائے برتر ہے"

☆

——— "شادی کرنے کے لیے عورت کا انتخاب چار اوصاف کی بنا پر ہو سکتا ہے:

1- مال
2- نسب
3- حسن
4- دینداری

سو تم دیندار عورت تلاش کرو۔"

☆

Marfat.com

——— "خدا کے نزدیک سب سے زیادہ کینہ اس شخص کے دل میں ہے جو بہت جھگڑے بکھیڑے اور مباحثے کرتا رہتا ہے۔"

☆

——— "کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد اکھٹے نہیں رہ سکتے۔"

☆

——— "جس کسی نے ظالم کی مدد کی' اس نے گویا غضبِ الٰہی کو اپنے سر لے لیا۔"

☆

——— "دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے جس قدر انسان کی دولت اور مرتبہ کی حرص اس کے دین میں فساد ڈالتے ہیں۔"

☆

——— "خبردار!

جسم ایک لوتھڑا ہے کہ جب ٹھیک تو سارا جسم ٹھیک ——— اور اگر وہ خراب ہے تو

☆

سارا جسم خراب ——— خبردار! کہ وہ دل ہے۔"

☆

——— "جب کوئی انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں:

1- مال کی حرص
2- عمر کی حرص!"

☆

——— "حکومت طلب مت کر۔ کیونکہ اگر وہ تجھے مانگنے سے ملی تو اس کا سب بوجھ تجھ پر پڑ جائے گا ——— اور اگر بن مانگے ملی تو تیری ہر طرح سے امداد ہو گی۔"

☆

Marfat.com

——— "بہت بڑا جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات ظالم حاکم کے رو برو کہہ دی جائے۔"

☆

——— "جو شخص (وضع وغیرہ میں) کسی قوم کی مشابہت کرے گا' وہ انہی میں سے ہے۔"

☆

——— "مظلوم کی بددعا سے ڈر ——— کیونکہ اس کے اور خداوند تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔"

☆

——— "تمہارے اہل و عیال کا تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے ——— پس روزہ رکھو اور کھانا بھی کھاؤ ——— نماز پڑھو مگر سوؤ بھی!

☆

——— "جہاں شبہ کی گنجائش ہو وہاں قبل اس کے کوئی زبان کھولے' خود اپنی بریت کا اظہار کردو۔"

☆

——— "قلم کی تعظیم کرو اور اس کی تعظیم یہ ہے کہ اس کو اپنے کان پر رکھ لیا کرو کیونکہ قلم انجام کار کو خوف یاد دلاتا ہے۔"

☆

——— "لوگو! نیک کاموں کے کرنے کا حکم دیا کرو اور برے کاموں سے منع کرتے رہو ورنہ جلد ہی خدا تم پر عذاب نازل کرے گا ——— پھر اگر دہائی دو گے تو شنوائی نہ ہو گی!"

☆

——— "اپنی جانوں' اپنی اولاد' اپنے خدام اور اپنے مال کے حق میں بددعا نہ کیا کرو ایسا نہ ہو جائے کہ وہ گھڑی اجابت کی ہو اور تمہاری بددعا قبول ہو جائے۔"

☆

Marfat.com

——— " دشمنوں کے درمیان صلح کروا دینا صدقہ ہے۔
کسی کو سہارا دے کر اس کی سواری پر سوار کروا دینا یا اس کا مال لدوا دینا بھی صدقہ ہے۔
اچھا قول بھی صدقہ ہے۔
ہر قدم جو نماز یا کارہائے نیک کے لیے اٹھایا جائے' صدقہ ہے۔
راستہ سے اذیت دینے والی چیز ہٹا دینا بھی صدقہ ہے!"

☆

——— " ایک زمانہ آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ رہے گا اور اگر کوئی شخص ہو گا بھی تو اس کو سود کا بخار (اثر) پہنچے گا۔"

☆

——— " اونچی آواز سے تکبیر نہ پڑھو کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر حاضر شخص کو نہیں پکار رہے ہو جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔"

☆

——— " اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کیا کرو کیونکہ اسے یہ پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور غم کے دور ہونے اور آسائش کے حاصل ہونے کا انتظار کرنا بہت اچھی عبادت ہے۔"

☆

——— " مریض کی پوری عیادت یہ کہ تم اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی یا ہاتھ پر رکھ کر اس سے اس کا حال پوچھو۔
اور پورا سلام کرنا یہ ہے کہ سلام کے بعد مصافحہ بھی کرو۔"

☆

——— " تم میں سے ہر ایک کو اپنی ساری حاجتیں اپنے رب سے مانگنی چاہیں۔
یہاں تک کہ چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اسی سے مانگو۔"

☆

Marfat.com

—— "میری کمر دو آدمیوں نے توڑی:

ایک —— جاہل عابد و زاہد نے۔

اور دوسرے —— دین کی ہتک کرنے والے عالم نے!"

☆

—— "تاجر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق دیا جاتا ہے۔ (قحط کے زمانے میں) غلہ کو گرانی کے خیال سے روکنے اور بند رکھنے والا ملعون ہے۔"

☆

—— "درختوں کے پھل مت بیچا (یا توڑا) کرو' جب تک، کہ ان میں صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔"

☆

—— "تم سے پہلی قوموں نے اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا —— دیکھو —— تم ایسا نہ کرنا۔ میں تم کو منع کرتا ہوں۔"

☆

—— "جو چیز تم کھاتے ہو' اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد کی کمائی بھی جائز ہو۔"

☆

—— "اللہ کی پناہ مانگو ایسے دل سے جس میں عاجزی نہ ہو —— ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے —— ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو —— ایسے علم سے جس سے نفع نہ ہو۔"

☆

—— "ایماندار آدمی کا ہر ایک کام اس کے لیے اچھا ہے۔ اسے جب خوشی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے —— یہ دونوں باتیں اچھی ہیں۔"

☆

Marfat.com

——— " ایماندار شخص وہ ہے جس سے لوگ اپنے مال اور جان کو محفوظ سمجھیں۔ "

☆

——— " کوئی شخص تم میں سے ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے کرتا ہے۔ "

☆

——— " ہر مسلمان پر خدا کا یہ حق ہے کہ ہر ہفتہ میں غسل کرے اور بدن کو دھوئے۔ "

☆

——— " اے بنی آدم!

تیرا کوئی مال نہیں ' سوائے اس کے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا ' یا پہن کر گھسا لیا ' یا کار خیر پر صرف کر کے اسے جاری رکھا۔ "

☆

——— " گزر گاہ کا دل ' برے عمل کی کثرت سے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اسے اس کا احساس بہت کم ہوتا ہے اس لیے بلا روک ٹوک بد عمل کیے جاتا ہے۔ "

☆

——— " علم بغیر عمل ' وبال ہے اور عمل بغیر علم ' گمراہی ہے! "

☆

——— " جس شخص کے اندر امانت کی صفت نہیں ' اس کے اندر ایمان نہیں۔ "

☆

——— " وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے اذیت پہنچنے پر صبر کرتا ہے اس سے اچھا ہے جو نہ لوگوں سے ملتا ہے اور نہ ان سے اذیت پہنچنے پر صبر کرتا ہے۔ "

☆

Marfat.com

——— "ناقص دانائی کی بہ نسبت بے وقوفی نجات سے زیادہ نزدیک ہے"۔

☆

——— "اپنے آپ کو تمنا (یا خواہشات) سے بچا کہ یہ بے وقوفوں کی وادی ہے"۔

☆

——— "جو آدمی بغیر ضرورت کے سوال کرتا ہے وہ گویا آگ کی چنگاریوں میں ہاتھ ڈالتا ہے"۔

☆

——— "خدا عالم غیور ہے اس لیے اس نے غیرت کی بنا پر بری باتوں کو حرام قرار دے دیا"۔

☆

——— "اگر میں حکم دیتا کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے"۔

☆

——— "اگر کوئی بندہ مشرق میں مارا جائے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے قتل سے راضی ہو تو وہ دوسرا بھی اس کے قتل میں شریک ہو گا"۔

☆

——— "پیٹ سے بڑھ کر کوئی بدترین برتن نہیں ہے!"

☆

——— "جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و تکریم کی' اللہ تعالےٰ اس کے بڑھاپے میں ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم و تکریم کرے گا"۔

☆

——— "ایماندار آدمی' اپنی بیوی سے ناراض نہ رہا کرے کیونکہ اس کی کوئی عادت اسے ناپسند ہو تو کوئی پسند بھی ہو گی"

☆

Marfat.com

——— ”بدظنی سے پرہیز کرو، کیونکہ ظن سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے——— عیب جوئی مت کرو——— چھپ کر باتیں نہ سنو——— فخر نہ کرو——— حسد اور کینہ نہ رکھو——— منہ نہ موڑو——— اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بنے رہو“۔

☆

——— ” خوش خبری ہو اس کو جس کو اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی روزی ضرورت کے مطابق ہے۔ اور اللہ نے اس کو اس پر قانع بنا دیا ہے۔“

☆

——— ” اگر تم یہ سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا تو اس کی تصدیق کرو

لیکن———

جب یہ سنو کہ فلاں شخص اپنی عادات چھوڑ بیٹھا تو اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ عنقریب اپنی جگہ لوٹ آئے گا۔“

☆

مومن کا چہرہ بشاش رہتا ہے اور دل غمگین!“

☆

——— ” ایک مسلمان کو دوسرے پر پانچ حق ہیں:

1- سلام کا جواب دینا۔
2- جنازے کے ساتھ جانا۔
3- بلاوے کو قبول کرنا۔
4- بیمار پرسی کرنا——— اور۔
5- چھینک کا جواب دینا!“

☆

——— ” تم میں سے بہتر اور افضل وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔“

☆

Marfat.com

جس نے کسی مسلمان کا دنیوی درد و کرب دور کیا' حق تعالیٰ اس کے قیامت کے درد و کرب کو دور فرمائے گا۔

اور جس نے کسی تنگ دست کو سہولت دی' حق تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسے سہولت عطا فرمائے گا۔

اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی' حق تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

اور جب تک کوئی شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے حق تعالیٰ اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔

☆

——— "جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے یا تو اچھی بات کہنی چاہیے یا خاموش رہنا چاہیے۔

اس طرح ——— جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔"

☆

——— "ہر مسلمان پر علم کا سیکھنا ضروری ہے اور طالب علم کے لیے ہر شے استغفار کرتی ہے۔ یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی!"

☆

——— "علم مومن کا دوست ہے اور عقل اس کی دلیل راہ اور عمل اس کی قیمت ہے۔"

☆

——— "علم اسلام کی حیات ہے اور دین کا ستون ——— علم کو طلب کرو اگرچہ چین میں ہو۔"

☆

——— "خدا جس کو بھلائی دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ اور اس کی طرف صحیح راہنمائی عطا فرماتا ہے۔"

☆

Marfat.com

——— "کلمہ حکمت مومن کی گمشدہ پونجی ہے۔ جس جگہ وہ اس کو پائے وہ مومن کا حق ہے۔"

☆

——— "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔"

☆

——— "جو لوگوں سے بھیک مانگتا ہے وہ اپنے لیے آگ اکٹھی کر رہا ہے۔ اب بہت اکٹھی کر لے یا تھوڑی۔"

☆

——— "سب سے بُرا آدمی وہ ہے جو خدا کے واسطے کہہ کر مانگتا ہے اور پھر بھی اسے نہیں ملتا——دیکھو۔ اللہ کا واسطہ دے کر لوگوں سے مت مانگو۔ اللہ ہی سے مانگو۔"

☆

"جو چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔"

☆

"تم اہل زمین پر مہربانی کرو۔ خدا آسمان پر مہربان ہو گا۔"

☆

"ایک مومن دوسرے کا گویا آئینہ ہے۔ اگر کسی بھائی میں کوئی نقص دیکھو تو اسے بتا دو۔"

☆

"کسی بھائی کی حاجت براری کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر خدا کی عبادت میں گزرا دی۔"

☆

"جس کو مسلمان کا غم نہیں وہ میری امت میں سے نہیں۔"

☆

اللہ تعالٰی کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں کہ تو کسی مومن بھائی کا دل خوش کر دے۔"

☆

"ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق کو آرام دینا ہے۔"

☆

Marfat.com

جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کا جواب مت دو جب تک کہ پہلے سلام نہ کر لے۔"

☆

——"ہمسائیوں کا حق صرف یہی نہیں کہ ان کو ستائے نہیں بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنا بھی ضروری ہے۔"

☆

تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے کلام ترک نہ کر۔"

☆

——"کوئی مسلمان تیرے ہاتھ اور زبان سے ایذا نہ پائے۔"

☆

"احوال پرسی کرنا اور پھر اظہار غمخواری نہ کرنا دلیل نفاق ہے۔

☆

"ہر نیک و بد کے ساتھ نیکی کر۔ اگر وہ نیکی کرنے کے لائق نہیں' تو تو اس لائق ہے۔"

☆

——"جو کام سب سے زیادہ سبب مغفرت ہوگا وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے"

☆

——"قرابت کے حق کو پامال کرنے والا اور اپنے برتاوء میں رشتے ناطوں کا لحاظ نہ رکھنے والا جنت میں نہ جائے گا"۔

☆

——"جس کو پسند ہو' روزی کا فراخ ہونا اور عمر کی درازی' تو چاہیے کہ وہ رشتہ داروں سے عمدہ سلوک کرے"۔

☆

——"اے مسلمان عورتو!

کوئی پڑوسن کو ہدیہ دینے کو حقیر نہ سمجھے۔ اگرچہ وہ بکری کا ایک کھر (پایہ) ہی کیوں نہ ہو"۔

☆

Marfat.com

——"اللہ تعالیٰ سے اس لیے محبت رکھو کہ وہ تم کو نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے کے سبب——اور میرے اہل بیتؓ سے محبت رکھو میرے ساتھ محبت رکھنے کے سبب"۔

☆

——"دعا ہی عبادت کی اصل روح ہے!"

☆

——"اے نوجوانو!

تم میں سے جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو' اسے ضرور شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ عمل بد نظروں کا محافظ اور شرم گاہ کے لیے پاک دامنی کا ذریعہ ہے۔ اور جو شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ وہ اس کی شہوت کا زور توڑنے والے ہیں"۔

☆

——"جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کو نظرانداز کر کے دوسری طرف جھکا رہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک بازو ایک طرف کو لٹکا ہوا ہو گا!"

☆

——"جس کسی نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کی تو وہ وہی ہتھیار اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے اپنے پیٹ میں گھونپتا ہوا دوزخ کی آگ میں داخل ہو گا اور وہ ابدا تک اسی میں رہے گا۔

اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی۔ وہ اسے چاٹتا ہوا جہنم میں داخل ہو گا اور پھر اسی میں رہے گا۔

اور جس نے پہاڑ سے کود کر خودکشی کی تو وہ اسی طرح دوزخ میں کودے گا۔ پھر سدا اسی میں رہے گا!"

☆

——"بندوں پر اللہ تعالیٰ کی شفقت ماں کی شفقت سے زیادہ ہے جتنی کہ وہ اپنے شیرخوار بچے پر کرتی ہے"۔

☆

——"یہ دنیا——ہاروت و ماروت سے بھی بڑھ کر جادوگر ہے۔ اس سے بچتے رہو"۔

☆

Marfat.com

——"جس طرح دریا میں گر کر بھیگنے سے بچ جانا ممکن نہیں' اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی دنیا کے کاروبار میں پڑ کر اس کی آلودگی سے پاکدامن رہ سکے"۔

☆

——"دنیا اور دنیا کی ہرچیز قابل لعنت ہے' سوائے ذکر الٰہی کے یا اس چیز کے جو ذکر الٰہی میں مددگار ثابت ہو"۔

☆

——"موت——مومن کے لیے ہدیہ اور تحفہ ہے"۔

☆

——"مسلمانو!

خدا چاہتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے ساتھ برتاوء کرنے میں انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو"۔

☆

——"جو مسلمان اپنی بیٹی کی عمدہ تربیت کرے اور اس کو عمدہ تعلیم دے اور اس کی پرورش اچھے طریقے سے کرے وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا——

مسلمانو!

اپنی اولاد کی تربیت اچھی طرح کیا کرو"۔

☆

——"باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے"۔

☆

——"اپنے بچوں کو نماز کی تلقین کرو۔ جب وہ سات سال کے ہوجائیں تو نماز کے لیے ان کو مجبور کرو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر الگ کردو"۔

☆

——"لوگو!

تم قیامت میں اپنے اورباپوں کے نام سے پکارے جاوء گے۔ پس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو"۔

☆

Marfat.com

——"جس نام میں عبرت اور خدا کی تعریف کا اظہار ہوتا ہے وہ نام اللہ کو بے حد پیارا ہے"۔

☆

——"سب سے مقدم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا ضروری ہے۔ پھر جو لوگ رشتہ میں قریب ہوں ان پر خرچ کرنا چاہیے"۔

☆

——"ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے——ایک دینار کسی غلام کو آزاد کرنے میں——ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے——اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا جائے تو ان میں اجر و ثواب کے لحاظ سے افضل وہ دینار ہے جو اپنے اہل و عیال کے نان نفقہ پر خرچ کیا جائے"۔

☆

——"اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکروہ شے جو حلال ہے' وہ طلاق ہے"۔

☆

——"اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف ملحوظ رکھو"۔

☆

——"ظلم کرنے سے ڈرو کہ وہ قیامت کے دن تمہارے حق میں ظلمت ہی ظلمت ثابت ہو گا"۔

☆

——"بخل سے بچو کہ اس نے تم سے پہلوں کو ہلاک کر ڈالا تھا"۔

☆

——"قیامت کے دن خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور اس کا سب سے مقرب منصف بادشاہ ہے اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور اس کے قرب سے دور رہنے والا ظالم بادشاہ ہے"۔

☆

——"احسان اس کیفیت کا نام ہے کہ تو خدا کی عبادت اس جذبہ سے کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ کیفیت ہو کہ گویا وہ تجھے دیکھ رہا ہے!"۔

☆

Marfat.com

——"ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ طبعی اور خلقی فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا آتش پرست بنا دیتے ہیں"۔

☆

——"جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے رعایا کا نگہبان بنایا ہو اور وہ مرتے دم تک اپنی رعایا سے دھوکا فریب کرتا رہے تو خدا اس پر جنت کو حرام کر دے گا"۔

☆

——"قوی وہ نہیں جو پہلوانی کرتا ہو۔ بلکہ قوی وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے اوپر قابو رکھے"۔

☆

——"کسی شخص کو غصے کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرنا چاہیے"۔

☆

——"مرنے والوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے اعمال کا نتیجہ بھگت چکے"۔

☆

——"اے عورتو!
تمہیں حق تعالیٰ نے اپنی ضرورتوں کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت فرمادی ہے"۔

☆

——"کسی چیز کو ہبہ کر کے اسے واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے اسے چاٹ لے"۔

☆

——"حیا سے صرف اچھے ہی کام سرزد ہوتے ہیں"۔

☆

——"بعض اشعار حکمت و دانائی پر مبنی ہوتے ہیں!"

☆

Marfat.com

——"تم اپنے سے کمتر کی طرف دیکھو۔ اپنے سے برتر کی طرف مت دیکھو۔ اس طرح تم خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو گے"۔

☆

——"جو آدمی تکبر کے خیال سے پاجامہ' تہہ بند' کرتا یا صافہ کا شملہ زیادہ نیچے لٹکا رکھے گا اس کی طرف اللہ رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا"

☆

——"لوگ خدا کے عیال ہیں اور خدا کے نزدیک پیارا اس کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے"۔

☆

——"علم——عمل کو آواز دیتا ہے۔ پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہرتا ہے ورنہ کوچ کر جاتا ہے"۔

☆

——"اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں"۔

☆

——"جب تو صبح کر لے تو اپنے نفس سے شام کا ذکر نہ کر——اور جب تو شام کر لے تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر نہ کر۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل تیرا کیا انجام ہو گا"۔

☆

——"جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ شخص مردود ہے"۔

☆

——"مومن کی فراست سے بچتے رہو۔ یقیناً" وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے"

☆

——"فرض عبادات کی بجا آوری کے بعد حلال طریقے سے رزق حاصل کرنا سب سے اہم فرض ہے"۔

☆

Marfat.com

——"مجھے اپنی امت پر، زیادہ خوف منافق اور زبان دراز کا ہے"۔

☆

——"جو شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کہاں سے کماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس کو کہاں سے دوزخ میں داخل کرے"۔

☆

——"تم سچائی کو لازم پکڑو۔ ہمیشہ سچ بولو۔ سچ بولنا آدمی کو نیکی کے رستہ پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے۔ جھوٹ سے بچتے رہو۔ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو فسق و فجور کی طرف لے جاتی ہے اور فسق و فجور اس کو دوزخ تک پہنچا دیتا ہے"۔

☆

——"ایماندار کا غصہ بھی جلد ہوا کرتا ہے اور وہ راضی بھی جلد ہوا کرتا ہے!"

☆

——"تمہارا ہمسایہ اگر تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو——اور اگر قرض مانگے تو قرض دو——اگر تم سے کوئی کام پڑے تو پورا کرو——بیمار ہو تو عیادت کرو——اور مرجائے تو جنازہ کے ہمراہ جاوٴ——اس کو بہتری حاصل ہو تو اسے مبارک باد کہو——مصیبت پڑجائے تو تعزیت کرو——بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت اونچی مت کرو کہ اس کی ہوا رکے یا بے پردگی ہو——اگر کوئی میوہ خریدو تو اس کو ہدیہ دو ورنہ چھپا کر اپنے گھر میں لاوٴ اور اپنے بچے کو میوہ لیکر باہر نہ جانے دو کہ کسی ہمسائے کے بچے کو رنج نہ ہو——اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے اسے رنج نہ دو مگر اس میں کہ ایک چمچہ اس کے ہاں بھیج دو——اور یہ حقوق اسی سے ادا ہوں گے جس پر خداوند تعالیٰ رحم کرے"۔

☆

——"ہوشیار درحقیقت وہ ہے جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا اور موت کے بعد آنے والی زندگی سنوارنے میں لگ گیا۔

اور بے وقوف وہ ہے جس نے اپنے آپ کو نفس کی ناجائز خواہشوں کے پیچھے لگایا اور اس سے غلط توقعات باندھیں"۔

☆

Marfat.com

——"رحم —— رحمٰن سے مشتق ہے۔ جو کوئی اس کو ملائے گا رحمٰن سے ملے گا۔ جو کوئی اس کو قطع کرے گا وہ رحمٰن سے قطع کرے گا"۔

☆

——"جمعہ کے دن ہر بالغ جوان کے لیے غسل کرنا لازم ہے اور مسواک کرنا' خوشبو لگانا بھی —— اگر میسر ہو"۔

☆

——"جب کوئی تم کو دعا دے تو تم بھی اسے دعا دو۔ اس سے بہتر یا وہی!"

☆

——"جس شخص کو (شادی کے یا عام دعوت کے) کھانے پر بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ دعوت کو قبول کرے اور وہاں جا کر پھر کھائے یا نہ کھائے"۔

☆

——"دنیا کی محبت —— ہر ایک خطا کی جڑ ہے!"

☆

——"لوگوں میں برا وہ ہے جسکی تعظیم اس کے شر کے خوف سے کی جائے"۔

☆

——"بہترین کمائی مزدوری کی کمائی ہے' بشرطیکہ اپنے مالک کا کام خیر خواہی اور خلوص سے سرانجام دے"۔

☆

——"قبض روح تک کا ساتھی تو مال ہے۔ قبر تک کے ساتھی اس کے گھر والے اور قیامت تک اس کے ساتھی اس کے اعمال"۔

☆

——"اللہ اس مسلمان سے محبت کرتا ہے جو محنت کرکے روزی کماتا ہے"۔

☆

Marfat.com

——"جب خدا کو کسی کی ہلاکت منظور ہوتی ہے تو سب سے پہلے خود رائے کی خورائی اسے برباد کرتی ہے!"۔

☆

——"جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ مفلس نہیں ہوتا"۔

☆

——"جس نے کوئی کپڑا دس درہم کا خریدا اور س میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک یہ کپڑا اس کے تن پر رہے گا حق تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا"۔

☆

——"آخر زمانہ میں تم یہود و نصاریٰ کے قدم بہ قدم چلو گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی پہاڑ کے سوراخ میں جا بیٹھا ہوگا تو تم بھی اس کی تقلید میں پہاڑ کے سوراخ میں جا بیٹھو گے"۔

☆

——"جس شخص نے غیراللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا"۔

☆

——"اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بھرپور اور سرسبز بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔وہ دیکھ رہا ہے کہ تم کیا اعمال کرتے ہو۔ پس دنیا اور عورتوں سے بچا کرو کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کا تھا"۔

☆

——"جب کوئی حاکم تجسس و تحقیقات کرے اور حق بات پا جائے تو اسے دو اجر ملیں گے اور اگر تجسس کرے ور غلطی کھا جائے تو اس کے لیے تجسس کا ایک ہی اجر ملے گا"۔

☆

——"تم میرے پاس حسب و نسب لے کر نہ آوء بلکہ اعمال لے کر آوء"۔

☆

Marfat.com

——"جو شخص تلاش علم میں نکلا وہ اپنی واپسی تک گویا اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلتا رہا"۔

☆

——"جو عورت اس حال میں وفات پائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگی"۔

☆

——"اگر کسی شخص کی دعوت کی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی——اور جو شخص بن بلائے چلا اجائے تو گویا چور اندر چلا گیا اور چوری کر کے باہر آگیا"۔

☆

——"اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو حلال روزی کی تلاش میں محنت کرتا اور تکلیف اٹھاتا دیکھے"۔

☆

——"اس چھت پر نہ سوؤ جس پر پردے (دیواریں) نہ ہوں"۔

☆

——"اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا"۔

☆

——"بے شک دنیا تمہارے لیے پیدا کی گئی ہے اور تم آخرت کے لیے پیدا کیے گئے ہو"

☆

——"جو آدمی تھوڑی سی روزی پر راضی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوجاتا ہے"۔

☆

——"اگر کھانا تمہارے حسب خواہش نہ ہو تو اسے برا نہ کہو"۔

☆

——"اپنے پیٹوں کا کچھ حصہ پُر کرو۔ صحت مند رہو گے کیونکہ پیٹ تمام بیماریوں کا سر ہے"۔

☆

Marfat.com

——"مزدور کو اس کی مزدوری' قبل اس کے کہ اس کا پسینہ خشک ہو جائے' ادا کر دو"۔

☆

——"اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو' ورنہ اللہ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دے گا"۔

☆

——"تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں"۔

☆

——"حریر و دیبا (ریشمی کپڑوں) کو نہ پہنو——
چاندی اور سونے کے برتنوں میں نہ کھاؤ نہ پیو——
اس لیے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں۔"

☆

——"کثرت سے یاد کیا کرو' لذتوں کو قطع کرنے والی چیز——یعنی موت کو!"

☆

——"جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔"

☆

——"جو کوئی ایسی چیز کسی کے ہاتھ بیچے جس میں کوئی عیب اور خرابی ہو اور گاہک پر وہ اسے ظاہر نہ کرے تو ایسا آدمی ہمیشہ اللہ کے غضب میں گرفتار رہے گا۔"

☆

——"بندگان خدا میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلیاں کھاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈلوا دیتے ہیں۔"

☆

——"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"

☆

——"خدا اس شخص پر لعنت کرے جو کسی اجنبی محرم عورت کو دیکھے اور اس عورت پر لعنت جو اپنے دکھانے پر راضی ہو۔"

☆

Marfat.com

—"خدا تعالیٰ کے بندو!
علاج کرایا کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے۔"

☆

—"مسلمانو!
اپنے گھروں میں اکثر قرآن مجید پڑھتے رہا کرو۔ کیونکہ جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔"

☆

—"میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھنے لگیں گے۔"

☆

—"عورت کو ایسا باریک دوپٹہ نہ اوڑھنا چاہیے کہ جس میں سے سر کے بال اور جسم نظر آئے۔"

☆

—"ہر بیماری کی دوا ہے—اور گناہوں کی دوا توبہ استغفار ہے۔"

☆

—"ملسمانو!
اپنے جسموں کو پاک و صاف رکھا کرو۔"

☆

—"مسلمانو!
اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو مقبرے نہ بناؤ۔"

☆

—"مسلمانو!
اپنے گھروں کے صحنوں کو صاف رکھا کرو کیونکہ وہ یہودیوں کے مشابہ ہیں جو اپنے صحنوں کو عموماً "گندا رکھتے ہیں۔"

☆

Marfat.com

——" جو آدمی اپنی اور دوسرے آدمی کی زمین کی حد بدل ڈالے اس پر قیامت تک خدا کی لعنت ہے۔"

☆

——" عورت——عورۃ ہے۔ جب بے پردہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو تکتا ہے۔"

☆

——" کسی شخص کے لیے یہ مناسب نہیں کہ کسی بیٹھے ہوئے کو اس کی جگہ سے ہٹا کر خود بیٹھ جائے۔ تم سب کے بیٹھنے کے لیے جگہ نکالو۔ اللہ تمہارے لیے فراخی اور وسعت کا سامان کرے گا!"

☆

——" اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے کہ جب بندے کو موت آوے تو اس کی زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔"

☆

——" کوئی چیز مت مانگو اور اگر تمہارا کوڑا بھی گر پڑے تو اسے خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاؤ۔"

☆

——" فرزند آدم کو ان چند چیزوں کے سوا اور کسی چیز کا حق نہیں:

1- رہنے کے لیے گھر
2- ستر پوشی کے لیے ایک کپڑا
3- شکم سیری کے لیے روکھی سوکھی روٹی اور پانی!"

☆

——" جب کسی کے دل میں اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے خلوص و محبت کے جذبات پیدا ہوں تو اسے چاہیے کہ اپنے دوست کو بھی ان جذبات سے آگاہ کر دے اور اسے جتا دے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔"

☆

——" خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل (صالح) وہ ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاتی رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔"

☆

——" فقر جس کی طرف دوستی بڑھاتا ہے وہ اس گھوڑے سے تیز تر ہے جو اوپر سے نیچے اترے۔"

☆

Marfat.com

" ہر غدار (عہد شکن) کی بے ایمانی کا اعلان کرنے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا جو اس کے غدر کا بمقدر ہو گا اور یاد رکھو کہ جو سردارِ قوم غدر کرے اس سے برا کوئی غدار نہیں۔ "

☆

" آگ کا عذاب دینا' سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے' اور کسی کو سزا وار نہیں۔

☆

" ہر بدی کے بعد نیکی کی طرف رجوع کرو تاکہ بدی کا داغ دھل جائے۔ "

☆

" وہی شخص نجات پائے گا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسا دل لے کر حاضر ہو گا جو گناہوں سے پاک ہو۔ "

☆

" جس نے نماز کو عمداً" ترک کیا وہ کافر ہے! "

☆

" حیا اور شرم ایمان سے پیدا ہوتی ہے اور ایمان کا نتیجہ جنت ہے اور بے حیائی اور فحش کلامی درشتی فطرت سے پیدا ہوتی ہے جس کا نتیجہ دوزخ ہے۔ "

☆

" سب سے غافل وہ شخص ہے جو دنیا کے تغیر و تبدل سے عبرت و نصیحت نہ حاصل کرے اور سب سے خوش قسمت انسان وہ ہے ڈجو دوسروں کے حالات دیکھ کر نصیحت حاصل کرے! "

☆

—— " سب سے بہادر وہ شخص ہے جو اپنی ہوا و ہوس پر غالب رہے۔ اس کے برعکس ہوا و ہوس جس انسان پر غالب آ جائیں وہ انسان' حیوان سے بد تر ہے۔ "

☆

—— " غیر عورتوں کے ساتھ تنہائی میں رہنے سے بچو۔

☆

Marfat.com

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جب کوئی مرد کسی غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان آداخل ہوتا ہے۔

آدمی کا گارے میں اٹے ہوئے اور بدبو دار سڑی ہوئی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے سؤر سے ٹکرا جانا گوارا ہے' اس کے مقابلے میں' کہ اس کے شانے کسی ایسی عورت سے ٹکرا جائیں جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔"

☆

——"جس گوشت نے حرام آمدنی سے نشو نما پائی وہ (سزا پائے بغیر) جنت میں داخل نہ ہو گا!"

☆

——"خدا اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرنے کے لیے خوش اخلاقی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔"

☆

——"رزق کی تلاش اور حلال کمائی کی جستجو کے لیے صبح سویرے ہی چلے جایا کرو کیونکہ صبح سویرے کاموں میں برکت اور کشادگی ہوتی ہے۔"

☆

——"جو چیز اولاد کے لیے بازار سے لاؤ' پہلے لڑکی کو دو پھر لڑکے کو۔"

☆

——"کیا میں تمہیں ایسے خزانے سے مطلع نہ کروں جو سب سے اچھا ہے——سن لو——وہ نیک عورت ہے۔"

☆

——"ایک بیٹی والا رنجور ہے۔
دو بیٹیوں والا گرانبار۔
اور تین والے کی مدد کرو——اے مسلمانو! وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہو گا۔"

☆

——"عدل کا ایک لمحہ ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

☆

Marfat.com

—— "مسلمانو!
محتاجی، مفلسی اور ذلت و خواری سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔"

☆

—— "میں نے تم میں دو واعظ چھوڑے ہیں:
ایک خاموش۔
دوسرا بولنے والا۔
سو — خاموش موت ہے اور بولنے والا قرآن مجید۔"

☆

—— "قوم کا سردار وہ ہے جو قوم کا خادم ہے۔"

☆

—— "ایک عورت دوسری عورت سے اس قدر گھل مل کر نہ رہے کہ وہ اس کی تعریفیں اپنے شوہر سے یوں بیان کرنے لگے۔ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔"

☆

—— "نیکی اور بدی دو مخلوق ہیں جو قیامت میں لوگوں کے سامنے کھڑی کی جائیں گی —— نیکی —— نیکی کرنے والوں کو بشارت دے گی —— اور برائی برائی کرنے والوں کو کہے گی —— "ہٹو ہٹو" —— لیکن وہ لوگ اس سے چمٹے رہیں گے

☆

قیامت میں اور جتنے دن ہیں وہ معمولی صورت میں حاضر ہوں گے لیکن جمعہ کا دن چمکتا دمکتا آئے گا

قیامت میں دنیا ایک بڑھیا کی صورت میں لائی جائے گی جس کے بال کھچڑی، دانت نیلے اور صورت بد نما ہو گی۔"

☆

—— "نیک گفتگو سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ رزق زیادہ ہوتا ہے عمر میں زیادتی اور خاندان میں عزت و آبرو ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ نیک گفتگو کرنے والا اہل بہشت میں سے ہے۔

Marfat.com

اس کے برعکس فحش اور بے ہودہ گفتگو کو تکیہ کلام بنانے والا ذلیل و رسوا اور اہل جہنم سے ہے!"

☆

——" جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں:

1- جاری رہنے والی خیرات——
2- وہ علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے——
3- نیک اولاد جو مرنے کے بعد اس کے لیے دعائے خیر کرتی رہے!"

☆

——" تم میں سے جب کوئی شخص کوئی جنازہ جاتا ہوا دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہ چلے کم از کم اس وقت تک کھڑا رہے جب تک کہ جنازہ آگے نہ چلا جائے اور وہ پیچھے نہ رہ جائے یا جنازہ اس پیچھے چھوڑنے سے پہلے ہی زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔"

☆

——" جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو اسے نماز میں تخفیف کرنی چاہیے۔

کیونکہ نمازیوں میں چھوٹے بڑے' کمزور و بیمار اور ضروری کام کاج والے ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں البتہ جب تنہا اپنی نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کرلے۔"

☆

——" سات ہلاک کرنے والے معاصی سے بچو:

1- اللہ کا شریک بنانے سے۔
2- جادو سے۔
3- اس جان کو قتل کرنے سے جس کا قتل خدا نے حرام قرار دے دیا ہو' بجز اس کے جسے حق پر قتل کیا جائے۔
4- سود خوری سے۔
5- یتیم کا مال کھانے سے۔
6- میدان جہاد سے بھاگ جانے سے اور
7- پاکباز سیدھی خواتین پر فحش ہونے کی تہمت لگانے سے!"

Marfat.com

☆

——اللہ تعالیٰ——

طیب ہے طیب کو محبوب رکھتا ہے ۔

پاک ہے پاک کو پسند کرتا ہے ۔

کریم ہے کرم کو پسند فرماتا ہے ۔

سخی ہے سخاوت کو پسند فرماتا ہے ۔

اس لیے اپنے مکان اور صحن کو صاف و شفاف رکھو۔"

☆

——"جس قوم میں عہد شکنی کی عادت پھیل جاتی ہے اس میں خونریزی کی عادت بڑھ جاتی ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اس میں موتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔"

☆

——"برے ہم نشین کے پاس بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے اور اچھے ہم نشین کے پاس بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے ۔

نیک بات زبان سے کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا' بری بات زبان سے نکالنے سے بہتر ہے۔"

☆

——"برکت کھانے کے بیچ میں نازل ہوتی ہے اس لیے تم برتن کے کنارے سے کھاؤ۔ بیچ میں سے مت کھاؤ کیونکہ بیچ میں سے کھانا بے برکتی کا موجب ہو گا اور یہ تہذیب کے بھی خلاف ہو گا!"

☆

——"امام کے لیے جائز نہیں ہے کہ صرف اپنے لیے دعا کرے۔ یعنی یہ کہے کہ "اے اللہ میری مغفرت فرما" ——بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے——"اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔" اگر وہ صرف اپنے لیے دعا کرتا ہے تو مقتدیوں سے خیانت کرتا ہے۔"

☆

——"خدا پر خلوص دل سے ایمان رکھنا اور مخلوق کے ساتھ اخلاق اور مہربانی سے پیش آنا خدا اور رسولؐ کے نزدیک سب سے محبوب عمل ہے۔

Marfat.com

اس کے برعکس خدا کے متعلق شرک کرنا اور مخلوق خدا کے ساتھ بدی اور زیادتی کرنا' اللہ کی بارگاہ میں مغضوب تر۔ (عذاب کا باعث) عمل ہے۔"

☆

——" نذر دو قسم کی ہے:

1- وہ نذر جو اللہ کی بندگی اور اطاعت کے لیے مانی جائے—— اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ یہ خاص اللہ کے لیے ہے۔

2- وہ نذر جو اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے لیے مانی جائے۔ یہ نذر شیطان کے لیے ہے اور اس کا پورا کرنا جائز نہیں۔ اس قسم کا نذر کا کفارہ دیا جاتا ہے۔"

☆

——" دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی نہ دیکھ سکا)۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ دو عورتیں لباس تو پہنے ہوں گی مگر برہنہ ہوں گی۔ ناز سے شانوں کو گھما کر لچکدار چال سے چلیں گی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کے لچکدار کوہان کی طرح ہوں گے (یعنی سروں پر مصنوعی بال لگا کر چونڈے باندھیں گی۔) جس کی وجہ سے ایسی عورتیں جنت میں میں داخل نہ ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی—— باوجود یہ کہ جنت کی خوشبو کچھ فاصلے سے آئے گی۔"

☆

——" اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر—— اس کے پینے والے پر—— اس کے نچوڑنے (کشید کرنے) والے پر—— اس کے بیچنے والے پر—— اس کے خریدنے والے پر—— اس کے پلانے والے پر—— اس کے اٹھانے والے پر—— اور اس شخص پر جس کے لیے اٹھا کر لے جائی گئی!"

☆

——" چار اشخاص کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ ان کو جنت میں نہ بھیجے گا اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں سے کچھ ملے گا۔

1- شراب کا عادی۔

2- سود خور۔

3- یتیم کا مال کھانے والا اور۔

4- ماں باپ کا نافرمان!"

☆

Marfat.com

——"لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کی ہلاکت' اس کی بی بی' ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں میں ہو گی کہ یہ لوگ اس شخص کو ناداری سے عار دلائیں گے اور ایسی باتوں کی ترغیب و فرمائش کریں گے جن کو یہ اٹھا نہ سکے گا۔ سو یہ ایسے کاموں میں گھس جائے گا جن سے اس کا دین جاتا رہے گا۔ پھر یہ برباد ہو جائے گا۔"

☆

——"اپنے (مسلمان) بھائی سے (خوامخواہ) بحث نہ کیا کرو اور نہ اس سے ایسی دل لگی کرو جو اس کو ناگوار گزرے اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کو تم پورا نہ کر سکو۔"

☆

——"جو شخص کسی پریشان حال کی مدد کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے 73 مغفرت لکھے گا۔ جن میں سے ایک تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لیے کافی ہے اور 72 مغفرت قیامت کے دن اس کے لیے درجات بن جائیں گی۔"

☆

——"جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن یعنی حسن و جمال کو دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ایسی عبادت نکال دیتا ہے جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پاتا ہے۔"

☆

——"جھوٹ بولنا' کسی حال میں جائز نہیں۔ نہ تو سنجیدگی کے ساتھ نہ ہی مذاق کے طور پر——اور یہ بھی جائز نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنے بچے سے کسی چیز کا وعدہ کرے اور پھر پورا نہ کرے۔"

☆

——"کسی شخص کی حرام کمائی میں سے نہ صدقہ قبول کیا جاتا ہے نہ اس کے خرچ میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص حرام مال چھوڑ کر مرتا ہے' وہ مال اس کے جہنم کا زاد راہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعے سے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو بھلائی کے ذریعے مٹاتا ہے۔"

☆

Marfat.com

——" خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) خدا کی کتاب ہے اور بہترین راہ (سنت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے۔ اور بدترین چیزوں میں وہ چیز ہے جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔"

☆

——" جب اللہ تعالیٰ سے مانگو اور دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ ضرور قبول فرمائے گا——اور جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرے گا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔"

☆

——" جو شخص اللہ کے خوف سے روئے گا' اس کا آگ میں جانا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ دودھ کا چھاتیوں میں (واپس) جانا۔"

☆

——" جو سیم و زر اور مال کے لیے جہاد کرے گا وہ اجر سے محروم رہے گا۔"

☆

——" حکمت کی جڑ' اللہ کا خوف ہے!"

☆

——" اے لوگو!

جو میں جانتا ہوں اگر تم بھی وہ جان لیتے تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ پس اللہ سے ڈرو——اللہ سے ڈرو۔"

☆

——" اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کو رب بنا کر اور اسلام کو دین بنا کر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنا کر خوش ہوا۔"

☆

——" جہاد کا مقصد یہ قرار دیا گیا ہے کہ مظلوموں کو ظلم سے بچایا جائے۔ جابر اور ظالم لوگ کمزور آدمیوں پر دست ستم دراز نہ کرنے پائیں۔"

☆

Marfat.com

——" نیکی کا راستہ یہ ہے کہ اپنی زبان کو روکے رکھو۔ گھر میں بیٹھے رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔"

☆

——" جب لوگ درہم و دنیار خرچ کرنے میں بخل کریں گے اور سود کا کاروبار کریں گے۔ اور چوپایوں کے پیچھے چل پڑیں گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کو ترک کر دیں گے تو اللہ ان پر مصائب نازل کرے گا اور اس وقت تک وہ مصائب دور نہ ہوں گے جب تک وہ اپنے دین کی طرف واپس نہیں لوٹ آئیں گے۔"

☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

" بادشاہ روئے زمین پر خدا کا سایہ ہوتا ہے۔ خدا کے بندے جو مظلوم ہوں اس سائے میں پناہ لیتے ہیں۔ اگر وہ انصاف کرے تو اس کو ثواب دیا جاتا ہے اور رعیت پر اس کے شکر ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اگر وہ ظلم کرے یا خدا کی امانت میں خیانت کرے تو بارِ گناہ اس پر ہے اور رعیت کو صبر کرنا لازم ہے۔"

☆

——" اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو اور روزی کی تلاش میں غلط طریقہ مت اختیار کرو۔ اس لیے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اسے پورا رزق نہ مل جاوے۔ اگرچہ اس کے ملنے میں کچھ تاخیر ہو سکتی ہے۔

تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور روزی کی تلاش میں اچھا طریقہ اختیار کرنا۔ حلال روزی حاصل کرو اور حرام روزی کے قریب نہ جاؤ۔"

☆

——" نادانی سے زیادہ کوئی فقر نہیں۔
عقل سے بہتر کوئی دولت نہیں۔
کوئی تنہائی قبر کی تنہائی سے زیادہ وحشت ناک نہیں۔
حسن خلق سے بہتر کوئی حسب نہیں۔
اور —— تفکر عقبیٰ سے بہتر کوئی عبادت نہیں!"

☆

Marfat.com

——" اللہ کو دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ پسند نہیں:
ایک وہ آنسو کا قطرہ جو خدا کے خوف سے آنکھ سے بہا ہو۔
دوسرا خون کا وہ قطرہ جو خدا کے راستہ میں گرا ہو۔"

☆

——" خداوند تعالیٰ اپنے بندوں کو جو کچھ دیتا ہے اس سے ان کی آزمائش کرتا ہے اگر وہ اپنی قسمت پر راضی ہو جائیں خداوند تعالیٰ اپنے بندوں کو جو کچھ دیتا ہے۔ اس سے اُن کی آزمائش کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی قسمت پر راضی ہو جائیں تو ان کی روزی میں برکت عطا فرماتا ہے اور اگر راضی نہ ہو۔ تو ان کی روزی کو وسیع نہیں کرتا۔"

☆

——" اپنی عورتوں سے —— جو تمہاری ہی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں' نرمی سے پیش آؤ اور اچھا سلوک کرو۔

اور اگر تم پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اس لیے وہ جیسی بھی ہیں انہیں ان کی تمام کمزوریوں کے ساتھ قبول کرو۔"

☆

——" جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرے گا' وہ قیامت کے دن میں اللہ کے سامنے کوڑھی ہو کر پیش ہو گا۔"

☆

——" جس نے کسی مسلمان (بھائی) سے اپنی غلطی پر عذر کیا اور اس نے اس کو معذور نہ سمجھا یا اس کے عذر کو قبول نہ کیا تو اس پر اسے اتنا گناہ ہو گا جتنا ایک ناجائز محصول وصول کرنے والے پر اس کی ظلم و زیادتی کا گناہ ہوتا ہے۔"

☆

——" خدا کی نظر میں بدترین قیامت کے دن وہ ہو گا جس کی بدزبانی اور فحش کلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔"

☆

Marfat.com

——"کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی کے گھر کے اندر نظر کرے۔ قبل اجازت داخلہ کے' اور جو ایسا کرے وہ گویا بلا اجازت داخل ہو گیا' تو جیسے بلا اجازت داخل ہونا منع ہے اس طرح جھانکنا بھی منع ہے۔"

☆

——"جس شخص کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ اپنے محسن کے حق میں یہ الفاظ کہے

جزاک اللہ خیراً

"اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے۔"

تو اس نے اپنے محسن کی پوری تعریف کی!"

☆

——"ہوشیار—— نفع حاصل کرنے والا وہ آدمی ہے جو اپنے نفس پر غالب رہے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے۔

اس کے برعکس عاجز اور خسارے میں وہ ہے جو اپنے نفس کا تابع ہے اور خدا سے بہت سی امیدیں لگائے بیٹھا ہے اور آخرت کے بارے میں خوش فہمی کا شکار ہے۔

غنی تر وہ ہے جو ہوا و ہوس میں قید نہ ہو۔ ہمیشہ حکم خدا کا پابند رہے۔"

☆

——"آسانی کا معاملہ کرو تنگی نہ پیدا کرو۔ بشارت دو۔ نفرت نہ پیدا کرو۔

عمل بقدر طاقت کرو۔

خدا کی قسم خدا ملول نہیں ہوتا تم ہی ملول ہو جاؤ گے۔

درست کاری کرو اور میانہ روی برتو۔ نیک خصلت' خوش دلی اور میانہ روی نبوت کا 24 واں حصہ ہے۔"

☆

——"تدبیر کار نصف زندگی ہے۔

سخی کا ہاتھ سائل کے ہاتھ سے بہتر ہے!"

☆

Marfat.com

——" خدا جس کو مسلمان کا والی بنا دے۔ وہ اگر ان کی حاجتوں ضرورتوں اور ناداریوں سے آنکھ بند کر کے پردے میں چھپ جائے تو خدا بھی قیامت کے دن اس کی حاجتوں، ضرورتوں اور ناداریوں سے آنکھ بند کر کے آڑ میں چھپ جائے گا۔ "

☆

——" ہر بد زبان (یعنی فحش اور گالی گلوچ بکنے والا) پر جنت حرام ہے۔ لہٰذا اگر دین اور دنیا کی فلاح چاہتے ہو تو زبان کی حفاظت کرو کہ یہی زبان انتہائے بلندی تک پہنچا دیتی ہے اور یہی زبان قید کروا دیتی ہے۔ ذلیل و رسوا کر دیتی ہے۔ پہلے سوچو اور پھر منہ سے بولو۔

زیادہ بولنا جہالت اور کم عقلی کی دلیل ہے اور کم بولنا عقلمندی کی دلیل ہے! "

☆

——" عورت کے لیے قطعاً یہ جائز نہیں کہ وہ شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے زیب و زینت کرے اور خود کو بنا سنوار کر بازاروں میں گھومے۔ عورت کے لیے خوشبو لگا کر یا ایسا زیور پہن کر باہر جانا جس کی آواز سے نامحرم اس کی طرف متوجہ ہوں، حرام ہے۔ "

☆

——" اسلام یہ ہے کہ:

صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

باضابطہ نماز پڑھو۔

زکواۃ ادا کرو۔

رمضان کے روزے رکھا کرو۔

بیت اللہ کا حج کرو۔

بھلی بات کرو۔ بری بات سے روکا کرو۔

گھر میں آکر گھر والوں کو سلام کیا کرو——

جو شخص ان باتوں میں سے کوئی ایک بات نہیں کرتا وہ اسلام کا ایک جزو ناقص ہے اور جو ان سب ہی کو چھوڑ دے اس نے اسلام سے پشت پھیر لی۔ "

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۱

متفرقات

وہ واقعات

جو

اپنے عنوان کے تحت

تحریر ہونے سے

رہ گئے

Marfat.com

فرمان الٰہی

چند قرآنی آیات کا ترجمہ

"اے ایمان والو!

تم اللہ کے واسطے قائم رہنے والے انصاف کے ساتھ سچی گواہی دینے والے بن جاؤ کسی قوم کی عداوت تم کو بے انصافی کی طرف کھینچ کر نہ لے جائے۔ عدل کیا کرو۔ عدل ہی خدا ترسی سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرو۔"

المائدہ : ع ۲

" لازم ہے کہ معاف کیا کرو۔ لازم ہے کہ درگذر کیا کرو۔ کیا تم خود پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بخش دیا کرے۔"

النور:

"مکار اور جھوٹے فخر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔"

لقمان:

تم اصل نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اللہ کی راہ میں اپنی پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے۔

آل عمران:

" تم دشمنوں کے لیے پوری قوت سے تیار ہو اور سرحدات پر پوری فوجی تیاری رکھو۔ اس تدبیر سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو روکے رکھو گے۔

الانفال:

"اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد رکھو اور ملک میں فساد پھیلانے سے باز رہو۔"

الاعراف : ع ۱۰

" اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!

معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔"

"سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو۔"

"بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتیں۔ آپؐ ایسے بہتر طریقِ عمل سے دشمن کا دفاع کریں کہ آپؐ کے اور دشمن کے درمیان عداوت' دوستی اور محبت میں بدل جائے۔ اور دشمن آپؐ کا مخلص اور پکا دوست بن جائے۔"

فصلت:

☆

Marfat.com

حضرت حلیمہ سعدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گود لینے میں اس لیے تامل کیا کہ حضورؐ یتیم بچے ہیں۔

سیدہ آمنہؓ نے حلیمہ سے فرمایا:

"اے دایہ! اسؐ بچے سے مطمئن رہو۔ اسؐ کی بڑی شان ہونے والی ہے۔"

اس پر حلیمہ آپؐ کو لے کر چلیں تو سیدہ آمنہؓ نے یہ اشعار کہے۔

ترجمہ: "میں اپنے بچے کو خدائے ذوالجلال کی پناہ میں دیتی ہوں اس شر سے جو کہ پہاڑوں پر چلتا ہے۔

یہاں تک کہ میں اسے شتر پر سوار دیکھوں اور دیکھ لوں کہ وہؐ غلاموں اور درماندہ لوگوں کے ساتھ سلوک و احسان کرنے والا ہے۔"

☆

روایت حضرت عائشہؓ

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے:

ترجمہ: "اے اللہ!

جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل علیہ السلام کے پروردگار!!

آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے!!!

غیب اور حاضر کو جاننے والے!

تو اپنے بندوں کا فیصلہ کرتا ہے جس میں (وہ) اختلاف کرتے ہیں۔

بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے!"

☆

ختم الرسلین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے رویت ہلال کے موقع پر یہ دعا پڑھنا منقول ہے:

ترجمہ: "اے اللہ! ہم پر یہ چاند امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع کر تیرا پروردگار اور اللہ ہے۔"

☆

Marfat.com

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب کبھی آپؐ کے پاس کوئی اچھی خبر آتی تو **الحمدللہ رب العلمین** ارشاد فرماتے۔ اور جب کبھی ناپسندیدہ بات سامنے آتی تو یوں ارشاد فرماتے:

الحمد اللّٰہ ربیّ علیٰ کلّ حالٍ

"ہر حال میں سبھی تعریفیں میرے پروردگار کو ہیں۔"

☆

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:

"جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اس سے زیادہ میں نے کوئی حسین اور روشن دن نہیں دیکھا اور جس دن آپؐ کی وفات ہوئی اس دن سے زیادہ قبیح اور تاریک دن میں نے نہیں دیکھا!

☆

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں تمہارا درد اور اس کی دوا نہ بتا دوں؟"

پھر فرمایا:

"تمہارا درد گناہ ہیں اور اس کی دوا استغفار ہے۔"

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو!

بے شک اللہ نے حج تم پر فرض کیا ہے للذا تم حج کرو۔"

اس پر ایک شخص نے عرض کیا: "کیا ہر سال؟"

آپؐ نے سکوت فرمایا:—— یہاں تک کہ اس نے 3 مرتبہ یہی کہا۔

پھر آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

" اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یقیناً ہر سال کے لیے حج فرض ہو جاتا اور تم ہر سال حج نہ کر سکتے۔"

☆

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

" جس رات مجھے معراج ہوئی اس رات جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے تو میں نے اوپر دیکھا۔ وہاں گرج چمک اور کڑک ہو رہی تھی۔ ازاں بعد میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ جن کے پیٹ اس طرح پھولے ہوئے تھے جیسے مکان ہوں اور ان میں سانپ ہی سانپ تھے اور یہ سانپ باہر سے نظر آ رہے تھے—میں نے پوچھا:

" جبریلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟"

انہوں نے بتایا—یہ سود خور ہیں!"

☆

روایت حضرت حذیفہؓ

فخر کائنات رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

" تم سے پہلے جو (مسلمان) گزرے ہیں ان میں سے ایک مسلمان کے پاس (مرنے کے بعد) فرشتے پہنچے۔

انہوں نے پوچھا: " تم نے دنیا میں کوئی اچھا کام کیا؟"

اس نے کہا: " نہیں۔"

فرشتوں نے کہا: " حافظے پر زور دو۔ یاد کرو۔ کوئی کام کیا ہو تو بتاؤ۔"

اس نے کہا: " میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے ملازموں کو ہدایت کرتا تھا کہ قرضدار تنگدست ہو اور وقت مقررہ پر قرض ادا نہ کر سکے تو اسے مزید مہلت دینا اور قرضدار قرض واپس کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی ساری غلطیوں کو معاف کر دو۔"

☆

Marfat.com

—" ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی—
—" یا رسول اللہ! اگر میرے پاس کوئی آئے اور میرا مال چھینے تو—

آپ نے فرمایا:

" اس کو خدا سے ڈرا۔ "

اس نے عرض کی: " اگر وہ نہ ڈرے تو— "

آپؐ نے فرمایا:

" اپنے پڑوسی سے مدد مانگ! "

عرض کیا: " اگر پڑوس میں کوئی مسلمان نہ ہو جو میری مدد کرے (کیونکہ کافر تو مدد کرتے ہی نہیں) تو— "

فرمایا:

" پھر اپنے حاکم سے مدد مانگ! "

عرض کیا: " اگر حاکم دور ہو تو— "

ارشاد ہوا: پھر اپنے مال کی خاطر لڑ یہاں تک کہ آخرت میں تو شہیدوں میں شامل ہو جائے یا جیت کر اپنا مال بچا لے! "

☆

ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کسی چیز کا سوال کیا۔

آپؐ نے کسی سے آدھا وسق قرض لے کر اسے مرحمت فرمادیا۔ جب وہی آدمی قرض ادا کرنے کی نیت سے حاضرِ بارگاہ ہوا تو آپؐ نے پورا وسق اسے مزید دے کر فرمایا:

" آدھا تو قرض کے بدلے میں ہے اور باقی نصف انعام "۔

☆

روایت حضرت عمرؓ بن خطاب

ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک بڑے مجمع سے خطاب کر رہے تھے اچانک ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے لیکن اس شخص پر سفر کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا تھا۔

وہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے آکر دوزانو ہوکر اس طرح بیٹھ گیا کہ

Marfat.com

اپنے گھٹنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیے اور اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زانوؤں پر رکھ دیے اور پوچھا——"اے محمدؐ! مجھے بتلایئے کہ اسلام کیا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"اسلام یہ ہے کہ تم دل و زبان سے یہ شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں۔ نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو اور حج بیت اللہ کی استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو"۔

اس نووارد نے آپ کا جواب سن کر کہا: "آپ سچ کہتے ہیں"۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور پھر خود ہی تصدیق و تصویب بھی کرتا ہے!

اس کے بعد اس نے پوچھا: "یہ بتلایئے کہ ایمان کیا ہے؟"

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کے رسولوں کو اور اس کی کتابوں کو اور یوم آخر یعنی روز قیامت کو حق جانو اور ہر خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو"۔

اس پر بھی اس نے کہا: "آپؐ نے سچ کہا"۔

اس کے بعد اس نے عرض کیا: "مجھے بتلایئے کہ احسان کیا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت و بندگی تم اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے لیکن وہ تم کو دیکھتا ہے"۔

پھر اس نے عرض کیا: "مجھے قیامت کے بارے میں بتلایئے کہ کب واقع ہوگی؟"

آپؐ نے فرمایا:

"جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا"۔

پھر اس نے عرض کیا: "تو مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتلایئے"۔

آپؐ نے فرمایا:

(اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) لونڈی اپنے آقا اور ملکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے اور جو تہی دست اور

Marfat.com

بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے"۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ——— "یہ باتیں کر کے وہ نووارد چلا گیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد حضورؐ نے مجھ سے فرمایا:

"اے عمرؓ! کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟"

حضرت عمرؓ نے عرض کیا: "اللہ ور اس کا رسولؐ ہی زیادہ جاننے والے ہیں"۔

آپؐ نے فرمایا:

وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ تمہاری اس مجلس میں اس لیے آئے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھائیں!"

☆

روایت حضرت عائشہؓ

حضرت عائشہؓ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ دعا کرتے سنا کہ:

"اے اللہ!

جس شخص کو میری امت کے کسی کام کا والی اور متصرف بنایا گیا ہو اور وہ میری امت پر مصیبت و مشقت ڈالے تو تو بھی اس پر مشقت و مصیبت ڈال اور جو شخص میری امت پر رحم و نرمی کرے تو تو بھی اس پر رحم و نرمی فرما"۔

☆

روایت حضرت عائشہؓ (2)

حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں۔ اس نے حضرت عائشہؓ سے کچھ مانگا۔ اس وقت آپؓ کے پاس صرف ایک کھجور تھی' آپؓ نے اسے وہی دے دی۔ اس عورت نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور واپس لوٹ گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے یہ واقعہ آپؐ سے عرض کر دیا:

آپؐ نے فرمایا:

"جس شخص کے ہاں لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی پرورش اچھی طرح کرے تو لڑکیاں آتشِ دوزخ اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گی"۔

☆

Marfat.com

روایت حضرت عائشہؓ (3)

"وحی اترنے کی حالت میں مَیں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ جب یہ کیفیت ختم ہوجاتی تھی سخت سردی کے دنوں میں بھی جبیں مبارک عرق آلود ہوجایا کرتی تھی۔

وحی کے بوجھ سے جاڑوں میں آپؐ کی پیشانی سے موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے ڈھلکنے لگتے"۔

☆

روایت حضرت عائشہؓ (4)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی نعل کو پیوند لگارہے تھے اور میں چرخہ کات رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا ہے اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے اور بڑھ رہا ہے۔

یہ ایک نظارا تھا کہ میں سراپا حیرت بن گئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا:

"عائشہؓ! تو حیران سی کیوں ہے؟"

میں نے کہا —— "یارسولؐ اللہ! میں نے دیکھا کہ حضورؐ کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا دمکتا نور ہے۔ (اس پاک نظارے نے مجھے سراپا چشم کردیا ہے)"۔

☆

روایت حضرت عبادہؓ بن صامت

"جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ کو بے چینی ہوتی۔

چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا اور آپؐ سر مبارک جھکا لیتے۔

صحابہؓ جو آپؐ کے پاس فروکش ہوتے وہ بھی سر جھکا لیتے۔

وحی مکمل ہونے پر آپؐ سر اقدس اٹھاتے!"

☆

روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ

Marfat.com

بھی کبھی میرے دل میں ایسے برے خیالات آتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کو زبان سے نکالوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ہے جس نے اس کے معاملہ کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا ہے۔ (یعنی وہ خیالات صرف وسوسے کی حد تک ہیں)۔"

☆

ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سریہ کو روانہ فرمایا تو یہ نصیحت فرمائی:

"اگر کہیں مسجد دیکھو یا اذان کی آواز سنو تو وہاں کسی شخص کو قتل نہ کرو۔"

☆

ایک روز عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ — "آپؐ کے ارد گرد ہر وقت مردوں کا ہجوم رہتا ہے۔ آپؐ ہمارے لیے ایک خاص دن مقرر فرمائیں۔"

چنانچہ حضور پاکؐ نے عورتوں کے لیے ایک دن خاص کر دیا۔ وہ حاضر ہوتیں اور آپؐ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے۔"

☆

زید بن الیلث وہ شخص تھا جس نے حضرت عمرؓ فاروق بن خطاب سے سوق بنی قینقاع میں جنگ کی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کھو گئی تو یہی وہ شخص ہے جس نے کہا تھا — "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے پاس آسمان کی خبر آیا کرتی ہے اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس کی اونٹنی کہاں ہے؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اللہ کی طرف سے خبر آ گئی اور آپؐ کو اونٹنی کی جانب رہنمائی کی گئی اور آپؐ نے فرمایا:

"بے شک ایک کہنے والے نے کہا ہے کہ محمدؐ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اس کی اونٹنی کہاں ہے؟ — اور خدا کی قسم! بے شک میںؐ

Marfat.com

نہیں جانتا مگر وہی چیز جس کا اللہ نے مجھے علم دیا ہے۔ اب اللہ نے اس کی طرف میری راہ نمائی کر دی ہے اور وہ ایک گھاٹی میں ہے جس کے ایک درخت نے اس کی نکیل روک رکھی ہے۔"

مسلمانوں میں چند آدمی گئے اور اسے اسی طرح وہاں پایا جس طرح اور جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

☆

یہود کے علما میں سے چند لوگ، رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا—— "اے محمد! (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)!! ہمیں چار باتیں بتائیے جو ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ اگر بتا دیں تو ہم آپ کی پیروی کر لیں گے۔ آپ کو سچا جانیں گے اور ایمان لے آئیں گے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"(اچھا)- یہ تم پر اللہ کا عہد و میثاق ہے۔ اگر میں نے تمہیں اس کی خبر دے دی۔ پھر تو تم ضرور میری تصدیق کرو گے!"

انہوں نے کہا—— "ہاں!"

آپ نے فرمایا:

"جس چیز کے متعلق تمہیں مناسب معلوم ہو پوچھو!"

انہوں نے کہا—— "ہمیں بتائیے کہ لڑکا اپنی ماں سے کیونکر مشابہ ہوتا ہے حالانکہ نطفہ تو باپ کا ہوتا ہے؟"

رسول اللہ نے فرمایا:

"میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا اور بنی اسرائیل پر اس کی جو نعمتیں تھیں ان کی قسم دیتا ہوں (سچ سچ بتاؤ) کہ کیا تمہیں اس بات کا علم ہے مرد کا نطفہ گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا زرد اور پتلا ہوتا ہے اور ان دونوں میں سے جو بھی دوسرے پر غالب آ جاتا ہے اولاد اسی سے مشابہ ہوتی ہے۔"

انہوں نے کہا—— "خدایا یہ سچ ہے۔"

پھر انہوں نے پوچھا—— "اچھا یہ بتائیے آپ کی نیند کیسی ہے؟"——(یہ ان کا دوسرا سوال تھا۔

آپ نے فرمایا:

"میں تمہیں اللہ کی اور بنی اسرائیل پر اسکی جو نعمتیں تھیں، ان کی قسم دیتا ہوں (سچ

Marfat.com

بتاؤ) کہ کیا اس بات کو جانتے ہو کہ اس شخص کی نیند، جس کے متعلق تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں وہ نہیں ہوں (ایسی ہوتی ہے) کہ اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار ہوتا ہے۔"

وہ کہنے لگے——"خدایا یہ سچ ہے!"

پھر آپؐ نے فرمایا:

"پس میری نیند بھی ایسی ہی ہے۔ میری آنکھ سوتی ہے اور میرا دل بیدار رہتا ہے۔"

پھر انہوں نے کہا——"اچھا۔ ہمیں وہ چیزیں بتلایئے جن کو اسرائیل (حضرت یعقوبؑ) نے اپنی ذات پر حرام ٹھہرایا لیا تھا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"میں تمہیں اللہ کی اور اس کی نعمتوں کی قسم دیتا ہوں جو بنی اسرائیل کو عطا ہوئی تھیں۔ (سچ بتاؤ) کہ کیا اس بات کو جانتے ہو کہ انہیں کھانے پینے کی چیزوں میں اونٹنیوں کا دودھ اور ان کا گوشت سب سے زیادہ پسند تھا۔ وہ ایک بیماری میں مبتلا ہو گئے پھر اللہ نے انہیں اس سے صحت دے دی تو انہوں نے اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے انتہائی پسندیدہ اشیاء میں سے انتہائی پسندیدہ اشیاء کو اللہ کے شکر کے طور پر اپنی ذات پر حرام کر لیا اور اس وقت سے اونٹنیوں کا دودھ اور اونٹوں کا گوشت ترک کر دیا۔"

انہوں نے کہا——"یا اللہ! یہ سچ ہے۔"

پھر انہوں نے کہا——"اچھا۔ ہمیں روح کے متعلق کچھ خبر دیجیے؟"——(یہ ان کا چوتھا سوال تھا)۔

آپؐ نے فرمایا:

"میں تمہیں قسم دیتا ہوں اللہ کی اور اس کی ان نعمتوں کو جو بنی اسرائیل کو دی گئی تھیں کیا تم اسے جانتے ہو کہ وہ جبرئیلؑ ہے اور وہی ہے جو میرے پاس آتا ہے۔"

انہوں نے کہا——"یا اللہ! یہ سچ ہے۔"

پھر انہوں نے کہا——"لیکن اے محمدؐ! وہ ہمارا دشمن ہے اور وہ فرشتہ ہے جو صرف سختیاں اور خونریزیاں لاتا ہے اور اگر ایسی بات نہ ہوتی تو ہم ضرور آپؐ کی پیروی کرتے۔"

تب——اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیات نازل فرمائیں:

ترجمہ: "(اے نبیؐ!)

کہہ دے کہ جو شخص جبریلؑ کا دشمن ہو (تو) اس کی یہ دشمنی بے جا ہے۔

کیونکہ اس نے اس (قرآن) کو اللہ کے حکم سے اس طرح تیرے دل پر اتارا ہے کہ وہ تصدیق کرنے والا ہے اس چیز کی جو اس سے پہلے ہے اور ایمانداروں کے لیے

Marfat.com

ہدایت اور بشارت ہے (یہاں تک کہ فرمایا) اور کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں کی ایک جماعت نے اسے پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے اور جب ان کے پاس اللہ کے پاس سے ایسا رسولؐ آیا جو تصدیق کرنے والا ہے' اس چیز کو جو ان کے ساتھ ہے تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی انہوں نے اللہ کی کتاب کو اپنے پیچھے اس طرح ڈال دیا گویا وہ اسے جانتے ہی نہیں اور وہ ان کے پیچھے ہو لیے جو سلیمانؑ کی حکومت (کے زمانے) میں شیاطین پڑھا کرتے تھے یعنی جادو۔ حالانکہ سلیمانؑ نے کفر اختیار نہیں کیا تھا بلکہ شیطانوں نے کفر اختیار کیا تھا (کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے!"

☆

روایت حضرت صفیہؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں معتکف تھے۔ ایک رات میں انہیں دیکھنے گئی چند باتیں کر کے میں اٹھی کہ گھر جاؤں تو آپؐ بھی کھڑے ہو گئے اور میرے ساتھ دروازے تک تشریف لائے۔

اس وقت دو انصاری ادھر سے گزرے۔ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا تو قدم تیز کر دیے۔ آپؐ نے فرمایا:

"وہیں ٹھہر جاؤ۔ دیکھو یہ صفیہؓ میری بیوی ہے۔"

انہوں نے کہا —— "سبحان اللہ یا رسول اللہ! یہاں کیا کسی شبہ کی گنجائش ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"شیطان کا گزر بنی آدم کے خون کی گزر گاہوں تک ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے دلوں میں میرے متعلق کوئی برا خیال نہ ڈال دے۔"

☆

روایت حضرت عثمان بن بشیرؓ

"میرا باپ مجھے اپنے ہمراہ لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا —— "یا رسول اللہ! میں نے اس بیٹے کو یہ غلام عطا کیا ہے۔"

آپؐ نے پوچھا:

Marfat.com

"کیا تم نے ہر بیٹے کو ایسا عطیہ دیا ہے۔"

اس نے کہا——"نہیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"تو اپنا عطیہ واپس لے لے۔"

☆

حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو کے آنے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کام کو سہل سمجھنے کی تاویل فرمائی اور اسی وقت ایک گروہ نے بکری دوہنے کا اردہ کیا چنانچہ ایک آدمی اس کام کے لیے اٹھا۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عباسؓ سے پینے کے لیے آب زم زم طلب فرمایا۔

انہوں نے عرض کیا——"یا حضرت! اس پانی میں بہت سے لوگوں نے ہاتھ ڈالے ہیں اور کھنگالا ہے۔ ٹھہریے میں خالص ڈول آپؐ کے لیے نکالتا ہوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"نہیں۔ میں مسلمانوں کے ہاتھ کی برکت کو دوست رکھتا ہوں۔"

☆

روح کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کوئی تشریح نہیں کی۔ صرف وہی کچھ کہا جس کی اجازت حق تعالیٰ نے دے دی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"لوگ آپؐ سے روح کے بارے میں سوال کریں گے تو کہہ دیجئے کہ روح تو میرے رب کا حکم ہے۔"

"روح اللہ کے جملہ کاموں میں سے ایک کام ہے اور عالمِ امر سے ہے۔"

"اللہ ہی کے لیے خاص ہے، خالق ہونا اور حاکم ہونا۔"

☆

Marfat.com

عشرہ مبشرہ

1- حضرت ابوبکر صدیقؓ
2- حضرت عمر فاروقؓ
3- حضرت عثمان غنیؓ
4- حضرت علیؓ
5- حضرت طلحہ بن عبیدؓ
6- حضرت زبیر بن عوامؓ
7- حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ
8- حضرت سعد ابی وقاصؓ
9- حضرت سعید بن زیدؓ
10- حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

یہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ دس صحابیؓ ہیں جنہیں ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی گئی تھی!

☆

حضور پاکؐ کا لطیف مزاح

ایک عورت نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی——"یا رسولؐ اللہ! میرا شوہر بیمار ہے!"

آپؐ نے فرمایا:

"اچھا تیرا شوہر وہی ہے جس کی آنکھوں میں سفیدی ہے؟"

اس پر وہ عورت واپس آ گئی اور اپنے شوہر کی آنکھیں کھول کر دیکھنے لگی۔ شوہر نے پوچھا——"کیا ہوا؟"

وہ بولی——"مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے کہ تیری آنکھوں میں سفیدی ہے۔"

اس پر اس کے شوہر نے بات کو سمجھتے ہوئے ہنس کر کہا——"واہ یہ بھی خوب رہی ایسا بھی کوئی ہے کہ جس کی آنکھ میں سفیدی نہ ہو۔"

☆

Marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز صحابہ کرامؓ کے جلو میں کھجوریں کھا رہے تھے شیر خدا حضرت علیؓ بھی موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر حاضرین کھجوریں کھا کھا کر گٹھلیاں حضرت علی کے آگے جمع کرتے جا رہے تھے۔

حضور پاکؐ نے مزاحاً فرمایا:

"گٹھلیاں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ کھجوریں علیؓ نے کھائی ہیں۔

حضرت علیؓ بھی رسول اکرمؐ کی آغوش تربیت کے پروردہ تھے ـــــ انہوں نے برجستہ کہا۔

ـــــ دیکھنے والا یہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جن کے سامنے گٹھلیاں نہیں ہیں وہ کھجوریں گٹھلیوں سمیت ہی کھا گئے ہیں!"

☆

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ:

"بتاؤ تمہارے ماموں کی بہن تمہاری کیا لگی؟"

اس سادہ لوح نے سر جھکا لیا اور سوچنے لگا۔

آپؐ مسکرائے اور ارشاد فرمایا:

"ہوش کر۔ تجھے ماں یاد نہیں رہی!"

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین رات تراویح کی نماز اپنے اصحابؓ کو پڑھائی چوتھی رات صحابہ کرامؓ بکثرت مسجد میں جمع ہوئے اور انتظار کرتے رہے مگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہ لائے۔

صبح کی نماز کے بعد آپ نے یوں تقریر فرمائی:

"اما بعد ـــــ تمہارا مسجد میں جمع ہونا مجھ سے پوشیدہ نہ تھا لیکن میں ڈر گیا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض ہو جائے اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آ جاؤ۔"

☆

آپؐ نے دریافت فرمایا:

"تیرا نام کیا ہے؟"

اس نے عرض کیا ـــــ "مرة" ـــــ (تلخ)

Marfat.com

آپؐ نے اسے بکری دوہنے سے منع فرما دیا۔

دوسرا اٹھا۔ آپؐ نے پوچھا:

"تیرا نام کیا ہے؟"

اس نے کہا — "میرا نام حرب ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"بیٹھ جا۔"

ایک اور اٹھا۔ آپؐ نے اس کا نام بھی پوچھا۔ اس نے عرض کیا — "یعیش" (جیتا رہے گا)۔

آپؐ نے اسے دودھ دوہنے کا حکم فرمایا

آپؐ برے ناموں والی جگہوں کو بھی ناپسند فرماتے تھے اور وہاں سے گزرنے میں کراہت محسوس کرتے تھے۔

ایک بار کسی غزوہ میں دو پہاڑوں کے درمیان سے گزر رہے تھے۔ آپؐ نے ان کا نام دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا۔ کہ ان کے نام "فاضح" (ذلیل کرنے والا) اور "مخزی" (رسوا کرنے والا) ہیں۔

آپؐ نے ان سے اعراض کیا اور ان کے درمیان سے نہ گزرے۔

☆

لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روح کے بارے میں

پوچھا تو اسکی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "یہ تجھؐ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے۔ (اس سے زیادہ تم اور کیا سمجھ سکتے ہو کیونکہ) حالت یہ ہے بجز تھوڑے سے علم کے تمہیں دیا ہی کیا گیا ہے! — (بنی اسرائیل)

☆

حضرت خالد بن ولیدؓ مکہ کے جنوب یا شہر کے زیریں حصہ سے داخل ہوئے اور وہاں کچھ قریش ان سے نبرد آزما ہوئے۔ تھوڑی دیر تلوار بھی چلی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونچی جگہ پر تھے اور بالائی حصہ سے آپؐ نے نیچے کی طرف حضرت خالد بن ولیدؓ کو لڑتے دیکھا تو آپؐ نے فورا تلوار روک

Marfat.com

لینے کا حکم دیا اتنی دیر میں قریش کے چند آدمی مارے جا چکے تھے اور عکرمہ وغیرہ راہ فرار اختیار کر چکے تھے۔

جب آپؐ کو معلوم ہوا کہ لڑائی قریش نے شروع کی تھی اور خالدؓ نے محض جوابی کاروائی کی تو آپؐ نے فرمایا:

"جو کچھ خدا کو منظور ہے اسی میں بہتری ہے۔"

☆

قبیلہ باہلہ کے ایک صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واپس گئے۔

سال بھر کے بعد پھر آنے کا اتفاق ہوا لیکن اتنے عرصے ہی میں ان کی شکل و صورت اس قدر بدل گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو نہ پہچان سکے۔

انہوں نے اپنا نام بتایا تو آپؐ نے تعجب سے پوچھا:

"تم نہایت خوش جمال تھے۔ تمہاری صورت کیوں بگڑ گئی۔"

انہوں نے عرض کیا ——— "جب سے آپؐ سے رخصت ہوا ہوں مسلسل روزے رکھتا ہوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اپنی جان کو کیوں عذاب میں ڈالا۔ رمضان کے علاوہ ہر مہینے میں ایک دن کا روزہ کافی ہے۔"

انہوں نے عرض کیا ——— "اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔"

اس پر آپؐ نے ایک دن کا اور اضافہ کر دیا۔

انہوں نے اور اضافہ کی درخواست کی۔ آپؐ نے تین کر دیے۔ ان کو اس سے بھی تسکین نہ ہوئی تو آپؐ نے شہر حرام کے روزوں کا حکم دیا۔

عمرو بن عبداللہؓ کی روزہ داری کا چرچا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود ان کے پاس تشریف لے گئے۔

انہوں نے استقبال کیا اور چمڑے کا گدا بچھا دیا۔ آپؐ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور ان سے کہا:

"تمہارے لیے مہینے میں تین روزے کافی ہیں۔"

Marfat.com

عرض کی ـــــ "نہیں۔"

فرمایا:

"پانچ؟"

بولے ـــــ "نہیں"

غرض آپؐ بار بار تعداد بڑھاتے جاتے اور وہ اس پر راضی نہ ہوتے بالآخر آپؐ نے فرمایا:

"اخیر حد یہ ہے کہ ایک دن افطار کرو اور ایک دن روزہ رکھو۔"

☆

ہجرت مدینہ کے سلسلہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود حضرت علیؓ کو اپنی روانگی سے مطلع کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ:

"تم میرے بعد مکہ میں ٹھہرو اور لوگوں کی جو جو امانتیں میرے پاس ہیں وہ ان کو دے دینا مکہ میں کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جس کے پاس کوئی قابل حفاظت شے ہو اور اس نے اسے رسول اللہ کی امانت اور دیانت کی وجہ سے امانتاً ان کے پاس نہ رکھوا دیا ہو۔

علیؓ ابن ابی طالب تین شبانہ روز مکہ میں ٹھہرے رہے اور جب انہوں نے لوگوں کی تمام امانتیں جو رسولؐ اللہ کے پاس رکھوائی گئی تھیں ان کے مالکوں کو واپس کر دیں۔ اس کے بعد وہ رسولؐ اللہ کے پاس چلے آئے۔

☆

بنو عامر کا قبیلہ عرب کے مشہور قبیلہ عیلان کی شاخ تھا۔ بنو عامر میں اس وقت (9ھ) تین رئیس تھے:

1- عامر بن طفیل

2- اربد بن قیس

3- جبار بن سلمٰی

عامر اور اربد صرف حصول جاہ کے خواہاں تھے۔ یہ عامر وہی شخص تھا جو اس سے پہلے متعدد فتنوں کا باعث ہو چکا تھا اور اس وقت بھی شر کی نیت سے آیا تھا۔

جبار اور قبیلہ کے عام لوگ خلوص قلب سے صداقت کے طالب تھے۔ عامر مدینہ میں خاندان سلول کی ایک خاتون کا مہمان ہوا۔ جبار اور مشہور صحابی کعبؓ ابن مالک کے پہلے مراسم

Marfat.com

تھے اس لیے وہ تیرہ آدمیوں کے ساتھ انہیں کے گھر مہمان اترے اور اسی تقریب سے کعبؓ ان کو لے کر حاضر خدمتِ اقدسؐ ہوئے۔

بنو عامر نے سلسلہ کلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خطاب کر کے کہا۔

"حضورؐ ہمارے آقا ہیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"آقا ــــ خدا ہے۔"

انہوں نے پھر عرض کیا ــــ "حضورؐ ہم میں سب سے افضل اور سب سے بڑھ کر فیاض ہیں۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

بات کہو تو اس کا لحاظ رہے کہ شیطان تم کو ہنکا نہ لے جاوے یعنی یہ تکلف اور تملق بھی ایک قسم کا جھوٹ ہے۔"

عامر بن طفیل نے کہا ــــ "محمدؐ! تین باتیں ہیں:

1- اہل بادیہ پر تم حکومت کرو اور شہر میرے قبضہ میں ہوں۔

2- اگر یہ نہیں تو اپنے بعد مجھے اپنا جانشین بنا جاؤ۔

3- اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو میں غطفان کو لے کر چڑھ آؤں گا!"

عامر نے اربد کو یہ سمجھا دیا تھا کہ میں ادھر محمدؐ کو باتوں میں لگاؤں گا ادھر تم ان کا کام تمام کر دینا۔ اب عامر نے جو دیکھا تو اربد میں جنبش تک نہ تھی۔ نبوت کے غیر مرئی جاہ و جلال نے اس کی آنکھیں خیرہ کر دی تھیں۔

دونوں اٹھ کر چلے آئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"خدایا! ان کے شر سے بچانا۔"

عامر کو طاعون ہو گیا۔ عرب میں صاحب فراش ہونا شرم کی بات تھی۔ عامر نے کہا:

مجھے گھوڑے پر بٹھا دو۔"

اسے گھوڑے پر بٹھا دیا گیا اور اسی پر اس نے دم توڑ دیا۔

☆

Marfat.com

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"میری پانچ خصوصیات تمام انبیاء سے ممیز ہیں:
اولاً ـــــ مہینہ بھر کی راہ تک میری مدد صرف رعب سے کی گئی۔
ثانیاً ـــــ میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے میری امت میں سے جس کسی کو جہاں کہیں نماز کا وقت آ جائے وہ اسی جگہ نماز ادا کر لے۔
ثالثاً ـــــ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لیے غنیمتوں کا مال حلال نہیں کیا گیا تھا۔ میرے لیے حلال کی گئیں۔
رابعاً ـــــ مجھے شفاعت دی گئی۔
خامساً ـــــ ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام (قوموں اور دنیا) کے لیے بھیجا گیا ہوں۔"

☆

مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناقہ جہاں بیٹھا تھا' وہ جگہ دو نجاری یتیموں (سہیل و سہل) کی تھی جن کے ولی حضرت اسعدؓ بن زرارا تھے۔ نجاری خزرجی تھے اس جگہ کے ایک حصے میں حضرت اسعدؓ نے نماز کے لیے جگہ بنائی ہوئی تھی جس پر چھت نہ تھی۔ یہاں وہ نماز جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ باقی زمین میں کھجور کے درخت اور مشرکوں کی قبریں اور گڑھے وغیرہ تھے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں مسجد بنانے کا ارادہ کیا۔ آپؐ نے ان یتیم بچوں کو بلا بھیجا اور اُن سے قیمت پر زمین طلب کی۔

انہوں نے کہا ـــــ "ہم بلا قیمت آپؐ کی نذر کرتے ہیں۔"

آپؐ نے قبول نہ فرمایا اور قیمت دے کر زمین خرید لی۔

تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ قبریں اکھڑوا کر ہڈیاں کسی اور جگہ دبا دی گئیں۔ درخت کاٹ دیے گئے اور گڑھے ہموار کر دیے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی کام کر رہے تھے۔ آپؐ اپنی چادر میں اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور یوں فرما رہے تھے:

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار!

یہ اینٹیں خیبر سے تمرو زبیب سے زیادہ ثواب والی اور پاکیزہ ہیں۔
خدایا!

Marfat.com

بے شک اجر صرف آخرت کا اجر ہے۔ پس تو انصار و مہاجرین پر رحم فرما!“

یہ مسجد نہایت سادہ تھی۔
بنیادیں تین حد تک پتھر کی تھیں۔ دیواریں کچی اینٹوں کی چھت برگِ خرما کی۔
قد آدم سے کچھ اونچی اور ستون کھجور کے تھے قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا۔
تین دروازے تھے ایک جانب کعبہ اور دو دائیں بائیں۔
جب قبلہ بدل کر کعبہ کی طرف ہو گیا تو جانبِ کعبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا اور اس کے مقابل شمالی سمت میں نیا دروازہ بنا دیا گیا۔
چونکہ چھت پر مٹی تھی اور فرش خام تھا اس لیے بارش میں کیچڑ ہو جاتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کو بہت بارش ہوئی۔ جو نمازی آتا کپڑے میں کنکریاں ساتھ لاتا اور اپنی جگہ پر بچھا لیتا۔
حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ:
”رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، ہم کو زیادہ آرام طلبی سے منع فرماتے تھے اور ہم کو حکم دیتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں۔“

☆

عوف بن مالکؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر پوچھا —— ”اے سید عالمؐ! ایک آدمی کے ہاں میرا جانا ہوا۔ اس نے میری ضیافت نہ کی۔ اگر وہ میرے ہاں آ جائے تو کیا میں اس کی مہمانداری کروں؟“

آپؐ نے فرمایا:
”ضرور کرو۔“
جب آپؐ نے دیکھا کہ عوف بن مالکؓ کے کپڑے میلے ہیں تو فرمایا:
”تیرے پاس کوئی مال نہیں؟“
عرض کیا —— ”ہر قسم کا مال خدا نے مجھے عطا فرما رکھا ہے۔“
ارشاد ہوا:
”تمہاری وضع قطع پر مال کی مناسبت سے اس کا اظہار ہونا چاہیے۔“

☆

Marfat.com

صحابہ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا——"سب سے اچھا شخص کون ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"جس کی عمر لمبی اور اعمال نیک ہوں۔"

مزید عرض کیا——"سب سے بُرا کون ہے؟"

فرمایا:

"جس کی عمر لمبی اور اعمال بد ہوں۔"

☆

ہجرت مدینہ کے دوران راستے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ معبد خزاعیہ کے خیموں کے پاس سے گزرے۔

یہ ایک توانا عورت تھی جو ہمیشہ خیمہ کے صحن میں بیٹھا کرتی تھی اور جو کوئی گزرتا اسے کھلاتی پلاتی۔

آپؐ نے پوچھا:

"تمہارے ہاں کچھ کھانے کو ہے؟"

اس نے عرض کیا——"اللہ کی قسم! اگر ہمارے یہاں کچھ ہوتا تو ہم آپؐ کی میزبانی سے محروم نہ رہتے۔ بکری کا دودھ خشک ہو چکا ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیمے کے ایک طرف ایک بکری دیکھی۔ آپؐ نے فرمایا:

"ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟"

اس نے عرض کیا——کمزوری کے باعث یہ بکری ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اس کے دودھ ہے؟"

اُمّ معبد نے عرض کیا——"یہ اس مرحلہ سے گزر چکی ہے۔"

آپؐ نے پوچھا:

"کیا تو مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہے؟"

اس نے عرض کیا——میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ اگر آپؐ کو دودھ مل سکے تو آپؐ بے شک اسے دوہ لیں۔"

Marfat.com

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کی کھیری پر ہاتھ پھیرا۔ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیا اور دعا فرمائی۔ دعا قبول ہوئی بکری کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ پھر آپؐ نے گھر والوں سے برتن طلب کیا اور اس کا دودھ دوہ لیا۔ یہاں تک کہ جھاگ برتن پر چڑھ آیا۔

چنانچہ آپؐ نے سب سے پہلے ام معبد کو دودھ پلایا۔ وہ بھی سیر ہو گئیں تو اس کے بعد اپنے اصحابؓ کو پلایا وہ بھی سیر ہو گئے۔ تب آپؐ نے خود نوش جان فرمایا۔ اس کے بعد آپؐ نے دوبارہ دودھ نکالا۔ یہاں تک کہ برتن بھر گیا۔ پھر آپؐ وہاں سے آگے بڑھ گئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد امؐ معبد کا شوہر ابو معبد اپنی دبلی پتلی بکریوں کو ہنکاتا ہوا' جو کمزوری کے سبب گری پڑتی تھیں' خیموں میں وارد ہوا۔ جب اس نے دودھ سے لبریز برتن دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا —— "یہ کہاں سے ملا جبکہ جو بکری یہاں موجود ہے اس کا دودھ خشک ہے اور گھر میں بھی دودھ نہیں تھا۔ پھر یہ دودھ کہاں سے آیا؟

وہ کہنے لگی —— "اللہ کی قسم! ہمارے ہاں سے ایک مبارک انسان کا گزر ہوا کہ جس کی بات اس طرح تھی اور ایسے ایسے اس کے حالات تھے۔"

اس نے کہا —— "اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں یہ وہی انسان ہے جسے قریش تلاش کر رہے ہیں۔ اے اُم معبد: ذرا انؐ کی صفت تو بیان کرنا"

اس پر اُمؐ معبد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق اور حلیہ مبارک کا جو نقشہ کھینچا' اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

اسؐ نے بتایا:

"چہرہ تاباں' اخلاق پاکیزہ' بڑے سر نے آپؐ کو بوجھل نہیں کیا اور چھوٹے سر نے آپؐ کو عیب دار نہیں کیا۔ قامت و صورت حسین و جمیل' آنکھیں فراخ اور سیاہ' بال کافی لمبے' آواز جاندار' گردن مسطح خوبصورت' بلند قامت' اترن (جس کی بھنوئیں آپس میں ملی ہوں) خوب اور سیاہ۔ جب وہ خاموش ہوتے تو وقار چھا جاتا ہے اور جب کلام فرماتے ہیں تو حسن طاری ہو جاتا ہے۔ تمام لوگوں سے زیادہ جمیل' دور سے دیکھو تو زیادہ خوبصورت اور قریب سے دیکھو تو سب سے زیادہ حسین و جمیل' شیریں کلام' بزرگ' جن کی زبان پر فضول اور واہیات باتیں ہرگز نہیں آتیں۔ کلام کیا ہے پروئی ہوئی کوڑیاں ہیں جو ترتیب سے گرتی ہیں۔ کوئی آنکھ انؐ

Marfat.com

میں پست قامتی کا عیب نہیں نکال سکتی اور نہ لمبے قد کا نقص تلاش کر سکتی ہے۔ وہ دو شاخوں کے درمیان ایک ایسی شاخ ہے جو سب سے زیادہ ترو تازہ اور حسین ہے۔ اس کے رفقاء اسے گھیرے رہتے ہیں۔ جب وہ بات کرتا ہے وہ سنتے ہیں اور جب حکم کرتا ہے تو فوراً تعمیل کرتے ہیں۔ مخدوم اور مطاع (سردار، بزرگ، مربی، وہ شخص جس کی اطاعت کی جائے) ہے۔ تنگ نظر نہ بے مغز۔"

ابو معبد سن کر کہنے لگا ——"اللہ کی قسم! یہی وہ انسان ہے جس کے متعلق قریش باتیں کرتے ہیں۔ میں نے آپؐ کی مصاحبت کا ارادہ کر لیا ہے اور اگر مجھ سے ہو سکا تو میں ضرور یہ کام کروں گا۔"

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب طائف سے مکہ آنے لگے تو مکہ کے ایک شخص سے آپؐ کی ملاقات ہوئی۔

آپؐ نے فرمایا:

"کیا تم میرا پیام جہاں میں بھیجوں گا، پہنچا دو گے؟"

اس نے کہا—— "جی ہاں۔ پہنچا دوں گا۔"

آپؐ نے فرمایا:

"تم اخنس بن شریک کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ محمدؐ تم سے کہتے ہیں کہ تم مجھے اپنے پاس آنے کی اجازت دو تاکہ میں اللہ کا پیام تم کو سناؤں۔"

اس شخص نے اخنس کو آپؐ کا پیغام جا سنایا۔ اس نے کہا—— "میں چونکہ عرب کا حلیف ہوں اس لیے ان کی مخالفت کے پیش نظر آپؐ کو اپنے پاس نہیں بلا سکتا۔"

اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آکر اس کا جواب بیان کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"کیا تم پھر جا سکتے ہو؟"

اس نے کہا—— "جی ہاں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"تم سہیل بن عمرو کے پاس جاؤ اور کہو تم سے محمدؐ کہتے ہیں کیا تم ان کو اپنے پاس بلا سکتے ہو تاکہ وہ اللہ کا پیام تم کو سنائیں۔"

اس شخص نے سہیل کے پاس جا کر آپؐ کا پیام دیا۔

Marfat.com

سہیل نے کہا —— بنی عامر بنی لوی بنی کعب کے خلاف میں کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔"

اس شخص نے واپس آکر سہیل کا جواب عرض کر دیا۔

آپؐ نے فرمایا:

"تم پھر جا سکتے ہو؟"

اس نے اقرار کیا۔

آپؐ نے فرمایا:

"مطعم بن عدی کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم سے محمدؐ کہتے ہیں کہ کیا تم ان کو پناہ دے سکتے ہو تاکہ وہؐ اپنے رب کے احکام اور پیام تم کو سنائیں۔"

وہ شخص مطعم سے جا کر ملا۔ جس پر مطعم نے کہا —— "ہاں۔ میں اس کے لیے تیار ہوں۔ وہ مکّہ میں آجائیں۔"

اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر عرض کر دیا۔

دوسرے دن صبح کو مطعم بن عدی اور اس کے بیٹے اور بھتیجے اسلحہ لگائے کعبہ میں آئے۔ ابو جہل نے یہ دیکھ کر پوچھا —— پیرو کار ہو یا پناہ دینے والے؟"

اس نے کہا —— "میں نے پناہ دی ہے۔"

ابو جہل نے کہا —— "اچھا جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔"

اب رسول اللہؐ مکہ میں آئے اور مقیم ہو گئے!

☆

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی بھی اپنے نو مولود بچے کا نام محمدؐ نہیں رکھتا تھا۔

ایک مرتبہ ایک صحابیؓ کے گھر میں بچہ تولد ہوا —— تو انھوں نے "محمد" نام رکھا لیکن ان کی قوم نے کہا: "ہم نہ یہ نام رکھنے دیں گے نہ اس کی کنیت سے تم کو پکاریں گے۔

تم اس کے متعلق خود رسولؐ اللہ سے مشورہ کرو۔"

وہ بچے کو لے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا۔

Marfat.com

اس پر ارشاد ہوا:

" میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ "

☆

ابلیسِ مکہ ابوجہل —— حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا تو آپؐ سے کہا:

" اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہمارے معبودوں کو برا کہنا تجھے ضرور چھوڑنا ہو گا ورنہ ہم بھی تیرے معبود کو' جس کی تو عبادت کرتا ہے' برا کہیں گے۔ "

اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں آپؐ پر یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ : "اللہ کو چھوڑ کر جنہیں وہ لوگ پکارتے ہیں' انہیں برا نہ کہو کہ دشمنی کے سبب نادانی سے وہ اللہ کو برا کہنے لگیں" —— الانعام۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے معبودوں کو برا کہنے سے احتراز فرمانے لگے اور صرف انہیں اللہ کی جانب آنے کی دعوت دینے لگے۔

☆

10ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو 300 سواروں کے ساتھ یمن بھیجا تو آپؐ نے فرمایا:

" جب تم وہاں پہنچ جاؤ تو جب تک تم پر کوئی حملہ نہ کرے' تم نہ لڑنا۔ "

☆

حضرت عباسؓ نے زر فدیہ کے مطالبے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ —— " در پردہ میں تو مسلمان تھا۔ قریش نے مجھ کو زبردستی اس لڑائی میں شریک کیا! "

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" دل کے حال سے اللہ تعالیٰ زیادہ واقف ہے۔ اگر آپ کا بیان صحیح ہے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا لیکن بظاہر تو آپ مشرکین کے لشکر میں شریک ہو کر اہل حق سے لڑنے آئے تھے اس لیے آپ کو فدیہ دینا ہو گا۔ "

Marfat.com

اب حضرت عباسؓ نے اپنی کم مائیگی کا عذر کیا اور کہنے لگے ——— "اے بھتیجے!

سخت شرم کی بات ہے کہ آپؐ کا چچا زرِ فدیہ کے لیے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دے رکھا ہے۔ مکہ سے چلتے وقت آپ سونے کی ایک بڑی مقدار اُم فضل کے پاس رکھ آئے تھے اور ان سے کہہ آئے تھے کہ معلوم نہیں لڑائی کا کیا انجام ہو۔ اگر میں بخریت واپس آگیا تو بہتر ورنہ چار بیٹوں میں فضل کو اس قدر، عبداللہ کو اس قدر، قثم کو اس قدر اور عبیداللہ کو اس قدر دینا۔"

(وحی پاک کے ذریعے حضور پاکؐ کو عباسؓ کے گھریلو حالات کا علم ہو چکا تھا۔)

(——

حضرت عباسؓ نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا ——— "آپ کو کیسے علم ہوا؟"

آپؐ نے فرمایا:

مجھے وحی کے ذریعے معلوم ہوا۔"

حضرت عباسؓ نے بے ساختہ کہا ——— خدا کی قسم! اس رقم کا حال میرے اور اُم افصل کے سوا کوئی نہ جانتا تھا۔ بلا شبہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔

اس کے بعد حضرت عباسؓ نے اپنا اور اپنے بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ ادا کر کے آزادی حاصل کی۔

☆

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی خیبر کی زمین میں عام مجاہدین کے برابر ایک ہی حصہ ملا۔

☆

حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ سے رسول اللہ کو بہت محبت تھی۔
ان کی شہادت پر صدمے کے باعث آپؐ نے اشک افشانی فرمائی۔
آپؐ کو روتے دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"اس میں حیرت کی کونسی بات ہے یہ تو صرف ایک دوست کے
آنسو ہیں ۔
جو ایک دوست کی جدائی پر بہائے جا رہے ہیں "

☆

ہجرت مدینہ کے سلسلے میں حضرت ابو بکرؓ نے بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدینہ جانے کی اجازت مانگی۔

آپؐ نے فرمایا:

" میرا انتظار کرو۔ ممکن ہے کہ مجھےؐ بھی یہاں سے چلے جانے کا حکم آ جائے۔ "

اس سے قبل حضرت ابو بکرؓ نے صحابہ کے ساتھ مدینہ جانے کے لیے دو اونٹنیاں خرید کیں معیت اور رفاقت کے انتظار میں ان کو خوب چرا کر موٹا کر لیا ـــــ لیکن جب روانگی کے انتظار میں بہت دیر ہو گئی تو حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ نے عرض کیا:

" کیا آپؐ کو امید ہے کہ اجازت مل جائے گی۔ "

آپؐ نے فرمایا:

" ہاں! "

ایک دن ظہر کے وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کی دونوں صاحبزادیاں (عائشہؓ اور اسماءؓ) ان کے پاس بیٹھی تھیں ـــــ حضرت ابو بکرؓ نے اس وقت آپ کو آتا دیکھ کر کہا:

" اے نبیؐ اللہ ضرور کوئی بات ہے جس کے لیے آپؐ نے اس وقت زحمت فرمائی ہے! "

گھر کے اندر داخل ہو کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا:

ابو بکرؓ۔ جو یہاں ہو اسے ہٹا دو۔ "

حضرت ابو بکرؓ نے کہا:

یہاں کوئی مخبر نہیں ہے۔ یہ دونوں میری بیٹیاں ہیں۔ "

آپؐ نے فرمایا: " اللہ نے مجھے مدینہ جانے کی اجازت دیدی ہے۔ "

ابو بکرؓ نے کہا ـــــ تو مجھے رفاقت کا شرف عطا ہو۔ "

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"ہاں۔ تم میرے ساتھ چلنا۔"

پھر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا ــــ "آپؐ میری اونٹنیوں میں سے ایک لے لیجیے۔"

دراصل یہ دونوں وہی اونٹنیاں تھیں جن کو وہ اسی غرض کے لیے چرا کر تیار کر رہے تھے۔ تاکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جانے کی اجازت ہو تو وہ انہی پر سوار ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ ان میں سے ایک اونٹنی آپؐ کو دے کر بولے: یا رسولؐ اللہ اسے قبول فرمایئے۔ اسی پر سفر کیجیے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"میں ایسے اونٹ پر نہیں بیٹھتا جو میرا نہیں۔"

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی ــــ "میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ آپؐ کی نذر ہے۔"

رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"نہیں۔ مگر یہ بتاؤ تم نے اسے کس قیمت پر خریدا ہے؟"

مزید فرمایا:

"اچھا۔ میں نے اسے اسی قیمت پر خرید لیا۔"

اس مشکل ترین وقت میں بھی آپؐ نے اپنے دوست کا احسان لینا گوارا نہ فرمایا۔

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لوگ نماز کے اوقات میں بن بلائے جمع ہو جایا کرتے تھے۔ آپؐ نے ارادہ فرمایا: کہ یہود کے ترم☆ کی طرح کوئی ترم بنایا جائے جس سے کہ مسلمانوں کو نماز کے لیے بلایا جائے۔

پھر آپؐ نے اسے ناپسند فرمایا اور ناقوس (گھنٹہ) بنانے کا حکم دیا۔ اور ایک گھنٹہ بنایا بھی گیا۔

ابھی سب لوگ اسی سوچ میں تھے کہ خزرج کے عبداللہ بن زیدؓ نے خواب میں کسی کو اذان دیتے دیکھا۔

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ــــ "یا رسول! آج رات میرے پاس ایک چکر لگانے والے نے چکر لگایا۔ میرے پاس سے ایک شخص

☆ ایک قسم کا باجا۔ منہ سے بجانے والا آلہ

Marfat.com

گزرا جس کے جسم پر دو سبز چادریں تھیں اور وہ ہاتھ میں ایک گھنٹہ لیے ہوئے تھا۔

میں نے کہا——" اے اللہ کے بندے! کیا تو یہ گھنٹہ فروخت کرے گا۔

اس نے کہا——" تم اسے لے کر کیا کرو گے؟"

میں نے کہا——" ہم اس سے لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں گے۔"

اس نے کہا——" کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز بتا دوں؟"

میں نے کہا——" وہ کیا ہے؟"

وہ بولا——" تم یہ کہو:

اللہ اکبر——اللہ اکبر

اللہ اکبر——اللہ اکبر

اشہدان لا الہ الا اللہ

اشہدان لا الہ الا اللہ

اشہدان محمدً رسول اللہ

اشہدان محمدً رسول اللہ

حی علی الصلواۃ

حی علی الصلواۃ

حی علی الفلاح

حی علی الفلاح

اللہ اکبر——اللہ اکبر

لا الہ الا اللہ

جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پوری بات سنائی تو آپؐ نے جواب میں فرمایا:

اللہ نے چاہا تو یہ خواب حق ہے۔ بلالؓ کے ساتھ تم کھڑے ہو جاؤ اور یہ الفاظ انہیں بتاتے جاؤ اور وہ ان الفاظ کے ذریعے اعلان کرے کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہے۔"

چنانچہ بلالؓ نے ان الفاظ کے ساتھ پہلی اذان دی۔

☆

Marfat.com

9ھ میں بنو اسد کا دس رکنی وفد بارگاہ رسالتؐ میں حاضر ہوا۔

ارکان وفد میں وابصہ بن معبد' طلحہ بن خویلد' حضرمی بن عامر' ضرار بن الازور' قتادہ بن القائف شامل تھے۔

وفد کی آمد کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبویؐ میں تشریف فرما تھے۔ اس دور کے عربوں کی طرح ان کا بھی سر پر غرور تھا۔

حضرمی بن عامر نے آپؐ سے استدعا کی کہ ہم نے خود توحید اور رسالت کی شہادت دی۔ آپؐ نے ہماری طرف کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ پھر بھی ہم خود حاضر ہوئے ہیں۔

اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی:

ترجمہ: (بے شک) یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان سے کہو کہ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی۔ اگر تم واقعی اپنے دعویٰ و بیان میں سچے ہو۔"

پھر وفد کے ارکان نے آپؐ سے جانوروں کی بولیوں اور شگونوں کے بارے میں استفسار کیا۔ آپؐ نے اس سے منع فرمایا۔

پھر انہوں نے رمل (خط کشی) کے بارے میں پوچھا۔

آپ نے فرمایا:

"بے شک وہ تو علم ہے۔"

ابن سعد کا خیال ہے کہ ان کے ہمراہ بنی الزینہ کی بھی ایک قوم تھی۔

خلافت ابو بکرؓ میں بنو اسد ہی کے ایک سردار طلحہ بن خویلد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

ذی الحجہ کے عشرہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکثرت دعا کرتے ور کثرت سے تکبیر و تحمید و تہلیل کی تاکید فرماتے۔

آپؐ یوم عرفہ☆ کی نماز فجر سے لے کر آخری یوم تشریق کی نماز عصر تک تکبیریں کہا کرتے۔ چنانچہ آپؐ پڑھا کرتے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ اِلَّا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور وہی سزاوار حمد ہے۔

Marfat.com

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے بدن پر نیا لباس دیکھا تو پوچھا:

"یہ نیا ہے یا دھلا ہوا ہے؟"

انہوں نے عرض کیا—— "یہ نیا ہے۔"

آپؐ نے فرمایا—— "نیا (لباس) خوب پہنو۔ قابل تعریف ہو کر جیو اور شہید ہو کر جان دو۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انگور کو "کرم☆" کہنے سے منع فرمایا کہ کرم تو مومن کا دل ہوتا ہے۔

چونکہ لفظ کرم کثرت خیر و برکت پر دلالت کرتا ہے لہٰذا ایسے امور خیر کا زیادہ مستحق مومن کا قلب ہی ہو سکتا ہے نہ کہ انگور کا درخت۔

☆

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسافر کو اس بات سے منع فرمایا کرتے کہ قرآن پاک لے کر وہ دشمن کے علاقے میں سفر کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن اسے لے لے اور توہین کا مرتکب ہو۔

آپؐ محرم کے بغیر عورت کو سفر کرنے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے اگرچہ فاصلہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔

☆

شفیع المذنبین سید عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

"اچھے خواب اللہ کی جانب سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں۔ اس لیے جو ایسے خواب دیکھے جن میں اس نے کوئی ناز مرغوب بات دیکھی ہو تو وہ بیدار ہو کر بائیں جانب 3 مرتبہ تھوک دے اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے۔ اب کچھ ضرر نہ ہو گا۔ اور نہ کسی کو بتائے۔

اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور صرف اسے بتائے جس سے محبت رکھتا ہو۔ اور جو کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے اسے حکم فرمایا کہ وہ اس پہلو کو بدل دے جس پر پہلے سو رہا تھا۔ اٹھ کر نماز پڑھے۔

1- یوم الحج نویں تاریخ جس میں حجاج عرفات میں کھڑے ہو کر لبیک پکارتے ہیں۔

2- عید قربان کے تین دن (ایام کے ساتھ) مشرق کی طرف جانا۔ مشرق کی طرف منہ کرنا۔ عید کی نماز پڑھنا۔

Marfat.com

چنانچہ آپؐ نے 5 باتوں کا ارشاد فرمایا:

1- بائیں طرف تھوک دے۔

2- اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے۔

3- کسی کو خبر نہ دے۔

4- جس پہلو پر تھا اسے بدل دے۔

5- کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

جب اس نے یہ تمام کام کر لیے تو ناپسندیدہ خواب اسے کچھ ضرر نہ پہنچائے گا۔ یہ امور اس کے شر کو دور کر دیں گے۔

☆

جب کوئی سید عالم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی محبوب یا مناسب شے پیش کرتا تو آپؐ اس کے لیے دعا کرتے۔

ایک دن حضرت عباس نے آپؐ کے لیے وضو کا انتظام کیا جس پر آپؐ نے یہ دعا فرمائی:

ترجمہ: "اے اللہ!

اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔ اس کو تاویل (تعبیرات) کا علم سکھا۔"

☆

فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا کے چلنے پر اسے گالی دینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے بلکہ ایسے وقت پر دعا کرنے کا حکم فرمایا کرتے تاکہ اس کی بھلائی عطا ہو اور اس کے شر سے ہر کوئی محفوظ رہے۔

اس طرح بخار کو گالی دینے سے ممانعت فرمائی۔ فرمایا:

"یہ (بخار) بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے کوئی بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔"

☆

حضرت زیدؓ بن حارثہ، ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے غلام تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تو انہوں نے زیدؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہبہ کے طور پر پیش کر دیا۔

Marfat.com

حضرت زیدؓ کے والدین کو جب ان کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ کہاں ہیں اور کن کے پاس ہیں؟ تو ان کے والد اور چچا انہیں غلامی سے چھڑوانے کی خاطر فدیہ لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ دونوں وہاں پہنچے اور عرض کیا:

"اے عبدالمطلب کے بیٹے! اے ابن ہاشم! اے سردار قوم کے بیٹے! آپؐ اللہ کے حرم کے محافظ اور اس کے پڑوسی ہیں۔ آپؐ مسکین کی مدد کرتے اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم آپؐ کے پاس اپنے بیٹے کے سلسلے میں حاضر ہوئے ہیں جو آپؐ کے پاس ہے۔ ہم پر احسان کیجئے اور اس کا فدیہ قبول فرما کر ہم پر کرم کیجئے۔"

آپؐ نے دریافت فرمایا:

"وہ کون ہے؟"

انہوں نے عرض کیا —— "زیدؓ بن حارثہ۔"

سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"ایک اور کام کیوں نہ کر لیا جائے؟"

انہوں نے پوچھا —— "وہ کیا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"زیدؓ کو بلاؤ۔ میں اسے اختیار دیتا ہوں کہ اگر وہ تمہیں منتخب کرے تو وہ تمہارا ہے اور اگر مجھے منتخب کرے تو اللہ کی قسم! میں اس آدمی کے ساتھ نہیں جو اس اختیار سے اختلاف رکھتا ہو۔"

ان دونوں نے عرض کیا —— "آپؐ نے انصاف کیا اور بہت ہی خوب فرمایا۔"

اس پر حضرت زیدؓ کو بلایا گیا۔

آپؐ نے ان سے فرمایا:

"اے زید! کیا تم ان کو جانتے ہو؟"

عرض کیا —— "جی ہاں!"

فرمایا:

"یہ کون ہیں؟"

انہوں نے عرض کیا —— "یہ میرے والد ہیں اور یہ میرے چچا ہیں۔

آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

"اور میں کون ہوں یہ تمہیں معلوم ہے اور تم نے میری محبت بھی دیکھ لی اس لیے اب یا مجھے منتخب کر لو یا ان دونوں کو۔"

قدرے توقف کے بعد حضرت زیدؓ بن حارثہ نے عرض کیا——"میں کبھی بھی آپؐ کے علاوہ کسی اور کو منتخب نہیں کروں گا۔ آپؐ میرے نزدیک باپ اور ماں کے مقام پر ہیں۔"

وہ دونوں کہنے لگے——"اے زیدؓ! تعجب ہے تو آزادی، اپنے والد اور چچا کو چھوڑ کر غلامی پر رضا مند ہو رہا ہے۔"

حضرت زیدؓ نے کہا——"ہاں۔ میں نے اس ہستیؐ میں ایسی بات دیکھی ہے کہ جس کے باعث انؐ کے سوا کبھی بھی کسی اور کو منتخب نہیں کر سکتا۔ یہ تھی شفقت و محبتِ رسولؐ۔ جس نے والدین کی محبت کو بھی ہیچ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسولؐ کی خاطر ہمیشہ کے لیے لوگوں نے اپنوں سے منہ موڑ لیا۔

آپؐ نے حضرت زیدؓ کو ان کی اس بات پر اپنے دامن میں لے لیا اور فرمایا:

"میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ زیدؓ میرا بیٹا ہے۔ یہ میرا وارث ہو گا اور میںؐ اس کا وارث ہوں گا۔"

جب ان کے والد اور چچا نے خلوص، محبت شفقت اور احترام کا یہ عالم دیکھا تو وہ بخوشی واپس چلے گئے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ لوگوں کو   اپنے والدین کے نام سے پکارا کرو تو اس کے بعد حضرت زیدؓ کو زیدؓ بن حارثہ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ ورنہ اس سے قبل وہ زید بن محمدؐ کے نام سے مشہور تھے۔

اسلام سے قبل قریش عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔ اس دن خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے اور کچھ عجب نہیں کہ آپؐ کی پیروی میں دوسرے صحابہؓ بھی روزہ رکھتے ہوں۔

5ھ نبوی یعنی ہجرت سے 8 سال پہلے حضرت جعفرؓ نے حبش کے بادشاہ نجاشی کے سامنے جو تقریر کی تھی اس اسلامی تقریر میں روزہ کا ذکر بھی موجود تھا اور وہ غالباً اسی دن کا روزہ ہو گا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔

آپؐ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو یہود نے بیان کیا کہ حضرت موسیٰؑ نے اسی روز

Marfat.com

فرعون سے نجات پائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا:

"ہم کو موسیٰؑ کی تقلید کا زیادہ حق ہے۔"

چنانچہ آپؐ نے مدینہ منورہ میں بھی عاشورہ کا روزہ رکھا اور صحابہؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

پھر 2ھ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کے روزے کے بارے میں پابندی ختم کر دی گئی جس کا جی چاہتا رکھتا تھا اور جو نہیں چاہتا تھا عاشورہ کا روزہ نہیں رکھتا تھا۔

ماہ شعبان میں تبدیلیٔ قبلہ کے ساتھ ہی روزے فرض ہوئے۔

☆

روزوں کے بعد زکواۃ کا حکم ہوا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرے سے ایک یا دو دن قبل مسلمانوں سے خطاب کیا اور فطرے کا حکم دیا۔

اس سال آپؐ نماز عید کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔

اسی سال آپؐ کے لیے لوگ بھالا لے گئے اور آپؐ نے اس کی سمت کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

یہ بھالا زبیرؓ بن العوام کا تھا جو نجاشی بادشاہ نے ان کو دیا تھا۔ اس کے بعد عیدوں میں یہ بھالا آپؐ کے لیے عیدگاہ لے جایا جاتا رہا۔

☆

حضرت ابو سعید خذریؓ اور دوسرے صحابہ کرام نے غزوہ خندق کے دن جمع ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

"یا رسولؐ اللہ! اس وقت کے لیے کوئی خاص دعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں ــــــ حالت یہ ہے کہ ہمارے دل اچھل اچھل کر حلقوم (گلے) میں آ رہے ہیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرو:

ترجمہ: "اے اللہ! ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے۔"

ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ:

Marfat.com

"پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دیے اور اسی آندھی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دیدی۔"

☆

دورانِ ہجرتِ مدینہ حضرت ابوبکرؓ کبھی آگے ہو جاتے تھے اور کبھی تیزی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ہو جاتے——پیچھے چلتے زیادہ دیر نہ گزرتی کہ پھر برق رفتاری کے ساتھ قدم بڑھا کر آگے آگے چلنا شروع کر دیتے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے اس اضطراب پر ان سے دریافت فرمایا:

"کیا بات ہے؟ یہ تم پر کیسی اضطراری کیفیت طاری ہے؟ کبھی آگے اور کبھی پیچھے چلتے ہو؟"

حضرت ابوبکرؓ نے بڑے سکون کے ساتھ عرض کیا:

"مجھے تعاقب کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو پیچھے چلنا شروع کر دیتا ہوں۔ پھر خیال آتا ہے کہ راستہ میں کوئی گھات لگا کر نہ بیٹھا ہو تب یہ سوچ کر میں آگے آگے چلنا شروع کر دیتا ہوں۔"

آپؐ نے ابوبکرؓ کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے فرمایا:

اگر کوئی ناخوش گوار حادثہ پیش آگیا تو کیا تم پسند کرو گے کہ تمہیں تکلیف پہنچے اور میں محفوظ رہوں۔"

حضرت ابوبکرؓ نے رقت آمیز لہجے میں دست بستہ عرض کی:

"میرے آقا! میرے لیے اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو گی کہ میری ناچیز ذات حضورؐ پر نثار ہو جائے۔ میں دل و جان سے چاہوں گا کہ میری جان چلی جائے اور حضورؐ کی ذات مبارک ہر قسم کی اذیت و تکلیف سے محفوظ رہے اور آپؐ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔"

☆

ایک مرتبہ ایک انصاری آئے اور کچھ سوال کیا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تمہارے پاس کچھ نہیں ہے؟"

انصاری نے عرض کیا——بس ایک بچھونا ہے جس کا کچھ حصہ اوڑھ لیتا ہوں اور کچھ بچھا

Marfat.com

لیتا ہوں اور ایک پیالہ پانی پینے کا ہے۔"

آپؐ نے اس سے یہ دونوں چیزیں منگوائیں۔ جب وہ لے آیا تو آپؐ نے صحابہ سے فرمایا:

"یہ چیزیں کون خرید تا ہے؟"

ایک شخص نے ایک درہم دام لگائے۔

آپؐ نے فرمایا:

"اس سے بڑھ کر کوئی دام لگاتا ہے؟"

اس پر ایک اور صاحب نے دو درہم لگا دیے۔

آپؐ نے دونوں چیزیں دے دیں اور درہم انصار کو دیتے ہوئے فرمایا:

"ایک درہم کا کھانا خرید کر گھر میں دے آؤ اور دوسرے سے رسی خریدو۔ اور جنگل سے لکڑیاں لا کر شہر میں بیچو۔"

انصاری نے آپؐ کے فرمان پر عمل کیا۔

پندرہ دن کے بعد وہ آپؐ کی خدمت میں آئے تو دس درہم ان کے پاس جمع ہو چکے تھے۔ اس سے کچھ کپڑا اور کچھ غلہ مول لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا:

"یہ اچھا ہے یا یہ کہ قیامت میں چہرہ پر گدائی کا داغ لگا کر جاتے۔"

☆

کلثوم بن ہدم کی ایک افتادہ زمین تھی جہاں کھجوریں خشک ہونے کے لیے پھیلا دی جاتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے یہ زمین لے کر قبا میں مسجد کی بنیاد رکھی۔

اس مسجد کی تعمیر میں دیگر اصحابؓ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی بغرضِ تشویق و ترغیب کام کرتے تھے۔ شموس بنت نعمان انصاریہ مدینہ کا بیان ہے کہ:

"میں دیکھ رہی تھی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا بھاری پتھر اٹھاتے کہ جسم اطہر خم کھا جاتا اور بطن شریف پر مجھے مٹی کی سفیدی نظر آ جاتی۔ آپؐ کے اصحابؓ میں سے اگر کوئی عقیدت مند آ کر عرض کرتا:

"یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا!! چھوڑ دیجئے میں اٹھاتا ہوں۔" تو آپؐ فرماتے:

Marfat.com

"نہیں تم ایسا اور پتھر اٹھا لو۔"
اور خود اس کو عمارت میں لگاتے۔"

اس تعمیرِ مسجد میں حضرت جبریلؑ آپؐ کو سمتِ قبلہ بتا رہے تھے۔ اسی واسطے کہا جاتا تھا کہ اس مسجد کا قبلہ اعدل☆ و اقوم ہے۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ خزرجی شاعر بھی تعمیر مسجد میں شامل تھے اور کام کرتے ہوئے یوں کہتے جاتے تھے:

"وہ کامیاب ہے جو مسجدیں تعمیر کرتا ہے۔
اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھتا ہے اور رات کو جاگتا رہتا ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر قافیہ کے ساتھ آواز ملاتے جاتے تھے۔

قباء میں عبادت کے لیے یہ پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا میں بنی عمرو بن عوف کے ہاں ٹھہرے تھے۔ جمعہ کے دن اللہ کے حکم سے آپؐ ان کے ہاں سے چل دیے تھے۔

☆

رسول اکرمؐ لوگوں کو جلد بازی سے ہمیشہ منع فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ کا فرمان ہے:

"اگر نماز کی اقامت بھی ہو جائے تو اس کے لیے بھاگ کر نہ جاؤ بلکہ آہستگی اور وقار کے ساتھ جاؤ۔ کیونکہ بھاگنا کوئی عبادت نہیں۔"

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر کوہ مروہ کے پاس ایک نصرانی لڑکے کی دکان کے قریب تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ اس نصرانی لڑکے کا نام جبر تھا اور وہ ابن الحضرمی کا غلام تھا۔ اس لیے لوگ کہا کرتے تھے کہ بہت سی باتیں جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیش کرتے ہیں وہ ابن الحضرمی کے چھوکرے جبر نصرانی کی سکھائی ہوئی ہیں۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا:

"(وہ کہتے ہیں) اسے تو ایک آدمی تعلیم دیا کرتا ہے جس کی جانب ناحق ان کا میلان ہے۔ وہ تو ایک عجمی شخص ہے اور یہ (قرآن) تو عربی واضح زبان ہے۔"

☆

۱- بہت عدل کرنے والا۔ درست اور واضح

Marfat.com

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم میں اپنے نادار اصحابؓ، خبابؓ، عمارؓ، ابو فکیہہؓ، یسارؓ، صہیب اور ان جیسے دوسرے لوگوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے تو قریش ان کی خوب ہنسی اڑاتے تھے۔ ایک دوسرے سے کہتے ــــــ "یہ لوگ اس شخص کے ساتھی ہیں۔ یہ جیسے دکھائی دے رہے ہیں تم ان کو بخوبی دیکھ رہے ہو (یعنی انتہائی غریب اور نادار ہیں)۔ کیا اللہ نے ہم سب میں سے انہیں لوگوں کو ہدایت و حق کی نعمت دے دی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو چیز لایا ہے وہ اگر نیکی ہوتی تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے آگے نہ بڑھتے اور ہمیں چھوڑ کر اللہ انہیں اس نعمت سے مخصوص نہ کرتا۔"

اللہ تعالیٰ نے انہیں کے متعلق یہ آیات نازل فرمائیں:

ترجمہ: "جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی توجہ طلب کرتے رہتے ہیں انہیں تو اپنے پاس سے دور نہ کر۔ ان کے حساب میں سے تجھ پر (یعنی تیرے ذمے) کچھ نہیں اور نہ تیرے حساب میں ان پر (ان کے ذمے) کچھ ہے۔ تو انہیں (اپنے پاس سے) دور کر دے گا تو (تیرا شمار) ظالموں میں ہو گا اور ہم اس طرح لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزماتے ہیں تاکہ وہ یہ کہیں کہ کیا اللہ نے ہم میں سے انہیں لوگوں پر احسان فرمایا ہے۔ کیا شکر گزاروں سے اللہ خوب واقف نہیں؟ اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو ان سے کہہ کہ تم پر سلام ہو۔ تمہارے پروردگار نے رحم کرنا خود پر لازم کر لیا ہے کہ تم میں سے جس شخص نے نادانی سے کوئی برا کام کیا ہے پھر اس نے توبہ کر لی اور درست طریقہ اختیار کیا تو بلا شبہ وہ بہت ڈھانک لینے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔"

ــــــ الانعام

☆

واقعہ معراج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی جانب لوٹے۔

جب صبح ہوئی تو آپ قریش کے پاس پہنچے اور اس واقعہ کی انہیں اطلاع دی۔ اکثر لوگوں نے کہا ــــــ "واللہ! یہ تو صاف ناقابل قبول امر ہے۔ خدا کی قسم! مکہ سے شام کی جانب قافلہ ایک مہینے میں جاتا ہے اور ایک مہینے میں لوٹ کر آتا ہے۔ کیا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ مسافت ایک رات میں طے کر کے واپس مکہ آ سکتے تھے؟"

اس سبب بہت سے لوگ جنہوں نے اسلام اختیار کر لیا تھا' مرتد ہو گئے۔ لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا "اے ابو بکرؓ! کیا تمہیں اپنے دوستؐ کے متعلق اب بھی

Marfat.com

حسنِ ظن ہے۔ وہ تو دعویٰ کرتا ہے کہ آج رات وہ بیت المقدس پہنچا۔ اس جگہ نماز پڑھی اور مکہ واپس آیا۔"

ابو بکرؓ نے کہا:

"تو کیا تم لوگ انہیں جھٹلاتے ہو؟"

انہوں نے کہا ——"کیوں نہ جھٹلائیں۔ وہ مسجد میں لوگوں سے بیان کر رہا ہے۔"

ابو بکرؓ نے کہا:

واللہ اگر انہوں نے ایسا کہا تو سچ کہا۔ تمہیں اس پر حیرت کیوں ہے؟ انہوں نے تو مجھے یہ خبر بھی دی ہے کہ انؐ کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے زمین تک رات یا دن کی ایک گھڑی میں خبر آتی ہے اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ یہ بات تو اس سے بھی زیادہ بعد ہے جس پر تم تعجب کر رہے ہو"

پھر حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور عرض کی:

"اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا آپؐ نے ان لوگوں سے بیان فرمایا کہ آج رات آپؐ بیت المقدس تشریف لے گئے تھے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں"

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی —— "اے اللہ کے نبیؐ! اس کے اوصاف مجھ سے بیان فرمائیے کہ میں وہاں جا چکا ہوں۔"

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکرؓ سے اس جگہ کے اوصاف بیان فرمانے لگے اور حضرت ابو بکر عرض کرتے جاتے تھے —— "آپ نے سچ فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابو بکرؓ! تم صدیقؓ ہو۔"

غرض اس دن سے انہیں صدیق کا لقب عطا ہوا۔

☆

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہؓ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ تین اشخاص آئے۔

ایک صاحب نے حلقہ میں تھوڑی سی خالی جگہ پائی اور وہیں بیٹھ گئے۔ دوسرے شخص کو درمیان میں موقع نہیں ملا اس لیے سب کے پیچھے بیٹھے لیکن تیسرے صاحب واپس چلے گئے۔

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوئے تو فرمایا:

"ان میں سے ایک نے خدا کی طرف پناہ لی۔ خدا نے بھی اس کو پناہ دی۔

ایک نے حیا کی۔ خدا بھی اس سے شرمایا ——ایک نے خدا سے منہ پھیرا۔ خدا نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔"

☆

ایک مرتبہ دو اشخاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس اقدس میں حاضر تھے۔ ان میں ایک معزز اور دوسرا کم رتبہ تھا۔ معزز صاحب کو چھینک آئی۔ لیکن اس نے اسلامی شعار کے موافق الحمدللہ نہیں کہا۔ دوسرے صاحب کو بھی چھینک آئی۔ انہوں نے الحمدللہ کہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب معمول یر حمک اللہ کہا۔

معزز صاحب نے شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا:

"انہوں نے خدا کو یاد کیا تو میںؐ نے بھی کیا۔ تم نے خدا کو بھلا دیا تو میں نے بھی تم کو بھلا دیا۔"

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ جمعہ کے دن نماز کے بعد ایک بوڑھی صحابیہ کی ملاقات کو تشریف لے جاتے تھے۔

آپؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔

سبب دریافت کیا تو کہا:

"آہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔" یہ سن کر ان صاحبوں کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے!

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"کبھی جرس کی آواز کی طرح میرے پاس آتی ہے اور یہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور پھر یہ حالت دور ہو جاتی ہے اور جو کچھ کہتا ہے میںؐ اس کو محفوظ کر لیتا ہوں۔

اور کبھی وہ فرشتہ (جبریلؑ) میرے لیے انسان کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور مجھؐ سے باتیں کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میںؐ اس کو محفوظ کر لیتا ہوں۔"

☆

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس چند اکابرِ قریش بیٹھے تھا اور آپؐ ان کو دعوتِ اسلام دے رہے تھے۔

اتفاق سے عبداللہ بن ام مکتومؓ جو آنکھوں سے معذور تھے اور غریب تھے ادھر آ نکلے۔ وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر آپؐ سے باتیں کرنے لگے۔ رؤسائے قریش چونکہ سخت متکبرؓ اور مختار تھے۔ ان کو یہ برابری ناگوار گذری۔ آپؐ نے بھی ام مکتومؓ کی طرف توجہ نہ فرمائی اور اس امید پر انہیں سے باتیں کرتے رہے کہ شاید یہ سخت دل لوگ اسلام کی دعوت کو قبول کر لیں اور ان کے دل حق کی لذت سے آشنا ہو جائیں۔

لیکن

خداوند تعالیٰ نے حضور پاکؐ کا یہ امتیاز دیکھ کر یہ آیت اتاری:

ترجمہ: "پیغمبرؐ نے ترش روئی کی اور منہ پھیر لیا کہ اس کے پاس اندھا آیا۔ (اے پیغمبرؐ)! تجھے کیا خبر کہ تیری باتوں سے وہ پاک ہو جاتا یا نصیحت حاصل کرتا تو نصیحت اس کو نفع پہنچاتی لیکن جو بے پروائی برتتا ہے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تیرا کیا نقصان ہے اگر وہ پاک صاف نہ بنے اور تیرے پاس دوڑا آتا ہے اور وہ خدا سے ڈرتا بھی ہے تو تو اس سے بے اعتنائی کرتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ نصیحت عام ہے جو چاہے اس کو قبول کر لے۔"

یہی غربا اور مفلس اسلام کے سب سے پہلے جانثار تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو لے کر حرم میں نماز پڑھنے جاتے تو رؤسائے قریش ان کی ظاہری بدہیتی دیکھ کر ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے کہ "یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم کو چھوڑ کر احسان کیا ہے۔"

لیکن آپؐ ان کے اس استہزاء کو خوشی سے برداشت کرتے تھے۔

☆

ابو ایوب انصاریؓ فرماتے ہیں:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے گھر میں نزول فرمایا تو آپ نیچے کی منزل میں تشریف فرما ہوئے اور میں اوپر کی منزل میں۔

ایک دن میں نے آپؐ سے عرض کی:

"اے اللہ کے نبیؐ! میرے ماں باپؐ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے یہ بات گوارا نہیں ہے اور میں اسے بے ادبی سمجھتا ہوں کہ میں آپؐ سے اوپر رہوں اور آپ نیچے۔ اس لئے آپ نے فرمایا اُدپر تشریف فرما ہوں اور ہم نیچے آکر رہیں۔

"ہمارے اور ان لوگوں کے لیے جو ہمارے پاس آتے جاتے ہیں' یہی بات آرام دہ ہے

Marfat.com

کہ ہم گھر کے نچلے حصے میں رہیں۔" (تاکہ ملنے والوں کو اوپر آنے جانے کی تکلیف نہ ہو۔)
لوگوں کے آرام کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم گھر کے نچلے حصے میں رہتے اور ہم اوپر رہتے تھے۔ لیکن بعد ازاں ابو ایوبؓ کے مجبور کرنے پر آپؐ اوپر والے حصہ میں چلے گئے۔

☆

سریہ علقمہ بن مجزز کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ایک مسئلہ پر عبداللہ بن حذافہ سہمی کو عامل مقرر فرمایا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے صحابہ کرامؓ میں شامل تھے اور ان کی طبع میں مزاح بھی تھا۔

جب وہ لوگ ابن حذافہ کی سرکردگی میں راستے میں کسی جگہ ٹھہرے تو انہوں نے آگ جلائی۔ پھر لوگوں سے کہا:

"تم پر میری سمع و اتاعت واجب نہیں۔"

لوگوں نے کہا: "کیوں نہیں؟"

اس پر انہوں نے لوگوں سے پوچھا: میں جس چیز کا بھی حکم دوں اس پر ضرور عمل کرو گے؟"

لوگوں نے جواب دیا: "بے شک۔"

ابن حذافہ نے کہا: "میں نے اپنے حق اور اپنی اطاعت کی بنا پر عزم کر لیا ہے لہٰذا تم لوگ اس آگ میں کود جاؤ۔"

یہ سن کر بعض لوگ اپنے کپڑے سنبھال کر تیار ہونے لگے۔ وہ لوگ آگ میں کودنا ہی چاہتے تھے کہ ابن حذافہ نے کہا:

"بیٹھو۔ میں تم سے مذاق کر رہا تھا۔"

واپسی کے بعد اس کا تذکرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

"تم میں سے جو شخص معصیت کا حکم دے اس کی اطاعت نہ کرو۔"

☆

عبدالرحمن بن مالک بن جعشم نے اپنے والد سے' انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے چچا سراقہ بن مالک بن جعشم سے روایت کی۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تو قریش نے آپؐ کے متعلق - 100- اونٹ اس شخص کے لیے (انعام) مقرر کیے جو آپؐ کو ان کے پاس لوٹا لائے۔

کہا:

میں اپنی قوم کے پاس بیٹھا تھا کہ ہمیں میں سے ایک شخص آ کر ہمارے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور کہا ——" واللہ میں نے تین مسافروں کو ابھی ابھی گزرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور اس کے ساتھی تھے۔"

میں نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا کہ خاموش رہ اور کہا —— وہ تو فلاں قبیلے کے لوگ تھے۔

جو اپنے گمشدہ جانور ڈھونڈ رہے تھے۔

اس نے کہا ——" شاید ایسا ہی ہو "—— اور خاموش ہو گیا۔

اس وقت تو میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا۔ پھر اٹھا گھر گیا اور گھوڑا لانے کا حکم دیا۔ جو بطن وادی میں لمبے رسے سے باندھ کر چرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا۔ ساتھ ہی ہتھیار نکالنے کا حکم دیا جو حجرے کے پیچھے سے نکال لائے گئے۔ پھر میں نے اپنے وہ تیر لیے جن سے فال دیکھا کرتا تھا۔ زرہ پہن لی اور تیر نکال کر اس سے فال دیکھی تو وہ تیر نکلا جو میں ناپسند کرتا تھا۔

مجھے امید تھی کہ میں آپؐ کو قریش کے پاس لاؤں گا اور قریش سے 100 اونٹ لوں گا۔ پھر میں سوار ہو کر آپؐ کے نشان پر چلا۔

میرا گھوڑا دوڑ رہا تھا کہ اس نے ٹھوکر کھائی اور میں اس سے گر پڑا۔ میں نے دل میں سوچا کہ آخر یہ کیا بات ہے؟

پھر میں نے تیر نکالے اور ان سے فال دیکھی تو پھر وہی تیر نکلا جو میں ناپسند کرتا تھا وہ آپؐ کو کوئی ضرر دینے والا نہ تھا۔

پھر میں آپؐ کا پیچھا کرنے کے سوا کوئی دوسری حالت قبول کرنے سے انکاری ہوا اور آپؐ کے نقش قدم پر چل پڑا۔

جب وہ لوگ نمایاں ہوئے اور میں نے ان کو دیکھ لیا تو میرے گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی۔ اس کے اگلے پاؤں ریت میں دھنس گئے اور میں گر پڑا۔ گھوڑے نے پاؤں زمین سے نکالے تو ساتھ ہی بگولے کی طرح دھواں نکلا۔

میں نے یہ حالت دیکھی تو سمجھ گیا کہ آپؐ مجھ سے محفوظ رکھے گئے' ہیں اور یہ بات بالکل صاف ہے۔ پھر میں نے پکار کر کہا ——" لوگو! میں سراقہ بن جعشم ہوں۔ مجھے اتنی مہلت

Marfat.com

دو کہ تم سے کوئی بات کر سکوں۔ واللہ میں کوئی دغا نہ کروں گا اور نہ میری جانب سے کوئی ایسی بات ہو گی جو تم پسند نہ کرو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا۔۔۔۔

"اس سے پوچھو کہ یہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟"

حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے جواب دیا۔۔۔۔۔ مجھے ایک تحریر لکھ دیں جو میرے پاس بطور نشانی کے رہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابوبکرؓ! اسے لکھ دو۔"

آخر ابوبکرؓ نے کسی ہڈی یا کاغذ یا ٹھیکری پر ایک تحریر لکھی اور میری طرف پھینک دی۔ میں نے اسے لے لیا۔ ترکش میں رکھ کر واپس ہو گیا۔

پھر جو کچھ ہوا تھا اس کا ذکر میں نے کسی سے نہ کیا اور خاموش رہا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا اور حنین وطائف کی جنگوں سے فارغ ہوئے تو میں یہ تحریر لے کر نکلا کہ آپؐ سے ملوں۔

جعرانہ میں آپؐ سے ملا۔ انصار کے رسالے میں داخل ہوا تو وہ لوگ مجھے برچھیوں سے مارنے لگے اور بولے:

"ہٹ جا۔ ہٹ جا۔ تو چاہتا کیا ہے؟"

لیکن میں رسول اللہ کے پاس جا پہنچا۔

اس وقت آپؐ اونٹنی پر تشریف فرما تھے۔ میں نے تحریر نکال کر ہاتھ بلند کیا اور عرض کی:

یا رسولؐ اللہ! یہ میری نسبت آپؐ کی تحریر ہے۔ میں سراقہ بن جعشم ہوں۔"

رسولؐ اللہ نے فرمایا:

"آج کا دن وعدوں کو پورا کرنے اور نیکی کرنے کا ہے۔ اسے میرے قریب لاؤ۔"

میں آپؐ کے قریب گیا اور اسلام قبول کیا۔

پھر میں نے ایک بات یاد کی کہ اس کے متعلق آپؐ سے دریافت کروں لیکن وہ بات مجھے یاد نہ آتی تھی۔

میں نے عرض کیا۔۔۔۔۔ "یا رسولؐ اللہ! بھولے بھٹکے اونٹ میرے حوض پر آتے ہیں اور میں نے اسے اونٹوں کے لیے بھر رکھا ہے۔ اگر میں انہیں پانی پلاؤں تو کیا کوئی اجر ملے گا؟"

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔ ہر پیاسے جگر والی قوم کے لیے اجر ہے۔"

پھر میں اپنی قوم کے پاس روانہ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زکواۃ کے اونٹ روانہ کیے۔

☆

خیبر میں قصر قموص کی فتح کے بعد صفیہ بنت حییؓ بن اخطب ایک دوسری عورت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گرفتار کر کے لائی گئی۔

اس کے لانے والے حضرت بلالؓ انہیں یہودیوں کے مقتولین کے پاس سے لے کر گزرے۔

ان کو دیکھ کر صفیہ کی ساتھی عورت نے ایک چیخ ماری اور اپنا منہ پیٹا اور اپنے سر پر خاک ڈال لی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا:

"اس شیطانہ کو میرے پاس سے ہٹا دو۔"

صفیہ کے متعلق آپؐ نے حکم دیا:

"ان کو حفاظت میں لے لیا جائے۔"

ان پر چادر ڈال دی گئی۔

آپؐ نے بلالؓ سے فرمایا:

کیا رحم تم سے سلب ہو گیا جو تم نے ان دونوں عورتوں کو ان کے مقتول مردوں کے پاس سے لے کر گزرے؟"

اس پر حضرت بلالؓ کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ انہوں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ واقعی ان دونوں عورتوں کو ان کے مقتولین کے پاس سے لے کر نہیں گزرنا چاہیے تھا۔

☆

ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو چکے تھے کہ ایک بدو آیا اور آپ کا دامن پکڑ کر بولا۔

"میرا ذرا سا کام رہ گیا۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں۔ پہلے اس کو کر دو۔"

Marfat.com

آپ اس کے ساتھ فوراً مسجد سے باہر نکل آئے اور اس کا کام انجام دے کر نماز ادا کی۔

☆

ایک اراشی☆ مکہ میں چند اونٹ لایا۔ ابو جہل نے دو اونٹ اس سے خرید لیے لیکن ان کی قیمت ادا کرنے کی مدت بڑھاتا رہا۔ وہ اراشی قریش کی مجلس میں آ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی مسجد کی ایک طرف تشریف فرما تھے۔ اراشی نے کہا۔

"اے گروہ قریش! ابوالحکم بن ہشام (ابو جہل) کے خلاف کوئی شخص میری مدد اور دادرسی کرنے والا ہے۔ میں ایک مسافر ہوں اور اس نے میرا حق دبا رکھا ہے۔"

اس مجلس والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تجھے وہ شخص نظر آ رہا ہے؟ تو اس کے پاس جا' وہ تیری مدد کرے گا۔" (ان لوگوں کی غرض نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہنسی اڑانا تھی۔ کیونکہ آپؐ میں اور ابو جہل میں جو عداوت تھی۔ اسے سب جانتے تھے۔)

اراشی رسول اللہ کے پاس آ کھڑا ہوا اور کہا۔ اے بندہ خدا ابوالحکم بن ہشام نے میرا حق دبا رکھا ہے اور میں ایک مسافر راہ گیر ہوں۔ میں نے ان لوگوں سے کسی ایسے شخص کے لیے دریافت کیا جو اس مقابل میری مدد اور دادرسی کرے اور میرا حق اس سے دلائے۔ انہوں نے مجھے آپؐ کے پاس جانے کا مشورہ دیا۔ اللہ آپؐ پر رحم کرے۔ مجھے اس سے میرا حق دلا دیجئے۔"

رسول اللہ نے فرمایا:

"چل اس کے پاس چلیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ ہو لیے' جب ان شریر لوگوں نے دیکھا کہ آپؐ اس اراشی کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں تو ایک شخص کو انہوں نے کہا۔ پیچھے جا' اور دیکھ وہ کیا کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابو جہل کے پاس تشریف لے گئے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا۔ "کون ہے؟"

آپؐ نے فرمایا

اراشہ۔ خثعم قبیلے کی ایک شاخ کا نام ہے۔

Marfat.com

"میں محمد ہوں' باہر آ۔

وہ نکل آیا اور حالت اس کی یہ تھی۔ چہرے پر خون کا ایک قطرہ نہ تھا رنگ سیاہ ہو گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔

"اس شخص کا حق اسے دے دے"——اس نے کہا۔ بہت خوب - آپؐ یہاں سے نہ جایئے۔ یہاں تک کہ میں اس کا حق اسے دے دوں۔"

غرض ابوجہل گھر میں گیا اس کا جو حق تھا وہ لے کر باہر آیا اور اس کے حوالے کر دیا۔ پھر رسولؐ اللہ لوٹ آئے اور اس اراشی سے فرمایا۔

"جا اپنا کام کر۔"

پھر وہ اراشی اسی مجلس والوں کے پاس آ کھڑا ہوا اور کہا۔ "اللہ اس شخص کو جزائے خیر دے۔ واللہ اس نے میرا حق دلا دیا۔"

وہ شخص بھی آیا جسے انہوں نے آپؐ کے پاس بھجوایا تھا۔ اُس کے پوچھنے پر اس نے بتایا۔ "میں نے تو ایک عجیب چیز دیکھی۔ محمدؐ نے تو کچھ نہ کیا' بس اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور وہ اس کی جانب نکلا تو یہ حالت تھی۔ کہ جان اس میں نہ تھی۔ جب اس سے کہا گیا کہ اس کا حق دے دے تو اس نے کہا' بہت خوب۔ آپؐ یہاں سے نہ جایئے یہاں تک کہ میں اسے اس کا حق دے دوں۔ چنانچہ وہ گیا اور اراشی کا حق لا کر اس کے حوالے کر دیا۔

پھر تھوڑی دیر میں ابوجہل آیا۔ لوگوں نے کہا۔

ارے کم بخت تجھے کیا ہو گیا تھا۔ واللہ ہم نے تو کبھی ایسا نہیں دیکھا۔ جیسا تو نے کیا" اس نے کہا۔

"کم بختو! واللہ وہاں واقعہ تو یہ تھا کہ اس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اس کی آواز سنی۔ رعب سے میری حالت ایک پتلے کی سی ہو گئی۔ میں اس کی جانب چلا' تو دیکھا کہ اس کے سر کے اوپر ایک نر اونٹ کھڑا ہے۔ میں نے ایسا سر' ایسے کندھے اور ایسے دانت کبھی کسی اونٹ کے نہیں دیکھے۔ واللہ اگر میں انکار کرتا تو وہ اونٹ مجھے کھا جاتا۔

☆

قبل از زمانہ نبوت

آئے دن کی لڑائیوں سے سینکڑوں گھر برباد ہو گئے لوگوں کے لیے نہ دن کو چین تھا اور نہ

Marfat.com

رات کو آرام۔ فجار کی لڑائی کے بعد اس صورت حال سے تنگ آ کر کچھ خیر پسندوں نے اصلاح کی ایک تحریک شروع کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک چچا زبیر بن عبدالمطلب نے یہ تجویز پیش کی کہ اب حالات کو سدھارنے کے لیے کچھ کرنا چاہیے چنانچہ خاندان قریش کے بڑے بڑے لوگ جمع ہوئے اور یہ معاہدہ ہوا کہ ہم

1- ملک سے بدامنی دور کریں گے۔

2- مسافروں کی حفاظت کیا کریں گے۔

3- غریبوں کی امداد کرتے رہیں گے۔

4- مظلوم کی حمایت کریں گے۔

5- کسی ظالم کو مکہ میں نہ رہنے دیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس معاہدہ میں شریک تھے۔ اور آپؐ کو یہ شرکت بھی عزیز تھی چنانچہ زمانہ نبوت میں آپؐ نے فرمایا۔

"اس معاہدہ کے بدلہ میں اگر مجھے سرخ اونٹ دیئے جاتے تو میں نہ لیتا اور آج بھی ایسے معاہدے کے لیے کوئی مجھے بلائے تو میں حاضر ہوں۔"

☆

ایک دفعہ دو صحابیوں میں وراثت کے متعلق نزاع پیدا ہوئی۔ گواہ کسی کے پاس نہ تھا دونوں رسول پاکؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے تنازعہ سننے کے بعد فرمایا۔

"میں ایک آدمی ہوں۔ ممکن ہے تم دونوں میں سے ایک چرب زبان اور تیز طرار ہو اور میں اس کے موافق فیصلہ کر دوں۔ لیکن اگر یہ اس کا حق نہیں ہے تو اس کو یقین کرنا چاہیے کہ میں نے اس کے گلے میں آگ کا ایک طوق لٹکا دیا ہے۔"

دونوں بزرگ آخرت کے خوف سے رونے لگے اور ایک اپنا حق دوسرے کو دینا چاہا۔

☆

خانہ کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی اور بڑوں کے ساتھ بچے بھی اینٹیں اٹھا اٹھا کر لانے میں شریک تھے۔ ان بچوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے۔ حضرت عباسؓ نے آپؐ سے کہا۔ کہ اپنا تہہ بند کھول کر کندھوں پر رکھ لو تاکہ اینٹوں کی رگڑ سے تکلیف نہ ہو۔

Marfat.com

عرب کے ماحول میں یہ بات کچھ عجیب نہیں تھی بچے تو کیا وہاں بڑے بھی ننگے ہونے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے لیکن جب آپؐ نے ایسا کیا تو برہنگی کے احساس سے آپؐ فوراً بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اور آنکھیں پھٹ کر آسمان کو لگ گئیں۔ جب ہوش آیا تو آپ کہہ رہے تھے۔ "میرا تہہ بند' میرا تہہ بند" لوگوں نے جلدی سے تہہ بند کمر سے باندھ دیا۔

ابو طالب نے اس کے بعد جب آپؐ سے کیفیت دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا:

"مجھے سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک مرد نظر آیا جس نے مجھ سے کہا کہ ستر پوشی کر۔"

غالباً یہ غیب کی پہلی آواز تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سنی۔

☆

ایک صحابی نے جوشِ مسرت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا

"یا رسول اللہ! آج میں نے مال غنیمت سے جس قدر نفع اٹھایا کبھی نہیں اٹھایا تھا۔ پورے تین سو اوقیہ ہاتھ آئے۔"

آپؐ نے فرمایا۔

"میں اس سے بھی زیادہ نفع بتاؤں؟"

وہ بڑے شوق سے پوچھتے ہیں۔ "کیا؟"

ارشاد ہوتا ہے۔

"نماز فرض کے بعد دو رکعتیں۔"

☆

"یا رسولؐ اللہ میں منافق ہو گیا۔ میں جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا ہوں اور آپؐ دوزخ و جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو یہ چیزیں آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہیں لیکن بال بچوں میں آ کر سب بھول جاتا ہوں۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"اگر باہر نکل کر بھی وہی حالت رہتی تو فرشتے تم سے مصافحہ کرتے۔"

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ایک لڑکی کو بد دعا دے دی کہ "تیرا سن زیادہ نہ ہو۔"

وہ لڑکی روتی ہوئی اُمِّ سلیمؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی۔ "حضور پاکؐ نے مجھ کو

Marfat.com

یہ بددعا دی ہے۔ اب میرا سن ترقی نہ کرے گا۔"

ام سلیمؓ نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ "آپؐ نے میری یتیمہ کو بد دعا دے دی۔"

آپؐ ہنس پڑے اور فرمایا۔

"میں بھی آدمی ہوں اور آدمیوں کی طرح خوش اور رنجیدہ ہوتا ہوں۔ پس جس کو میں ایسی بد دعا دوں جس کا وہ مستحق نہیں تو اس کے لیے پاکی' تزکیہ اور نیکی ہو گی۔"

☆

روایت حضرت علی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو باتیں لوگ ایام جاہلیت میں کرتے تھے۔ ان کے کرنے کا میں نے دو مرتبہ ارادہ کیا' مگر ہر مرتبہ اللہ میرے اور اس بات کے درمیان آگیا۔ اس کے بعد میں نے کبھی کسی برائی کرنے کا ارداہ تک نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے مجھے اپنی رسالت کی عزت سے سرفراز فرمایا اور وہ دو مرتبہ کا قصہ یوں ہے۔ کہ میں نے ایک رات اس قریشی نو عمر کے جو میرے ساتھ بالائی جگہ میں مویشی چراتا تھا کہا تم میری بکریوں کی نگرانی رکھو تو میں مکہ جا کر دوسرے نوجوانوں کی طرح پرلطف باتیں کر آؤں۔ اس نے کہا۔ اچھا تم جاؤ۔

میں اس غرض سے مکہ آیا۔ آبادی کے پہلے گھر تک پہنچا تھا کہ مجھے دف اور باجوں کی آواز آئی۔ میں نے پوچھا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص کی فلاں عورت سے شادی ہوئی ہے یہ اس کا جلوس ہے۔ میں اسے دیکھنے بیٹھ گیا۔ اللہ نے میرے کان پٹ کر دیئے میں سو گیا۔ آفتاب کی تمازت نے مجھے بیدار کیا۔ میں اپنے ساتھی کے پاس چلا آیا۔

دوسری بات یہ ہوئی کہ ایک رات پھر میں نے اپنے ساتھی سے وہی درخواست کی جو پہلے کی تھی۔ اس نے منظور کر لیا۔ میں اس رات مکہ آیا اور اس مرتبہ بھی مجھے وہی برات کے جلوس اور باجے سنائی دیئے جو پہلی مرتبہ سنائی دیئے تھے۔ میں جلوس دیکھنے بیٹھ گیا۔ اس مرتبہ پھر اللہ نے میرے کان بہرے کر دیئے میں سو رہا اور آفتاب کی تمازت نے مجھے بیدار کیا۔ میں نے پھر اپنے ساتھی سے آکر یہ واقعہ بیان کر دیا۔ اس کے بعد پھر میں نے کسی برائی کا اردہ تک نہ کیا۔ یہاں تک عزوجل نے مجھے اپنی رسالت سے سرفراز فرمایا۔"

☆

Marfat.com

ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ وہ ایک شخص کو رسے سے کھینچتے ہوئے لا رہا تھا۔ اس نے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! اس نے میرے بھائی کو قتل کر دیا ہے۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قاتل سے پوچھا۔

کیا تو نے قتل کا ارتکاب کیا ہے؟"

ابھی ملزم نے جواب نہیں دیا تھا کہ حضور نے مدعی سے کہا۔

"اگر اس نے اعتراف نہ کیا تو تم کو اس پر شہادت قائم کرنی ہو گی۔"

اسی دم قاتل نے عرض کر دیا کہ ہاں میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"کس طرح قتل کیا تھا۔"

اس نے عرض کیا "میں اور وہ درخت سے لکڑیاں کاٹ رہے تھے۔ اس نے مجھے گالی دی تو مجھے غصہ آگیا۔ جس پر میں نے اس کے سر پر کلہاڑی دے ماری اور وہ مر گیا۔"

رسول اللہ نے فرمایا۔

"کیا تیرے پاس کچھ مال ہے جو تو اپنی جان کے عوض اسے ادا کر دے۔"

اس نے کہا۔ "میرے پاس کمبل اور کلہاڑی کے سوا کوئی مال نہیں۔"

فرمایا۔

"کیا تیری رائے میں تیری قوم تجھے (مال دے کر) چھڑا لے گی؟"

اس نے عرض کیا۔ "میں اپنی قوم میں اس سے زیادہ کم وقعت ہوں۔"

قاتل کی اس بات پر آپ نے اس کی رسی مدعی کی طرف پھینک دی اور فرمایا۔

"تم جانو اور تمہارا ساتھی۔"

اس پر مدعی قاتل کو لے کر چل پڑا۔ جب انہوں نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ نے فرمایا۔

"اگر اس نے اس کو قتل کر دیا تو وہ بھی اسی طرح قتل کا مرتکب ٹھہرے گا۔ یہ بات مدعی کے کانوں تک پہنچ گئی۔ وہ پلٹا اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر میں نے اس کو قتل کر دیا تو میں بھی قتل کا مرتکب ٹھہروں گا حالانکہ میں نے تو آپ ہی کے حکم سے اسے پکڑا ہے۔" رسول اللہ نے فرمایا۔

"کیا تیری یہ خواہش نہیں کہ یہ شخص اپنے حریف کے گناہ اپنے سر لے"

اس نے کہا۔ "یا نبی اللہ! کیوں نہیں"

اس پر آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

"پھر اسی طرح ہو گا (یعنی اگر اس کو تو نے قتل نہ کیا) تو اس کے سر پر اپنے اور اپنے حریف کے گناہوں کا بوجھ ہو گا۔"

یہ سن کر مدعی نے رسی پھینک دی اور اسے آزاد کر دیا۔

☆

بنی عبدالدار کے شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ نے' جس کا باپ غزوہ احد میں مارا گیا تھا' بیان کیا ہے کہ:

اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ محمدؐ کو قتل کر کے میں اپنے باپ کا بدلہ لوں گا۔ میں نے ارادہ کر لیا مگر اس وقت مجھے کوئی ایسی شے نظر نہ آئی جس سے میرا دل بیٹھ گیا اور مجھے اپنے ارادہ پر قدرت نہ ہوئی۔ میں سمجھ گیا کہ اللہ کی جانب آپؐ کو مجھ سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔"

☆

غزوہ وادی القریٰ کے دوران کسی جگہ آخر شب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا:

"شاید ہم سوتے رہیں۔ کون ہمیں نماز کے لیے بیدار کرے گا؟"

حضرت بلالؓ نے عرض کیا——میں جگاؤں گا۔"

اس پر آپؐ اور تمام صحابہؓ نے اطمینان سے منزل کی اور سو رہے۔ حضرت بلالؓ جاگنے کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور جب پڑھ چکے تو اپنے اونٹ کے سہارے بیٹھ گئے اور صبح ذرا نمودار ہوا چاہتی تھی کہ نیند کے غلبے سے حضرت بلالؓ بھی سو گئے۔ دھوپ کی تمازت نے سب کو بیدار کیا۔

سب سے پہلے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیدار ہوئے۔ آپؐ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا:

"یہ تم نے کیا کیا؟"

انہوں نے عرض کیا——"یا رسولؐ اللہ! نیند مجھ پر غالب آ گئی تھی اس سے میں مغلوب ہو گیا۔"

آپؐ نے فرمایا:

سچ کہتے ہو!"

Marfat.com

اس کے بعد آپؐ سب کو لے کر آگے بڑھے۔ اونٹ سے اترے۔ وضو کیا۔ تمام لوگوں نے بھی آپؐ کی پیروی میں وضو کیا۔ پھر آپؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا۔ انہوں نے تکبیر کی اقامت کہی۔ آپؐ نے سب کو نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"جب تم نماز پڑھنا بھول جاؤ۔ تو جب یاد آئے تب پڑھ لو۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ تم میری یاد کے لیے نماز پڑھو۔"

☆

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

"میں تمام عالم کے لیے بلا استثنا رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں۔ تم میری دعوت کو تمام عالم میں پہنچاؤ——اور میرے بارے میں ایسا اختلاف نہ کرو جیسا کہ حواریوں نے عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں کیا تھا۔"

صحابہؓ نے پوچھا——"یا رسولؐ اللہ! انہوں نے کیا اختلاف کیا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"عیسیٰؑ نے ان کو وہی دعوت دی تھی جو میں نے تم کو دی ہے۔ جو ان کے قریب تھے انہوں نے اس دعوت کو پسند کر کے قبول کر لیا اور جو دور تھے انہوں نے اسے ناپسند کر کے مسترد کر دیا۔ عیسیٰؑ نے اللہ عزوجل سے اس کی شکایت کی اور اس کی سزا ان لوگوں کو یہ ملی کہ اس رات سے ان میں سے ہر شخص صرف وہ زبان بولنے لگا جس کے پاس وہ اشاعت دین کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس پر عیسیٰ نے کہا کہ اب تو اللہ یہی فیصلہ تمہارے متعلق کر چکا ہے۔ اسی پر عمل کرو۔"

☆

حبل بن ابی قشیر اور شمویل بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا:

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اگر آپؐ نبی ہیں جیسا کہ آپ کہتے ہیں، تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب ہو گی؟"

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ کلام نازل فرمایا:

ترجمہ: وہ تجھ سے قیامت کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ اس کی انتہا کب ہے؟ تو کہہ دے کہ اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کے پاس ہے۔ اسے اس کے وقت پر صرف وہی ظاہر

Marfat.com

فرمائے گا——آسمانوں اور زمین میں وہ بار ہو گئی ہے وہ تم پر اچانک ہی آئے گی وہ تجھ سے اس کے متعلق اس طرح دریافت کرتے ہیں گویا تو ان پر بڑا مہربان ہے۔ یا وہ تجھ سے اس طرح دریافت کرتے ہیں گویا تو نے اس کے متعلق بڑی چھان بین کی ہے۔ تو کہہ دے۔ اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے۔"

☆

امِ حبیبہؓ بنت ابی سفیانؓ (ان کی شادی رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حبشہ میں شاہ نجاشی نے کروائی تھی) فرماتی ہیں:

"ہم دو کشتیوں میں سوار ہو کر حبشہ سے حجاز روانہ ہوئے۔ بادشاہ نے ملاحوں کو ہمارے ساتھ کر دیا۔ ہم خشکی کی سواریوں پر بیٹھ کر مدینہ پہنچے۔ رسولؐ اللہ اس وقت خیبر میں تھے۔ اکثر صحابہؓ ساتھ تھے۔ میں مدینہ میں ٹھہر گئی۔ جب آپؐ تشریف لائے تو میں حاضر خدمت ہوئی۔ آپؐ نے مجھ سے نجاشی کے حالات دریافت فرمائے۔ میں نے عرض کیے اور ابرہ (نجاشی کی لونڈی) کا سلام پہنچایا۔

آپؐ نے اس کا جواب دیا۔"

جب ابو سفیان کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام حبیبہؓ سے نکاح کر لیا ہے تو اس نے کہا:

"یہ وہ نر ہے کہ جس کی ناک میں نکیل نہیں دی جا سکتی۔"

☆

روایت ابن ابی حدراد

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دس صحابہؓ میں جو مسجد میں موجود رہتے تھے' دسواں آدمی تھا۔ ان میں یہ افراد تھے:

1- ابو بکرؓ
2- عمرؓ
3- عثمانؓ
4- علیؓ
5- عبدالرحمٰنؓ عوف
6- عبداللہ بن مسعودؓ

Marfat.com

7- معاذؓ بن جبل

8- حذیفہؓ بن الیمان

9- ابو سعیدؓ خدری

10- اور ـــــ میں خود (ابن ابی حداد)

ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک نوجوان انصاری آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سلام کہا اور بیٹھ گئے۔

پھر آپؐ سے پوچھا:

" یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ سب سے افضل مومن کونسا شخص ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

" وہ مومن جو ان میں سب سے زیادہ خوش خلق ہو۔"

نوجوان انصاری نے پھر پوچھا ـــــ" مومنوں میں سب سے زیادہ زیرک کون ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

" جو ان میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا اور اس کے آنے سے پہلے اس کے لیے سب سے زیادہ تیاری کرنے والا ہو۔"

اس پر وہ انصاری خاموش ہو گئے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

" اے گروہِ مہاجرین! پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ جب تم پر نازل ہوں تو میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ ان خصلتوں کو تم لوگ اختیار کرو:

1- کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم میں فواحش (زنا کاری وغیرہ) کا ظہور اس حد تک پہنچ گیا ہو کہ لوگ کھلم کھلا اور اعلانیہ اس کا ارتکاب کرنے لگے ہوں اور اس قوم میں طاعون اور ان بیماریوں کا ظہور نہ ہوا ہو جو ان کے باپ دادا میں موجود نہ تھیں۔

2- کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم نے ناپ اور تول میں کمی شروع کی ہو اور اس قوم کی قحط سالی اور گرانی، سخت محنت و مشقت اور حکمرانوں کے ظلم و جور نے گرفت میں نہ لے لیا ہو۔

3- کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم نے اپنے اموال میں زکواۃ دینا (اور داد و دہش دینا) بند کیا ہو اور انہیں آسمانوں سے ہونے والی بارش سے محروم نہ کر دیا گیا ہو۔ پس اگر بہائم نہ

Marfat.com

ہوں تو بارش بالکل روک دی جائے۔

4- کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم نے اللہ کے عہد کو اور اس کے رسولؐ کے عہد کو توڑا ہو اور ان پر اغیار کو دشمن بنا کر مسلط نہ کر دیا گیا ہو اور ان کے مقبوضہ و مملوکہ اموال کا ایک حصہ چھین نہ لیں۔

5- اور جب کبھی کسی قوم کے پیشواؤں اور رہنماؤں نے کتاب اللہ کے مطابق حکومت نہیں کی اور خدا کے نازل کیے ہوئے احکام کے خلاف زبردستی اپنے احکام نافذ کرنا شروع کیے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر باہمی جنگ و جدل اور دشواریاں نہ پیدا کر دی ہوں۔"

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو حکم دیا کہ وہ سریہ اور غزوہ کے لیے تیاری کریں اور اس سریہ کا انہیں امیر مقرر فرمایا۔

عبدالرحمٰنؓ بن عوف (تیاری کے لیے) کالے سوتی کپڑے کا عمامہ باندھنے لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس بلایا، عمامہ کھول دیا۔ پھر دست مبارک سے یہ عمامہ ان کے سر پر باندھنا شروع کیا۔ آپؐ نے عمامہ کے چار پانچ پیچ عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے پیچھے باندھے اور فرمایا:

"عبدالرحمٰنؓ بن عوف! اس طرح عمامہ باندھا کرو۔ یہ طریقہ زیادہ اچھا اور عام ہے۔"

پھر حضرت بلالؓ کو حکم دیا:

"مجھے جھنڈا لا کر دو۔"

بلالؓ جھنڈا لے کر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور اپنے اوپر درود پڑھا اور فرمایا:

"یہ جھنڈا لو۔ سب مل کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور ہر اس شخص سے جنگ کرو جو اللہ سے کفر کرتا ہو۔

مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔

مثلہ نہ کرنا۔

بچوں کو قتل نہ کرنا۔ عورتوں کو قتل نہ کرنا۔

پس یہ اللہ کا عہد ہے اور تمہارے اندر اس کے نبیؐ کی سیرت موجود ہے۔"

عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے جھنڈا لیا اور اس کے بعد وہ دومتہ الجندل کی طرف روانہ ہو گئے۔

☆

Marfat.com

مؤذن

حضرت ابو محذورہؓ کا نام "اوسؓ" تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مرتبہ انہیں اذان کی نقل کرتے ہوئے سنا۔ آپؐ کو ان کی آواز پسند آئی۔ آپؐ نے انہیں پیش کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ یہ اسی دن حاضر خدمت ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

آپؐ نے حنین سے واپسی پر انہیں مکہ میں اذان دینے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ مکہ میں برابر اذان دیتے رہے۔ یہ بڑے خوش گلو تھے حضرت ابن ام مکتومؓ اور حضرت سعد قرظیؓ بھی اذان دیتے رہے۔

مگر ——— حضرت بلالؓ کا رتبہ اذان دینے والوں میں سب سے بلند ہے۔ آپ کے اسلام لانے والوں میں تھے۔

☆

ایک دن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا:

"ایک عورت مالدار تو ہے لیکن اس کا شوہر اس کو حج کی اجازت نہیں دیتا۔"

آپؐ نے فرمایا:

"شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے لیے حج پر جانا درست نہیں۔"

☆

غزوہ بدر میں ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدح اور قریش کی حالت پر مبنی۔

——— حضرت علیؓ ابن ابی طالب کے چند اشعار کا ترجمہ

1- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا امتحان لیا ہے؟ ایسا امتحان جیسے کہ عزت و اقتدار و فضل والوں کا (ان کی عزت و اقتدار و فضیلت کے زیادہ کرنے کے لیے) لیا جاتا ہے۔

2- ایسا امتحان کہ جس کے ذریعے کافروں کی میزبانی ذلت کے گھر میں کی۔ آخر انہوں نے قتل و اسیری کی ذلت سے ملاقات کی۔

3- تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدد کرنے والوں کو بھی عزت حاصل ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو انصاف (ہی) کے ساتھ معبوث فرمائے گئے تھے۔

4- اور آپ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتاری ہوئی (حق و باطل میں) فرق ڈالنے والی چیز

Marfat.com

لے کر آئے جس کی آیتیں عقل والوں کے لیے واضح ہیں۔

5- تو کچھ لوگوں نے اسے مان لیا اور یقین کر لیا۔ بحمد للہ وہ اپنی تمام پراگندہ قوتوں کو ایک جگہ جمع کر لینے والے ہو گئے۔

6- اور چند لوگوں نے (اس کا) انکار کیا تو ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے اور عرش والے نے ان کے فساد میں اور زیادتی کر دی۔

7- اور اس نے اپنے رسولؐ کو بدر کے روز ان پر قدرت دے دی اور اس قوم کو قدرت دے دی جو غضب آلود تھی اور ان کا (یہ کام بہترین کام تھا۔

8- ان کے ہاتھوں میں سفید (چمکتی ہوئی) سبک تلواریں تھیں جس سے انہوں نے وار کیے اور ان تلواروں کو جلا دینے اور صقیل کرنے میں انہوں نے وقت صرف کیا تھا۔

9- پس انہوں نے ان میں سے کتنے حمیت والے نوجوان اور رعب داب والے' (تجربہ کاروں) کو پچھاڑ ڈالا۔

10- ان پر رونے والیوں کی آنکھیں جھڑی اور موسلا دھار بارش سے رات بھر سخاوت کرتی رہتی ہیں۔

11- رونے والیاں گمراہ عقبہ اور اس کے بیٹے شیبہ اور ابوجہل کے مرنے کی خبریں سناتی رہتی ہیں۔

12- اور ایک پاؤں والے (لنگڑا الاسود بن عبدالاسد المخزومی) کی سنائی سناتے ہیں ابن جدعان بھی انہیں میں ہے اس حالت سے کہ وہ ماتمی لباس پہنے ہوئے ہیں ان کے اندر آگ لگی ہوئی ہے اور عزیزوں کی جدائی (ان کے) چہروں سے عیاں ہے۔

13- آخر وہ بھر کتے ہوئے گھر کے پاس چیخ و پکار، ظلم اور زیادتی سے الگ تھلگ زیادہ بہ مصروف رکھنے والے شغل میں دن چڑھے پہنچ گئے۔

☆

بیت رضوان

خراش بن امیہؓ کے واقعہ کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا:

تم مکہ جاؤ اور اشراف مکہ کو میرے آنے کی غرض سے مطلع کرو۔"

حضرت عمرؓ نے عرض کی ــــــ" مجھے وہاں جانے میں جان کا خوف ہے کیونکہ میرے قبیلہ

Marfat.com

بنی عدی والوں میں سے کوئی مکہ میں نہیں جو میری حمایت کر سکے۔ مزید برآں قریش اس سے واقف ہیں کہ میں ان کا سخت دشمن ہوں۔ میں آپؐ کو ایک ایسا شخص بتاتا ہوں جس کی مکہ میں مجھ سے زیادہ عزت ہے اور وہ حضرت عثمانؓ بن عفان ہیں۔"

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کو بلوا بھیجا۔ جب وہ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا:

"تم ابو سفیان اور قریش مکہ سے جا کر کہو کہ میںؐ اس وقت لڑائی کے لیے نہیں آیا ہوں بلکہ کعبہ کی تقدیس کی وجہ سے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لے کر حضرت عثمانؓ مکہ آئے۔ آبان بن سعید بن العاص سے ان کی ملاقات ہوئی۔

آبان اپنی سواری سے اتر پڑا۔ اس نے حضرت عثمانؓ کو اپنی سواری پر آگے بٹھایا اور خود ان کے پیچھے بیٹھا۔ پھر ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیام کو پہنچا دینے تک حفاظت کا وعدہ کیا۔

جب وہ پیغام سنا چکے تو قریش نے ان سے کہا: "تمہارا جی چاہے تو تم کعبہ کا طواف کر لو۔" حضرت عثمان نے جواب دیا —— "جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف نہیں کرتے میں طواف نہیں کر سکتا۔"

اس پر قریش نے انہیں اپنے ہاں روک لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کو یہ خبر اس طرح پہنچی کہ عثمانؓ قتل کر دیے گئے۔

آپؐ نے سن کر فرمایا:

"اب میںؐ تاوقتیکہ دشمن سے فیصلہ کن لڑائی نہ لڑوں' واپس نہ جاؤں گا۔"

پھر آپؐ نے مسلمانوں کو بیعت کے لیے بلایا اور یہی بیعت رضوان ہے جو وہاں ایک درخت کے نیچے لی گئی۔

☆

صُلحِ حدیبیہ

معاہدۂ صلح لکھا جانے لگا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

Marfat.com

"معاہدہ لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔"

قریش میں سہیل بن عمرو نے کہا ——— "میں اس جملے کو نہیں مانتا۔ البتہ یوں لکھو۔ باسمک اللھم۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

"یہی لکھ دو۔"

چنانچہ حضرت علی نے یہی کچھ لکھ دیا۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

"یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمدؐ رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے مصالحت کی ہے۔"

اس پر سہیل نے کہا ——— "اگر ہم اس بات کو مانتے ہوتے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں تو پھر لڑتے کیوں؟ اس کی بجائے آپؐ اپنا محض نام اور اپنے والد کا نام یہاں لکھوائیے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

"اچھا لکھو۔ یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمدؐ بن عبداللہ نے سہیل بن عمرو سے مصالحت کی ہے۔"

حضرت علیؓ نے کہا ——— "بخدا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ میں لفظ "رسولؐ اللہ" نہیں مٹاؤں گا۔"

اس پر رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عہد نامہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور رسولؐ اللہ کی جگہ صرف محمد لکھ دیا۔

اس کے بعد آپؐ نے حضرت علیؓ کو مزید لکھوایا:

"آج سے دس سال تک ہم میں باہم کوئی لڑائی نہ ہو گی۔

اس مدت میں ہر شخص مامون ہو گا۔

کوئی کسی پر دست درازی نہیں کرے گا۔

قریش کا جو شخص اپنے ولی کی اجازت کے بغیر محمدؐ کے پاس آئے گا، محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اسے اس کے ولی کے پاس واپس بھیج دیں گے۔

اور محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ہمرائیوں میں سے اگر کوئی قریش کے پاس چلا جائے گا تو وہ اسے آپؐ کے پاس واپس نہ بھیجیں گے۔ اب ہمارے درمیان کوئی لڑائی نہیں رہی۔

Marfat.com

اب نہ تلوار نکلے اور نہ تیر اندازی اور سنگ باری ہو۔ جس کا جی چاہے وہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ساتھ اس عہد میں داخل ہو جائے اور جس کا جی چاہے قریش کا ساتھ۔"

جب آپؐ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت قیام گذر گئی تو قریش حضرت علیؑ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ:

"آپ اپنے صاحبؐ سے کہیے کہ مدت گزر چکی ہے اس لیے اب آپؐ یہاں سے تشریف لے جائیں۔"

چنانچہ آپؐ مکہ سے تشریف لے گئے!

☆

صلح حدیبیہ کے دوران ——— حضرت عمرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔

"کیا آپؐ اللہ کے رسول نہیں ہیں

آپؐ نے فرمایا:

"ہوں!"

حضرت عمرؓ نے عرض کیا ——— "کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟"

آپؐ نے فرمایا:

"بالکل ہیں"

حضرت عمرؓ نے عرض کیا ——— "کیا اہل مکہ مشرک نہیں ہیں؟"

آپؐ نے فرمایا:

بالکل۔ وہ لوگ مشرک ہیں۔"

آخر میں حضرت عمرؓ نے عرض کیا ——— "تو پھر ہم کیوں دین کے معاملہ میں اپنی کمزوری تسلیم کریں؟"

آپؐ نے فرمایا:

"سنو ——— میںؐ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ہرگز اس کے حکم کی مخالفت نہیں کروں گا اور وہ کبھی میری بات نہیں بگاڑے گا۔"

حضرت عمرؓ نے صلح حدیبیہ کے سلسلہ شرائط میں (بظاہر) مسلمانوں کے زیر دست نظر آنے پر یہ بات کی تھی مگر حضورؐ کے جواب پر آپ نے ندامت اور خوف محسوس کیا۔

حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ:

Marfat.com

کہ "اس خوف سے کہ مجھے اپنی اس بات کا کوئی خمیازہ اٹھانا پڑے' میں اس روز سے برابر روزے رکھتا رہا۔ صدقہ دیتا رہا۔ نمازیں پڑھتا رہا اور اپنے مملوک آزاد کرتا رہا یہاں تک کہ میرے قلب کو اطمینان ہو گیا کہ اب خیر ہے!"

☆

صلح حدیبیہ کے دوران——

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کی سرکشی پر فرمایا:

"قریش کو کیا ہو گیا ہے۔ جنگ نے ان کو کھا لیا ہے۔ اگر یہ میرے اور بقیہ تمام عربوں کے درمیان سے علیحدہ ہو جائیں تو ان کا کیا بگڑ جائے گا۔ اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو قریش کی آرزو بر آئے گی اور اگر اللہ نے مجھے عربوں پر غلبہ دیا تو وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے جس سے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا۔ اگر وہ اس وقت بھی اسے نہ مانیں تو ان کو اختیار ہے اگر وہ ہم سے لڑیں گے تو ان میں طاقت تو ہو گی۔ آخر قریش کیا سوچتے ہیں۔ بخدا میں اپنے اس دین پر جس کے لیے اللہ نے مجھے مبعوث کیا ہے' ان سے لڑوں گا۔ پھر چاہے اللہ مجھے ان پر غلبہ دے یا میری جان جاتی رہے۔"

پھر آپؐ مزید فرمایا:

"کوئی ایسا شخص ہے جو ہمیں' اس راستہ کو چھوڑ کر جس پر قریش فروکش ہیں' کسی دوسرے راستہ سے لے چلے۔"

بنی اسلم کے ایک شخص نے کہا——"میں آپؐ کو لیے چلتا ہوں۔"

چنانچہ وہ شخص آپؐ کو پہاڑوں کے درمیان سے نہایت سخت اور دشوار گذار راستے سے لے چلا۔ جس سے مسلمانوں کو سخت تکلیف اٹھانا پڑی۔ بہرحال جب یہ اس دشوار راستے سے نکل کر وادی کے اختتام پر ہموار اور نرم زمین پر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا:

"کہو——ہم اللہ سے معافی کے خواستگار ہیں اور اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

سب نے آپؐ کے ارشاد کی بجا آوری کی تب آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مزید فرمایا: یہی وہ بات ہے جو بنی اسرائیل سے کہی گئی تھی مگر انہوں نے نہ مانی اور اپنی زبان سے اس کا اقرار نہیں کیا۔"

گویا آپؐ نے صحابہ کرامؓ پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

☆

Marfat.com

غلامان رسولؐ

رحمتہ للعالمین شفیع المذ نبین، فخر موجودات، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں جتنے غلام خرید کر انہیں آزاد کیا، ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ یہ بھی نبی کریمؐ کی عظمت ہے کہ حیات طیبہ میں جتنے غلام خریدے انہیں آزاد کر دیا۔

1- (حضرت سیدنا) ابو اسامہؓ زید بن حارثہ بن شرجیل الکلبی

2- حضرت ثوبانؓ بن بجدد

3- حضرت ابو کبشہ سلیمؓ — یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

4- حضرت باذامؓ

5- حضرت رویفعؓ

6- حضرت قیصرؓ

7- حضرت میمونؓ

8- حضرت ابو بکرہؓ

9- حضرت ہرمزؓ

10- حضرت ابو صفیہؓ

11- حضرت ابو سلمیٰؓ

12- حضرت انسہؓ

13- حضرت صالحؓ

14- حضرت شقرانؓ

15- حضرت رباحؓ

16- حضرت اسودؓ

17- حضرت ساربویؓ

18- حضرت ابو رافعؓ — ان کا نام گرامی اسلم ہے۔ بعض نے اور نام بھی لکھا ہے

19- حضرت ابو لبشہؓ

20- حضرت فضالہ یمانیؓ

21- حضرت رافعؓ

22- حضرت مدعمؓ — ان کو وادیٔ قریٰ میں شہید کیا گیا تھا۔

23- حضرت اسودؓ

24- حضرت کرکرہؓ

یہ دوران سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامان کے محافظ ہوا کرتے تھے۔

25- حضرت زیدؓ

یہ بلال بن یسار بن زید کے جد امجد ہیں۔

26- حضرت عبیدہؓ

27- حضرت سلمانؓ

28- حضرت کیسانؓ

29- حضرت مہرانؓ

30- حضرت ذکوانؓ

31- حضرت مروانؓ

32- حضرت مابور قبطیؓ

33- حضرت واقدؓ

Marfat.com

34- حضرت ابو واقدؓ
35- حضرت ہشامؓ
36- حضرت ابو ضمیرہؓ
37- حضرت حنینؓ
38- حضرت ابو عسیبؓ
39- حضرت ابو عبیدہؓ
40- حضرت سفینہؓ
41- حضرت سیدنا مولانا سلمان فارسیؓ
42- حضرت سابقؓ
43- حضرت افلحؓ
44- حضرت ایمنؓ بن اُمّ ایمن
45- حضرت سالمؓ
46- حضرت زیدؓ بن یولا
47- حضرت سعیدؓ
48- حضرت ضمیرہؓ بن ابو ضمیرہ
49- حضرت عبیداللہؓ بن اسلم
50- حضرت نافعؓ
51- حضرت نبیلؓ
52- حضرت وردانؓ
53- حضرت ابو اشیلہؓ
54- حضرت ابو لحمرؓ

سیّد عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈیاں

1- حضرت ام رافع سلمیٰؓ
2- حضرت اُمّ ایمنؓ —— آپ حضرت اسامہؓ بن زید کی والدہ ہیں۔
3- حضرت میمونہؓ بنت سعید
4- حضرت خضرہؓ
5- حضرت رضویٰؓ
6- حضرت امیمہؓ
7- حضرت ریحانہؓ
8- حضرت اُمِ ضمیرہؓ
9- حضرت ماریہؓ —— حضرت ابراہیمؑ ابن رسول اللہ انہی کے بطن سے تھے۔
10- حضرت شیریںؓ —— حضرت ماریہؓ کی ہمشیرہ۔
11- حضرت اُمِ عباسؓ

یاد رہے کہ —————— رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور لونڈیاں آپؐ کے پاس بیک وقت موجود نہیں تھے' بلکہ مختلف اوقات میں الگ الگ تھے!

Marfat.com

بیعت عقبیٰ

بیعت عقبیٰ اولیٰ میں جن افراد نے حصہ لیا ان کی تعداد 12 تھی۔ ان میں سے 5 افراد انہیں 6 میں سے تھے جو پہلے بیعت کر چکے تھے باقی 7 نئے تھے جن کے نام یہ ہیں:

-1	معاذؓ بن حارث	بن بخار
-2	ذکوانؓ بن عبدالقیس	بنی ذریق
-3	عبادہؓ بن صامت	بنی عوف بن خزرج
-4	یزیدؓ بن ثعلبہ	بنی عوف بن خزرج
-5	عباسؓ بن عبادہ	بنو عامر بن عوف
-6	ابوالہیثم مالکؓ بن ایتھان	بنی عبدالاشہل (اوس)
-7	عویمؓ بن ساعدہ	بنو عمرو بن عوف (اوس)

بیعت کے الفاظ

1- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔
2- چوری نہیں کریں گے۔
3- زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔
4- اولاد کے قتل سے اجتناب کریں گے۔
5- باہمی بہتان طرازی سے پرہیز کریں گے۔
6- ہم ——— آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی معروف اور نیک امر میں نافرمانی نہیں کریں گے۔

بنی خزرج کے وہ چھ خوش قسمت افراد' جو سب سے پہلے مکہ میں آکر مسلمان ہوئے۔

-1	ابوامامہؓ اسعد بن زرارہ	قبیلہ بنی نجار
-2	عوفؓ بن حرث	قبیلہ بنی نجار
-3	رافع بن مالک	قبیلہ زریق
-4	قطبہؓ بن عامر	قبیلہ بنی سلمہ
-5	عقبہؓ بن عامر	قبیلہ بنی حرام بن کعب

Marfat.com

-6	جابرؓ بن عبداللہ	قبیلہ بنی عباد بن عدی

بیعت عقبیٰ ثانی کے شرکاء کے نام

-1	اسیدؓ بن حضیر	بنی عبدالاشہل
-2	سلمہؓ بن سلامہ	بنی عبدالاشہل
-3	ابوالہیثم بن التیہان	بنی عبدالاشہل
-4	ظہیرؓ بن رافع	بنی حارثہ بن الحارث
-5	ابو بردہؓ بن دینار	بنی حارثہ بن الحارث
-6	سعدؓ بن خثیمہ	بنی حارثہ بن الحارث
-7	سعدؓ بن خثیمہ	بنی عمرو بن عوف
-8	رفاعہ بن عبدالمنذر	بنی عمرو بن عوف
-9	عبداللہؓ بن جبیر	بنی عمرو بن عوف
-10	ابن ثعلبہؓ	بنی عمرو بن عوف
-11	معنؓ بن عدی	بنی عمرو بن عوف
-12	ابو ایوبؓ خالد بن زید	خزرج بن الحارثہ
-13	معاذؓ بن الحارث	خزرج بن الحارثہ
-14	عوفؓ بن الحارث	خزرج بن الحارثہ
-15	معوذؓ بن الحارث	خزرج بن الحارثہ
-16	عمارہؓ بن حزم	خزرج بن الحارثہ
-17	اسعدؓ بن زرارہ	خزرج بن الحارثہ
-18	سہلؓ بن عتیک	بنی عمرو بن مبذول
-19	اوسؓ بن ثابت	بنی عمرو بن مالک
-20	ابو طلحہؓ	بنی عمرو بن مالک
-21	قیسؓ بن ابی صعصعہ	بنی مازن بن نجار
-22	عمروؓ بن غزیہ	بنی مازن بن نجار
-23	سعدؓ بن ربیع	الحارث بن خزرج
-24	خارجہؓ بن زید	الحارث بن خزرج
-25	عبداللہؓ بن رواحہ	الحارث بن خزرج

Marfat.com

26-	بشیرؓ بن سعد	الحارث بن خزرج
27-	عبداللہؓ بن زید	الحارث بن خزرج
28-	خلدؓ بن سعید	الحارث بن خزرج
29-	عقبہؓ بن عمرو	الحارث بن خزرج
30-	زیاد بن لبید	بنی بیاضہ بن عامر
31-	فردہؓ بن عامر	بنی بیاضہ بن عامر
32-	خالدؓ بن قیس	بنی بیاضہ بن عامر
33-	رافعؓ بن مالک	بنی عامر بن زریق
34-	ذکوانؓ بن قیس	بنی عامر بن زریق
35-	عبادہؓ بن قیس	بنی عامر بن زریق
36-	حارثؓ بن قیس	بنی عامر بن زریق
37-	ابراءؓ بن معرور	بنی سلمہ بن سعد
38-	بشرؓ بن البراء	بنی سلمہ بن سعد
39-	سنانؓ بن صیفی	بنی سلمہ بن سعد
40-	طفیلؓ بن نعمان	بنی سلمہ بن سعد
41-	حقل بن منذر	بنی سلمہ بن سعد
42-	یزیدؓ بن منذر	بنی سلمہ بن سعد
43-	مسعود بن یزید	بنی سلمہ بن سعد
44-	ضحاکؓ بن حارثہ	بنی سلمہ بن سعد
45-	جبارؓ بن صخر	بنی سلمہ بن سعد
46-	طفیلؓ بن مالک	بنی سلمہ بن سعد
47-	یزیدؓ بن خزام	بنی سلمہ بن سعد
48-	کعبؓ بن مالک	بنی سواد
49-	سلیمؓ بن عمرو	بنی غنم
50-	قطبہؓ بن عمرو	بنی غنم
51-	یزیدؓ بن عامر	بنی غنم
52-	ابو الیسرؓ	بنی غنم

Marfat.com

-53	صیفیؓ بن اسود	بنی غنم
-54	ثعلبہؓ بن عنمہ	بنی نابی بن عمرو
-55	عبسؓ بن عامر	بنی نابی بن عمرو
-56	عبداللہؓ بن انیس	بنی نابی بن عمرو
-57	خالدؓ بن عمرو	بنی نابی بن عمرو
-58	عبداللہؓ بن عمرو	بنی حرام بن کعب
-59	جابرؓ بن عبداللہ	بنی حرام بن کعب
-60	معاذ بن عمرو	بنی حرام بن کعب
-61	ثابتؓ بن الجذع	بنی حرام بن کعب
-62	عمیرؓ بن الحارث	بنی حرام بن کعب
-63	معاذؓ بن جبل	بنی حارم بن کعب
-64	اوسؓ بن عبادہ	بنی حرام بن کعب
-65	عبادہ بن صامت	عوف بن خزرج
-66	عباسؓ ابن عبادہ	عوف بن خزرج
-67	عمروؓ بن الحارث	عوف بن خزرج
-68	ابو عبدالرحمٰنؓ یزید بن ثعلبہ	عوف بن خزرج
-69	رفاعہؓ بن عمرو بن زید	بنی سلیم بن غنم
-70	مالکؓ بن ولید بن عبداللہ	بنی سلیم بن غنم
-71	سعدؓ بن عبادہ	بنی سعد بن کعب
-72	منذرؓ ابن کعب	بنی سعد کعب
-73	نسیبہؓ بنت کعب	بنی مازن بن بخار
-74	ام منیع اسماء بنت عمرو	بنو سلیمہ

☆

Marfat.com

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

"یہ خوب ہے!"

اور کنکریوں کا فرش بنوا دیا۔

☆

ہجرت کے دوسرے سال عتبہ بن ربیعہ اور دوسرے کفارِ مکہ ایک ہزار فوج لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوا حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے موقع کی نزاکت دیکھتے ہوئے صحابہؓ کو مشورہ کے لیے جمع کیا۔ مہاجرین سب ساتھ تھے۔ انہوں نے بڑے جوش سے رضامندی کا اظہار کیا۔ انصار سے پوچھا گیا تو حضرت مقدادؓ اور سعد بن عبادہؓ نے فرمایا ——— "یا رسول اللہ! خدا کی قسم اگر آپ حکم دیں تو ہم سمندروں میں کود پڑیں۔ ہم قومِ موسیٰ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو اور ہمیں آرام کرنے دو بلکہ ہم میدان جنگ میں آپؐ کے دائیں بائیں لڑیں گے۔

مسلمانوں کے جوش کا یہ عالم تھا کہ عمیر بن ابی وقاصؓ نے ایک کمسن بچے کو جب جنگ میں جانے سے روکا تو وہ رو پڑا۔ آخر حضور پاکؐ نے اسے اجازت دے دی۔

اس حق پرست فوج کی کل تعداد 313 تھی جس کے پاس سواری کے لیے 3 گھوڑے اور 70 اونٹ تھے۔ ہتھیار بھی پوری طرح موجود نہ تھے۔ صرف چند زنگ آلود تلواریں تھیں ورنہ اکثر کے پاس اونٹ کی ہڈی کے سوا کچھ نہ تھا۔

جنگ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پاکؐ کو اپنی رحمت سے فتح دی۔ دشمنوں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے۔

عرب کے دستور کے مطابق ضروری تھا کہ تمام قیدیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا یا آگ میں جلا دیا جاتا۔ مگر رحمتِ مجسّم رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فدیہ کے عوض اسیروں کو چھوڑ دیا۔

اس جنگ میں قریش کا غرور پاش پاش ہو گیا۔ ان کے نامی گرامی 70 سردار مارے گئے مسلمان شہداءؓ کی کل تعداد چودہ تھی!

☆

ایک موقع پر، جنگ بدر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سایہ میں بیٹھے تھے کہ حضرت جبریلؑ تشریف لائے اور کہا:

Marfat.com

"یا رسول اللہ! آپ سایہ میں ہیں اور صحابہؓ دھوپ میں۔"
(حضور سے اتنی سی بات کا گلہ اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے ہے کہ حقوق العباد کا کیا درجہ ہے!)

☆

غزوہ بدر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے چل کر بدر کے قریب آ کر شب باش ہوئے۔

آپؐ نے زبیرؓ بن العوام کو صحابہؓ کی ایک چھوٹی سی جمیعت کے ساتھ بدر کے ایک چشمۂ آب پر بھیجا۔ مسلمانوں کو قطعی اس بات کا علم نہ تھا کہ قریش ان کے مقابلے کو آ گئے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز ہی میں تھے کہ قریش کے بعض سقے بدر کے اس چشمہ پر پانی لینے آئے ان میں بنی الحجاج کا ایک حبشی غلام بھی تھا۔ اسے مسلمانوں کی اس جماعت نے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیرؓ کی قیادت میں چشمہ پر بھیجا تھا' گرفتار کر لیا۔ اس غلام کے باقی ساتھی بھاگ گئے مسلمان اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ آپؐ اس وقت خواب گاہ میں تشریف فرما تھے۔

انہوں نے اس غلام سے ابو سفیان اور اس کی جماعت کی خبر پوچھی کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ غلام ضرور اس کے ہمرائیوں میں سے ہے مگر اس نے بیان کیا کہ قریش کی ایسی جماعت جس میں فلاں فلاں قبیلے کے سردار ہیں' مقابلہ پر آئی ہے۔ (یہ غلام عقبہ بن ابی معیط کا تھا اور یہ بات وہ صحیح بیان کر رہا تھا مگر چونکہ مسلمانوں کو یہ اطلاع بہت ہی ناگوار تھی۔ وہ اسے باور ہی نہ کرتے تھے کیونکہ اس وقت ان کا کوئی مطمع نظر اگر تھا تو صرف ابو سفیان' ان کا تجارتی قافلہ اور جماعت تھی۔

اس سوال و جواب کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مصروف تھے۔ رکوع و سجود کر رہے تھے اور جو کچھ اس غلام کے ساتھ ہو رہا تھا اس سے باخبر تھے۔ اب جب وہ غلام مسلمانوں سے یہ کہتا کہ "قریش آ گئے ہیں" —— تو وہ اس کی تکذیب کرتے اسے مارتے اور کہتے تو ہم سے ابو سفیان اور اس کے تجارتی قافلے کو چھپا رہا ہے۔" اس پر غلام ان کی مار کے خوف سے ابو سفیان اور اس کے تجارتی قافلے کا اقرار کر لیتا حالانکہ اسے اس کے بارے میں قطعی کوئی علم نہیں تھا کہ

Marfat.com

ابو سفیان کا قافلہ کہاں ہے اور کہاں نہیں؟ حقیقت حال تو یہ تھی قافلہ ان سے دور بیت السفل میں پہنچ چکا تھا۔

جب وہ یہ کہتا کہ قریش تمہارے مقابلے کو آئے ہیں "——تو مسلمان اسے مارنے لگتے اور اگر وہ کہتا کہ "یہ ابوسفیان ہے "——تو اسے چھوڑ دیتے۔

ان کی اس حرکت پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہا نہ گیا وہ نماز ختم کر کے پلٹے اور چونکہ آپؐ اس غلام کی خبر سن چکے تھے اس لیے اپؐ نے ان سے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب وہ سچ بولتا ہے تم اسے مارتے ہو اور جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔"

صحابہؓ نے عرض کی——"یہ ہم سے کہہ رہا ہے کہ قریش آ گئے ہیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"بالکل صحیح کہتا ہے۔ بے شک قریش اپنے قافلہ کو بچانے کی خاطر آ چکے ہیں۔"

اس کے بعد آپؐ نے غلام کو اپنے پاس بلا کر اس سے تمام واقعہ دریافت فرمایا۔——اس نے کہا——"قریش ہیں ابو سفیان کی مجھے کوئی خبر نہیں۔"

آپؐ نے پوچھا:

"ان کی تعداد کیا ہے؟

اس نے عرض کیا——"صحیح تعداد تو میں جانتا نہیں۔ البتہ ہیں وہ کثیر تعداد میں۔"

اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:

"کل اول کس نے ان کو کھانا دیا تھا؟"

غلام نے کسی کا نام لیا

آپؐ نے فرمایا:

کتنے اونٹ اس نے دعوت کے لیے ذبح کیے تھے؟"

اس نے عرض کیا——"نو 9"

آپؐ نے پوچھا:

"پھر کل دوسرے وقت کس نے ان کی ضیافت کی؟"

Marfat.com

اس نے نام بتایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ذبح کرنے والے اونٹوں کی تعداد پوچھی تو اب کی بار اس غلام نے اس کی تعداد دس بتائی۔ اس پر آپ نے فرمایا:

دشمن کی تعداد نو سو سے ایک ہزار ہے۔"

حقیقت بھی یہی تھی کہ اس جنگ میں قریش کی تعداد 950 تھی۔

☆

غزوۂ بدر میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا:

"ابوجہل کو تلاش کرو۔ اگر تم اسے مقتولین میں تلاش نہ کر سکو تو اس کے گھٹنے کے نشان زخم کو دیکھنا ——— ایک مرتبہ میں اور وہ جب ہم دونوں لڑکپن میں تھے تو عبداللہ بن جدعان کی دعوت میں گئے تھے۔ مین اس سے ذرا دبلا تھا۔ میں نے اسے دھکا دیا۔ وہ گھٹنے کے بل گرا اور اس کے گھٹنے میں ایسی خراش لگی کہ اس کا نشان ہمیشہ کو رہ گیا۔"

چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اسے مقتولین میں تلاش کر لیا وہ بالکل لب دم تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کی گردن پر اپنی پاؤں رکھ دیا۔

اس نے کہا ——— "اس میں ذلت کیا ہوئی۔ میں تو اس شخص کا بدلہ لینے آیا تھا جسے تم نے قتل کر دیا تھا۔ اچھا بتاؤ۔ فتح کس کی ہوئی؟"

حضرت عبداللہ بن مسعود نے اسے جواب دیا ——— "اللہ اور اس کے رسولؐ کو فتح ہوئی۔"

پھر وہ فرعونِ مکہ بولا ——— "بھیڑوں کو چرانے والے! تو بہت اونچی جگہ چڑھا ہے۔"

(یہ اس نے انصار پر طنز کیا تھا)۔

اس کی اس بات پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سر کاٹا اور نبی کریمؐ کے سامنے رکھتے ہوئے عرض کیا ——— یا رسولؐ اللہ! یہ دشمن خدا، ابوجہل کا سر ہے۔"

اس کے ساتھ ہی آپؐ نے اللہ کی حمد بیان کی۔

غزوہ بدر کے بعد

اپنے شہداءؓ کو سپرد خاک کرنے کے بعد دشمن کی لاشوں کو بھی رسول کریمؐ نے

Marfat.com

پاس ہی کے ایک پرانے وسیع کنویں (قلیب) میں دفن کروا دیا۔

واپسی سے قبل آپ پہاڑی پر سے اترتے ہوئے اس گڑھے کے قریب تشریف لے گئے جس میں رؤسائے قریش دفن کیے گئے تھا اور پھر ان میں سے ایک ایک کا نام لے کر پکارا اور فرمایا:

"کیا تم نے اس وعدے کو حق پایا۔ جو خدا نے میرے ذریعے تم سے کیا تھا — تحقیق میں نے تو اس وعدے کو حق پایا۔ جو خدا نے میرے ذریعے تم سے کیا تھا۔"

"اے اہل قلیب!

تم اپنے نبیؐ کے بہت برے رشتہ دار بنے۔ تم نے مجھے جھٹلایا۔ اور دوسروں نے میریؐ تصدیق کی۔ تم نے مجھے میرے وطن سے نکالا اور دوسروں نے مجھےؐ پناہ دی۔ تم نے میرے ساتھ قتال کیا اور دوسروں نے میرےؐ ساتھ نصرت کی۔"

لوگوں نے عرض کیا — یا رسول اللہ! یہ تو مر چکے ہیں۔ اب آپ ان سے باتیں کیوں کر رہے ہیں؟"

آپؐ نے فرمایا:

"قسم ہے اس اللہ کی جس کے دست قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ یہ لوگ ان باتوں کو تم سے بھی زیادہ سننے والے ہیں لیکن فرق (صرف یہ ہے کہ) یہ ان کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔"

غزوہ بدر میں مہاجرین میں سے جو افراد شامل ہوئے:

بنو ہاشم

1- حضرت محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) بن عبداللہ
2- حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب
3- حضرت علیؓ ابن ابی طالب
4- حضرت زیدؓ حارثہ (جن پر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انعام فرمایا تھا)
5- انسؓ (حبشی)۔ رسول پاکؐ کے آزاد کردہ غلام۔
6- ابو کبشہ (یہ بھی آزاد کردہ غلاموں میں سے تھے اور فارسی النسل تھے)۔
7- ابو مرثد کناز بن حصنؓ (کنار بن حصین)۔
8- مرثد بن ابی مرثدؓ

Marfat.com

9- عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب

10- الطفیل بن الحارثؓ

11- الحصین بن الحارثؓ

12- مسطحؓ (عوف بن اثاثہ بن عباد بن المطلب)

بنو عبد شمس

1- عثمانؓ بن عفان۔ (آپ اپنی بیوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کے پاس تیمارداری کے لیے رہ گئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنیمت میں سے انہیں حصہ دیا۔

انہوں نے عرض کیا——"یا رسول اللہ! میرا اجر۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اجرک——(ہاں) تمہارا اجر بھی ثابت ہے۔"

2- ابوحذیفہ بن عتبہؓ (آپ کا نام مشیم بھی لکھا جاتا ہے)

3- حضرت سالمؓ (ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام)

4- حضرت صبیحؓ (یہ ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس کے آزاد کردہ غلام تھے)

بنو اسد بن خزیم

1- عبداللہ بن جحشؓ

2- عکاشہ بن محصنؓ

3- شجاعؓ بن وہب

4- عقبہؓ بن وہب

5- یزیدؓ بن رقیس

6- ابوسنانؓ بن محصن بن حرثان

7- سنانؓ بن ابی سنانؓ

8- محرزؓ بن نضلہ

9- ربیعہ بن اکثم

Marfat.com

بنو کبیر کے حلیف اور بنی نوفل

1- مالکؓ بن عمرو

2- مدلج بن عمرو (مدلاخ بن عمرو)

3- ثقفؓ بن عمرو

4- عتبہؓ بن غزوان

5- خبابؓ (عتبہ بن غزواں کے آزاد کردہ)

بنی اسد بن عبدالعزیٰ

1- زبیرؓ بن العوام بن خویلہ بن اسد

2- حاطبؓ بن ابی بلتعہ

3- سعدؓ (حاطبؓ کے آزاد کردہ)

بنی عبدالدار بن قصیّ

1- مصعبؓ بن عمیر

2- سویبطؓ بن سعد

بنی زہرہ

1- عبدالرحمٰنؓ بن عوف

2- سعدؓ بن ابی وقاص

3- عمیرؓ بن ابی وقاص

4- مقداد بن عمرو

5- عبداللہؓ بن مسعود

6- مسعودؓ بن ربیعہ

7- ذوالشمالینؓ بن عبد عمرو (انہیں ذوالشمالین اس لیے کہا جاتا تھا کہ یہ بائیں ہاتھ سے کام کرتے تھے۔ ان کا نام عمیرؓ تھا۔)

8- خبابؓ بن الارث

بن تیم بن مرّہ

1- حضرت ابوبکرؓ بن ابی قحافہ (آپ کا نام عتیق بن عثمان (ابی قحافہ) تھا ابن

Marfat.com

ہشام' عبداللہ نام اور عتیق لقب بتاتا ہے)۔

2 حضرت بلالؓ بن رباح (آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔)

3- عامرؓ بن فہیرہ۔

4- صہیبؓ بن سنان

5- طلحہؓ بن عبیداللہ (یہ شام کے رہنے والے تھے۔ بدر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واپسی کے بعد آئے اور آپ سے گفتگو کی تو آپ نے انہیں بھی غنیمتِ بدر میں سے حصہ عنایت فرمایا۔

انہوں نے عرض کی ——— "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے بھی اجر ملے گا؟"

آپؐ نے فرمایا:

"ہاں۔ تمہارا اجر بھی ثابت ہے۔"

بنی مخزوم

1- ابوسلمہؓ بن عبدالاسد

2- شماسؓ بن عثمان (ان کا نام شماس اس وجہ سے پڑ گیا کہ شماس زمانۂ جاہلیت میں مکہ آیا اور بہت خوبصورت تھا لوگ اس کی خوبصورتی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ عتبہ بن ربیعہ نے (جو شماس کا ماموں تھا) کہا کہ میں تمہارے سامنے اس سے زیادہ خوبصورت شماس لاتا ہوں۔ وہ اپنے بھانجے عثمان بن عثمان کو لائے تو ان کا نام شماس مشہور ہو گیا)۔

3 ارقمؓ بن ابی الارقم

4 عمارؓ بن یاسر

5 معتبؓ بن عوف

بنی عدی بن کعب

1 عمرؓ بن خطاب

2- زیدؓ بن خطاب

1 حضرت مہجعؓ (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام۔ آپ یمن والوں میں سے تھے۔ بدر کے روز دونوں صفوں کے درمیان مسلمانوں میں سے جو سب سے پہلے شہید

Marfat.com

ہوئے وہ یہی تھے انہیں تیر لگا تھا)۔

4- عمروؓ بن سراقہ

5- عبداللہؓ سراقہ

6- واقدؓ بن عبداللہ

7- خولیؓ بن ابی خولی

8- مالکؓ بن ابی خولیؓ

9- عامرؓ بن ربیعہ

10- عامرؓ بن البکیر

11- عاقلؓ بن البکیر

12- خالدؓ بن البکیر

13- ایاسؓ بن البکیر

14- سعیدؓ بن زید (انہوں نے بھی شام سے واپسی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مالِ غنیمت میں حصہ پایا تھا)۔

بنی جمح اور بنی سہم

1- عثمانؓ بن مظعون

2- سائب بن مظعون

3- قدامتہ بن مظعون

4- عبداللہؓ بن مظعون

5- معمرؓ بن الحارث۔

6- خنیسؓ بن حذافہ

بنی مالک بن حسل

1- ابو سبرہ بن بورہمؓ

2- عبداللہ بن محترمہؓ

3- عبداللہ بن سہیلؓ (یہ اپنے باپ سہیل بن عمرو کے ساتھ نکلے تھے جب لوگ بدر میں آکر اترے تو یہ بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ

Marfat.com

گئے اور آپ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک رہے)۔

4- عمیرؓ بن عوف (سہیل بن عمرو کے آزاد کردہ)

5- سعدؓ بن خولہ

بنی حارث بن فہر

1- ابو عبیدہؓ بن الجراح

2- عمروؓ بن الحارث

3- سہیل بن وہب

4- صفوانؓ بن وہب

5- عمروؓ بن ابی سرح

6- وہبؓ بن ابی سرح

7- حاطبؓ بن عمرو

8- عیاضؓ بن ابی زہیر

قبیلہ اوس کے وہ مسلمان!

جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے!

بنی عبدالاشہل

1- سعدؓ بن معاذ بن النعمان

2- عمروؓ بن معاذ بن النعمان

3- الحارثؓ بن اوس بن معاذ بن النعمان

4- الحارث بن انس

5- سعدؓ بن زید

6- سلمہؓ بن سلامہ

7- عبادؓ بن بشر

8- سلمہؓ بن ثابت بن رقش

9- رافعؓ بن یزید

10- الحارث بن خزامہ

11- محمدؓ بن مسلمہ

12- سلمہؓ بن اسلم

Marfat.com

13- ابوالہیثمؓ بن التیہان

14- عبیدؓ بن التیہان

بنی سواد اور بنی رزاح

1- قتادہؓ بن النعمان

2- عبیدؓ بن اوس (یہ وہ ہیں جنہیں مقرّن کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے بدر کے روز چار قیدیوں کو ایک جگہ کر دیا تھا اور انہیں نے اس روز عقیل بن ابو طالب کو گرفتار کیا تھا)۔

3- نصرؓ بن الحارث

4- معتبؓ بن عبد

5- عبداللہؓ بن طارق (یہ بنی بلی میں سے تھے)۔

بنی حارثہ اور بنی ضبیعہ

1- مسعودؓ بن سعد

2- ابو عبس بن جبر

3- ابو بردہؓ بن نیار

4- عاصمؓ بن ثابت

5- معتبؓ بن قشیر

6- ابوؓ بن الازعر

7- عمروؓ بن معبد (عمیر بن معبد)

8- سہلؓ بن حنیف

بنی امیہ بن زید

1- مبشرؓ بن عبدالمنذر

2- رفاعہ بن عبدالمنذر

3- سعدؓ بن عبید

4- عویمؓ بن ساعدہ

5- رافع بن عنجرہ (عنجرہ ان کی والدہ تھیں)

6- عبیدہ بن ابی لبید

Marfat.com

7- ثعلبہؓ بن حاطب

8- ابو البابہؓ بن عبدالمنذر

9- الحارثؓ بن حاطب

آخری دو اصحابؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے۔ آپؐ نے ان دونوں کو واپس فرما دیا تھا۔ ابو البابہؓ کو مدینہ پر امیر مقرر فرمایا تھا اور اصحابؓ بدر کے ساتھ ان دونوں کو دو حصے عنایت فرمائے تھے۔

بنی عبید بن زید بن مالک

1- انیسؓ بن قتادہ

2- معنؓ بن عدی

3- ثابتؓ بن اقرم

4- عبداللہؓ بن سلمہ

5- زیدؓ بن اسلم

6- البعیؓ بن رافع

7- عاصمؓ بن عدی

بنی ثعلبہ بن عمرو

1- عبداللہؓ بن جبیر

2- عاصمؓ بن قیس

3- ابو ضیاحؓ بن ثابت

4- ابو جنہؓ (یہ ابو ضیاحؓ کے بھائی تھے)

5- سالمؓ بن عمیر

6- الحارثؓ بن النعمان

7- خوات بن جبیر

بنی جحجبا

1- منذرؓ بن محمد

2- ابو عقیلؓ بن عبداللہ

بنی غنم بن السلم

1- سعدؓ بن خثیمہ

Marfat.com

2- منذرؓ بن قدامہ

3- مالکؓ بن قدامہ

4- الحارث بن عرفجہ

5- تمیمؓ (آپ سعد بن خثیمہ کے آزاد کردہ تھے)۔

بنی معاویہ بن مالک

1- جبرؓ بن عتیک

2- مالکؓ بن حمیلہ

3- النعمانؓ بن عصر

اوس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں جو شریک رہے اور جنہیں آپؐ نے حصہ و اجر عطا فرمایا' وہ 61 آدمی تھے۔

غزوہ بدر میں——

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے شریک ہونے والے مجاہدین جو قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے:

بنی امراء القیس

1- خارجہؓ بن زید

2- سعدؓ بن ربیع

3- عبداللہؓ بن رواحہ

4- خلدؓ بن سوید

بنی زید اور بنی عدی و بنی کعب

1- بشیرؓ بن سعد

2- سماکؓ بن سعد

3- سبیعؓ بن قیس

4- عبادؓ بن قیس

5- عبداللہ بن عبس

بنی احمر بنی جشم بنی زید

1- یزیدؓ بن الحارث ان کو ابن فسحم بھی [illegible]

Marfat.com

2- نجیب بن اساف

3- عبداللہؓ بن زید

4- حریثؓ بن زید (سفیان بن بشیر یا نسر کے بارے میں بھی، شرکتِ بدر کا دعوی کیا گیا ہے)۔

بنی جدارا اور بنی الجبر

1- تمیمؓ بن یمار

2- عبداللہؓ بن عمیر

3- زید بن المزین

4- عبداللہؓ بن عرقط

5- عبداللہؓ بن ربیع

بنی عون و بنی جزء

1- سالم بن غنم (الحبلی)- یہ پیٹ بڑا ہونے کے سبب الحبلی مشہور ہوا۔

2- عبداللہ بن ابی مالک بن الحارث بن عبید ——— (جو ابن سلول کے نام سے مشہور تھا۔ سلول ایک عورت تھی جو ابی کی ماں تھی)۔

3- اوسؓ بن خولی

4- زیدؓ بن ودیعہ

5- عتبہؓ بن وہب

6- رفاعہؓ بن عمرو

7- ابو حمیفہؓ معبد بن عباد

8- عامرؓ بن سلمہ

9- عامرؓ بن البکیر

بنی سالم بنی اصرام بنی رعو

1- نوفلؓ بن عبداللہ بن فضلہ

2- عبادہؓ بن الصامت

3- اوسؓ بن الصامت

4- النعمانؓ بن مالک (انہیں نوفل بھی کہا جاتا تھا)

Marfat.com

بنی قریوش بنی مرضخہ بنی لوذان

1- ثابتؓ بن ہزال
2- ابن سالمؓ
3- مالکؓ بن الدخشم
4- ربیع بن ایاس
5- ورقہ بن ایاس
6- عمروؓ بن ایاس (یمن والے)

بنی غصینہ

1- المجذرؓ بن زیاد
2- عبادہؓ بن الخشخاس
3- نمابؓ بن ثعلبہ
4- عبدؓاللہ بن ثعلبہ

بنی ساعدہ' بنی بری' بنی طریف

1- ابو دجانہؓ (سماک) بن اورس بن خرشہ
2- المنذرؓ بن عمرو یا المنذرؓ بن خنیس
3- ابواسد مالکؓ بن ربیعہ بن البدی
4- مالکؓ بن مسعود

جھینہ

1- کعبؓ بن حمار بن ثعلبہ
2- ضمرہؓ
3- زیادؓ
4- یسیسؓ
5- عبداللہؓ بن عامر

بنی جشم

1- خراش بن الیمہ
2- الحبابؓ بن المنذر
3- عمیرؓ بن الحمام

Marfat.com

4- عبداللہؓ بن عمرو

5- معاذؓ بن عمرو بن الجموح

6- معوذؓ بن عمرو

7- خلادؓ بن عمرو

8- عتبہؓ بن عامر

9- حبیب بن اسود (عتبہ بن عامر کے آزاد کردہ)

10- ثابتؓ بن ثعلبہ

11- نمیرؓ بن الحارث

بنی عبید

1- بشرؓ بن البراء بن معرور

2- الطفیلؓ بن مالک بن خنساء

3- الطفیلؓ بن النعمان بن خنساء

4- سنانؓ صیفی

5- عبداللہ بن الجد بن قیس

6- عتبہؓ بن عبداللہ

7- جبارؓ بن صخر

8- خارجہؓ بن حمیر

9- عبداللہؓ بن حمیر

بنی خُناس

1- یزید بن المنذر

2- متصلؓ بن المنذر

3- عبداللہؓ بن النعمان

4- یضحاکؓ بن حارثہ

5- سوادؓ بن زریق

6- معبدؓ بن قیس

7- عبداللہؓ بن قیس

بنی نعمان اور بنی سواد

1- عبداللہؓ بن عبدمناف

Marfat.com

2- جابرؓ بن عبداللہ

3- خلیدہؓ بن قیس

4- النعمانؓ بن سنان (خلیدہؓ بن قیس کے آزاد کردہ)۔

5- ابو المنذرؓ یزید بن عامر

6- سلیمؓ بن عمرو بن حدیدہ

7- قطبہؓ بن عامر بن حدیدہ

8- سلیمؓ بن عمرو کے آزاد کردہ: عنترہؓ

بنی عدی بن نابی

1- عبسؓ بن عامر بن عدی

2- ثعلبہؓ بن غنمہ بن عدی

3- ابوالیسرؓ کعب بن عمرو

4- سہلؓ بن قیس

5- عمروؓ بن طلق

6- معاذؓ بن جبل بن عمرو بن اوس

جن لوگوں نے بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا وہ معاذؓ بن جبل' عبداللہ بن انیس' اور ثعلبہ بن غنمہ تھے۔ یہ سب کے سب بنی سواد بن غنم میں سے تھے۔

بنی زریق

1- قیسؓ بن محصن بن خالد

2- ابو خالد الحارثؓ بن قیس

3- جبیرؓ بن ایاس

4- ابو عبادہ سعدؓ بن عثمان بن خلدہ

5- عقبہؓ بن عثمان

6- ذکوانؓ بن عبد قیس

7- مسعودؓ بن خلدہ بن عامر بن مخلد

بنی خالد' بنی خلدہ

1- عبادہؓ بن قیس

2- اسعدؓ بن یزید

Marfat.com

3- الفاکہؓ بن بشر

4- معاذؓ بن ماعص

5- عایذؓ بن ماعص

6- مسعودؓ بن سعد بن قیس

بنی عجلان' بنی بیاضہ

1- رفاعہؓ بن رافع بن مالک بن العجلان

2- خلادؓ بن رافع

3- عبیدؓ بن زید

4- زیادؓ بن لبید

5- فروہؓ بن عمرو

6- خالدؓ بن قیس

7- رجیلہؓ بن ثعلبہ

8- عطیہؓ بن نوہرہ

9- خلیفہ بن عدی (بعض نے علیفہ کہا ہے)۔

بنی حبیب' بنی ثعلبہ بنی عیمرہ' بنی عمرو

1- رافعؓ بن المعلا بن سوذان

2- ابو ایوب خالدؓ بن زید

3- ثابتؓ بن خالد

4- عمارہؓ بن حزم

5- سراقہؓ بن کعب

بنی عبید بن ثعلبہ بنی عائذ

1- حارثہؓ بن النعمان

2- سلیمؓ بن قیس بن فہد

3- سہیلؓ بن رافع

4- عدیؓ بن ابی الرغباء

بنی زید بن ثعلبہ اور بنی سواد

1- مسعودؓ بن اوس

Marfat.com

2- ابو خزیمہؓ بن اوس
3- رافعؓ بن الحارث
4- بنی سواد بن مالک بن غنم میں سے دس 10 آدمی۔
4- عوفؓ
5- معوذؓ
6- معاذؓ (یہ دونوں الحارث بن رفاعہ بن سواد کے بیٹے کے بطن سے تھے)۔
7- النعمانؓ بن عمرو
8- عامرؓ بن مخلد
9- عبداللہؓ بن قیس
10- بن عصیمہؓ (بنی اشجع کے حلیف)
11- ودیعہؓ بن عمر
12- ابو الحمراء (حارث بن عزاء کے آزاد کردہ)۔
13- ثابت بن عمرو

بنی عامر، بنی عمرو بن مالک

1- ثعلبہؓ بن عمرو
2- سہلؓ بن عتیک
3- الحارثؓ بن الصمہ بن عمرو
4- ابیؓ بن کعب بن قیس
5- انسؓ بن معاذ بن انس بن قیس

بنی عدی بن عمرو

1- اوسؓ بن ثابت
2- ابو شیخؓ بن ابی ثابت (احسان بن ثابتؓ کے بھائی)
3- ابو طلحہؓ زید بن سہیل
4- حارثہؓ بن سراقہ
5- عمروؓ بن ثعلبہ
6- سلیطؓ بن قیس
7- ابو سلیطؓ (اسیرہ بن عمرو)
8- ثابتؓ بن خنساء

Marfat.com

9- عامرؓ بن امیہ

10- المجذرؓ بن عامر بن مالک

11- سوادؓ بن غریہ

بنی حرام، بنی مازن

1- ابو زید قیس بن سکن

2- ابو الاعورؓ بن الحارث بن ظالم

3- سلیمؓ بن ملحان

4- حرامؓ بن ملحان

5- قیسؓ بن صعصعہ

6- عبداللہؓ بن کعب

7- عصیمہؓ

بنی خنساء بنی ثعلبہ بنی دینار

1- ابو داؤد عمیرؓ بن عامر

2- سراقہؓ بن عمرو

3- قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ

4- النعمان بن عبد عمرو بن مسعود

5- الضحاکؓ بن عبد عمرو بن مسعود

6- سلیمؓ بن الحارث

7- جابرؓ خالدؓ بن عبدالاشہل بن حارثہ

بنی قیس

1- کعبؓ بن زید بن قیس

2- بجیرؓ بن ابی الجبیر

بنی الخزرج میں سے بدر میں جو لوگ حاضر تھے وہ جملہ 170- آدمی تھے۔ ابن ہشام نے کہا ـــــــ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ بنی خزرج میں سے جو اصحاب، بدر میں حاضر تھے ان میں

بنی العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج کے:

1- عتبانؓ بن مالک بن عمرو بن العجلان

Marfat.com

2- ملیل بن دبرہ بن خالد بن العجلان

3- عصبہ بن الحصین بن دوبرہ بن خالد بن العجلان

اور ———

بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب، بن جشم بن الخزرج کی شاخ بنی زریق کے:

1- ہلال بن لوفان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب ——— بھی تھے!

ابن اسحٰق نے کہا ہے:

"غرض جملہ مسلمان، مہاجرین و انصار جو بدر میں حاضر تھے اور جنہیں حصہ اور اجر عطا فرمایا گیا وہ سب 314 آدمی تھے۔ مہاجرین میں سے 83، اوس میں سے 161 اور خزرج میں سے 170-"

Marfat.com

شہدائے بدر

1- مہجعؓ بن صالح

قوم عک سے تھے۔ عمر فاروقؓ کے آزاد کردہ غلام جو سب سے پہلے شہید ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو درج ذیل خطاب دیا۔

یومئذ مهجع سید الشهداء

یہ اسلام ہی کی فیاضی اور مساوات ہے کہ غلام بھی ہادیؐ اسلام کی مبارک زبان سے سیدا لشہداء کا خطاب حاصل کرلیتا ہے!

2- عبیدہؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصیؓ

قریش المطلبی۔ ابو الحارث یا ابو معاویہ کنیت۔ 63 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ سب سے پہلے اسلامی سریہ کے سردار یہی بنائے گئے تھے۔

3- عمیرؓ بن ابو وقاص (مالک) بن اہیب بن عبد مناف

قرشی الزہری۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور العشرۃ مبشرہ کے برادر خورد ہیں۔ 16 سال کی عمر تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بوجہ صغر سنی واپس کرنا چاہا تو یہ رو پڑے۔ اس پر اجازت دے دی گئی لڑے اور خنداں خنداں روضہ رضواں کو سدھارے۔

4- عاقلؓ بن بکیربن عبدیالیل

لیثی۔ ان کے بھائی خالدؓ کا نام شہدائے رجیع میں ہے۔

5- عمیرؓ بن عبد عمیر بن نضلہ

ذوا لشمالین لقب۔ ابو محمد کنیت حلیف بنو زہرہ۔

6- عوفؓ یا(عوذ) بن عفراء

انصاری بخاری۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے۔ والد کا نام حارث ہے۔

7- معوذؓ بن عفراء

عوف بن عفراء کے برادرِ شفیق۔

8- حارثؓ (یا حارثہ) بن سراقہ بن حارث

ان کی والدہ انس بن مالک کی پھوپھی ہیں۔ حلق پر تیر لگا تھا۔

Marfat.com

9- یزید بن حارث (یا حرث) بن قیس بن مالک

انصاری بخاری۔ مواخات میں ذی الشمالین۔

10- رافعؓ بن معلی بن لوذان

انصاری۔

11- عمیرؓ بن حمام بن جموح بن زید بن حرام

انصاری السلمی۔ حضرت عبیدہؓ کے ساتھ بھائی چارہ تھا۔ دونوں ایک ہی میدان میں سرخرو ہو کر رونق افروز جنت ہوئے۔

12- عمارؓ بن زیاد بن سکن بن رافع

انصاری الاشہلی۔

13- سعدؓ بن خشیمہ الانصاری الاوسی

نقیبِ محمدیؐ تھے۔ باپ نے کہا: " تم ٹھہرو۔ میں جاتا ہوں۔ " انہوں نے کہا: " بابا! مجھے جنت میں جانے سے نہ روکو۔ "

ابو عبداللہ کنیت۔ سعد الخیر لقب تھا۔

14- اللبشرؓ بن عبد المنذر بن زبیر بن زید

الانصاری الاوسی!

Marfat.com

غزوہ بدر میں قتل ہونے والے کفار قریش

کفار قریش	جن کے ہاتھوں قتل ہوئے!
1- حنظلہ بن ابی سفیان	رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زیدؓ بن حارث
2- الحارث بن الحضرمی	عمارؓ بن یاسر
3- عامر بن الحضرمی	النعمانؓ بن عصر
4- عمیر بن ابی عمیر	ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ
5- اس کا بیٹا	ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ
6- عبیدہ بن سعید	زبیرؓ بن عوام
7- العاص بن سعید	علیؓ ابن ابی طالب
8- عقبہ بن ابی معیط	عاصمؓ بن ابی ثابت (حالت اسیری میں) بعض کے خیال میں علیؓ ابن ابی طالب۔
9- عقبہ بن ربیعہ بن عبد شمس	عبیدہؓ بن الحارث بن عبدالمطلب۔ ابن ہشام نے کہا "حمزہؓ اور علیؓ نے مل کر قتل کیا۔"
10- شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس	حمزہؓ بن عبدالمطلب
11- ولید بن عتبہ بن ربیعہ	حمزہؓ بن عبدالمطلب
12- عامر بن عبداللہ	علیؓ بن ابی طالب

بنی نوفل اور بنی اسد

1- الحارث بن عامر	خبیبؓ بن اساف
2- طعیمہ بن عدی	علیؓ ابن ابی طالب۔ بعض کے مطابق حمزہ بن عبدالمطلب
3- زمعہ بن الاسود	حضرت ثابت بن الجزعؓ۔ بعض کہتے ہیں حمزہؓ، علیؓ اور ثابتؓ نے مل کر قتل کیا۔
4- الحارث بن زمعہ	عمار بن یاسرؓ
5- عقیل بن الاسود	حمزہؓ اور علی نے مل کر قتل کیا۔
6- ابو البختری العاص	المجذر بن زیاد۔
7- نوفل بن خویلد بن اسد	علیؓ ابن طالب نے اسے قتل کیا

Marfat.com

اسی کا نام ابن العدویہ بن خزاعہ تھا۔ اسی نے ابوبکرؓ اور طلحہؓ بن عبیداللہؓ کو اختیارِ اسلام کے وقت ایک ہی رسی میں باندھ دیا تھا۔ اسی لیے ان دونوں کا نام قرینین (ایک دوسرے سے ملا کر باندھے ہوئے) پڑ گیا تھا۔ یہ شخص قریش کے شیاطین میں سے تھا۔

بنی عبد الدار اور بنی تیم

-1	النصر بن الحارث	علیؓ ابن ابی طالب نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے قتل کیا۔
-2	زید بن ملیص	بلالؓ بن رباح اور زیدؓ نے قتل کیا۔
-3	عمیر بن عثمان	علیؓ ابن طالب، بعض عبدالرحمٰن بن عوف کا نام بھی لیتے ہیں۔
-4	عثمان بن مالک	صہیب بن منان۔

بنی مخزوم

-1	ابو جہل بن ہشام (عمرو بن ہشام)	معاذؓ بن عمرو بن الجموع نے اس کا پاؤں کاٹ ڈالا۔ عکرمہ بن ابو جہل نے معاذؓ پر وار کر کے ان کا ہاتھ الگ کر دیا۔ عکرمہ بن ابی جہل نے معاذؓ کے وار کے بعد معوذؓ بن عزاء نے زبردست ضرب لگا کر ابو جہل کو زمین پر گرا دیا اور اسے اس حال میں چھوڑ دیا کہ اس میں کچھ جان باقی تھی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ابو جہل کو مقتولوں میں تلاش کرو تو عبداللہ بن مسعودؓ نے ابوجہل کا کام تمام کر کے اس کا سر کاٹ لیا۔ یہ شیطانِ مکہ کہلاتا تھا۔
-2	العاص بن ہشام	عمرؓ بن خطاب

Marfat.com

3-	یزید بن عبد اللہ	عمار بن یاسرؓ
4-	ابو مسافع الاشعری	ابو دجانہؓ الساعدی
5-	حرملہ بن عمرو	علیؓ ابن ابی طالب
6-	مسعود بن ابی امیہ	علیؓ ابن ابی طالب
7-	ابو قیس بن الولید بن مغیرہ	حمزہؓ بن عبد المطلب یا علیؓ ابن ابی طالبؓ۔
8-	ابو قیس بن الفاکہ بن مغیرہ	علیؓ ابن ابی طالب
9-	رفاعہ بن ابی رفاعہ	سعدؓ بن الربیع
10-	المنذر بن ابی رفاعہ	معنؓ بن عدیؓ
11-	عبداللہ بن المنذر	علیؓ بن ابی طالب
12-	السائب بن ابی السائب	ابن ہشام نے کہا ہے کہ سائب بن ابی السائب بن ابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک تھا جس کے متعلق آپؐ کی حدیث ہے "السائب بہترین شریک ہے نہ وہ اصرار کرتا ہے نہ وہ جھگڑتا ہے۔ اس نے اسلام اختیار کیا۔ وہ اسلام میں بھی بہتر تھا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔" ابن ہشام الزہری نے عبید اللہ بن عبداللہ عتبہ سے ابن عباس کی روایت کا ذکر کیاہے کہ "السائب بن ابی السائب ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے قریش میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور آپؐ نے انہیں الجعرانہ کے روز حنین کی غنیمت میں سے عطا بھی فرمایا تھا۔" ابن ہشام نے کہا۔ ابن اسحٰق کے سوا اوروں نے بھی بعض نے بیان کیا ہے کہ اسے الزبیر العوامؓ نے بھی نقل کیا۔

Marfat.com

13- الاسود بن عبدالاسد	حمزہؓ بن عبدالمطلب
14- حاجب بن السائب	علیؓ ابن ابی طالب
15- عویر بن السائب	نعمانؓ بن مالک القوقلی
16- عمرو بن سفیان (بنی طے)	یزیدؓ بن رتیش
17- جابر بن سفیان (بنی طے)	ابو بردہؓ

بنی سہم

1- منبہ بن الحجاج	ابو الیسرؓ
2- اساس بن منبہ بن الحجاج	علیؓ ابن ابی طالب
3- بنیہ بن الحجاج بن عامر	حمزہ بن عبد المطلب اور سعدؓ بن وقاص اور علیؓ ابن ابی طالب۔ بعض نعمانؓ بن مالک اور بعض ابو دجانہؓ کا نام لیتے ہیں۔
4- عاصم بن عوف	ابو الیسرؓ

بنی جمح

1- امیہ بن وہب	بنی مازن کے ایک انصاری نے قتل کیا۔
2- علی بن امیہ بن خلف بن وہب	عمار بن یاسرؓ
3- اوس بن معیر	علیؓ ابن ابی طالب۔ بعض نے کہا ہے کہ اسے الحصینؓ بن الحارث اور عثمانؓ بن منظعون نے مل کر قتل کیا۔

بنی عامر

1- معاویہ بن عامر	علیؓ ابن ابی طالب۔ بعض نے عکاشہؓ بن محصن کا نام لیا ہے۔
2- معبد بن وہب	بکیر کے بیٹے خالد۔ ایاس اور بعض نے ابودجانہ کا نام لیا ہے۔ ابن ہشام کے مطابق۔ بدر کے جملہ مقتولوں کی تعداد 50

Marfat.com

تھی۔ ابن ہشام نے کہا۔ مجھ سے ابو عبیدہؓ نے ابو عمرو کی روایت کا ذکر کیا کہ بدر کے مقتول مشرک 70 تھے اور اتنے ہی قیدی تھے۔

ابن عباسؓ اور سعید بن المسیب کا یہی قول ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

ترجمہ ——— "کیا جس وقت (احد میں) تم پر مصیبت آئی اس سے دگنی مصیبت تم (جنگ بدر میں) دشمنوں پر ڈال چکے ہو۔" یہ فرمان جنگ احد والوں کے متعلق ہے۔ احد میں شہید ہونے والے مسلمان 70 تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے بدر کے دن دشمن پر اس سے دگنی مصیبت ڈالی تھی، جتنی احد کے دن شہادت کی صورت میں تم پر پڑی یعنی بدر میں 70 دشمن قتل اور 70 ہی اسیر ہوئے۔ بقیہ مقتولین: ان کا ذکر ابن اسحٰق نے نہیں کیا۔

بنی عبد شمس

1- وہب بن الحارث

2- عامر بن زید

بنی اسد بنی عبدالعزیٰ

1- عتبہ بن زید

2- عمیر (اس کا آزاد کردہ غلام)

3- بنیہ بن زید بن ملیص

4- عبیدہ بن سلیط

Marfat.com

5- مالک بن عبیدہ اللہ — قید ہو گیا تھا اور قید ہی میں مر گیا تھا اس لیے اسے بھی مقتولین میں شمار کیا گیا۔

6- عمرو بن عبداللہ بن جدعان

بنو مخزوم بن یقظہ

1- حذیفہ بن ابی حذیفہ	سعدؓ ابی وقاص
2- ہشام بن ابی حذیفہ	صہیب بن سنان
3- زہیر بن ابی رفاعہ	ابو السید مالکؓ بن ربیعہ
4- السائب بن ابی رفاعہ	عبدالرحمٰنؓ بن عوف
5- عائذ بن ابی السائب	قید کر لیا گیا تھا۔ فدیہ دے کر رہا ہوا۔ مگر حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے جو زخم لگا تھا اس کی وجہ سے راستے ہی میں مر گیا۔
6- عمیر بنو طے میں سے تھا۔	
7- خیار۔ القارہ میں سے تھا۔	
8- سبرۃ بن مالک۔ بنو جمح میں سے	
9- الحارث بن منبہ	صہیبؓ بن سنان
10- عامر بن ابی عوف	عبداللہؓ بن سلمہ العجلانی نے قتل کیا۔ بعض ابو دجانہؓ کا نام بھی لیتے ہیں۔

غزوہ بدر میں اسیران قریش۔

اسیران بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب

1- عقیل بن ابی طالب

2- نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب

3- السائب بن عبید

4- نعمان بن عمرو

بنی عبد شمس

5- عمرو بن ابی سفیان

6- الحارث بن وجزہ

7- ابو العاص بن الربیع

8- ابو العاص بن نوفل

9- ابو ریشہ بن ابی عمرو (حلیف)

10- عمرو بن الازرق

Marfat.com

11- عقبہ بن الحارث بنی الحضرمی

بنی نوفل و بنی عبد الدار

12- عدی بن الخیار
13- عثمان بن عبد شمس
14- ابو ثور (حلیف)

بنی عبد الدار بنی قصیؓ

15- ابو عزیز بن عُمیر
16- الاسود بن عامر

بنی اسد اور بنی مخزوم

17- السائب بن ابی جیش
18- الحویرث بن عباد
19- سالم بن شماخ (حلیف)
20- خالد ابن ہشام بن مغیرہ
21- امیہ بن ابی حذیفہ
22- الولید بن الولید
23- عثمان بن عبداللہ
24- ابو المنذر بن ابی رفاعہ
25- صیفی بن ابی رفاعہ
26- ابو عطا عبداللہ بن ابی سائب
27- المطلب بن خطب
28- خالد بن الاعلم (حلیف)

بنی سہم

29- ابو وداعہ ضبیرۃ
30- فروہ بن قیس
31- حنظہ بن قبیصہ
32- الحجاج بن الحارث

بنی جمح

33- عبداللہ بن ابیؓ
34- ابو عزہ عمرو بن عبداللہ
35- الفاکہ (امیہ بن خلف کا آزاد کردہ غلام)
36- وہب بن عُمیر
37- ربیعہ بن درّاج

بنی عامر اور بنی حارث

38- سہیل بن عمرو
39- عبد بن زمعہ
40- عبدالرحمٰن بن مشنو
41- الطفیل بن تنیع
42- عتبہ بن عمرو

ابن اسحاق نے کہا ــــــ" غرض جملہ 43 قیدیوں کے نام ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ ابن ہشام نے کہا ــــــ" جملہ تعداد میں سے ایک شخص چھوٹ گیا ہے جس کے

Marfat.com

نام کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ "

قیدیوں میں سے جن لوگوں کے ناموں کا ذکر ابن اسحٰق نے کیا ہے وہ یہ ہیں:

1- عتبہ	2- عقیل بن عمرو
3- تمیم کا بیٹا	4- تمیم بن عمرو
5- خالد بن الید	6- ابو العریض
7- بہان کا آزاد کردہ غلام	8- عبداللہ بن حمید
9- عقیل (یمنی حلیف)	10- مسافع بن عیاض
11- جابر بن الزبیر (حلیف)	12- قیس بن السائب
13- عمرو بن ابی خلف	14- ابو رہم بن عبداللہ
15- ایک حلیف	16- انسطاس (امیہ بن خلف کا آزاد کردہ)
17- ابو رافع (امیہ بن خلف کا آزاد کردہ)	18- اسلم (بنیہ بن الحجاج کا آزاد کردہ)
19- حبیب بن جابر	20- السائب بن مالک
21- شافع	22- شفیع (یمنی حلیف)

اسیران قریش میں " سیرت ابن ہشام " میں حضرت عباسؓ کا نام نہیں ہے۔ حالانکہ وہ بھی اسیر ہوئے اور فدیہ دے کر رہا ہوئے تھے۔

Marfat.com

غزوہ احد

غزوہ احد پر حضرت کعبؓ بن مالک کے اشعار کا ترجمہ:

——— " جب دشمن ہمارے سامنے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

——— " موت کا خوف .... دلوں سے نکال دو۔

بلکہ موت کی طمع و خواہش کرو۔

——— اور .... ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے زندگیاں بھی فروخت کر دیتے ہیں۔

——— " اس اللہ کا تقرب'

جس کے پاس ہر انسان کو زندہ کیا جائے گا اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔"

——— " ہم نے ان کے مقابلے میں بڑی برداشت سے کام لیا اور یہ برداشت تو ہماری عادت میں داخل ہے۔"

——— " کمینے اور ذلیل لوگ جب اُڑ اُڑ کر آتے ہیں تو ہم غالب و فائق ہو کر اپنا معاملہ ٹھیک رکھتے ہیں۔"

——— ہم نے اسی عادت و سرشت کے مطابق تحمل و برداشت سے جدوجہد کی غرض و غایت کے حصول کے وقت ہم ہمیشہ اسی طرح جدوجہد کرتے ہیں اور سبقت لے جاتے رہے ہیں۔

——— ہمارا ایک معظم مقام ہے۔ جس پر کوئی حملے کی تاب نہیں لا سکتا۔

اس کی قیادت وہ نبیؐ کر رہا ہے جو ہمارے پاس حق لایا۔

جو

عفیف' صادق اور مصدق ہے!"

☆

شکست خوردگی کے خیال سے جو لوگ چٹان پر جا بیٹھے تھے۔ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے پاس جا پہنچے۔

آپؐ کو آتا دیکھ کر ان میں سے ایک نے تیر کمان میں لگایا اور اس سے آپ کو نشانہ بنانا چاہا۔

آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

"میں اللہ کا رسولؐ ہوں۔"

جب انہوں نے آپؐ کو سلامت پایا تو بے حد خوش ہوئے اور خود آپؐ بھی یہ دیکھ کر کہ اب بھی آپؐ کے صحابہؓ میں ایسے لوگ ہیں جو آپؐ کی حفاظت پر آمادہ ہیں' خوش ہوئے۔

بہت سے صحابہؓ یکجا ہو گئے۔ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی موجود تھے ان کا رنج و غم جاتا رہا۔ اب وہ فتح کو یاد کرنے لگے اور موقع کے ہاتھ سے نکل جانے یا اپنے مقتول رفیقوں پر افسوس کرنے لگے۔

اس موقع پر ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کہا تھا کہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارے گئے' لہٰذا اپنے گھروں کو چلو —— صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزو جل نے یہ آیات نازل فرمائیں:

ترجمہ: "اور نہیں' ہیں محمدؐ —— مگر اللہ کے رسول ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے۔ اگر وہ مرجائیں یا مارے جائیں' تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے؟ اور جو کوئی الٹے پاؤں پلٹ جائے گا وہ ہرگز اللہ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے گا اور بہت جلد اللہ فرمانبرداروں کو جزائے خیر دے گا۔"

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب شہدائے احد کے دفن کا حکم دیا اور فرمایا:

"عمرو بن الجموع اور عبداللہ بن عمرو بن حرام کو تلاش کرو۔ وہ اس دنیا میں ایک دوسرے کے مخلص دوست تھے اس لیے دونوں ایک ہی قبر میں رکھو۔"

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

ایک عرصے کے بعد معاویہؓ نے قاۃ کو کھودا تو ان دونوں کی لاشیں برآمد ہوئیں ان میں لچک موجود تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کل دفن کیے گئے ہیں۔

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھ کر بنی حارثہ کی پتھریلی زمین پر پہنچے۔ گھوڑے نے دُم ماری جو تلوار کے قبضے کو لگی جس سے تلوار میان سے باہر نکل آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فال لینے کے دلدادہ تھے' فرمانے لگے:

Marfat.com

"آج تلوار والے کو بھی معافی نہیں۔ اپنی تلواریں سنبھالو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج تلواریں نکل کر رہیں گی۔"

پھر آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا:

☆

"کون ہے جو ہمیں دشمن کے پاس ریت کے ٹیلوں میں سے ہو کر اس طرح پہنچا دے کہ ہم ان کے سامنے برآمد نہ ہوں۔"

بنو حارثہ کے ابو حثمہؓ نے کہا۔۔۔۔۔۔"یا رسولؐ اللہ! میں لیے چلتا ہوں۔"

آپؐ نے اسے آگے کیا۔

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنو حارثہ کے پتھریلے میدانوں میں لے کر ان کے کھیتوں میں لے آیا۔ ان میں سے ایک کھیت مربع بن قیظی کا تھا جو منافق تھا۔ اور جسے نظر بھی کم آتا تھا۔ وہ رسول اللہ مسلمانوں کی آہٹ سن کر ان کے چہروں پر مٹی پھینکنے لگا اور کہنے لگا۔۔۔۔۔۔اگر تم اللہ کے رسول ہو تو میں تمہارے لیے اس بات کو جائز قرار نہیں دیتا کہ تم میرے احاطہ میں گھسو۔"

اس کی گستاخی پر مسلمان اسے قتل کرنے کو لپکے مگر رسول اللہ نے ان کو روک دیا اور فرمایا:

"جس طرح یہ آنکھ کا اندھا ہے اسی طرح اس کا دل بھی اندھا ہے۔"

مگر آپؐ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بنو الاشہل کے سعدؓ بن معد نے لپک کر اپنی کمان اس کے سر پر دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گیا۔

ازاں بعد آپؐ اپنی مطلوبہ سمت کو روانہ ہو گئے!"

☆

غزوہ احد میں۔۔۔۔۔۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صرف 700 مسلمان تھے قریش نے جنگ کے لیے صف بندی کی۔ ان کی تعداد 3000 تھی۔ ان کے ساتھ 200 سوار تھے جن کو انہوں نے اصل جماعت کو پیچھے ہٹا کر خالد بن ولید کی قیادت میں اپنے میمنہ پر متعین کیا تھا۔ عکرمہ بن ابی جہل ان کے میسرہ پر تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تیر اندازوں پر بنی عمرو بن عوف

Marfat.com

کے عبداللہ بن جبیرؓ کو جو اس روز اپنے سفید کپڑوں کی وجہ سے نمایاں تھے' مقرر فرمایا۔ ان کی تعداد 50 تھی۔

آپؐ نے ان سے فرمایا:

"تم اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا' چاہے تم ہمیں دشمن پر کامیاب ہوتا ہوا دیکھو یا ان کو ہم پر غلبہ پاتے ہوئے دیکھو' تب بھی ہماری مدد کے لیے اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔" مگر مشرکین شکست کھا کر بھاگے' یہاں تک کہ عورتوں نے بھی فرار کے لیے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹایا جس پر کہ ان کے پازیب دکھائی دینے لگے تو جو لوگ عبداللہ بن جبیرؓ کے ہمراہ تھے' دشمن کا یہ حال دیکھ کر شور مچا اٹھے کہ "غنیمت۔ غنیمت۔" عبداللہ بن جبیرؓ نے ان کو ڈانٹا کہ ٹھہرو۔ کیا تم کو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان یاد نہیں رہا۔

مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور مال غنیمت سمیٹنے کے لیے چلے گئے۔

دشمن نے جب یہ محاذ کمزور پایا تو خالد بن ولید نے اس جانب سے بھرپور حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا اور 70 مسلمان شہید ہو گئے۔ ان میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابیؓ رسولؐ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نافرمانی کا نتیجہ یہ نکلا کہ (مسلمان عارضی اور وقتی طور پر ہی سہی) شکست سے دوچار ہو گئے!

☆

غزوۂ احد میں ——

حنظلہ بن ابی عامرؓ (جن کو ملائکہ نے غسل دیا اور جن کا مقابلہ ابو سفیان سے ہوا تھا)۔ نے جب ابو سفیان پر قابو پا لیا تو فوراً ہی شداد بن الاسود ابن شعوب کی نظر ان پر پڑی اور اس نے دیکھ لیا کہ حنظلہؓ نے ابو سفیان پر قابو پا لیا ہے تو اس نے آگے بڑھ کر ان کا کام تمام کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا:

"تمہارے دوست حنظلہؓ کو ملائکہ غسل دے رہے ہیں۔ ان کے گھر والوں سے پوچھو کہ کیا ماجرا ہے؟"

اس پر ان کی بیوی سے دریافت کیا گیا تو اس نیک بخت نے کہا —— "بے

Marfat.com

شک! وہ دشمن کی یورش اور جہاد کا حکم سن کر بغیر غسل جنابت کیے گھر سے چلے گئے۔"
آپ نے فرمایا:
"اسی لیے ملائکہ نے ان کو غسل دیا ہے!"

☆

غزوہ احد میں——

ابو سفیان پہاڑ پر چڑھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہؓ کرام کے قریب پہنچا۔ اس نے دو مرتبہ پوچھا——"کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہیں؟" رسولؐ اللہ نے فرمایا:
"اسے کوئی جواب نہ دے۔"
پھر ابو سفیان نے تیسری مرتبہ پوچھا——"کیا تم میں ابن ابی صحافہ ہیں؟"
رسولؐ اللہ نے فرمایا:
"کوئی جواب نہ دے۔"
پھر اس نے تین مرتبہ حضرت عمرؓ بن خطاب کے بارے میں پوچھا۔
رسولؐ اللہ نے پھر بھی جواب دینے کی ممانعت فرمائی۔
اس خاموشی پر ابو سفیان نے اپنے ہمرائیوں سے کہا——"یہ سب مارے گئے ہیں زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔"
اب حضرت عمرؓ بن خطاب سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے کہا:
"اے دشمن خدا! تو جھوٹا ہے۔ اللہ نے ان سب کو محفوظ رکھا جو تیری ذلت کا باعث ہوں گے۔"

ابو سفیان نے کہا——"ہبل کی جے۔ ہبل کی جے۔"
رسولؐ اللہ نے فرمایا:
اس کا جواب دو۔"
صحابہؓ نے پوچھا——"کیا جواب دیں۔" رسول اللہ نے فرمایا:
"کہو۔ اللہ بہت بزرگ و برتر ہے۔"
ابو سفیان نے کہا——"عزیٰ ہمارا ہے تمہارا کوئی عزیٰ نہیں۔"
رسولؐ اللہ نے فرمایا:
"اس کا جواب دو۔"

Marfat.com

صحابہؓ نے عرض کی۔۔۔۔۔۔ "کیا جواب دیں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"کہو۔ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی والی و مالک نہیں۔"

ابو سفیان نے کہا۔۔۔۔۔۔ "آج ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا اور لڑائی بڑا ڈھول ہے جو کبھی بھرتا ہے اور کبھی خالی ہوتا ہے۔ تم اپنے مقتولین میں مقطوع الاعضاء لاشیں پاؤ گے مگر میں نے نہ اس کا حکم دیا تھا اور نہ اس فعل کو بری نظر سے دیکھا۔"

جب حضرت عمرؓ نے اس کی اس بات کا جواب دیا تو اس نے کہا۔۔۔۔۔۔ "ذرا یہاں آؤ۔"

آپؐ نے عمرؓ سے فرمایا:

"جاؤ۔ دیکھو وہ کیا کہتا ہے؟"

حضرت عمرؓ، ابو سفیان کے پاس گئے۔ اس نے کہا۔۔۔۔۔۔ اے عمرؓ! میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں۔ تم سچ بتاؤ کہ کیا واقعی ہم نے محمدؐ کو قتل کر دیا ہے؟"

حضرت عمرؓ نے کہا:

"بخدا ہرگز نہیں۔ وہ اس وقت بھی تمہاری گفتگو سن رہے ہیں۔"

ابو سفیان کہا۔۔۔۔۔۔ "تم کو میں ابن قیمہ (جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کا اعلان کیا تھا) سے زیادہ صادق القول سمجھتا ہوں اور اس کے ولولے کے مقابلے میں کہ اس نے محمدؐ کو قتل کر دیا ہے' میں تمہارے بیان کو زیادہ صحیح سمجھتا ہوں۔"

☆

شہدائے احد

مہاجرین

1- حمزہؓ بن عبدالمطلب الہاشمی	عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الشہداء خطاب۔
2- عبداللہ بن جحش الاسدی القرشی	المجدّع فی سبیل اللہ لقب۔ نبی اکرمؐ کے پھپھیرے بھائی۔
3- مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدار بن قصی۔ قرشی العبدری۔	دو ہجرتیں کیں۔ اولیں مہاجرِ مدینہ۔ انصار کے دو قبیلے ان کی تعلیم سے داخلِ

Marfat.com

اسلام ہوئے۔ بدر اور احد میں " رائیت "
(جھنڈا۔ علم) انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ ان کی
شہادت کے بعد حضرت علی المرتضیٰؓ کو ملا۔
بزرگ ترین صحابہؓ میں ہیں القاری
لقب۔ عمر بوقت شہادت 40 سال۔

4- شماس بن عثمان بن شرید قرشی المخزومی بدری — دو ہجرتیں کیں۔ عمر بوقت شہادت 34 سال۔

انصار

5- انسؓ بن نضر بخاری — انس بن مالک کے چچا۔ ان کے جسم پر 80 سے زیادہ زخم تیر' تلوار اور نیزہ کے تھے۔ یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جن کی شان میں آیت:

المومنین رجال' صدقواما
عاھدوالله علیه

نازل ہوئی۔ جب لشکرِ اسلام میں ابتری پھیلی تو انہوں نے کہا ——"الٰہی! میں مسلمانوں کے افعال کی تجھ سے معذرت چاہتا ہوں اور مشرکین کے کرتوت سے برائت ظاہر کرتا ہوں۔ "—— پھر تلوار لے کر آگے بڑھے' راہ میں سعد بن معاذؓ سے بولے:" سعد! دیکھو یہ ہے بہشت۔ بخدا مجھے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ " حملہ کیا اور لاشوں پر لاشیں گراتے ہوئے شہید ہوئے!

6- انیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ بن خالد بن حارث — بدری ہیں۔

7- ابو ہیرۃؓ بن حارث بن علقمہ نجاری — ان کا نام ہی ابو ہیرۃؓ ہے۔ ابو میسرۃؓ ان کے بھائی ہیں جن کا نام شہدائے احد میں

Marfat.com

	صرف واقدی نے لکھا ہے۔ علما کا خیال ہے کہ یہ غلطی ہے۔
8- اوسؓ بن ارقم بن زید قیس خزرجی	اکابر صحابہؓ میں سے ہیں۔
9- ایاسؓ بن اوس بن عتیک اشہلی	ان کے بھائی انسؓ غزوہ خندق میں شہید ہوئے تھے۔
10- اوسؓ بن ثابت مزنی	برادر حضرت حسانؓ، شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔
11- رفاعہؓ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل	بوقت شہادت بہت بوڑھے تھے۔
12- ثابتؓ بن وقش	رفاعہؓ کے برادر حقیقی۔
13- عمروؓ بن ثابت بن وقش	حذیفہؓ بن یمان صحابی کے بھانجے۔
14- سلمہؓ بن ثابت بن وقش	بشرح صدر۔
15- ثابتؓ بن عمرو بن زید نجاری	بدری ہیں۔
16- ثابتؓ بن وحداح	بنو عجلان سے ہیں۔ انہوں نے انصار کی مختصر جماعت کو فراہم کر کے حملہ کیا تھا اس غزوہ کے آخری شہید ہیں۔
17- ثعلبہؓ بن سعد بن مالک سعدی	مشہور صحابی ابو حمیدؓ ساعدی کے چچا ہیں۔
18- ثقبؓ (یا ثقیب) بن خردہ بن بدن ساعدی	انسابِ انصار کے بڑے عالم تھے۔
19- حارثؓ بن اوس بن معاذ اشہلی	بدری ہیں۔ حضرت سعدؓ بن معاذ کے برادر زادے عمر بوقت شہادت 28 سال۔
20- عمروؓ بن معاذ اشہلی	بدری ہیں۔ حضرت سعدؓ بن معاذ کے بھائی 32 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔
21- حارثؓ بن انس بن رافع اشہلی	
22- حارثؓ بن عبداللہ بن سعد بن عمرو خزرجی۔	
23- حارثؓ بن ثابت بن سفیان بن عدی خزرجی۔	

Marfat.com

نام	کیفیت
24- حارثہ بن عمرو	از بنو ساعدہ
25- حبیبؓ بن زید تمیم۔ بیاضی	
26- حنظلہؓ بن ابی عامر۔ اوسی	سبحان اللہ - ان کا لقب غسیل الملائکہ ہے اور ان کے باپ کا لقب فاسق احد ان کے فرزند عبداللہؓ بھی صحابی اور شہید ہیں۔
27- خارجہؓ بن ابو زہیر خزرجی	عقبی۔ بدری ان کا خاندان بنو اعز کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی دختر حبیبہؓ ابوبکرؓ کے گھر میں تھیں۔ ان کے فرزند زیدؓ بن خارجہ کا بعد از موت تکلم کرنا روایات میں ہے۔ حضرت خارجہؓ کے جسم پر دس سے زیادہ زخم تھے مواخات میں حضرت ابوبکرؓ کے بھائی تھے۔
28- سعد بن ربیعی خزرجی	عقبی۔ بدری نقیب محمدؐ۔ حضرت خارجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔
29- خباب بن قیظی بن عمرو بن سہل اشہلی	
30- سیفیؓ بن قیظی بن عمرو بن سہل اشہلی	خباب ابن قیظیؓ کے سگے بھائی ہیں۔
31- خثیمہ بن حارث بن مالک اوسی	آپ کے فرزند سعدؓ غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔
32- زکوانؓ بن قیس بن خلدہ زرقی	عقبی۔ بدری، مہاجر بھی ہیں اور انصاری بھی۔ مدینہ میں اسلام سب سے پہلے یہ اور سعدؓ بن زارہ لے کے گئے تھے۔
33- رافعؓ بن مالک عجلان زرقی خزرجی	ابو مالک کنیت۔ نقیب محمدؐ۔ عتبہ کی ہر بیعت میں شامل تھے۔
34- رافعؓ مولیٰ غزیہ بن عمرو	
35- رفاعہؓ بن عمرو بن زید خزرجی	عقبی۔ بدری۔ ابوالولید کنیت۔
36- سعدؓ یا سعید بن سوید بن قیس بن الجبر	خدری ہیں۔

Marfat.com

37- سہلؓ بن عدی بن زید بن عامر اشہلی	
38- سہلؓ بن قیس بن ابی کعب بن قین	بدری۔ اسلمی۔
39- سبیعؓ بن حاطب بن قیس بن ہیشہ	اوسی
40- سویبقؓ بن حاطب بن حارث بن حاطب	
41- صخرہؓ بن عمرو (ابشر)	بنو صیف من الخزرج کے حلیف تھے۔
42- عبداللہؓ بن جبیر بن نعمان	عقبی۔ بدری۔ اس غزوہ میں سردار تیراندازاں تھے۔
43- عبداللہؓ بن عمرو بن وہب بن ثعلبہ	ساعدی
44- عبداللہؓ مجذر بن زیاد بلوی	بدری۔ انصار کے حلیف ہیں۔
45- عبادہؓ بن خشخاش بن عمرو بن رمزمہ	
46- نعمانؓ بن عمرو بن مسعود	بدری۔ آپ عبادہؓ بن خشخاش کے ہمراہ ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔
47- عامرؓ بن امیہ بن زید بن خشخاش بخاری	بدری۔ ان کے فرزند ہشامؓ بھی صحابی ہیں۔
48- عبیدؓ (عتیک) بن تیہان بن مالک	
49- یسارؓ	
50- عبیدؓ بن معلی بن نوران بن حارثہ	ان کے بھائی رافع غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔
51- عباسؓ بن عبادہ خزرجی	مہاجر و انصاری ہیں۔ عثمانؓ بن مظعون سے بھائی چارہ تھا۔
52- عامرؓ بن مخلد بن حارث بخاری	بدری۔ ان کی نسل باقی نہیں رہی۔
53- عمروؓ بن ایاسؓ	یکے از بنو عوف۔
54- عمروؓ بن مطروف یا مطرف بن علقمہ بن عمرو بن ثقیف	ابو حمام۔
55- عتبہؓ بن ربیع بن رافع	خدری۔ خزرجی
56- عبادؓ بن سہل بن مح۔۔	اشہلی۔ دوسی

Marfat.com

57- عبداللہؓ بن عمرو بن حرام اسلمی۔ خزرجی بدری نقیب محمدؐ۔ابو جابر کنیت مشہور صحابی جابر کے والد۔ حیثیت میں ہے کہ فرشتوں نے ان کے جنازہ پر اپنے پروں سے سایہ کیا تھا اور رب العلمین نے ان سے حضوری میں بعد شہادت کلام فرمایا تھا۔

58- عمروؓ بن جموح بن زید بن حمام — سید الانصار تھے۔ پاؤں میں لنگ تھا۔ فرمایا "یوں ہی لنگڑاتا ہوا بہشت میں جا پہنچوں گا۔" آپ نہایت سخی تھے۔ آپ کو عبداللہؓ بن عمرو کے ہمراہ دفن کیا گیا۔

59- خلاد بن عمرو بن جموح — آپ عمرو بن جموح کے بیٹے ہیں۔

60- ابو ایمنؓ — آپ عمرو بن جموح کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

61- عمارہؓ بن زیاد بن سکن بن رافع — اشہلی ہیں۔ ان کے جسم پر 14 زخم تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پائے مبارک کو ان کا سرہانہ بنا دیا تھا۔ جب روح نکلی تو ان کے رخسار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پر تھا

62- یزیدؓ بن سکن — ابو اسماء کنیت۔ آپ عمارہ بن زیاد کے چچا ہیں۔ عامرؓ بن یزید ان کے فرزند بھی اسی روز شہید ہوئے تھے۔

63- عمروؓ بن قیسؓ بن زید بن سواد بن مالک — بنو بخار سے ہیں۔

64- قیسؓ بن عمرو بن قیس — عمروؓ بن قیس کے فرزند ارجمند۔

65- قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر — مازنی۔ بدری ہیں۔

66- مالکؓ بن سنان — ابو سعید خدری کے والد ہیں۔

67- نوفلؓ بن ثعلبہ — سالمی۔ الخزرجی۔ بدری

68- یزیدؓ بن حاطب بن عمرو — اشہلی

69- وہب بن قابوس

Marfat.com

70- حارثؓ بن عقبہ بن قابوس	وہبؓ اور حارثؓ چچا بھتیجے ہیں جبل نرینہ سے شہر مدینہ میں بکریاں فروخت کرنے آئے تھے۔ شہر کو لوگوں سے خالی دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب میدان احُد میں ہیں۔ فوراً نبی کریم صلی کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام لائے اور شہید ہو کر جنت کو سدھارے۔

غزوہ احد میں——

قتل ہونے والے کفار قریش!

1- طلحہ بن ابی طلحہ	اس کا نام عبداللہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار تھا اسے حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے قتل کیا۔
2- ابو سعید بن ابو طلحہ	سعدؓ بن ابی وقاص نے قتل کیا۔
3- عثمان بن ابو طلحہ	حمزہؓ بن عبد المطلب نے قتل کیا۔
4- مسافع بن طلحہ	عاصمؓ بن ثابت بن ابو الاقلحؓ نے قتل کیا۔
5- جلاس بن طلحہ	عاصمؓ بن ثابت نے قتل کیا۔
6- کلاب بن طلحہ	بنوظفر کے حلیف قزمانؓ نے قتل کیا۔
7- حارث بن طلحہ	بنوظفر کے حلیف قزمانؓ نے قتل کیا۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ اسے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے قتل کیا۔
8- ارعاۃ بن عبد شرجیل بن ہاشم	حمزہ بن عبدالمطلب نے قتل کیا۔
9- ابو یزید بن عمیر بن ہاشم	قزمان نے قتل کیا۔
10- صواب۔ ابو یزید کا حبشی غلام	قزمان نے قتل کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ علیؓ ابن ابی طالب نے قتل کیا۔ بعض سعدؓ بن وقاص اور ابو دجانہؓ کا نام بھی لیتے ہیں۔

Marfat.com

11- قاسط بن شریح بن ہاشم	قزمان نے قتل کیا۔
12- عبداللہ بن حمید بن زہیر	علی ابن ابی طالب نے قتل کیا۔
13- ابو الحکم بن الاخنس بن شریق	علیؓ ابن ابی طالب نے قتل کیا۔
14- بساع بن عبدالعزیٰ	حمزہؓ بن عبدا لمطلب نے قتل کیا۔
15- ہشام بن ابی امیہ بن مغیرہ	قزمانؓ نے قتل کیا۔
16- ولید بن العاص	قزمان نے قتل کیا۔
17- ابو امیہ بن ابو حذیفہ بن مغیرہ	علیؓ ابن ابی طالب نے قتل کیا۔
18- خالد بن الاعلم	قزمانؓ نے قتل کیا۔
19- عمرہ بن عبداللہ بن عمیرہ بن وہب	اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل لیا۔
20- ابی بن خلف بن وہب	اسے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے قتل کیا۔
21- عبیدہ بن جابر (بنو عامر)	ان دونوں کو قزمانؓ نے قتل کیا۔ عبیدہ بن جابر کے قاتل عبداللہؓ بن مسعود بھی بتائے جاتے ہیں۔
22- مشیبہ بن مالک بن مفرب	

کفار کی کل تعداد 22 ہے جو جنگ احد میں قتل ہوئے۔

غزوہ بنی قریظہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نقیب کو حکم دیا کہ وہ تمام مدینہ میں کوچ کا اعلان کر دے۔

چنانچہ اس نے اعلان کیا کہ:

"جو اللہ اور اس کے رسولؐ کا مطیع و فرماں بردار ہو وہ نبی قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ ابن ابی طالب کو اپنی علم دے کر بنی قریظہ کی طرف آگے آگے روانہ فرمایا۔

دوسرے لوگ بھی ان کی طرف لپکے۔

Marfat.com

علیؓ مدینہ سے چل کر بنی قریظہ کے کسی قلعہ کے پاس پہنچے تو وہاں سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نہایت برے الفاظ سنائی دیے۔ وہ وہاں سے پلٹے اور راستے ہی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پا لیا۔

حضرت علیؓ نے کہا——"یا رسول اللہ! آپ ہرگز ان خبیثوں کے نزدیک نہ جائیں۔"

آپ نے پوچھا:

"کیوں؟ معلوم ہوتا ہے کہ تم نے ان کی زبان سے میری برائی اور مذمت سنی ہے؟"

حضرت علیؓ نے کہا——"بے شک یہی بات ہے۔"

آپؐ نے فرمایا:

"اگر انہوں نے مجھے دیکھا ہوتا تو وہ کبھی اس قسم کے ناشائستہ الفاظ اپنی زبانوں سے نہ نکالتے۔"

☆

غزوۂ خیبر

غزوہ خیبر میں نیزہ بردار مرحب جسے حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا' کی بہن جس کا نام زینب تھا۔ (یہ سردارِ یہود حارث کی بیٹی اور رئیس خیبر سلام بن مشکم کی بیوی تھی)۔ مسلمانوں کو برا سمجھتی تھی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (نعوذ باللہ) بے حد متنفّر تھی۔ چنانچہ اس نے مدینہ کے فوجی افسران بالا کے لیے ایک سالم بکرا بھونا اور پیش کرنے سے پہلے اسے خوب زہرباش کیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُسلّم بکرا بے حد پسند کرتے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے بڑی رغبت سے طشت میں ہاتھ ڈالا لیکن جونہی پہلا لقمہ منہ میں رکھا' آپؐ نے کراہ کر یہ کہتے ہوئے فوراً لقمہ تھوک دیا کہ:

"اس میں زہر ہے۔"

ابھی تک صرف ایک سالارؓ سردار بشر بن براء المعرور نے کھانا شروع کیا تھا اور وہ گوشت کے کئی ٹکڑے حلق سے نیچے اتار چکے تھے چند لمحوں میں وہ فرش پر تڑپ رہے تھے اور ایک گھنٹہ کے بعد وہ جاں بحق ہو گئے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بے حد تکلیف ہوئی اور اس تکلیف نے آپؐ کو کافی عرصہ بیمار رکھا تاہم آپ معذور یا بیکار نہ ہوئے۔

جب زینب کو آپؐ کے سامنے لایا گیا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا:

Marfat.com

"تم نے ایسا کیوں کیا؟"

اس نے جو جواب دیا وہ اگرچہ مبنی بر خلوص نہیں تھا۔ پھر بھی اس کی حاضر دماغی پر دلالت کرتا ہے۔

اس نے کہا——"آپؐ نے میری قوم پر بہت ظلم توڑے ہیں۔ آپؐ نے میرے باپ چچا' بھائی اور خاوند کو قتل کیا ہے اس لیے میں نے اپنے دل میں یہ طے کر لیا تھا کہ اگر آپؐ واقعی نبی ہوئے تو آپؐ مرجائیں گے اور یہ ساری دنیا کے لیے اچھا ہو گا۔"

زینب کا یہ جواب سن کر آپؐ نے درگذر کی لیکن جب بشر بن براء اس زہر سے انتقال کر گئے تو اسے قصاص میں قتل کر دیا گیا۔

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غزوہ حنین سے واپس آ رہے تھے کہ راہ میں نماز کا وقت آ گیا۔ حسب دستور رک گئے۔ مؤذن نے اذان دی۔

ابو محذورہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے' چند دوستوں کے ساتھ گشت پر تھے۔ اذان سن کر سب نے چلا چلا کر مذاق کے طور پر اذان کی نقل اتارنا شروع کر دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سب کو بلوا کر ایک ایک سے اذان کہلوائی ابو محذورہ خوش الحانی میں تھے ان کی آواز پسند آئی۔ سامنے بٹھا کر سر پر ہاتھ پھیرا۔ برکت کے لیے دعا کی۔ پھر ان کو اذان سکھا کر ارشاد فرمایا کہ:

"جاؤ۔ اسی طرح حرم میں اذان دیا کرنا۔"

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد حرف بحرف پورا ہوا۔

☆

شہدائے سریہ بیر معونہ

1-	منذرؓ بن عمرو بن خنیس انصاری	عقبی۔ بدری۔ نقیب محمدؐ۔ المعتق الموت لقب سید الشہداء خطاب ہے۔
2-	حکمؓ بن کیان' مولی ہشام مخزومی	نخلہ میں اسیر ہو کر آئے تھے۔ مشرف بہ اسلام ہو کر شہادت کے رتبہ تک پہنچے
3-	حرام بن ملمان (مالک) بن خالد	بدری۔ احدی۔ ان کی بہن ام سلیمؓ

Marfat.com

حضرت انسؓ انصاری بن مالک کی والدہ اور مشہور صحابیہ ہیں۔ ان کی دوسری بہن ام ملمانؓ بھی صحابیہ ہیں۔ یہ جب زخمی ہوئے تو اپنے خون کو منہ پر ملتے اور کہتے تھے۔ "ربِ کعبہ! مجھے میرا مقصود مل گیا۔"

4- سلیمؓ بن ملمان — حرام بن ملمانؓ کے بھائی ہیں۔

5- حارث بن صمہ انصاری بخاری — جنگ بدر میں شامل ہونے کو آ رہے تھے کہ راہ میں ہی زخمی ہو گئے۔ احد کے بہادران ثابت قدم میں سے ہیں۔ ان کے دشمنوں نے ان کو تیروں سے پرو پرو کر شہید کیا تھا۔

6- ثابتؓ بن خالد بخاری — جنگ بدر و احد میں حاضر تھے۔

7- عامرؓ بن فہیرہ مولیٰ ابو بکر صدیق — قوم ازد سے تھے۔ سیاہ چہرہ روشن دل۔ قدیم الاسلام - ابو بکرؓ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ سفر ہجرت میں ہمرکاب نبیؐ تھے۔ عمر بوقت شہادت 40 سال۔ عامر بن طفیل ان کے قاتل کا بیان ہے کہ جب ان کے نیزہ مارا تو ان کے جسم سے ایک نور ساطع (چمکتا ہوا) بلند ہوا۔ قاتل یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ مقتل میں ان کی لاش نہیں ملتی تھی۔ یہ بنو سلیم سے تھے قاتل بھی اسی قبیلے کا ہونے کی وجہ سے ان کو پناہ دینا چاہی لیکن انہوں نے مسلمانوں سے الگ ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

8- عائذؓ بن ماعص بن قیس بن خلدہ — انصاری۔ زرقی۔ بدری ہیں

9- معاذ بن ماعص — آپ عائذ کے بھائی اور بدری واحدی ہیں۔

10- مسعود بن ساعد بن قیس بن خالد معاذ کے چچا زاد بھائی ہیں۔

11- سفیانؓ بن ثابت انصاری — بنو بنفیت سے ہیں۔

Marfat.com

12- مالکؓ بن ثانت انصاری	سفیان کے بھائی ہیں۔
13- سفیان بن خاطب بن امیہ	انصاری۔ ظفری۔ احد میں حاضر تھے۔
14- سہیلؓ بن عامر بن شقف	انصاری ہیں۔
15- سعدؓ بن عمرو بن شقف	سہیلؓ کے چچا زاد بھائی ہیں۔
16- طفیلؓ بن سعد بن عمرو بن شقف	سعدؓ کے فرزند۔ احدی ہیں۔
17- سہلؓ بن عمرو بن شقف	سعدؓ کے بھائی ہیں۔
18- قطبہؓ بن عبد بن عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل	انصاری۔ خزرجی عبدالاشہل
19- منذر بن محمد بن عقبہ	انصاری۔ اوسی۔ بدری۔ احدی
20- نافعؓ بن بدیل بن ورقہ	از بنو سہم
21- انسؓ بن معاویہ	از بنو عمرو بن مالک۔
22- ابیؓ بن ثابت بن منذر	ابو الفتح کنیت۔
23- ابیؓ بن معاذ بن انس	انصاری۔ بدری۔ بخاری
24- ابیؓ بن معاذ بن انس	واقدی نے ان کو اور ان کے بھائی کو اس سر شہداء میں شمار کیا ہے۔
25- مسعودؓ بن خلدہ بن عامر بن زریق	بدری۔ احدی۔ بعض نے ان کو غزوہ خیبر کے شہداء میں شمار کیا ہے۔

بیر معونہ کے شہداء کی تعداد انسؓ بن مالک نے 70 بیان کی ہے۔ صحیح بخاری میں ص 26 نام مذکورہ بالا ملے ہیں۔

☆

شہدائے خندق

1- انسؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو	انصاری۔ اشہلی۔ احد میں حاضر تھے۔ تیر سے شہید ہوئے ان کے بھائی ایاس احد میں شہید ہوئے تھے۔
2- عبداللہؓ بن سہل بن زید	انصاری۔ حارثی۔ بدری ہیں۔
3- ثعلبہؓ بن عتمہ بن عدی	سلمی۔ خزرجی۔ عقبی واحدی ہیں۔
4- طفیلؓ بن مالک بن نعمان	انصاری۔ سلمی۔ بدری۔ غزوہ احد میں

Marfat.com

زخم کھائے شفایاب ہونے کے بعد غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔

5- کعبؓ بن زید بن قیس بن مالک — انصاری - بدری- بیر معونہ کے 70 اصحابؓ میں سے یہی زندہ بچے تھے۔

6- سعدؓ بن معاذ بن نعمان — اشہلی- خزرجی- سیدالاوس- یوم خندق میں تیر لگا- ایک ماہ زخمی رہے- نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بدست خاص دو بار جراحی فرمائی۔

"خدا کا عرش ان کے لیے جھوم گیا" انہیں کی شان میں ہے!

شہدائے غزوہ خیبر

1- اوسؓ بن حبیب — انصاری حصن ناعم پر شہید ہوئے۔

2- اوسؓ بن فاکہ (یا فاتک) — انصاری- اوسی

3- اوسؓ بن عائذ

4- اسلمؓ — خیبر کے کسی یہودی کے حبشی غلام تھے میدان خیبر ہی میں اسلام لائے اور اسی روز نعمت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ ان کی لاش خیمہ میں رکھی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کی لاش کو دیکھنے تشریف لے گئے تو جھٹ لوٹ آئے اور فرمایا:

"اس کے پاس تو اس کی بہشتی بیوی' از قسم حور بیٹھی ہوئی ہے۔"

5- ثابتؓ بن واثلہ

6- حارثؓ بن حاطب — انصاری- اوسی- حدیبیہ' احد اور خندق میں شامل تھے۔ غزوہ بدر کے وقت نبی کریم صلی

Marfat.com

	اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کسی اور خدمت پر مامور فرمایا تھا۔ قلعہ سے تیر آیا۔ اور دماغ کی ہڈی ٹوٹ جانے سے شہید ہو گئے۔
7- رفاعہؓ بن مسروح	بنو اسد سے ہیں۔ بنو شمس کے حلیف تھے۔
8- صیبوہ بن اکثم بن منجرہ	اسدی۔ مہاجر۔ ابو یزید کنیت - بدر احد خندق۔ حدیبیہ میں حاضر تھے۔ قد بہت چھوٹا تھا مگر ہمت نہایت بلند۔ عمر بوقت شہادت 34 سال تھی۔
9- سلیمؓ ولد ثابت بن وقش بن زغبہ	احد۔ خندق۔ حدیبیہ میں حاضر تھے۔ مرحب یہودی کے ہاتھوں زخمی ہو کر شہید ہوئے۔ ان کے والد اور دو بھائی غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔
10- عامرؓ بن اکوع (نسان)	مشہور پہلوان صحابی۔ سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چچا ہیں۔
11- عبداللہؓ بن ابو امیہ بن وہب	بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے حلیف اور بھانجے تھے۔ ان کا نام واقدی نے لیا ہے۔
12- عبداللہؓ بن حبیب بن اہب	بنو اسدی۔ لیثی۔
13- عدیؓ بن مرہ بن سراقہ بن خباب	چھاتی میں نیزہ لگنے سے شہید ہوئے تھے۔
14- عروہؓ بن مرہ بن سراقہ	انصاری۔
15- عمارہؓ بن عقبہ	از بنو عصار بن بلیل۔ تیر سے شہید ہوئے۔
16- ابو سفیانؓ بن حارث بن قیس	انصاری۔
17- عمیرؓ بن ثابت	انصاری۔ اوسی۔ ابو ضیاح کنیت۔ بدر۔ احد خندق حدیبیہ میں شامل تھے۔
18- مسعودؓ بن سعد بن عامر بن عدی	انصاری۔ اوسی۔ بدری ہیں۔
19- محمودؓ بن مسلمہ	انصاری حارثی۔ احد میں حاضر تھے قلعہ کی دیوار کے نیچے پہنچ کر چکی کا پاٹ ان کے سر پر گرا۔ تین دن زخمی رہ کر شہید ہوئے۔

Marfat.com

خیبر کے شہداء کی تفصیل کے بارے میں اہل سیر نے شہداء خیبر کی تعداد 15 لکھی ہے۔ لیکن ——

مورخ و سیرت نگار محمد سلمان صاحب نے 23 نام لکھے ہیں۔ 19 فہرست بالا میں درج ہیں۔ باقی 4 میں سے:

زنیفؓ بن وائلہ کا نام صرف واقدی نے اور

انیفؓ بن حبیب کا نام صرف طبری نے لکھا ہے۔

بشرؓ من براء بن معرور کا انتقال خاتمہ جنگ کے بعد زہریلے گوشت کھانے سے ہوا تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زینب یہودیہ نے بھیجا تھا۔

بشرؓ بن عبدالمنذر کے بارے میں دو روایات ہیں:

1- بدر میں شہید ہوئے۔

2- خیبر میں شہید ہوئے۔

موئرخ کے نزدیک روایات اول قوی ہے۔

☆

شہدائے بنو قریظہ

1- خلادؓ بن سعید بن ثعلبہ — انصاری۔ الخزرجی۔ عقبہ بدر۔ احد اور غزوہ خندق میں شامل تھے۔

2- سنانؓ بن محصن — یہ نام سیرت ابن دحلان سے لیا ہے۔

شہدائے قریظہ کی تعداد چار بتائی جاتی ہے صرف دو کے نام ملے۔

☆

شہدائے غزوہ غابہ (ذی قردہ)

1- ذربنؓ ابو ذر — نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی شہادت کی خبر پہلے ہی دے دی تھی۔

2- محرز بن فضلہ — بنی اسد میں سے تھے۔ غزوہ بدر، احد اور خندق میں شامل تھے۔

3- وقاصؓ بن محزر — بنو مدلج سے ہیں۔

شہید سریہ وادی القریٰ (1)

1- وردؓ بن مرداس

Marfat.com

شہید غزوہ وادی القری (1)

1- مدغمؓ — حبشی غلام۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

شہدائے ذی القصر

1- سلکانؓ بن سلامت بن وقش بن رغبہ انصاری۔ اشہلی ابو نائلہ کنیت۔
2- حارث بن اوس بن معل بن نودان — ان کے چچا رافع جنگ بدر میں اور دوسرے چچا عبیدؓ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔

4-3 ادوکسؓ از قبیلہ مزینہ
5- یک کس از بنو غطفان

شہداء میں سے دو کے نام اور تین کے نامکمل حالات ملے ہیں۔ واقدی نے

1- ابو قیس
2- نعمان
3- محیصہ
4- حولیلہ
5- ابوبردہ

کے نام لکھے ہیں ـــــ لیکن زرقانی نے ان کی صحت سے انکار کیا ہے!

شہید عر

1- یسار نوبیؓ — نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے۔

شہدائے غزوہ سویق

1- معبدؓ بن عمرو الانصاری
2- اتیح حلیف معبدؓ کو مذکورہ بالا کا!

☆

شہدائے سریہ الرجیع

1- مرثدؓ بن کنانؓ حصین غنوی — ان کا سلسلۂ نسب سعد بن قیس بن عیلان پر منتہیٰ ہوتا ہے۔ باپ بیٹا دونوں صحابی و

Marfat.com

بدری ہیں۔ جن مسلمانوں کو مکہؓ میں قریش
نے اسلام لانے کی بناء پر قید کر رکھا تھا
________ مرثدؓ مدینہ سے
آتے - جیل کی دیوار پھاند کر اندر جاتے ان
قیدی مسلمانوں میں سے ایک کو اٹھاتے۔
دیوار سے کود کر اسے نکال لے جاتے اسی طرح کئی مسلمانوں
کی رہائی ہوئی

2- زیدؓ بن دثنہ انصاری بیاضی

بدری و احدی ہیں۔ کفار نے ان کو پھانسی دے
دی تھی۔ پھانسی پانے سے پہلے کہنے لگے کہ
مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو_____ ان
کے بعد رسول پاکؐ نے ہر مقتول کے لیے اس
نماز کو مسنون فرما دیا۔

3- زیدؓ بن قرین انصاری بیاضی
4- خبیب بن عدی انصاری
5- عاصمؓ بن ثابت
6- عبداللہ بن طارق بن عمرو
7- مغیث بن عبید بن ابی ایاس
8- خالدؓ بن بکیریں بن عبد یالیل

☆

شہید سریہ خربہ

مرادسؓ بن نہیک — بنو فرازہ سے تھے۔

☆

شہید سریہ ابن ابی العرجاء

1- احرمؓ بن ابی العرجاء

☆

شہدائے اطلح

کعبؓ بن عمیر — غفاری۔ انصاری۔ اصحاب کبارؓ سے ہیں۔ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اکثر

Marfat.com

سرایہ میں سردار بنایا کرتے تھے۔ ابن اسحق
کا قول ہے کہ سب ہی شہید ہوئے تھے لیکن
نام صرف ان کا ملا ہے۔

☆

شہید مریسیع

1- ہشام بن صبابہ لیثی — مقیس بن صبابہ کے بھائی ہیں اور ایک مسلمان کے ہاتھ کی غلطی سے قتل ہوئے تھے۔

☆

شہدائے موتہ۔

1- زید بن حارثہ شرجیل الکلبی باپ کی طرف سے ان کا سلسلہ قضاعۃ تک اور والدہ سعدی بنت ثعلبہ کی جانب سے بنو طے تک پہنچتا ہے۔ ان کو رہزنوں نے ان کی والدہ سے چھین لیا تھا اور فروخت کر دیا تھا۔ بازار عکاظ میں حکیم بن خزام نے 400 درہم میں ان کو اپنی پھوپھی خدیجہ الکبریٰؓ کے لیے خرید لیا۔ ام المومنینؓ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا۔ حضور پاک نے انکی پرورش شفقت سے کی۔ ان کے والد اور چچا ان کو لینے کے لیے آئے تو انہوں نے نبی کریمؐ کو چھوڑ کر جانا پسند نہ کیا۔

بدر میں حاضر تھے اور 7 سرایہ میں امیر لشکر بنائے گئے۔ امام زہری کہتے ہیں کہ سب سے اول (غلاموں میں) اسلام لائے تھے۔ مسلمانوں میں صرف انہی کا نام قرآن میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعزیت میں فرمایا ہے:

Marfat.com

ترجمہ: " انعام یافتہ خدا و انعام یافتہ رسولؐ۔ "

ان کے فرزند اسامہؓ تھے جو ایمنؓ کے بطن سے تھے۔ وہ محب رسولؐ کے لقب سے ملقب تھے۔ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مواخات میں حضرت حمزہؓ کا بھائی بنایا تھا۔

ایک مرتبہ انہوں نے مکہ سے طائف تک کے لیے خچر کرائے پر لیا۔ خچر والا ڈاکو تھا۔ وہ ان کو ایک ویران و سنسان جگہ پر لے آیا جہاں لاشیں ہی لاشیں تھیں۔ وہ ان کو قتل کرنے لگا تو حضرت زیدؓ نے کہا——" مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ "

وہ بولا پڑھ لو۔ جن لاشوں کو تم دیکھ رہے ہو یہ بھی نمازیں ہی پڑھنے والے تھے۔ میرے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا۔ جسے یہاں لے آیا اسے مار ڈالا۔ "

حضرت زیدؓ نے نماز پڑھی اور تین مرتبہ کہا:

" یا ارحم الرحمین! "

جبریلؑ آئے اور انہوں نے اس ڈاکو کو قتل کر ڈالا۔

3- عبداللہؓ بن رواحہ بن ثعلبہ الخزرجی

حدیبیہ عمرۃ القضا میں شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شعرائے خاص میں سے تھے۔ سخت ریاضت کش تھے۔

ابو الدردؓ سے روایت ہے کہ:

ایک سفر میں موسم سخت گرم تھا۔ لوگ اپنے سروں کو اپنے ہاتھوں کے سایوں سے بچاتے تھے اس روز تمام لشکر میں صرف رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابن روایہؓ ہی روزے سے تھے۔

جنگ موتہ کے لیے جب فوج روانہ ہونے لگی تو لوگوں نے انہیں بخیر و عافیت واپسی کی دعا دی۔ انہوں نے فی البدیہ یہ اشعار پڑھے:

ترجمہ: " میرا سوال تو رحمٰن سے یہ ہے کہ سر پر ایسی چوٹ لگے کہ کھوپڑی کو توڑ ڈالے۔ نیزہ اور تلوار میرے جگر و دل کو چھید ڈالیں۔ خدا میری مغفرت کرے اور لوگ میری لاش کو دیکھ کر کہیں کہ شاباش! غازی خوب کام کر گیا۔ "

اُن کو فوج کی کمان حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد ملی تھی۔ اس وقت میدان جنگ میں انہوں نے ذیل کے اشعار پڑھے:

Marfat.com

ترجمہ: "اے جان!

موت کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ قتل سے بچے تو موت کے سامنے ہے۔ جو تو نے چاہا خدا نے دیا۔ اب اگر زیدؓ اور جعفر کی راہ پر چلتا رہا تو (سمجھو) ہدایت مل گئی۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تینوں شہداء (زیدؓ۔ جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کو جنت میں رونق افروز ہونے کا مشاہدہ کیا تھا۔

3- جعفر طیارؓ بن عبدالمطلب

آپ شیر خدا علی المرتضیٰ کے حقیقی بھائی ہیں۔ آپ ان سے دس سال بڑے اور قدیم الاسلام تھے۔ اول ہجرت حبشہ کی جانب کی۔ وہاں مہاجرین کے سردار رہے اس ملک میں ان کے ہاتھ پر خوب اشاعت اسلام ہوئی۔ اسلام پر جو تقریر انہوں نے بادشاہ حبشہ کے دربار میں فرمائی اس کے اثر سے شاہ حبشہ نجاشی کے دل میں پوری طرح اسلام کا چراغ روشن ہوا۔

7ھ میں حبشہ سے مدینہ تشریف لائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ خیبر کو تشریف لے جا چکے تھے۔ حضرت جعفر بھی آپؐ سے خیبر ہی میں جا ملے۔ نبی پاکؐ نے فرمایا:

"میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فتح خیبر کی زیادہ خوشی ہے یا قدوم جعفرؓ کی"

8ھ میں جنگِ موتہ میں شہید ہوئے۔ تلوار اور نیزے کے 90 سے زیادہ زخم ان کے سامنے کی جانب موجود تھے۔ دونوں بازو جڑوں سے کٹ گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی منقبت میں فرمایا تھا:

"جعفرؓ!

تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔"

بوقت شہادت 41 برس کی عمر تھی!

4- جابرؓ بن ابی صعصہ بن زید المازنی انصاری

5- ابو کلاب بن ابی صعصہ بن زید المازنی الانصاری — آپ جابرؓ کے حقیقی بھائی ہیں۔ ان کے ایک بھائی قیسؓ تھے ان کو نبی کریمؐ نے غزوہ بدر میں فوج ساقہ کا سردار بنایا تھا۔ ایک بھائی حارثؓ تھے جو جنگ یمامہ میں

Marfat.com

شہید ہوئے تھے۔

-6	سراقہ بن عمرو بن عطیۃ الانصاری البخاری	بدر' احد' خندق' حدیبیہ' خیبر اور عمرۃ القضا میں ہمرکاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔
-7	عبادؓ بن قیس بن عبسہ الانصاری الخزرجی	جنگ بدر میں بمع برادر خورد و سبیعؓ بن قیس شامل تھے۔
-8	وہب بن سعد ابی سرح القرشی العامری	احد' خندق' حدیبیہ' اور غزوہ خیبر میں شامل تھے۔
-9	مسعودؓ بن سوید بن حارثۃ القرشی العدوی	بنو عدی کے ان 70 اشخاص میں سے (نمبر9) کے بھائی ہیں۔

-10 سعود بن الاسود بن حارثۃ القرا بیعت رضوان میں شامل ہے۔

-11	عبادہؓ بن قیس بن زید بن امیر الانصاری الخزرجی	بدر' احد' خندق' خیبر اور حدیبیہ میں شامل تھے۔
-12	سویدؓ بن عمرو	بھائی چارہ میں آپ وہبؓ بن سعد کے بھائی قرار دیے گئے تھے۔
-13	ہویجہؓ بن بجیر بن عامر الضبی	

☆

شہدائے مکہ

-1	حبیش بن اشعر بن منقذ بن ربیعہ	قوم خزاعہ سے ہیں۔
-2	کرزؓ بن جابر بن حسل منہری قرشی	ہجرت نبویؐ کے بعد انہی نے قریش کی طرف سے مسلمانوں پر سب سے پہلے حملہ کیا تھا۔ بعد ازاں مسلمان ہوئے۔ سریہ عرنیینؓ میں سردار بنائے گئے فتح

Marfat.com

مکہ کے دن حبیشؓ جو شہید ہوئے تو کرزؓ نے ان کی لاش اپنی ٹانگوں کے درمیان کر لی اور لاش کی حفاظت کرتے ہوئے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

☆

شہدائے حنین

-1 ایمنؓ بن عبد حبشی — حضرت زیدؓ بن اسامہ کے 7 بھائیوں میں سے ایک ہیں۔ یہ ان جوانمردوں میں شمار ہوتے ہیں جو غزوہ حنین میں دم آخر تک ثابت قدم رہے۔

-2 حویرثؓ بن عبداللہ بن حلف — غفاری۔ انصاری۔ آپ بتوں پر جھٹکے کا گوشت اوائل عمر ہی سے نہیں کھایا کرتے تھے۔

-3 مرہؓ بن سراقہ

-4 سراقہؓ بن حباب — انصاری

-5 یزیدؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب — بنو عجلان سے ہیں۔

-6 یزیدؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب — ام المومنین ام سلمیٰؓ کے بھانجے ہیں۔ سرداران قریش میں سے تھے۔ مہماتِ قومی میں قریش انکا مشورہ ضروری سمجھتے تھے۔

ایک دوسری فہرست میں حضرت سراقہؓ بن حارث اور ابو عامرؓ اشعری کے اسماء بھی شامل ہیں مگر مؤلف و مصنف محمد سلیمان نے جو فہرست بالا دی ہے ان کا دعوی ہے کہ یہ فہرست انشاء اللہ تعالٰی مکمل ہے۔

☆

Marfat.com

شہدائے طائف

1-	حارث بن سہل بن ابو صعصعہ	انصاری۔ بخاری۔ از بنو زمان۔ ان کے دو چچا جنگِ موتہ اور ایک چچا جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔
2-	حبابؓ بن جبیر	باپ بیٹا ہیں - بنو اُمیّہ کے حلیف تھے۔
3-	عرفطہؓ بن حبابؓ بن جبیر	—
4-	جلیحہؓ بن عبداللہ بن حارث	لیثی ہیں۔
5-	رقیمؓ بن ثابت	انصاری۔ اوسی
6-	ثابتؓ بن جذع	انصاری۔ عقبی۔ بدری
7-	سعیدؓ بن سعید بن عاص بن امیہ	قرشی۔ اموی
8-	عبداللہ بن ابو امیہ بن مغیرہ	قرشی۔ مخزومی۔ ام المومنین ام سلمہؓ کے برادراز جانب پدر
9-	عبداللہؓ بن حارث بن عبدا لمطلب	قرشی الہاشمی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچیرے بھائی۔
10-	سائب بن حارث بن قیس بن عدی	قرشی سہمی۔ بعض کا قول ہے کہ یہ یومِ فحل 13ھ میں شہید ہوئے طائف میں زخمی ہوئے۔
11-	عبداللہؓ بن عامر بن ربیعہ	عدوی ہیں۔
12-	عبدؓ بن قوال بن قیس بن وقش بن ثعلبہ	عدوی - احد اور جملہ مشاہد مابعد میں شریک ہوئے۔
13-	منذرؓ بن عبد بن قوال	آپ عبد (نمبر 12) کے بھائی ہیں۔

شہدائے مشاہد مختلفہ

اس فہرست میں ان شہیدان پاکؓ کے نام دیے جاتے ہیں جن کی بابت علمائے سیر میں یہ اتفاق تو ہے کہ وہ عہدِ پر نور مصطفویؐ میں شہید ہوئے مگر ان کے مشاہد کے تعین میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

1-	قرہ بن عتبہ (عقبہ)	الانصاری۔ اشہلی

Marfat.com

-2	مالکؓ بن خلف بن عمرو الخزاعی	طلیعہ احد پر مع اپنے بھائی نعمانؓ کے مامور تھے۔
-3	مخیریقؓ	یہودی عالم از بنو نضیر۔ بروز جنگِ اُحد ایمان لائے اور سیدھے میدان جنگ میں پہنچ گئے۔ اپنے مال کی وصیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کر گئے تھے۔
-4	ثابتؓ بن نعمان بن امیہ ابو حنّہ	بدری ہیں۔
-5	سہلؓ بن رومی بن وقش بن زغبہ	واقدی نے شہدائے احد میں نام لیا ہے۔
-6	یزیدؓ بن سعید الکندی	والد سائبؓ
-7	بشرؓ بن براء بن معرور انصاری	غزوہ خیبر کے بعد زہر آلود گوشت کے کھانے سے شہادت واقع ہوئی۔
-8	طفیلؓ بن نعمان بن خنساء انصاری	—— ——
-9	مسعودؓ بن خلدہ	انصاری۔ زرقی
-10	عبداللہؓ (حکم) بن سعید بن العاص	قرشی۔ بدری
-11	مسعود بن الاسود بن حارثہ	قرشی۔ عدوی
-12	ہبار بن سفیان بن عبدالاسد	مخزومی!

☆ ☆ ☆

Marfat.com

آج کا مدینہ منورہ

مدینہ منوّرہ کا فاصلہ مکۂ مکرمہ سے شمال کی جانب تقریباً 450 کلو میٹر ہے۔

مدینہ منورہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ آب و ہوا معتدل ہے۔ زمین زرخیز ہے۔ پانی کثرت سے پایا جاتا ہے۔ جگہ جگہ کنوؤں پر بجلی کے پمپ لگے ہیں۔ کھجوروں اور دیگر پھلوں کے باغات بکثرت ہیں۔

یہاں کے لوگ میانہ قد' خوش رنگ و خوش اخلاق ہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ شہر بہت پسند تھا۔ آپؐ کا فرمان ہے:

" میرا مدینہ گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح ریتی رگڑ کر لوہے کو زنگ سے دور کر دیتی ہے۔ "

مدینہ منورہ کی ہواؤں کے متعلق آپؐ فرمایا کرتے تھے:

" یہ ہوائیں عمدہ ہیں۔ "

آپؐ کا ارشاد ہے:

" جو شخص مدینہ میں مرگیا۔ میںؐ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ "

سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی حاضری ہے!

☆

موجودہ دور میں

مکہ مکرمہ کے مشہور محلے اور سڑکیں!

1-	مسفلہ	2-	جیاد
3-	حارۃ الباب	4-	الھندادیہ
5-	الزھراء	6-	شیشہ
7-	حجون	8-	غزہ
9-	شامیہ		

1-	شارع غزہ	2-	شارع منیٰ
3-	شارع خالدؓ بن ولید	4-	شارع عبداللہؓ بن زبیر
5-	شارع الحفائر	6-	شارع الھندادیہ
7-	شارع ستین	8-	شارع الزہراء

☆

Marfat.com

مسجد حرام اور دیگر متبرک جگہیں

1- خانہ کعبہ

مسجد حرام کے بیچوں بیچ ایک چوکور عمارت ہے۔ اس کے گرداگرد دائرے کی شکل میں صفیں بنائی جاتی ہیں۔

2- رکن یمانی

خانہ کعبہ کا جنوبی کونہ رکن یمانی کہلاتا ہے۔

3- میزاب رحمت

خانہ کعبہ کا پرنالہ میزاب رحمت کہلاتا ہے۔

4- حطیم

پرنالہ والی دیوار کے ساتھ کی چار دیواری حطیم کہلاتی ہے۔

5- حجر اسود

یہ جنت کا متبرک پتھر ہے۔ خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں زمین سے 4 فٹ کی بلندی پر سیاہ پتھر کے تین چار چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چاندی کے فریم میں جڑے ہوئے ہیں۔

حجر اسود کا بوسہ سنت ہے۔

6- مسجد حرام

بیت اللہ شریف کے اردگرد جتنی جگہ نماز کے لیے چھوڑی گئی ہے وہ مسجد حرام کہلاتی ہے۔

7- مقام ابراہیمؑ

یہ جنت کا ایک یاقوت ہے۔ اس کا رنگ سرخی مائل ہے سفید ہے جس میں سیاہ لکیریں نظر آتی ہیں۔

یہ تقریبا 14- انچ مربع اور 8- انچ موٹا ہے۔ اس کے اوپر حضرت ابراہیم کے قدموں کے نشان ہیں۔ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم نے کعبہ شریف کی دیواریں تعمیر کی تھیں۔

8- ملتزم

بیت اللہ کا وہ حصہ جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ہے یہ ملتزم

Marfat.com

کہلاتا ہے۔ اس مقام پر دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

9- آبِ زمزم

آبِ زمزم حضرت اسمٰعیلؑ کی یاد گار ہے۔ اصل زمزم کا کنواں خانہ کعبہ کے شمال مشرقی جانب تقریباً ایک سو فٹ کے فاصلے پر ہے جو پہلے کھلا تھا لیکن اب اس پر چھت ڈال دی گئی ہے۔

10- کوہ صفا و مروہ

کوہ صفا اور مروہ دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں جواب مسجد حرام کے حدود میں شامل ہیں۔ ان کے درمیان تقریباً دو اڑھائی فرلانگ کا فاصلہ ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ سو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے' اس پر گناہ نہیں کہ ان کے درمیان طواف کرے اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی امر خیر کرے تو اللہ قدردان سب کچھ جاننے والا ہے۔" (پ 2- ع 3)

بیرونِ حرم کعبہ کے مشہور مقامات

1- مولد النبیؐ (رسول اللہ کی جائے پیدائش)

یہ وہ مقام ہے جہاں سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی۔

یہاں اب سعودی حکومت نے ایک لائبریری قائم کر دی ہے۔ اندر قالین بچھے ہیں اور کسی کو جوتا اندر لے جانے کی اجازت نہیں۔

صفا اور مروہ سے باہر کھڑے ہو کر پہاڑ کی جانب دیکھیں تو ٹیکسیوں کے اڈے سے بالکل متصل دائیں جانب پیلے رنگ کا چھوٹا سا مکان نظر آئے گا۔ یہی مولد النبیؐ ہے۔

2- بیت خدیجہ الکبریٰؓ

یہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا وہ مکان ہے جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے زمانے تک قیام فرمایا۔

یہیں حضرت فاطمہ الزہراؓ کی ولادت با سعادت ہوئی اور حضرت ابراہیمؑ کے علاوہ باقی تمام اولاد مطہر بھی یہیں پیدا ہوئی۔

یہ مقام حرم شریف کے بعد مکہ معظمہ میں سب سے افضل ہے۔

Marfat.com

صفا اور مروہ سے باہر نکلیں تو جمتہ بازار میں داخل ہوتے ہی دائیں جانب زرگروں کی پہلی گلی میں یہ مکان ہے۔ لوگ باہر ہی سے زیارت کر لیتے ہیں۔

3- بیت ابو بکرؓ

محلّہ مسفلہ میں حرم کی جانب سے داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ زقاق صواعین (زرگروں کی گلی) میں یہ مکان واقعہ ہے۔

نیچے مکان اور اوپر مسجد ہے۔ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت جن میں حضرت عثمانؓ غنی' حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی شامل تھے' اسی مکان میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہی مقامِ ہجرت ہے جہاں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھی حضرت ابوبکر کو لے کر غارِ ثور میں تشریف لے گئے تھے۔

4- مئولد علیؓ

یہ حضرت علیؓ کی جائے ولادت ہے جو مولد النبی کے جنوب مشرق میں گلی کے اندر ہے۔ اب یہاں حفظِ قرآن کا مدرسہ ہے۔

5- جنت المعلّٰی

مکہ مکرمہ کا قدیمی قبرستان ہے۔ یہ دو احاطوں میں واقع ہے اس مقدس قبرستان میں امُ المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ، حضرت اسماؓ بنت ابوبکرؓ، عبدالرحمنؓ بن ابوبکرؓ، حضورؐ کے داوا عبدالمطلب اور عم محترم جناب ابو طالب' حضرت عبداللہؓ بن زبیر' حضرت فضیلؒ بن عباس'حضرت عبداللہ بن عمرؓ' قاسمؓ، طاہرؓ، طیبؓ بن رسولؐ کے مزارات ہیں۔

ان کے علاوہ بے شمار اولیائے کرام اور غلام دفن ہیں۔ یہ قبرستان شارع غزہ پر مسجدِ جنؑ کے قریب ہے۔

6- جبل نور

اس کو کوہ حرام بھی کہتے ہیں۔

جنت المعلّٰی سے آگے جاتے ہوئے راستے میں مکہ سے تقریباً 3 میل دور ہے۔ اعلانِ نبوت سے قبل اسی غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔

7- جبل ثور

مکہ مکرمہ سے تقریباً 6 میل دور وہ پہاڑی ہے جس کے ایک غار میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر کے ساتھ قیام فرمایا تھا۔ اس

Marfat.com

پہاڑی پر اکثر کمزور، لاچار اور ضعیف لوگ نیچے گر کر جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ سعودی حکومت زیادہ تر وہاں جانے سے روکتی ہے۔

8- جبل بو قیس

یہ پہاڑ حرم شریف کے جنوب میں کوہ صفا کے بالکل قریب ہی واقع ہے۔

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت مجاہدؒ کا قول ہے کہ یہ دنیا میں سب سے پہلا پہاڑ ہے۔ جو زمین پر نمودار ہوا۔ اس کو کوہ ارقم بھی کہتے ہیں۔

9- مسجد بلالؓ

اس کا دوسرا نام مسجد ہلال بھی ہے یہ مسجد جبل بو قیس کے اوپر واقع ہے۔ بعض روایتوں کے مطابق شق القمر کا معجزہ یہیں پر ہوا تھا۔ حرم کعبہ میں بیٹھ کر کوہ صفا کے اوپر پہاڑ پر دیکھیں تو مسجد نظر آئے گی۔

10- مسجد طویٰ

جنت المعلّی سے آگے یہ مسجد ہے۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے حجتہ الوداع کے لیے تشریف لائے تھے تو آپؐ نے عمرہ ادا فرما کر یہیں قیام فرمایا تھا۔

11- مسجد جنّ

یہ مسجد سوق معلیٰ میں قبرستان کے قریب واقع ہیں۔ اس کا نام مسجد بیعت اور مسجد حرس بھی ہے۔ یہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنوّں سے بیعت لی تھی۔ اس وقت کھلا میدان تھا۔ اب خوبصورت مسجد بنا دی گئی ہے۔

12- مسجد عائشہؓ

یہ مسجد تنعیم میں ہے جہاں سے عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں۔ یہ مسجد حرم کی حدود سے باہر ہے اور مدینہ روڈ پر واقع ہے۔

13- مسجد مجتبیٰ

یہ مسجد مولد النبیؐ کے نزدیک ہی ایک گلی میں واقع ہے۔

14- مسجد الحفائر

یہ تبلیغی جماعت کا مرکز ہے جو خانہ کعبہ سے تقریباً 2 میل دور شمال کی جانب شارع ستین پر واقع ہے۔

Marfat.com

15- بنو تمیم کا قبرستان

مسجد الحفائر کو جاتے ہوئے راستے میں ایک احاطہ ہے جہاں جاہلیت کے زمانے میں لڑکیاں زندہ درگور کی جاتی تھیں۔ وہاں ابھی تک پرانا قبرستان ہے جو بنو تمیم کا قبرستان ہے۔

☆

مسجد نبویؐ

مسجد نبویؐ ــــ رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد تعمیر کی تھی۔

اس وقت کچی اینٹوں کی دیواریں تھیں۔۔ کھجور کے تنوں کے ستون تھے اور کھجور ہی کی شاخوں اور پتوں کی چھت آج کل اس کی پائیداری' مضبوطی اور خوبصورتی قابل دید ہے۔

سات ستون

یوں تو مسجد نبویؐ کا چپہ چپہ نور فشاں ہے مگر ریاض الجنۃ کے وہ سات ستون جنہیں سنگ مرمر کے کام اور سنہری میناکاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ ستون روضہ انوار کی مغربی دیوار کے ساتھ سفید رنگ سے ممتاز کیے گئے ہیں۔

یہ خاص ستون ہیں اور ان کے درمیان کی جگہ جنت کا ٹکڑا ہے۔

ستون حنانہ

یہ محراب النبیؐ کے قریب ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

ستون عائشہ صدیقہؓ

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

" میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ ڈالنے لگیں۔ "

اس کی جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہؓ نے کی تھی۔ اب وہاں ستون عائشہ بنا دیا گیا ہے۔

ستون ابو البابہؓ

اس جگہ ایک صحابی ابو البابہؓ کا قصور معاف ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ دیا تھا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہاں نوافل ادا کیا کرتے تھے اور جتنا قرآن نازل ہوتا تھا' لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔

ستون سریر

اس جگہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور رات کو یہیں آپؐ کے لیے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

Marfat.com

ستونِ وفود

باہر سے آنے والے وفود یہاں حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔

ستون حرس

اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرور دوعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاسبانی کیا کرتے تھے۔ اسے ستونِ علیؓ بھی کہتے ہیں۔

ستونِ تہجد

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس جگہ تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

ریاض الجنۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے:

"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک قطعہ ہے۔"

وہ جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔

چبوترہ اصحابؓ صفہ

بابِ جبریل سے اگر مسجد نبویؐ میں داخل ہوں تو دائیں ہاتھ زمین سے تقریبا 2 فٹ اونچا چبوترہ بنا ہوا ہے۔

یہ جگہ ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں وہ صحابہ کرامؓ رہتے تھے جنہوں نے اپنے کو تعلیمِ دین کے لیے وقف کر رکھا تھا۔

خوخہ ابوبکرؓ

مسجد کی مغربی جانب دیوار پر ایک بالا خانہ ہے جو حضرت ابوبکرؓ کا گھر تھا۔ اسی کو خوخہ ابوبکرؓ کہتے ہیں۔

روضۂ انور

مسجد نبویؐ کے اندر مشرقی جانب روضۂ انور ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اور کوئی نیت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ اس کی شفاعت کروں۔"

☆ ☆

Marfat.com

نعت

تو صنعت تخلیق کی تمثیل حسیں ہے۔
یہ صبحِ ازل ہے کہ تریؐ لوح جبیں ہے۔
سینہ ہے ترا مخزن اسرار الٰہی!
دراصل توؐ ہی فطرتِ یزداں کا امیںؐ ہے
"قوسین" سے آگے ہے ترے قرب کی منزل
اس سرِّ خفی سے کوئی آگاہ نہیں ہے
جو شخص بھی ہے تیریؐ اطاعت سے گریزاں
اس کے لیے واللہ' نہ دنیا ہے نہ دیں ہے
کیا کم ہے یہ اعزاز کہ دروازے پہ تیرےؐ
درباں جسے کہتے ہیں وہ جبریلؑ امیں ہے
میں روضہ اقدس سے بہت دور ہوں' لیکن
اک پیکرِ محسوس مرے دل میں مکیں ہے
تسلیم کہ سجدہ تو خدا ہی کے لیے ہے
لیکن ترےؐ قدموں پہ محبت کی جبیں ہے
کس طرح مرا زاویۂ عشق بدل جائے
یہ آتش خاموش نہیں یا سوزِ یقیں ہے۔
اک عمر ترے نام کی تسبیح پڑھی ہے
توؐ دور کہاں' توؐ مرے دل کے قریں ہے

ممتاز الشعراء جناب جوہر نظامی

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز تشریف فرما تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضائی والد (حلیمہ سعدیہؓ کے شوہر) آئے۔ آپؐ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھاوی۔ وہ اس پر بیٹھے۔ پھر آپؐ کی والدہ (حلیمہ سعدیہؓ) آئیں تو چادر کے ایک کونے پر انہیں بٹھایا پھر آپؐ کے رضائی بھائی آئے تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے سامنے انہیں بٹھایا۔

☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو تمام دن اس شخص کو مصافحہ کی خوشبو آتی رہتی اور جب کبھی کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ خوشبو کے سبب دوسرے لڑکوں میں پہچانا جاتا۔

جب آپؐ کسی راستہ سے گزرتے اور کوئی شخص آپؐ کی تلاش میں جاتا تو وہ خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپؐ اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں۔

یہ خوشبو بغیر کوئی خوشبو لگائے آپؐ کے بدن مبارک میں تھی۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کسی ہم جلیس کو کوئی کھانے یا پینے کی چیز عنایت فرماتے تو داہنی طرف بیٹھنے والے کو اس کا زیادہ حقدار سمجھتے اور اس کو دیتے اور اگر بائیں جانب بیٹھنے والے کو عنایت فرمانا چاہتے تو داہنی طرف والے سے اجازت لے لیتے۔

یہ ترتیب اور یہ عمل ہمیشہ ملحوظ رہتا۔ گو بائیں طرف کا آدمی کتنی ہی بڑی شخصیت کا حامل ہوتا آپؐ اسے ترجیح نہ دیتے۔

☆

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موسم کا نیا پھل پیش ہوتا تو آپؐ اسے آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ الفاظ دعا ارشاد فرماتے:

ترجمہ: "اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھلایا۔ اسی طرح اس کا آخر بھی دکھلا۔"

اور پھر آپؐ کے نزدیک جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا اسے یہ پھل عنایت فرماتے۔

☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بالوں میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے۔

آپؐ جس کسی کے پراگندہ اور بکھرے ہوئے بال دیکھتے تو کراہت سے فرماتے کہ:

"تم میں سے "وہ" نظر آیا ہے۔"

Marfat.com

(یہ اشارہ شیطان کی طرف ہے)۔

اس طرح آپؐ بہت زیادہ ہنسنے والے، سنورنے والے اور لمبے بالوں والے سے بھی کراہت فرماتے تھے۔ اعتدال اور میانہ روی آپؐ کو بہت پسند تھی۔

☆

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معمول تھا کہ مسجد سے اٹھ کر گھر میں تشریف لے جاتے۔ کبھی کبھی برہنہ پا بھی چلے جاتے اور پاپوش مبارک وہیں چھوڑ جاتے۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی کہ آپؐ دوبارہ مسجد میں تشریف لائیں گے۔

آپؐ روز روز کنگھا کرنا نا پسند فرماتے۔ ارشاد تھا کہ ایک دن بیچ دے کر کنگھا کرنا چاہیے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز فجر پڑھ کر جائے نماز پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے۔ یہاں تک آفتاب اچھی طرح نکل آتا اور یہی وقت دربار نبوتؐ کا ہوتا۔ لوگ پاس آ آ کر بیٹھتے اور آپؐ ان کو مواعظ و نصائح تلقین فرماتے۔

دن چڑھ جاتا تو چاشت کی کبھی 4 کبھی 8 رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر گھر جا کر گھر کے دھندوں میں مصروف ہو جاتے۔

☆

ایک یہودی عورت اسلام کی روز افزوں ترقی اور آفتاب نبوتؐ کی شعاؤں کی تاب نہ لا کر مدینہ سے نکل کھڑی ہوئی۔

اتفاق سے حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کا سامان اٹھایا اور منزل مقصود تک پہنچانے میں اس کی مدد و معاونت کی ہے تو واپس مدینہ لوٹ آئی اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئی۔

☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھر میں ایک پیالہ اس قدر بھاری تھا کہ اس کو چار آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔

جب دوپہر ہوتی وہ پیالہ آتا اور اصحاب صفہؓ اس کے گرد بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ جب مجمع زیادہ ہو جاتا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اکڑوں بیٹھنا پڑتا کہ لوگوں کے لیے جگہ نکل آئے۔

☆

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی گفت گو نہایت شیریں اور دلاویز تھی۔ بہت ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے۔ ایک ایک فقرہ الگ ہوتا کہ سننے والے کو یاد رہ جاتا۔ معمول تھا کہ

Marfat.com

ایک ایک بات کو تین تین دفعہ فرماتے۔ جس بات پر زور دینا ہوتا بار بار اس کا اعادہ فرماتے۔ حالت گفتگو میں اکثر نگاہ آسمان کی طرف ہوتی تھی۔ اور آواز بلند۔

حضرت امِ عنیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ میں قران شریف پڑھتے تھے اور ہم لوگ گھروں میں بستروں پر لیٹے لیٹے سنتے تھے۔

☆

روایت حضرت جابرؓ

کوڑھی سے کون نفرت نہیں کرتا؟ کوئی اس مرض میں مبتلا مریض کے پاس بھی نہیں بیٹھنا مگر

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کوڑھی کا شفقت سے ہاتھ پکڑا اور پھر اس کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی رکابی میں کھانا تناول فرمایا۔

آپؐ نے اس کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا:

"کھاؤ میرا خدا پر بھروسہ ہے!"

☆

روایت حضرت انسؓ

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مکان پر تشریف لائے اور پینے کا پانی مانگا۔ میں نے بکری کا دودھ پیش کیا۔

مجلس کی ترتیب یہ تھی کہ حضرت ابو بکرؓ بائیں جانب حضرت عمرؓ سامنے اور ایک بدو داہنی طرف بیٹھا تھا۔

آپؐ نے پی لیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف اشارہ کیا یعنی بقیہ دودھ ان کو عنایت ہو۔ آپؐ نے فرمایا:

"داہنی طرف والے کا حق ہے۔"

یہ فرمایا اور بچا ہوا دودھ بدو کو عنایت فرما دیا۔

☆

روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

"ہم لوگ بدر کے دن تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر سوار تھے اور حضرت ابو لبابہؓ اور حضرت علیؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک سوار تھے۔

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے

Marfat.com

کہ ہم آپؐ کی طرف سے پیدل چلیں گے۔

آپؐ فرماتے:

"تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تم سے زیادہ ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں"

(یعنی پا پیادہ چلنے میں جو ثواب ہے اس کی مجھ کو بھی حاجت ہے)"

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی نماز با جماعت میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے اور اس کی ماں نماز میں ہوتی تو آپؐ نماز کو ہلکا فرما دیتے تاکہ اس کی ماں فتنہ میں مبتلا نہ ہو اور آپؐ فرمایا کرتے کہ:

"تم میں سے کوئی شخص میرے پاس کوئی ایسی بات نہ پہنچائے جو مکروہ اور ناپسندیدہ ہو۔ اس لیے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ پاک و صاف ہو۔"

☆ ☆

Marfat.com

کتابیات

1- سیرۃ ابن ہشام (ہر دو حصے) — مرتّبہ ابن ہشام ترجمہ عبدالجلیل صدیقی

2- تاریخ طبری (پہلا اور دوسرا حصہ) — علامہ ابی جعفر بن جریر طبری' مترجم' سید محمد ابراہیم ایم-اے (ندوی)

3- سیرۃ النبیؐ (چھ حصے) — مولانا شبلی نعمانی و سلیمان ندوی

4- نسخۂ کیمیا — امام غزالی' مترجم' مجید یزدانی

5- جواہر البحار فی فضائل النبی المختار — علامہ امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی مترجم' علامہ مولانا محمد صادق علوی نقشبندی

6- رحمتہ للعالمینؐ (تین حصے) — مولانا محمد سلیمان

7- مدارج النبوۃ (دو حصے) — شاہ عبدالحق محدث دہلوی

8- اسوہ صحابہ (مکمل) — مولانا عبدالسلام ندوی

9- اسوۂ رسول اکرمؐ — حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی

10- رسول کریم کی جنگی سکیم — عبدالباری' ایم اے

11- معاشرۃ النبیؐ — متین طارق

12- معاشیات نظام مصطفیٰ — مفتی محمد ابو سید سرور قادری ایم اے ملک

13- غزوات رسول اللہ — بریگیڈیئر گلزار احمد

14- رسول اکرم کی خارجہ پالیسی — پروفیسر محمد صدیق قریشی

15- دربار رسولؐ کے فیصلے — مترجم' ابو العرفان حکیم محمد عبدالرشید نقشبندی

16- رسول رحمتؐ — ابوالکلام آزاد ر مولانا غلام رسول مہر

17- قصص القرآن — مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

18- صحابیات — نیاز فتح پوری

19- نور البصر فی سیرۃ خیر البشر — مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

20- علم خیر الانامؐ — حضرت مولانا محمد عبدالسلام رضوی قادری

21- اخلاق النبوۃ — امام غزالی

22- اخلاق رسول (محمد) — فقیر محمد ندیم باری

Marfat.com

-23	سیرۃ محبوب کائنات	مولانا عبدالحمید صاحب دہلوی
-24	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطی۔ مترجم، شمس بریلوی
-25	دامان رسول عربیؐ	سید محمد اسماعیل
-26	محمد رسول اللہؐ	شیخ محمد رضا سابق مدیر مکتبہ جامعہ فواد قاہرہ مترجم، مولوی محمد عادل قدوسی
-27	محمد رسول اللہؐ	آر وی سی باڈلے۔ مترجم، سید محمد امین ندوی
-28	حیات طیبہؐ	عبدالحیؒ
-29	محسن انسانیتؐ	نعیم صدیقی
-30	حیات رسالتمابؐ	راجہ محمد شریف
-31	شہدائے عہد نبوی	راجہ محمد شریف
-32	معارف اسم محمدؐ (پمفلٹ)	پروفیسر محمد طاہر القادری
-33	رسول عربی	جی۔ ایس دارا۔ بی ایل بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور
-34	تاریخ مکہ معظمہ	مولانا پیر دستگیر نامی ہاشمی
-35	مسجد نبوی	محمد معراج الاسلام
-36	تئیس پروانے شمع رسالتؐ کے	طالب الہاشمی
-37	یہ تیرے پراسرار بندے	طالب الہاشمی
-38	تاریخ المدینہ المنورہ	محمد عبدالمعبود
-39	سیرۃ محبوب کائنات	مولانا عبدالحمید صاحب دہلوی

قرآن پاک کی متعدد آیات

متعدد دیگر کتب (تاریخ و سیر) جن کا مطالعہ دوران تالیف کیا گیا۔

☆☆☆

Marfat.com